یہ کتاب

اپنے بچوں کے لیے scan کی بیرونِ ملک مقیم ہیں

مومنین بھی اس سے استفادہ حاصل کرسکتے ہیں۔

منجانب۔



سبیلِ سکینہ

یونٹ نمبر ۸ لطیف آباد حیدر آباد پاکستان

۷۸۶

۹۲-۱۱۰

یا صاحب الزماںؑ ادرکنی

DvD Version

لبیک یا حسینؑ

خصوصی تعاون: نذر عباس
رضوان رضوی

اسلامی کُتب (اردو) DVD

ڈیجیٹل اسلامی لائبریری ۔

SABIL-E-SAKINA
Unit#8,
Latifabad Hyderabad
Sindh, Pakistan.
www.sabeelesakina.page.tl
sabeelesakina@gmail.com

فضائلِ علیؑ بزبانِ نبیؐ

حجۃ الاسلام والمسلمین علامہ ریاض حسین جعفری فاضل قم

ریسرچ سکالر اسلامک یونیورسٹی ۰ قم ۰ ایران

ادارہ منہاج الصالحین لاہور

فضائلِ علیؑ بزبانِ نبیؐ

تالیف

علامہ الشیخ محمد علی رسولی

ترجمہ

حجۃ الاسلام علامہ ریاض حسین جعفری فاضلِ قم

ناشر

اِدارہ منہاجُ الصّالحینؒ

جناح ٹاؤن ۰ ٹھوکر نیاز بیگ ۰ لاہور فون: 5425372

کتاب	:	فضائلِ علیؑ بزبانِ نبیؐ
تالیف	:	علامہ الشیخ محمد علی رسولی
ترجمہ	:	علامہ ریاض حسین جعفری فاضلِ قم
پروف ریڈنگ	:	غلام حیدر، غلام حبیب
اشاعت دوئم	:	جولائی 2007ء
صفحات	:	400
ہدیہ	:	165 روپے

ملنے کا پتہ

ادارہ منہاج الصالحین لاہور

الحمد مارکیٹ۔ فرسٹ فلور۔ دکان نمبر ۲۰

اردو بازار ○ لاہور۔ 042-7225252

فہرست

بسم الله الرحمن الرحيم

آؤ علیؑ علیؑ کریں

قرآن حکیم کے بعد حدیثِ رسولِ مقبولؐ کی اہمیت و افادیت ہر اسلامی مکتبِ فکر میں مسلّمہ ہے اور یہ امر بھی ملحوظ خاطر رہے کہ "مخاطب" کے خطاب کی اہمیت "مخاطب" کی عظمت کے مطابق اور بھی بڑھ جاتی ہے۔ اب اگر نبی معظمؐ، علیؑ حکیمؑ سے خطاب فرما رہے ہوں تو اس کلام کی عظمت و رفعت اور منزلت و حکمت کا اندازہ کیجئے۔

مخاطبات النبیؐ لعلیؑ ایسی ہی عظیم احادیث کا مجموعہ ہے۔ یہ ذخیرۂ احادیث اپنے اندر اکثر احادیث ایسی لیے ہوئے ہے جو شانِ علیؑ کی آئینہ دار ہیں۔ کچھ احادیث معاملاتِ زندگی کے بارے میں ہیں۔ اور کچھ عبادات پر روشنی ڈالتی ہیں۔ گویا اس کے موضوعات بھی موضوعاتِ قرآن سے کافی حد تک متشابہ ہیں۔ قرآن قصیدۂ پنجتنؑ ہے تو یہ کتابِ مستطاب بھی عظمتِ محمدؐ و آل محمدؐ (محمدؐ و علیؑ اور فاطمہؑ و حسنینؑ) سے معمور ہے۔ اس حوالے سے اس میں ایسی ایسی نادر اور نایاب روایات موجود ہیں جن سے اکثر لوگ ابھی تک ناواقف ہیں۔ گویا یہ معرفت اہل بیتؑ کا صحیفۂ عرفان ہے۔ جہاں تک معاملاتِ زندگی کا تعلق ہے تو صاف ظاہر ہے کہ جس گفتگو کا متکلم رسولِ آخر و خاتمؐ ہو اور سامع علیؑ سا وصی و امام ہو، اس پر عمل پیرا ہو کر زندگی بھلا فخرِ زندگی نہ بن جائے گی۔ جبکہ عبادت جو جن و بشر کی تخلیق کا مقصد وحید ہے اس موضوع سے متعلق احادیث، مختلف عبادات کی اہمیت ان کی ادائیگی اور خضوع اور خشوع کی ترجمان ہیں۔

اس عربی کتاب کا ترجمہ کافی عرصہ سے ہمارا مطمع نظر تھا۔ لیکن یہ کام نہایت وقت طلب تھا۔ جبکہ عدم فرصت کے سبب تمام قویٰ کو یکجا کر کے اس خدمتِ دین کی انجام دہی اور بھی مشکل محسوس ہوتی تھی۔ اللہ رب العزت کا خاص احسان

ہے کہ اس نے گزشتہ موسمِ سرما کو اس کارِ خیر کے لیے سازگار بنایا۔ اور میں اِس اہم فریضے کو پایۂ تکمیل تک پہنچانے میں کامیاب ہو گیا۔ اس پر مستزاد یہ بھی کوشش تھی کہ اس کا معیارِ ترجمہ بھی کتاب کے شایانِ شان ہو۔ نیز عربی متن اور اردو ترجمہ کی خوبصورت کتابت بھی ضروری محسوس ہوئی۔ چنانچہ مزید توجہ دی اور کارکنانِ ادارہ کے تعاون سے اسے ممکن بنایا۔

جہاں تک ترجمہ نگاری کا تعلق ہے تو میں سمجھتا ہوں کہ یہ کوئی آسان کام نہیں ہے۔ خصوصاً احادیث کا ترجمہ تو بہت زیادہ توجہ کا طالب ہے۔ اگرچہ ہمارے ادارے کا شعبۂ تراجم سب سے زیادہ فعال شعبہ ہے اور کئی دیگر کتب کے تراجم کے ساتھ ساتھ ہم احادیث کے بھی کچھ مجموعے شائع کر چکے ہیں لیکن زیرِ نظر مجموعۂ احادیث ہمارے لیے سرمایۂ افتخار ہے۔ علاوہ ازیں ہم مولائے کائنات سیریز کے تحت امیر المؤمنین علی علیہ السلام پر خصوصی کتب شائع کر رہے ہیں۔ اس اعتبار سے دیکھا جائے تو یہ کتاب اس سلسلہ کی بھی ایک کڑی ہے۔

میں سمجھتا ہوں کہ دینِ اسلام کے شعور و ادراک کے لیے ذاتِ ختمی مرتبتؐ ہی ایک ایسا وسیلۂ جلیلہ ہے جس نے بندوں کو خدا تک پہنچایا۔ اور توحید باری تعالیٰ سے روشناس کرایا اور یہی وہ ذاتِ اقدس ہے جس نے اپنے بعد سلسلۂ آئمہ و اوصیاء کو اپنا جانشین مقرر کر کے رہتی دنیا تک بنی نوعِ انسان کی اصلاح و فلاح کا سامان کیا۔ حضرت علیؑ اس سلسلۂ نیابت و امامت اور ولایت و وصایت کی فردِ اوّل ہیں۔ جس کو حضورؐ نے اس طرح علم سکھایا جیسے پرندہ اپنے بچے کو دانہ بھراتا ہے۔ "مخاطبات النبیؐ لعلیؑ" میں بھی خرمنِ علم و آگہی اور رزقِ شعور و ادراک محفوظ و مرتب ہے۔ جو آج کے اس دورِ مادیات اور عصرِ خرابات میں بھٹکے ہوئے انسانوں کو نورِ ہدایت فراہم کرنے کا بہترین بندوبست ہے۔ حدیثِ رسولؐ ہی

تفہیم قرآنِ مجید کا ذریعہ ہے اور یہی خرد و دانش کا گنجینہ ہے۔ گویا کتاب ہذا عقل والوں ہی کی رہنمائی کا وہ چارٹر ہے جو روشنی ہی روشنی ہے۔ روشنی کے اس سفر میں ہم تمام ملت تشیّع بلکہ ملّتِ اسلام کو خصوصی اور بنی نوعِ انسان کو عمومی دعوت شرکت دیتے ہیں۔ اللہ رب العزت ہماری اس ناچیز کاوش کو شرف قبولیت عطا فرمائے۔ اور یہ خاص و عام کے لیے باعثِ استفادہ ثابت ہو۔ یہی ہمارا مقصدِ حیات ہے اور یہی وسیلۂ آخرت۔

آخر میں برادرم پروفیسر مظہر عباس، شیخ خادم حسین، فضل الٰہی اور مولوی حبیب اور عزیزم غلام حیدر صاحبان کے لیے دعا گو ہوں کہ جنہوں نے اس کارِ علمی میں تعاون کیا اور یہ مرقع ہدایت شایانِ شان طریقے سے منظرِ عام پر آیا۔ وما توفیقی الا باللہ

طالبِ دُعا

مولانا ریاض حسین جعفری

سرپرست ادارہ منہاج الصالحین ـــــــ لاہور

فصل اوّل

پیغمبر اکرمؐ کا علی علیہ السّلام کو جنگ کے میدانوں کے درمیان خطاب پر مشتمل ہے

علیؑ بستر نبیؐ پر

عن ابی رافع أن النبی صلی اللہ علیہ وسلم قال: یا علی أن اللہ قد أذن لی بالھجرۃ وأنی امرک أن تبیت علی فراشی و أن قریشاً إذا رأوک لم یعلموا بخروجی۔

(بحار ج ۳۸ ص ۲۹۰، الطبری والخطیب والقزوینی والثعلبی)

ابو رافع سے منقول ہے کہ پیغمبر اکرمؐ نے فرمایا: اے علیؑ! خدا نے مجھ سے فرمایا ہے کہ ہجرت کروں اور میں تمہیں حکم دیتا ہوں کہ میرے بستر پر سو جاؤ، اگر قریش تمہیں دیکھیں گے تو وہ میرے نکل جانے سے آگاہ نہ ہوں گے۔

علیؑ راکب دوشِ رسولؐ

مستدرک الصحیحین بسندہ عن ابی مریم الاسدی، عن علی علیہ السلام قال: لما کان اللیلۃ التی أمرنی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم أن ابیت علی فراشہ وخرج من مکۃ مھاجراً أنطلق بی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم إلی الاصنام، فقال: اجلس، فجلست إلی جنب الکعبۃ ثم صعد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم علی منکبی، ثم قال: انھض، فنھضت، فلم رای ضعفی تحتہ، قال: اجلس فجلست، فانزلتہ علی وجلس لی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ثم قال لی: یا علی إصعد علی منکبی فصعدت علی منکبیہ، ثم نھض بی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم، وخیل لی أنی لو شئت نلت السماء وصعدت

الی الکعبۃ وتنحی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم، فألقیت صنمھم الأکبر وکان من نحاس موتدا بأوتاد من حدید إلی الارض فقال لی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم: عالجہ، فعالجت فمازلت أعالجہ ویقول رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم: إیہ إیہ، فلم أزل أعالجہ حتی استمکنت منہ، فقال: دقہ فدققتہ فکسرتہ ونزلت قال ھذا الحدیث صحیح الاسناد۔

(فضائل الخمسہ ج ۲ ص ۳۴۱ و ۴۲، رواہ الخطیب البغدادی فی تاریخہ ج ۱۳ ص ۳۰۲، مستدرک ج ۳ ص ۵ و فی بحار ج ۳۸ ص ۷۶ و ۷۷ بالتفصیل و ص ۸۷ و ۹۷ مکرراً)

مستدرک الصحیحین میں ابومریم اسدی حضرت علی علیہ السلام سے نقل کرتے ہیں کہ آپ فرمایا: جس رات رسولؐ پاک نے فرمایا کہ میرے بستر پر سو جاؤ اور خود مکہ سے ہجرت فرما گئے تو آپ بتانِ کعبہ کے قریب لے گئے اور فرمایا بیٹھ جاؤ میں بیٹھ گیا پھر رسول اکرمؐ میرے کاندھوں پر سوار ہوئے اور فرمایا کھڑے ہو جاؤ میں کھڑا ہو گیا جب دیکھا کہ میں اُن کے بوجھ کو نہیں اٹھا سکتا تو فرمایا بیٹھ جاؤ میں بیٹھ گیا پیغمبرؐ میرے کاندھوں سے اترے اور میرے لیے بیٹھے اور فرمایا: اے علیؑ! تم میرے کاندھوں پر سوار ہو جاؤ میں آپ کے کاندھوں پر سوار ہو گیا، رسولؐ خدا نے مجھے (اتنا) بلند کیا کہ اس وقت میں نے سوچا کہ اگر میں چاہوں تو آسمان کو ہاتھ لگا سکتا ہوں۔ پس میں کعبہ کی چھت تک گیا۔ رسولؐ خدا ایک طرف تشریف فرما ہو گئے۔ میں نے بڑے بڑے بتوں کو جو تانبے کے بنے ہوئے تھے اور جن کی آہنی میخیں چھت کی پشت پر نصب تھیں ان کو نیچے گرایا۔ پیغمبرؐ اکرم نے فرمایا: "تلاش کرو"۔ میں تلاش کرتا رہا۔ پھر فرمایا "ہاں ہاں" پھر اس پر میرا ہاتھ پہنچا۔ پیغمبرؐ نے فرمایا اس کو توڑ دو۔ میں نے توڑ دیا اور نیچے اتر آیا۔

صاحب مستدرک فرماتے ہیں کہ اس حدیث کی سند صحیح ہے۔

ہجرت سے پہلے بت شکنی علیؑ

عن الروضة والفضائل عن علی علیه السلام قال: دعانی رسول الله صلّی الله علیه وسلّم وهو بمنزل خدیجة ذات لیلة، فلما صرت الیه قال: اتبعنی یا علی، فما زال یمشی وأنا خلفه ونحن نخرق دروب مکة حتی أتینا الکعبة وقد أنام الله کل عین، فقال لی رسول الله صلّی الله علیه وسلّم: یا علیّ. قلت: لبیك یا رسول الله. قال: اصعد علی کتفی یا علی، قال: ثم انحنی النبی صلّی الله علیه وسلّم، فصعدت علی کتفه فالقیت الأصنام علی رؤوسهم وخرجنا من الکعبة شرّفها الله تعالی حتی أتینا منزل خدیجة، فقال لی: إن أول من کسر الاصنام جدك ابراهیم، ثم أنت یا علی آخر من کسر الاصنام، فلما أصبحوا اهل مکة وجدوا الاصنام منکوسة مکبوبة علی رؤوسها، فقالوا: ما فعل هذا الا محمد وابن عمه، ثم لم یقم بعدها فی الکعبة صنم.

(بحار ج ۳۸ ص ۸۴ و ۸۵، الروضة والفضائل ۱۰۱)

روضہ اور فضائل کی کتب میں حضرت علیؑ سے منقول ہے کہ آپ نے فرمایا! ایک رات رسولؐ خدا نے مجھے بلایا۔ اس وقت آنحضرتؐ، حضرت خدیجہ کے گھر میں تھے۔ جب میں آنحضرتؐ کے پاس گیا تو آپ نے فرمایا اے علیؑ! میرے پیچھے آؤ۔ پس ہم چل پڑے اور ایک کے بعد دوسرے دروازے سے نکلتے ہوئے کعبہ تک پہنچ گئے۔ میں آنحضرتؐ کے پیچھے پیچھے تھا۔ اس وقت سب لوگ سوئے ہوئے تھے۔ رسولؐ خدا نے مجھ سے فرمایا اے علیؑ! میرے کاندھوں پر سوار ہو جاؤ۔ پس پیغمبرؐ جھکے اور میں حضرتؐ کے دوش پر سوار ہوا اور بتوں کو سرنگوں کر دیا۔ پھر ہم کعبہ سے باہر نکلے۔ حضرت خدیجہؑ کے گھر پہنچے۔ پیامبرؐ نے مجھ

سے فرمایا "سب سے پہلے جس شخص نے بتوں کو توڑا وہ تمہارے جدّامجد حضرت ابراہیمؑ تھے۔ اور اے علیؑ! تم وہ آخری شخص ہو جس نے بتوں کو توڑا ہے"۔ دوسرے دن صبح کو مکہ کے لوگوں نے دیکھا کہ ان کے تمام بُت سرنگوں ہیں تو انہوں نے کہا، یہ کام سوائے محمدؐ اور ان کے چچازاد کے کوئی نہیں کرسکتا۔ پھر اسکے بعد کعبہ میں کبھی بت نصب نہ ہوئے۔

علیؑ قاتل لات وعزّیٰ

ما رواہ القوم منهم العلامة ابن حسنویه الموصلی فی بحرالمناقب قال: قال أمیرالمؤمنین علیه السلام: دعانی رسول الله صلی الله علیه وسلم ذات لیلة من اللیالی وهی سوداء مدلهمة، فقال لی: خذ سیفك وارتق جبل أبوقبیس، فمن رایت علی راسه فضربه بهذا السیف، فقصدت الجبل، فلما علوته وجدت علیه رجلاً أسود هایل المنظر کأن عینیه جمرتان فهالنی منظره فقال الی: یا علی، الی یا علی، فدنوت منه فضربته بالسیف فقطعته نصفین، فسمعت الضجیج من بیوت مکة بأجمعها، ثم اتیت الی رسول الله صلی الله علیه وسلم وهو بمنزل خدیجة رضی الله عنها، فأخبرته الخبر، فقال: أتدری من قتلت یا علی؟ قلت: الله ورسوله أعلم، قال: قد قتلت اللات والعزّی، والله لا عادت عبدت أبداً۔ (احقاق ج ۲ ص ۱۱۰ و بحرالمناقب ص ۷)

من جملہ گروہ علماء سے علامہ ابن حسنویہ موصلی اپنی کتاب بحرالمناقب میں یہ ذکر کرتے ہیں کہ امیرالمومنینؑ نے فرمایا، تاریک اور اندھیری راتوں میں سے ایک رات رسولؐ خدا نے مجھے بلوایا اور فرمایا اپنی تلوار اٹھاؤ اور ابوقبیس پہاڑ پر پہنچو جس کو بھی اس پہاڑ پر

دیکھو قتل کر دو۔ حضرت علیؑ فرماتے ہیں: "میں چل پڑا جب پہاڑ کے اوپر پہنچا تو میں نے ایک مرد کو دیکھا جس کا چہرہ سیاہ، بد شکل اور جس کی آنکھیں آگ کے دو ٹکڑوں کے مانند تھیں۔ اس کے دیکھنے سے مجھے تعجب ہوا" اس نے مجھ سے کہا: اے علیؑ! میرے نزدیک آؤ۔ پس اس کے نزدیک گیا اور اپنی تلوار سے اُسے دو ٹکڑے کر دیا۔ اس وقت مکہ کے تمام گھروں سے رونے کی آوازیں سنائی دیں۔ میں واپس رسول پاکؐ کے پاس پہنچا اور سارا ماجرا بیان کیا۔ آپ نے فرمایا: اے علیؑ! جانتے ہو تم نے کس کو قتل کیا ہے۔ میں نے عرض کیا: خدا اور رسول مجھ سے زیادہ جانتے ہیں۔ آپ نے فرمایا: "آپ نے لات و عزیٰ کو قتل کیا ہے۔ خدا کی قسم آج کے بعد ان کی پرستش نہ ہوگی۔"

علیؑ جنگ بدر میں

عن ابی البختری عن الصادق عن أبیه عن امیر المؤمنین علیه السّلام قال: رأیت الخضر فی المنام قبل بدر بلیلة، فقلت له علمنی شیئاً أنصر به علی الأعداء، فقال: قل: یا هو یا من لا هو الا هو، فلما أصبحت قصصتها علی رسول الله صلی الله علیه وسلم فقال لی: یا علی، علمت الاسم الأعظم، وکان علی لسانی یوم بدر، وأن أمیر المؤمنین علیه السلام قرأ (قل هو الله احد) فلما فرغ قال: یا هو یا من لا هو إلا هو اغفر لی وانصرنی علی القوم الکافرین۔ (بحار ج ۹۳ ص ۲۲۲ وفی التوحید ص ۴۹)

ابو البختری امام جعفر صادقؑ سے اور وہ اپنے آباء کے توسط سے مولا امیر المومنینؑ سے نقل فرماتے ہیں کہ آپ نے فرمایا: جنگ بدر سے پہلے ایک رات میں نے خضرؑ کو خواب میں دیکھا اور ان سے کہا: مجھے کوئی ایسی چیز بتائیں جس سے دشمنوں پر فتح نصیب ہو۔ انہوں

دیکھو قتل کر دو۔ حضرت علیؑ فرماتے ہیں: "میں چل پڑا جب پہاڑ کے اوپر پہنچا تو میں نے ایک مرد کو دیکھا جس کا چہرہ سیاہ، بدشکل اور جس کی آنکھیں آگ کے دو ٹکڑوں کے مانند تھیں۔ اس کے دیکھنے سے مجھے تعجب ہوا"۔ اس نے مجھ سے کہا: اے علیؑ! میرے نزدیک آؤ۔ پس اس کے نزدیک گیا اور اپنی تلوار سے اُسے دو ٹکڑے کر دیا۔ اس وقت مکہ کے تمام گھروں سے رونے کی آوازیں سنائی دیں۔ میں واپس رسول پاکؐ کے پاس پہنچا اور سارا ماجرا بیان کیا۔ آپ نے فرمایا: اے علیؑ! جانتے ہو تم نے کس کو قتل کیا ہے۔ میں نے عرض کیا: خدا اور رسول مجھ سے زیادہ جانتے ہیں۔ آپ نے فرمایا: آپ نے لات و عزیٰ کو قتل کیا ہے۔ خدا کی قسم آج کے بعد ان کی پرستش نہ ہوگی۔

علیؑ جنگ بدر میں

عن ابی البختری عن الصادق عن أبیه عن امیر المؤمنین علیه السّلام قال: رأیت الخضر فی المنام قبل بدر بلیلة، فقلت له علمنی شیئاً أنصر به علی الأعداء، فقال: قل: یا هو یا من لا هو الا هو، فلما أصبحت قصصتها علی رسول الله صلّی الله علیه وسلم فقال لی: یا علی، علمت الاسم الأعظم، وکان علی لسانی یوم بدر، وأن أمیر المؤمنین علیه السلام قرأ (قل هو الله احد) فلما فرغ قال: یا هو یا من لا هو إلا هو اغفر لی وانصرنی علی القوم الکافرین۔ (بحار ج ۹۳ ص ۲۳۲ وفی التوحید ص ۸۹)

ابو البختری امام جعفر صادقؑ سے اور وہ اپنے آباء کے توسط سے مولا امیر المومنینؑ سے نقل فرماتے ہیں کہ آپ نے فرمایا: جنگ بدر سے پہلے ایک رات میں نے خضرؑ کو خواب میں دیکھا اور ان سے کہا: مجھے کوئی ایسی چیز بتائیں جس سے دشمنوں پر فتح نصیب ہو۔ انہوں

دعا علیاً فقال: یا علی، احفظ علی الباب فلا یدخلن أحد الیوم فان ملائکة من ملائکة الله استأذنوا ربهم أن یتحدثوا لی الیوم۔ الخ۔ (بحار ج ۳۹ ص ۱۱۲، تفسیر فرات ص ۲۲ و ۲۳)

عبداللہ بن عباس کہتے ہیں: ایک دن رسولؐ خدا نے علیؑ کو بلایا اور فرمایا: اے علیؑ! دروازے پر کھڑے ہو جاؤ اور کسی کو اندر نہ آنے دو۔ کیونکہ اللہ کے بعض فرشتوں نے خدا سے اجازت لی ہے کہ رات بھر میرے ساتھ گفتگو کریں۔

علیؑ مفتخر الملائکہ

ما رواه جماعة من اعلام القوم منهم العلامة الدیلمی فی الفردوس روی بسند یرفعه إلی جابر بن عبد الله الانصاری قال رسول الله صلی الله علیه وسلم: إن الله عزوجل یباهی بعلی ابن ابی طالب کل یوم الملائکة حتی یقول: بخ بخ هنیئاً لك یا علی۔

(احقاق ج ۶ ص ۱۰۱ و السمعانی فی الرسالة القوامیه فی مناقب الصحابة وکذا فی احقاق ج ۴ ص ۱۷۳، وینابیع المودة ص ۲۳۱)

علماء میں سے ایک علامہ دیلمی اپنی کتاب "الفردوس" میں اپنی سند مرفوعہ کے ساتھ جابر بن عبداللہ انصاری سے نقل کرتے ہیں کہ رسول خدا نے فرمایا "خدا ہر روز علی بن ابی طالبؑ کے ذریعے اپنے فرشتوں پر افتخار کرتا ہے حتیٰ کہ فرماتا ہے اے علیؑ، واہ واہ تجھے مبارک ہو۔

علیؑ کی ایک ضربت ثقلین کی عبادت سے افضل ہے۔

قال حذیفة: فقال النبی صلی الله علیه وسلم: ابشر یا علی

فلو وزن اليوم عملك بعمل أمة محمد لرجع عملك بعملهم و

ذلك أنه لم يبق بيت من بيوت المشركين إلا وقد دخله وهن

بقتل عمرو، ولم يبق بيت من بيوت المسلمين الا وقد دخله

عز بقتل عمرو۔ (بحار ج ۲۰ ص ۲۰۵ روی الحاکم فی المستدرک الخ)

حذیفہ کہتا ہے پیغمبرؐ نے فرمایا: اے علیؑ! آپ کو مبارک ہو اگر آج آپ کے اس کام کو امت محمدؐ کے کاموں کے مقابل وزن کیا جائے تو آپ کا یہ کام امت کے اعمال پر برتری رکھتا ہے کیونکہ مشرکین کا ہر گھر عمرو کے قتل ہونے سے سست پڑ گیا اور مسلمانوں کے ہر گھر کو عمرو کے قتل ہونے سے عزت ملی۔

علیؑ فاتح فدک و خیبر

عن مسند الامام احمد بن حنبل بسنده عن أبي سعيد الخدري

يقول: إن رسول الله صلى الله عليه وسلم أخذ الراية فهزها

ثم قال: من يأخذها بحقها، فجاء فلان فقال: أنا قال: أمط، ثم

جاء رجل فقال: أمط ثم قال النبي صلى الله عليه وسلم: والذي

كرم وجه محمد صلى الله عليه وسلم لأعطينها رجلاً لا يفر، هاك

يا علي، فانطلق حتى فتح الله عليه خيبر وفدك وجاء بعجوتهما

وقديدهما۔

(فضائل الخمسة ج ۲ ص ۳۲۲، مسند احمد ج ۳ ص ۱۶، مجمع الہیثمی ج ۹ ص ۱۲۴)

مسند احمد بن حنبل میں ابو سعید خدری سے منقول ہے کہ رسولؐ خدا نے پرچم ہاتھ میں لے کر حرکت دی اور فرمایا! "کون اس کو لینے کا حق رکھتا ہے" فلاں آیا اور کہا مجھے دیں۔ رسولؐ خدا نے اس سے فرمایا! "دور ہو جاؤ" دوسرا آیا۔ رسولؐ خدا نے اسے بھی فرمایا! "دور

ہو جاؤ" اس وقت رسولِ خدا نے فرمایا! خدا کی قسم جس نے (مجھ) محمدؐ کو عزت دی ہے یہ اس کو دوں گا جو کبھی فرار نہ کرے گا۔ اے علیؑ! عَلَم لو! علیؑ نے عَلم لیا اور گئے اور خدا نے خیبر و فدک کو علیؑ کے ہاتھوں فتح کیا۔ علیؑ ان دونوں مکانوں کا دودھ اور گوشت اپنے ساتھ لائے۔

علیؑ سردارِ عرب

عن عبداللہ بن عثمان البصری عن المسیب بن عبد الرحمن وکان ممن شھد القادسیۃ، قال: أتیت حذیفۃ رضی اللہ عنہ فأقبل یحدثنا بوقائع رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم، قال: لما تھیا علی یوم خیبر للحملۃ قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم: یاعلی بابی أنت، والذی نفسی بیدہ إن معک من لا یخذلک: ھذا جبرئیل عن یمینک بیدہ سیف لو ضرب بہ الجبال لقطعھا فاستبشر بالرضوان والجنۃ یاعلی إنک سید العرب وأنا سید ولد آدم ..... الحدیث

(احقاق ج ۴ ص ۷۰)

عبداللہ بن عثمان بصری نے مسیب بن عبدالرحمٰن سے جو جنگ قادسیہ میں موجود تھا نقل کیا ہے کہ میں حذیفہ کے قریب گیا۔ وہ مجھے رسولِ پاکؐ کے زمانے کے حالات بتا رہے تھے۔ انہوں نے کہا کہ جب جنگ خیبر میں حضرت علیؑ حملہ کے لیے تیار ہوتے تو پیغمبرؐ نے فرمایا! اے علیؑ! میرے ماں باپ تم پر قربان ہوں، قسم ہے اس ذات کی جس کے قبضے میں میری جان ہے، تیرے ساتھ کوئی ہے جو تمہاری امداد سے ہاتھ نہیں اٹھاتا۔ یہ جبرائیلؑ ہے کہ تمہاری دائیں جانب ہے۔ اس کے ہاتھ میں تلوار ہے اگر وہ پہاڑوں پر مارے تو وہ تمام ریزہ ریزہ ہو جائیں۔ تمہیں خوشنودیٔ خدا اور جنت کی مبارک ہو۔ اے علیؑ! تو عربوں کا سردار ہے اور میں فرزندانِ آدم کا سردار ہوں ..... تا آخر

علیؑ زربخش عالم

عن حذيفة اليمان قال: لما خرج جعفر بن أبي طالب من أرض الحبشة إلى النبيّ قدم جعفر ونبي بأرض خيبر فأتاه بالفرع من الغالية والقطيفة، فقال النبي صلّى الله عليه وسلّم: لأدفعن هذه القطيفة إلى رجل يحب الله ورسوله ويحبه الله ورسوله، فمد اصحاب النبي صلّى الله عليه وسلّم أعناقهم إليها، فقال النبي صلّى الله عليه وسلّم: أين علي؟ فوثب عمار بن ياسر فدعا علياً عليه السّلام، فلما جاء قال له النبي صلّى الله عليه وسلّم: يا علي: خذ هذه القطيفة إليك، فأخذها علي وأمهل حتى قدم المدينة فانطلق إلى البقيع وهو سوق المدينة، فأمر صائغاً ففصل القطيفة سلكاً سلكاً فباع الذهب وكان ألف مثقال، ففرقه علي عليه السلام في فقراء المهاجرين والانصار، ثم رجع إلى منزله ولم يترك من الذهب قليلاً ولا كثيراً، فلقيه النبي صلّى الله عليه وسلّم من غد في نفر من أصحابه فيهم حذيفة وعمار، فقال: يا علي، إنك أخذت بالأمس ألف مثقال فاجعل غدائي اليوم واصحابي هؤلاء عندك ولم يكن علي عليه السلام يرجع يومئذ إلى شيء من العروض ذهباً أو فضة الخ (بحار ج ٣٧ ص ١٠٥ وامالی ابن شیخ ص ٣٦)

حذیفہ یمانی سے نقل ہے کہ جعفرؓ بن ابی طالبؑ حبشہ کی سرزمین سے واپس آئے۔ تو پیغمبر اکرمؐ کے پاس پہنچے۔ حضورؐ اس وقت خیبر میں تھے جعفر غالیہ اور ایک قطیفہ (زرلفت) اپنے ساتھ لائے پیغمبرؐ اکرم نے فرمایا۔ "میں یہ قطیفہ اس کو دوں گا جو خدا اور رسول کو دوست رکھتا

ہے اور خدا و رسول اس کو دوست رکھتے ہیں"۔ اس وقت صحابہ کرام نے قطیفہ کی طرف گردنیں اٹھائیں۔ جبکہ پیغمبرؐ نے فرمایا! "علیؑ کہاں ہیں؟" عمارؓ اٹھے اور علیؑ کو آواز دی۔ جب علیؑ رسولِ پاکؐ کے پاس آئے تو آپ نے فرمایا! "اے علیؑ! یہ قطیفہ آپ کا ہے۔ علیؑ نے اٹھا لیا۔ آپؑ انتظار میں تھے کہ مدینہ جائیں۔ جب آپ مدینہ پہنچے تو بقیع آئے جہاں اس وقت مدینے کا بازار تھا۔ ایک زرگر کو فرمایا کہ اس قطیفہ کا تار تار علیحدہ کر دے۔ آپ نے ان زریں تاروں کو ہزار مثقال کے عوض بیچا اور یہ رقم مہاجرین و انصار میں تقسیم کر دی۔ جب گھر پہنچے تو سونے نام کی کوئی چیز آپؑ کے پاس نہ تھی۔ دوسرے دن پیغمبر اکرمؐ اور صحابہ کرام جن میں حذیفہ اور عمار بھی شامل تھے نے پیغمبرؐ کو حضرت علیؑ سے کہتے سنا: اے علیؑ! آپؑ نے کل ہزار مثقال سونا لیا ہے۔ آج میری اور میرے ان ساتھیوں کی یہاں دعوت کرو۔ یہ اس وقت کی بات ہے کہ جب علیؑ کے پاس نہ سونا تھا نہ چاندی تھی۔ یعنی وہ راہ خدا میں تقسیم کر چکے تھے..... (تا آخر)

علیؑ صلح حدیبیہ میں

مسند الامام احمد بن حنبل بسنده عن عبد الله بن عباس قال: لما خرجت الحرورية اعتزلوا فقلت لهم: إن رسول الله صلى الله عليه وسلم يوم الحديبية صالح المشركين فقال لعلي عليه السلام: اكتب يا علي، هذا ما صالح عليه محمد رسول الله صلى الله عليه وسلم. قالوا: لو نعلم انك رسول الله ما قاتلناك، فقال رسول الله صلى الله عليه وسلم: امح يا علي. اللهم انك تعلم انی رسولك، امح يا علي واكتب: هذا ما صالح عليه محمد بن عبد الله، والله لرسول الله صلى الله عليه وسلم خير من علي

علیہ السلام، وقلنا محانفسہ، ولم یکن محوہ ذلک یمحاہ من النبوۃ، اخرجت من ھذہ؟ قالوا: نعم۔

(فضائل الخمسۃ ج ۲ ص ۳۲۵ و مسند ج ۱ ص ۳۴۲)

مسند احمد بن حنبل میں عبداللہ بن عباس سے نقل ہے کہ جب میں حروریہ کے پاس آیا تو انہوں نے کفارہ کیا، میں نے کہا: رسولؐ خدا نے حدیبیہ میں مشرکوں سے صلح کرلی ہے اور علیؑ سے فرمایا ہے: "اے علیؑ! لکھو یہ صلح ہے محمد پیغمبرؐ کی طرف سے۔ مشرکین نے کہا اگر ہم پہلے جانتے کہ آپ اللہ کے پیغمبرؐ ہیں تو جنگ نہ کرتے۔ رسولؐ خدا نے علیؑ سے فرمایا اے علیؑ! رسولؐ خدا کے کلمے کو مٹا دو، اے خدا تو جانتا ہے کہ میں تیرا پیغمبر ہوں۔ اے علیؑ! مٹا دو، اور یہ لکھو، یہ عہد صلح ہے محمد بن عبداللہ نے اپنے ذمہ لیا ہے۔ خدا کی قسم! رسولؐ خدا علیؑ سے بہتر تھے اور اپنے نام کو مٹوا دیا لیکن نام کو مٹانا نبوت کے سلب ہونے کا باعث نہ بنا۔" آیا اب ٹھیک ہے۔ حروریہ نے کہا ہاں!

علیؑ فتح مکہ میں

عن ابی مریم عن علی علیہ السلام انہ لما دخل رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم المسجد الحرام وجد فیہ ثلاثمائۃ وستین صنماً بعضھا مشدود ببعض، فقال لأمیر المؤمنین: اعطنی یا علی کفاً من الحصی، فقبض امیر المؤمنین علیہ السلام لہ کفاً من الحصی فرماھا بہ وھو یقول: جاء الحق وزھق الباطل إن الباطل کان زھوقا فما بقی منھا صنم إلا خرّ لوجھہ، ثم أمر بھا فاخرجت من المسجد فکسرت۔ (بحار ج ۳۸ ص ۸۴، اعلام الوری ص ۱۹۸)

ابی مریم مولا علیؑ سے نقل کرتے ہیں کہ جب رسولؐ خدا مسجد الحرام میں وارد ہوئے تو آپ

نے ۳۶۰ بت دیکھے جو ایک دوسرے سے بندھے ہوئے تھے پس امیر المومنینؑ کو حکم دیا کہ اے علیؑ! مجھے مٹھی بھر سنگریزے دو۔ امیر المومنینؑ نے سنگریزے دیے حضورؐ سنگریزے بتوں کو مارتے تھے اور یہ پڑھ رہے تھے "جاء الحق، و زھق الباطل ان الباطل کان زھوقاً" حق آیا اور باطل گیا۔ باطل یقینی طور ختم ہو جانے والی چیز ہے۔ تمام بُت زمین پر گر گئے۔ رسولؐ خدا نے فرمایا۔ کہ ان بتوں کو مسجد سے باہر پھینک دو اور توڑ دو۔

علیؑ بُت شکن

ورواہ جماعۃ من القوم منھم العلامۃ الشیخ جلال الدین السیوطی فی "انیس الجلیس" قال: ورد فی الخبر أن النبی صلّی اللہ علیہ وسلم لما فتح مکۃ ودخل الکعبۃ فرای فیھا ثلاثمائۃ وستین صنماً منصوباً حول الجدار فی موضع عال، فقال النبی صلّی اللہ علیہ وسلّم لعلی: یا علیّ، اجمع الحطب واشعل النار حتی یحرق ھذہ الأصنام، فقام علی واشعل النار، فقال النبی صلّی اللہ علیہ السلام ضع قدمك یا علی علی عضدی وخذ الاصنام الجدار وارمھا فی النار، ففعل علی ما امرہ النبی صلی اللہ علیہ وسلّم وجعل یرمی الاصنام فی النار۔

(احقاق ج ۱۸ ص ۱۶۷ وانیس الجلیس ج ۲ ص ۱۲۹ و آلوسی فی الغالیۃ المواعظ ج ۲ ص ۸۸ وکنز العمال ج ۱۵ ص ۱۵۱)

علامہ شیخ جلال الدین سیوطی نے انیس الجلیس میں نقل کیا ہے کہ جب رسول اکرمؐ نے مکہ کو فتح کیا اور خانہ کعبہ میں داخل ہوئے تو ۳۶۰ بت دیکھے جو دیوار کے اطراف میں بلندی پر نصب تھے۔ آپؐ نے حضرت علیؑ سے فرمایا: "لکڑیاں جمع کریں اور آگ روشن کرکے

ان بتوں کو جلا دیں حضرت علیؑ اٹھے اور آگ جلائی پیغمبر اکرمؐ نے فرمایا اے علیؑ! اپنے پاؤں میرے بازوؤں پر رکھو اور بتوں کو دیوار سے اتار کر آگ میں پھینک دو" علیؑ نے ایسا ہی عمل کیا اور تمام بتوں کو جلا دیا۔

علیؑ فلک رسا

عن أبي هريرة قال: قال رسول الله صلى الله عليه وسلم يوم فتح مكة، لعلي عليه السلام أما ترى هذا الصنم يا علي، على الكعبة؟ قال: بلى يا رسول الله. قال: فأحملك تتناوله قال: بل أنا أحملك يا رسول الله فقال: لو أن ربيعة ومضر جهدوا أن يحملوا مني بضعة وأنا حي ما قدروا ولكن قف يا علي، قال: فضرب رسول الله يديه إلى ساقي علي عليه السلام فوق القربوس، ثم اقتلعه من الارض بيده فرفعه حتى تبين بياض ابطيه، ثم قال له: ما ترى يا علي؟ قال: أرى أن الله عز وجل قد شرفني بك حتى لو أردت أن أمس السماء بيدي لمستها، فقال له، تناول الصنم يا علي، فتناوله علي عليه السلام فرمى به، ثم خرج رسول الله صلى الله عليه وسلم من تحت علي وترك رجليه فسقط على الارض، فضحك، فقال له: ما اضحكك يا علي: فقال، سقطت من أعلى الكعبة فما أصابني شيء، فقال له رسول الله صلى الله عليه وسلم كيف يصيبك وانما حملك محمد وأنزلك جبرئيل؟ (بحار ج ۳۸ ص ۸۶ والعمدة لابن مغازلی)

ابو ہریرہ سے منقول ہے کہ رسول اکرمؐ نے فتح مکہ کے موقع پر مولا علیؑ سے فرمایا اے علیؑ! کیا ان بتوں کو کعبہ کے پاس نہیں دیکھ رہے ہو؟ علیؑ نے عرض کی کیوں نہیں اے پیغمبر خدا!

پیغمبرِ خدا نے فرمایا: میں آپ کو اٹھاتا ہوں، ان کو نیچے اتارو۔ علیؑ نے فرمایا: "میں آپ کو اٹھاتا ہوں۔ پیغمبرؐ نے فرمایا کہ اگر ربیعہ اور مضر دونوں قبیلے کوشش کریں تو میرے جسم کے ایک حصہ کو بھی بلند نہ کر سکیں گے لیکن اے علیؑ! آپ مجھے اٹھا سکتے ہیں"۔ راوی کہتا ہے، رسول پاکؐ نے زمین کی بلندی سے اپنے دونوں ہاتھ علیؑ کی پنڈلیوں پر رکھے اور علیؑ کو بلند کیا اتنا بلند کیا کہ حضرت کی بغلوں کی سفیدی نظر آرہی تھی۔ حضورؐ نے پھر فرمایا: اے علیؑ! کیا دیکھ رہے ہو؟ علیؑ نے عرض کیا: میں دیکھتا ہوں کہ خداوند عالم نے مجھے آپ کے ذریعے اتنی کرامت بخشی ہے کہ اگر چاہوں تو آسمان کو بھی ہاتھ لگا سکتا ہوں۔ پس پیغمبرؐ نے فرمایا: "اے علیؑ! بتوں کو اٹھالو"۔ علیؑ نے بتوں کو اٹھایا تو زمین پر گر پڑے اور مسکرائے۔ پیغمبرؐ نے پوچھا: اے علیؑ! مسکراتے کیوں ہو؟ فرمایا: میں کعبہ کی بلندی سے گرا ہوں لیکن کوئی صدمہ نہیں ہوا۔ پیغمبرؐ نے فرمایا: آپ کو تکلیف کیسے ہو سکتی تھی کہ محمدؐ نے آپ کو بلند کیا ہوا تھا اور جبرائیلؑ زمین پر لائے ہیں۔

علیؑ سفیرِ امن

عن مسمع بن عبد الملك عن أبي عبد الله عليه السلام قال: قال أمير المؤمنين عليه السلام: لما وجهني رسول الله إلى اليمن قال: يا علي، لا تقاتل أحداً حتى تدعوه إلى الإسلام، وأيم الله لأن يهدي الله عزوجل على يديك رجلاً خير لك مما طلعت عليه الشمس وغربت ولك ولاؤه. (فروع کافی ج ۵ ص ۳۶)

مسمع بن عبدالملک نے جناب ابوعبداللہ سے نقل کیا ہے کہ امیرالمؤمنینؑ نے فرمایا کہ جب رسول اکرمؐ نے مجھے یمن روانہ کیا تو فرمانے لگے: اے علیؑ! کسی سے جنگ نہ کرنا جب تک اس کو پہلے اسلام قبول کرنے کی دعوت نہ دے لو۔ خدا کی قسم! اگر خداوند ایک آدمی کو آپ کے ہاتھ پر ہدایت دے تو آپ کے لیے تمام دنیا سے

بہتر ہے۔ اس کی ولایت آپؐ کی وجہ سے ہے"۔

علیؑ قاضی و مبلغ اسلام

ورد فی منتخب کنز العمال قال اُتی النبی صلی اللہ علیہ والہ ناس من الیمن فقالوا ابعث فینا من یفقھنا فی الدین ویعلمنا السنن و یحکم فینا بکتاب اللہ، فقال النبی صلی اللہ علیہ وسلم: انطلق یا علی إلی اھل الیمن، ففقھھم فی الدین وعلمھم السنن واحکم فیھم بکتاب اللہ، فقلت: إن أھل الیمن قوم طغام یاتونی من القضاء بالا علم لی بہ، فضرب النبی صلی اللہ علیہ وسلم علی صدری، ثم قال: اذھب فإن اللہ سیھدی قلبک ویثبت لسانک، فما شککت فی قضاء بین اثنین حتی الساعۃ۔ (احقاق ج ۸ ص ۴۵، کنز العمال ج ۵ ص ۳۶)

کنز العمال میں ہے کہ یمن سے کچھ لوگ پیغمبر اکرمؐ کے پاس آئے اور کہا کوئی ایسا مبلغ ہمارے ساتھ بھیجیے جو ہمیں دین سکھائے اور ہمارے درمیان کتاب اللہ کے مطابق فیصلے کرے۔ پیغمبرؐ اکرم نے حضرت علیؑ سے فرمایا یمن جاؤ اور ان کو دین سکھاؤ، احکام بتلاؤ اور ان کے درمیان کتاب خدا پر مبنی فیصلے کرو۔ میں نے عرض کیا حضورؐ یمن کے لوگ تو اوباش (وحشی) ہیں، ممکن ہے میرے لیے کوئی مسئلہ کھڑا کردیں جس کی مجھے خبر ہی نہ ہو۔ تب پیغمبر علیہ السلام نے میرے سینے پر ہاتھ پھیر کر فرمایا: "اب جاؤ کہ خدا تمہارے دل کو ہدایت پر رکھے گا اور زبان کو مضبوط بنا دے گا۔ آپ نے آج تک ایک لحظہ بھی دو آدمیوں کے درمیان فیصلہ کرنے میں جھجک محسوس نہیں کی۔

☆

علیؑ آب رسانِ لشکر

عن أمير المؤمنين عليه السلام قال إن رسول الله صلى الله عليه وسلم كان في بعض غزواته فنفد الماء، فقال: يا علي، قم إلى هذه الصخرة وقل: أنا رسول رسول الله إليك، انفجري فاء، أقوالذي اكرمه بالنبوة لقد بلغتها الرسالة، فطلع منها مثل ثدي البعير، فسال منها من كل ثدي ماء، فلما رأيت ذلك أسرعت إلى النبي صلى الله عليه وسلم واخبرته، فقال: إنطلق يا علي فخذ من الماء وجاء القوم حتى ملأوا قربهم واداواتهم وسقوا دوابهم وشربوا وتوضأوا۔ (اثبات الهداة ج ۲ ص ۴۱۷، الثاقب في المناقب ص ۴۲)

امیر المومنینؑ فرماتے ہیں، ایک جنگ میں پانی ختم ہوگیا۔ رسول پاکؐ نے فرمایا اے علیؑ! اس صخرہ پر جاؤ اور کہو میں پیغمبرِ خدا کا فرستادہ تیری طرف آیا ہوں پانی اپنے آپ سے جاری کر۔ فرماتے ہیں کہ قسم ہے اس ذات کی جو محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا خالق ہے جب میں نے رسول اکرمؐ کا پیغام اس پتھر کو دیا تو اس پر ایک اونٹنی کے پستانوں کی شکل ظاہر ہوئی اور ہر اس پستان کی شکل سے پانی جاری ہوگیا میں جلدی سے رسول اکرمؐ کے پاس آیا اور اس کی خبر دی۔ رسول اکرمؐ نے فرمایا؛ یا علیؑ! جاؤ وہ پانی لاؤ۔ میرے ہمراہ دیگر لشکری بھی آئے۔ اور سب نے اپنے اپنے مشکیزوں کو پانی سے پُر کیا۔ اپنے چوپایوں کو بھی پانی پلایا۔ سب نے اس پانی سے وضو کیا اور پیتے بھی رہے۔

علیؑ اور معجزۂ آب

وعنه عليه السلام أنه قال: أمرني رسول الله صلى الله عليه وآله وسلم

فی بعض غزواته وقد نفد الماء، فقال: یا علیؑ، ائتنی بتور، فاتیته به، فوضع یده الیمنی ویدی معها فی التور، فقال: انبع، فنبع الماء من بین أصابعنا۔

(مناقب ابن شهر آشوب ج ۱ ص ۱۰۵، دلائل النبوۃ بیہقی ج ۴ ص ۱۲۹)

امیر المؤمنینؑ فرماتے ہیں کہ ایک جنگ میں پانی ختم ہوگیا پیغمبرؐ نے مجھ سے فرمایا کہ طشت میرے لیے لاؤ۔ میں لایا پیغمبرؐ نے میرے ہاتھ کے ساتھ اپنا دایاں ہاتھ طشت میں رکھا اور فرمایا جاری ہوجا پس پانی ہماری انگلیوں کے درمیان سے جاری ہوگیا۔

علیؑ اور معجزۂ آب

عن علی علیه السلام قال: بعثنی رسول الله صلی الله علیه وسلم فی بعض غزواته إلی رکی، فاتیت الرکی فإذا لیس فیه ماء، فرجعت الیه فاخبرته فقال: فیه طین؟ فقلت: نعم، فقال: آتنی بشیء منه، فاتیته بطین منه، فتکلم فیه، فقال: إذهب والقه بالرکی فالقیته فیه فإذا الماء قد ارتفع حتی امتلأ الرکی وفاض من جانبیه فجئت مسرعا فأخبرته بالذی رأیت، فقال: أما تعجب یا علی؛ إن الله أنبعه بقدرته . . .

(خصال ج ۲ ص ۵۷۷، اثبات الھداۃ ج ۱ ص ۲۹ و ۱۸۰، الثاقب فی المناقب ص ۱۴۳)

مولا علیؑ فرماتے ہیں ایک جنگ میں رسول اکرمؐ نے مجھے ایک کنویں کی طرف روانہ فرمایا۔ میں کنویں کے پاس آیا اور دیکھا پانی نہیں ہے پس پلٹا اور رسول پاکؐ کو اطلاع دی پیغمبرؐ نے پوچھا کیا کنویں میں مٹی تھی۔ میں نے عرض کیا "ہاں" فرمایا: کچھ مٹی لاؤ۔ میں لایا پیغمبرؐ نے اس مٹی سے کوئی بات کی اور فرمایا کہ اس مٹی کو اس کنویں میں ڈال دو۔ میں نے کنویں میں

ڈال دی۔ اچانک کنویں کا پانی بلند ہوگیا حتیٰ کہ کناروں سے بہنے لگا۔ میں جلدی سے رسولِ پاکؐ کے پاس آیا اور حال بتایا۔ آپؐ نے فرمایا یا علیؑ! تعجب نہیں کرو، کہ خدا نے اپنی قدرت سے اسے جاری کیا ہے۔

فصل دوم

جو حوادثات رسولِ اکرمؐ کے بعد ہونے تھے
پیغمبرؐ نے حضرت علیؑ کو ان سے خبردار کیا

علیؑ اور امتحانِ مردم

وعن امیر المؤمنین علیہ السلام: لما أنزل اللہ سبحانہ و تعالیٰ قولہ: (الم أحسب الناس أن یترکوا أن یقولوا آمنا وھم لا یفتنون) علمت أن الفتنة لا تنزل بنا و رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم بین أظہرنا فقلت: یا رسول اللہ وما ھذہ الفتنة التی أخبرک اللہ تعالیٰ بھا؟ فقال: یا علی أن امتی سیفتنون من بعدی، فقلت یا رسول اللہ أولیس قد قلت لی یوم احد حیث استشہد من استشہد من المسلمین و أخرت عنی الشہادة فشق ذلک علی، فقلت لی: ابشر فان الشہادة من ورائک؟ فقال لی: إن ذلک لکذلک، فکیف صبرک إذاً؟ فقلت: یا رسول اللہ لیس ھذا من مواطن الصبر، ولکن من مواطن البشری والشکر۔ (البحار ۴۱ ص ۷ و نہج البلاغہ ج ۱ ص ۳۰۳)

نہج البلاغہ میں ہے کہ امیر المؤمنینؑ نے فرمایا کہ جب خداوند عالم نے اس آیت "الم أحسب الناس ان یترکوا ان یقولوا آمنا وھم لا یفتنون" نازل ہوئی تو میں سمجھا کہ جب تک رسول پاکؐ ہمارے درمیان ہیں، کوئی فتنہ پیدا نہ ہوگا۔ میں نے رسول پاکؐ

سے پوچھا کہ یہ فتنہ جس کی آپ کو خدا نے خبر دی ہے کیا ہے؟ فرمایا: یا علیؑ! میرے بعد امت میں فتنہ پیدا ہوگا۔ میں نے عرض کیا یا رسول اللہ! جنگ احد میں جب کئی صحابہ شہید ہوگئے اور مجھے شہادت نصیب نہ ہوئی اور مجھے یہ بات ناگوار گزری اس وقت تو آپ نے مجھ سے یہ نہیں فرمایا۔ فرمایا مبارک ہو کہ شہادت تمہارے درپے ہے؟ کیوں ایسے ہی ہے۔ اس وقت صبر کر سکے گا۔ میں نے کہا: یا رسول اللہؐ! یہ مقام صبر نہیں بلکہ مبارک اور شکر کا مقام ہے۔

علیؑ آگاہ عالم

قال أمير المؤمنين عليه السلام: قال رسول الله صلى الله عليه وسلم: يا علي إن القوم سيفتنون بعدي بأموالهم ويمنون بدينهم على ربهم، ويتمنون رحمته، ويأمنون سطوته، ويستحلون حرامه بالشبهات الكاذبة والأهواء الساهية، فيستحلون الخمر بالنبيذ والسحت بالهدية والربا بالبيع! فقلت: يا رسول الله فأي المنازل انزلهم عند ذلك؟ بمنزلة ردة أم بمنزلة فتنة؟ فقال: بمنزلة فتنة۔

(البحار ج ۱۰۳ ص ۵۶، نہج البلاغہ ج ۲ ص ۶۵)

نہج البلاغہ میں حضرت امیر المومنینؑ فرماتے ہیں کہ رسولؐ خدا نے فرمایا: یا علیؑ! ان لوگوں کا میرے بعد اپنے اموال کے ذریعے امتحان لیا جائے گا، وہ اپنے دین کو اپنے پروردگار پر احسان سمجھیں گے جبکہ رحمت کی آرزو بھی رکھتے ہوں گے اور خود کو اس کے قہر و غلبہ سے امان میں سمجھتے ہیں۔ جھوٹے شبہات کی وجہ سے اس کے حرام کو حلال خیال کریں گے۔ شراب کو نبیذ اور رشوت کو ہدیہ، سود کو معاملہ کہہ کر حلال سمجھیں گے۔ میں نے

عرض کیا: یارسول اللہ! ان کو کس مرتبہ میں رکھوں۔ یہ مرتد ہیں یا مرحلہ امتحان میں ہیں۔ فرمایا کہ یہ امتحان سے گزر رہے ہیں۔

علیؑ فتنے کی زد میں

عن عبد اللہ بن الحسین عن أبیہ عن جدہ عن الحسین بن علی عن أبیہ صلوات اللہ علیھم قال: لما نزلت (الم أحسب الناس ان یترکوا أن یقولوا آمنا وھم لا یفتنون. قال: قلت: یارسول اللہ ما ھذہ الفتنة، قال: یا علیّ، إنک مبتلی بک، و إنک مخاصم فأعد للخصومة۔

(بحار ج ۲۴ ص ۲۲۸ وکنز الفوائد ۲۲۰)

عبداللہ بن حسین سے منقول ہے اور وہ اپنے آباء کے ذریعے حضرت امام حسینؑ سے نقل کرتے ہیں کہ جب یہ آیت "الم احسب الناس ان یترکوا ان یقولوا آمنا وھم لا یفتنون" نازل ہوئی تو میں نے رسول اکرمؐ سے پوچھا کہ یہ فتنہ کیا ہے؟ فرمایا: یا علیؑ! آپ اس فتنہ میں گھر جائیں گے۔ لوگ آپ سے دشمنی کریں گے لہٰذا تیار ہو جائیں۔

علیؑ کے دشمن

عن ابن مردویہ قولہ تعالیٰ (ا.ل.م. أحسب الناس أن یترکوا أن یقولوا آمنا وھم لا یفتنون) قال علی علیہ السلام: قلت یارسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ما ھذہ الفتنة؟ قال: یا علی بک وانت مخاصم فأعد للخصومة۔ (البحار ج ۳۶ ص ۱۸، کشف الغمہ ۳ ۹، کنز العمال ۸ ص ۲۱۵)

کشف الغمہ میں ابن مردویہ سے اس آیت قرآن "احسب الناس ان یترکوا ان یقولوا آمنا وھم لا یفتنون" کے نزول کے بعد مولا علیؑ نے پوچھا "یارسول اللہ یہ آزمائش کیا ہے؟

فرمایا: "یا علیؑ: لوگ آپ کو امتحان میں ڈالیں گے اور آپ سے دشمنی کریں گے آپ اس دشمنی کے لیے تیار ہو جائیں۔

نبیؐ کا علیؑ کو آگاہ کرنا

عن عیسی الضریر عن الکاظم عن ابیہ علیہ السلام قال: قال النبی صلی اللہ علیہ وسلم فی وصیتہ لعلی علیہ السلام والناس حضور حولہ: اما واللہ یا علی لیرجعن اکثر ھؤلاء کفاراً یضرب بعضہم رقاب بعض وما بینک وبین ان تری ذلک الا ان یغیب عنک شخصی۔

(بحار ج ۲۲ ص ۴۸۷ ح ۸)

عیسیٰ ضریر امام موسیٰ کاظمؑ سے نقل کرتے ہیں، جب لوگ رسول اکرمؐ کے گرد جمع تھے آپ نے وصیت کی: "یا علیؑ! یہ اکثر کفر کی طرف لوٹ جائیں گے اور ایک دوسرے کی گردن کو اڑائیں گے۔ آپ اس منظر کو دیکھیں گے البتہ یہ اس وقت ہو گا جب میں آپ کی آنکھوں سے اوجھل ہو چکا ہونگا۔

رسول اکرمؐ کا علیؑ کو شہادت کی خبر دینا

وروی احمد بن حنبل الضحاک انہ قال النبی صلی اللہ علیہ وسلم یا علی، اشقی الاولین عاقر الناقۃ واشقی الاخرین قاتلک۔

(بحار ج ۴۲ ص ۱۹۵)

احمد بن حنبل، ضحاک سے نقل کرتے ہیں کہ پیغمبرؐ نے فرمایا: "یا علیؑ! گذشتہ لوگوں میں سب سے بڑا بدبخت ناقہ کو قتل کرنے والا تھا۔ اور آنے والے لوگوں میں سے سب سے بڑا بدبخت وہ ہو گا جو آپ کا قاتل ہو گا۔

علیؑ کا قاتل بدبخت ترین شخص

وفی کتاب تذکرۃ الخواص لابن الجوزی قال أحمد فی الفضائل قال: قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم: یا علی: أتدری من اشقی الأولین والاخرین؟ قلت: اللہ ورسولہ أعلم، قال: من یخضب ھذہ من ھذہ، یعنی لحیتہ من ھامتہ۔ (بحار ج ۴۲ ص ۱۹۵)

یوسف جوزی کی کتاب تذکرۃ الخواص میں ہے کہ احمد "فضائل" میں رسولِ خدا سے نقل کرتے ہیں کہ آپ نے فرمایا: یا علیؑ! کیا آپ جانتے ہیں کہ گذشتہ اور آیندہ سب لوگوں سے زیادہ بدبخت کون ہے؟ میں نے عرض کیا رسول اللہ بہتر جانتے ہیں تو فرمایا: وہ شخص جو آپ کی داڑھی کو آپ کے سر کے خون سے سیراب کرے گا۔

قاتل علیؑ ...... مستقبل کا بدبخت

رواہ احمد بن حنبل فی کتاب الفضائل قال: حدثنا وکیع قال حدثنی قتیبۃ بن قدامۃ الدواسی عن ابیہ عن الضحاک ابن مزاحم عن علیؑ، قال لی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم: یا علی أتدری من أشقی الأولین؟ قلت اللہ ورسولہ أعلم، قال عاقر الناقۃ، قال: أتدری من أشقی الاخرین؟ قلت: اللہ ورسولہ اعلم، قال: قاتلک،

(حقاق الحق ج ۷ ص ۳۴۷، ذخائر العقبیٰ للطبری الشیعی ص ۱۱۵ والریاض النضرۃ للطبری السنی ج ۲ ص ۲۴۷ وحیاۃ الحیوان ج ۱ ص ۵۷)

گروہ عطار میں سے احمد بن حنبل اپنی کتاب "فضائل" میں وکیع سے نقل کیا ہے۔

کہ مجھے قتیبہ بن قدامہ رواسی نے انہوں نے اپنے باپ ضحاک بن مزاحم سے انہوں نے حضرت علیؑ سے نقل کیا ہے کہ فرمایا: "جب رسول پاکؐ نے پوچھا کہ یا علیؑ جانتے ہو بدبخت ترین بندہ کون ہے؟ پھر فرمایا: جس نے ناقہ صالح کو قتل کیا اور آیندہ لوگوں سے بدبخت وہ ہے جو آپ کا قاتل ہے۔

علیؑ شہید تنہا

عن ابن مینا عن ابیه عن عائشة قالت: جاء علی ابن ابی طالب یستأذن علی النبی فلم آذن له فاستاذن دفعة اخری، فقال النبی: ادخل یا علی فلما دخل قام الیه رسول الله فاعتنقه و قبل بین عینیه وقال: بابی الوحید الشهید بابی الوحید الشهید۔

(بحار ج ۳۸ ص ۳۰۹، امالی المفید ص ۴۴)

ابن مینا اپنے باپ سے اور وہ عائشہؓ سے نقل کرتے ہیں کہ اس نے کہا: علیؑ آئے اور رسول پاکؐ کے پاس جانے کی اجازت مانگی میں نے اجازت نہ دی۔ پھر اجازت مانگی، پیغمبرؐ نے فرمایا: "یا علیؑ آؤ۔ آجاؤ۔ جب علیؑ داخل ہوئے تو پیغمبرؐ اٹھے ان کو سینے سے لگایا اور پیشانی پر بوسہ دے کر فرمایا: میرا باپ اس تنہا شہید پر قربان ہو جائے۔ اس تنہا شہید پر قربان ہو جائے۔

شانِ علیؑ

عن علی بن الحسن بن الفضال عن ابیه عن الرضا عن آبائه عن امیر المومنین علیه السلام فی خطبة النبی صلی الله علیه وسلم فی فضل شهر رمضان، قال: فقلت یا رسول الله ما افضل الاعمال

فی هذا الشهر؟ فقال: یا أبا الحسن، افضل الاعمال فی هذا الشهر الورع عن محارم الله عزوجل ثم بکی. فقلت: یا رسول الله ما یبکیک؟ فقال: یا علی أبکی لما یستحل منک فی هذا الشهر کانی بک وانت تصلی لربک وقد انبعث أشقی الاولین والاخرین شقیق عاقر ناقة ثمود فضربک ضربة علی قرنک فخضب منها لحیتک قال أمیر المؤمنین علیه السلام: فقلت: یا رسول الله وذلک فی سلامة من دینی؟ فقال صلی الله علیه وسلم: فی سلامة من دینک. ثم قال صلی الله علیه وسلم: یا علی من قتلک فقد قتلنی ومن أبغضک فقد أبغضنی، ومن سبک فقد سبنی، لأنک منی کنفسی روحک من روحی وطینتک من طینتی، ان الله تبارک وتعالی خلقنی وایاک واصطفانی وایاک، واختارنی للنبوة واختارک للامامة. فمن أنکر نبوتی، یا علی انت وصیی وابو ولدی وزوج ابنتی وخلیفتی علی امتی. فی حیاتی وبعد موتی أمرک أمری، ونهیک نهیی. اقسم بالذی بعثنی بالنبوة وجعلنی خیر البریة، إنک لحجة الله علی خلقه وامینه علی سره وخلیفته علی عباده. (البحار ج ۴۲ ص ۱۹۰ و ۱۹۱)

علی بن حسن بن فضال اپنے باپ سے وہ امام رضاؑ سے اور وہ امیر المومنینؑ سے نقل فرماتے ہیں۔ رسول پاکؐ ماہِ رمضان کی فضیلت پر خطبہ دے رہے تھے کہ میں نے پوچھا: یارسول اللہ! اس ماہ میں بہترین عمل کونسا ہے؟ فرمایا: یا ابا الحسن! محرماتِ خدا سے پرہیز۔" پھر آپ رونے لگے پوچھا یارسول اللہ! آپ روتے کیوں ہیں؟ فرمایا: یا علیؑ! میں آپ کے متعلق روتا ہوں جو اس ماہ میں آپ کے ساتھ ہوگا گویا میں دیکھ رہا ہوں کہ آپ نماز پڑھ رہے ہیں اور گذشتہ اور آئندہ آنے والوں میں سب سے زیادہ بدبخت ناقہ

ثمود کے قاتل کا بھائی ایک ضرب آپ کے سر پر مار رہا ہے اور آپ کی ریش اقدس کو آپ کے سر کے خون سے رنگین کر رہا ہے۔ میں نے پوچھا: یا رسول اللہ! آیا اس وقت میرا دین تو صحیح ہوگا؟ فرمایا: ہاں! دین پر سلامت ہوگے۔ پھر فرمایا: یا علیؑ! جس نے آپ کو قتل کیا اس نے مجھے قتل کیا جو آپ سے دشمنی کرے وہ مجھ سے دشمنی کرتا ہے جو آپ کو ناسزا کہے اس نے مجھے ناسزا کہا۔ کیونکہ آپ میری جان ہیں، آپ کی روح میری روح ہے۔ آپ کی تقدیر میری تقدیر ہے۔ خدا نے مجھے اور آپ کو پیدا کیا اور مجھے نبوت کے لیے آپ کو امامت کے لیے انتخاب کیا ہے جس نے آپکی امامت کا انکار کیا اس نے میری نبوت کا انکار کیا۔ یا علیؑ! آپ میرے وصی، میرے بیٹوں کے باپ اور میری بیٹی کے شوہر ہیں۔ میری زندگی اور موت کے بعد میری امت میں میرے جانشین ہیں۔ آپ کا فرمان میرا فرمان ہے۔ آپ کا انکار میرا انکار ہے خدا کی قسم جس نے مجھے نبوت کے لیے منتخب کیا اور لوگوں سے بہتر بنایا ہے آپ مخلوق پر حجت خدا، خدا کے رازوں کے امین اور بندوں پر اسکی طرف سے خلیفہ ہیں"

شہادت علی پر آسمان کی خون افشانی

عن ابن عباس قال: قال رسول الله صلی الله علیه وسلم: ان السماء والارض لتبکی علی المؤمن إذا مات أربعین صباحًا، وانها لتبکی علی العالم إذا مات اربعین شهرًا، وإن السماء والارض لیبکیان علی الرسول أربعین سنة، وإن السماء والارض لیبکیان علیك یا علی اذا قتلت أربعین سنة قال ابن عباس. لقد قتل امیر المؤمنین علیه السلام علی الارض بالكوفة فأمطرت السماء ثلاثة ایام دمًا۔ (بحار ج ۴۲ ص ۳۰۰)

ابن عباس سے منقول ہے کہ پیغمبرؐ نے فرمایا: جب مومن دنیا سے جاتا ہے تو زمین و آسمان چالیس دن تک اس پر روتے ہیں۔ جب عالم دنیا سے کوچ کرتا ہے تو زمین و آسمان چالیس ماہ تک گریہ کرتے ہیں اور ایک پیغمبرؑ کی موت پر زمین و آسمان چالیس سال گریہ کرتے ہیں۔ اور یا علیؑ! جب آپ قتل ہوں گے تو زمین و آسمان چالیس سال تک روتے رہیں گے ابن عباس کہتے ہیں: "امیر المومنینؑ کوفہ کی سرزمین پر شہید ہوئے تو آسمان سے تین دن خون برستا رہا۔"

ابوترابؑ کے قاتل پہ نفرین رسولؐ

وفی روایة..... فیومئذ قال رسول الله صلی الله علیه وسلم: لعلی علیه السلام: یا أبا تراب، لما علیه من التراب قال: ألا احدثکما بأشقی الناس رجلین؛ قلنا: بلی یا رسول الله. قال: أخو ثمود الذی عقر الناقة، والذی یضربك یا علیّ علی هذه. یعنی قرنه حتی تبل منه هذه یعنی لحیته - (بحار ج ۳۵ ص ۶۴ و ۶۵)

روایت میں آیا ہے اس دن علیؑ کے لباس پر مٹی تھی۔ رسول پاکؐ نے آپ کو ابوتراب کہا۔ پھر علیؑ اور عمارؓ سے فرمایا "میں تمہیں دنیا کے دو بدبختوں سے آگاہ نہ کروں؟ کہا: "ہاں یا رسول اللہ! فرمایا: "ایک قوم ثمود کا شخص جو ناقہ کا قاتل ہے۔ دوسرا وہ جو یا علیؑ آپ کے سر پر ضرب لگائے گا جس سے آپ کی ریش اقدس خون سے رنگین ہو جائیگی۔

علیؑ — چند روز کے مہمان

روی اسماعیل بن زیاد، قال: حدثتنی أم موسی خادمة علی علیه السلام وهی حاضنة فاطمة ابنته علیها السلام قالت:

وکیف ذلک یا أبتاہ؟ قال: إنی رأیت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فی منامی وھو یمسح الغبار عن وجھی ویقول: یا علی، لا علیک قضیت ما علیک، قال: فما مکثنا إلا ثلاثاً حتی ضرب تلک الضربۃ، فصاحت أم کلثوم فقال: یا بنیۃ لا تفعلی، فإنی أری رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یشیر إلی بکفہ ویقول: یا علی ھلم إلینا، فإن ما عندنا ھو خیر لک۔

(بحار ج ۴۲ ص ۲۲۵، ارشاد مفید ص ۷، کشف الغمۃ ص ۱۳۰ من مناقب الخوارزمی)۔

اسماعیل بن زیاد کہتے ہیں کہ اُم موسیٰ جو حضرت علیؑ کی کنیز اور رسولؐ اللہ کی بیٹی (حضرت فاطمہؑ) کی تیمارداری کرنے والی بھی تھی نقل کرتی ہیں کہ میں نے علیؑ سے سنا کہ آپ اپنی بیٹی ام کلثومؑ سے فرماتے ہیں: "بیٹی! میں آپ کے پاس تھوڑے دنوں کا مہمان ہوں"۔ ام کلثوم نے کہا: بابا یہ کیسے ہو سکتا ہے؟" فرمایا: "مجھے رسول پاکؐ خواب میں ملے ہیں اور وہ میرے چہرے سے مٹی صاف کر رہے ہیں اور فرماتے ہیں یا علیؑ! آپؐ کے ذمے کچھ بھی نہیں۔ آپ نے اپنا فرض مکمل کر دیا"۔ اسماعیل کہتا ہے کہ تین دنوں سے زیادہ نہ گزرے تھے کہ مولا علیؑ کے سر پر ضرب لگی۔ امّ کلثوم نے یہ حالت دیکھ کر فریاد کی۔ علیؑ نے فرمایا: "بیٹی داد و فریاد نہ کرو کیونکہ میں نے رسول اکرمؐ کو دیکھا ہے کہ ہاتھ سے مجھے اشارہ کر کے فرماتے ہیں: یا علیؑ میرے پاس آجائیں کہ میرے پاس آنا آپ کے لیے بہت بہتر ہے"۔

علیؑ کا خواب اور اس کی تعبیر

عن عمار الدھنی عن أبی صالح الحنفی قال: سمعت علیاً یقول: رأیت النبی صلی اللہ علیہ وسلم فی منامی فشکوت إلیہ ما لقیت من أمتہ من الأود واللدد وبکیت، فقال: لا تبک یا علی والتفت

فالتفت واذاً رجلان مصفدان واذاً جلامید ترضخ بھا رؤوسهما

قال ابو صالح: فغدوت الیه من الغد کما کنت اغدو الیه کل یوم

حتی اذا کنت فی الجزارین لقیت النّاس یقولون قتل امیرالمؤمنین

علیه السلام۔ (بحار ج ۴۲ ص ۲۲۵، ارشاد مفید ص ۷ و ۸)

عمار دھنی، ابوصالح حنفی سے نقل کرتے ہیں کہ میں نے علیؑ سے سنا کہ فرماتے تھے میں نے رسول پاکؐ کو خواب میں دیکھا اور جو رنج و الم میں نے امت سے اٹھائے انکی شکایت کی اور گریہ کیا، پیغمبر اکرمؐ نے فرمایا، یا علیؑ روؤ نہیں، ادھر دیکھیں میں نے دیکھا کہ دو مردوں کو زنجیروں سے باندھا گیا ہے اور ان کے سروں پر پتھر کے تختے مار رہے ہیں۔ ابو صالح کہتا ہے کہ میں حسب دستور صبح سویرے حضرت کی زیارت کے لیے حاضر ہوا، جب جزارین پہنچا تو لوگ کہہ رہے تھے امیرالمؤمنین شہید کر دیے گئے۔

علیؑ و خاندان علیؑ سے فریب اُمّت

عن عمر بن موسی عن زید بن علی عن آبائه عن علی علیه السّلام

أن النبی صلی الله علیه وآله وسلم قال له: یا علی أما إنک المبتلی

والمبتلی بک، أما إنک الهادی من اتبعک، ومن خالف طریقک فقد ضل

یوم القیامة۔ (البحار ج ۳۸ ص ۱۲۰، و أمالی الشیخ ص ۳۱۸)

عمر بن موسیٰ سے وہ زید بن علی سے وہ اپنے والد سے اور وہ مولا علیؑ سے نقل کرتے ہیں کہ پیغمبرؐ نے فرمایا: "یا علیؑ! جان لو آپ کا امتحان ہوگا اور لوگوں کا بھی آپ کے وجود کے ذریعے امتحان ہوگا۔ آپ اپنے پیروؤں کے رہبر ہیں جو آپ کی مخالفت کریں گے روز قیامت گمراہ ہوں گے۔

علیؑ بے مثل بے مثال ہے

عن سلمان الفارسی عن النبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کلام فی کلام ذکرہ فی علی علیہ السلام فذکرہ سلمان لعلی علیہ السلام فقال: واللہ یا سلمان لقد خبرنی بما اُخبرک، ثم قال لہ: یاعلی انک نبلی والناس مبتلون بک واللہ انک حجۃ اللہ علی اھل السماء واھل الارض، وما خلق اللہ من خلق إلا وقد احتج علیہ باسمک فیما أخذت الیھم من الکتب، ثم قال: واللہ ما یؤمن المؤمنون الا بک، ولا یضل الکافرون إلا بک، ومن اکرم علی اللہ منک، ثم قال: یاعلی، إنک لسان اللہ الذی ینطق منہ، وإنک لباس اللہ الذی یتقمص بہ، وإنک لسوط عذاب اللہ الذی ینتصر بہ، وانک لبطشۃ اللہ التی قال اللہ" ولقد انذرھم بطشتنا فتماروا بالنذر فمن اکرم علی اللہ منک؛ وإنک واللہ لقد خلقک اللہ بقدرتہ، واُخرجک من المؤمنین من خلقہ، ولقد اُثبت مودتک فی صدور المؤمنین واللہ یاعلی إن فی السماء لملائکۃ ما یحصیھم إلا اللہ ینتظرون الیک ویذکرون فضلک، ویتفاخرون اُھل السماء بمعرفتک ویتوسلون إلی اللہ بمعرفتک وانتظار اُمرک، یاعلی ما سبقک احد من الاولین ولا یدارکک احد من الاخرین

(بحار ج ۴۰ ص ۴۴ و تفسیر فرات ص ۱۷۶)

سلمان فارسیؓ سے منقول ہے کہ پیغمبر اکرمؐ نے علیؑ کے متعلق کچھ بیان فرمایا تو سلمان کے حوالے سے علیؑ کو بتایا، علیؑ نے فرمایا "اے سلمان! جس کی پیغمبر علیہ السلام نے آپ کو خبر دی ہے اب وہ

مجھ سے پہلے فرما دیا تھا "یا علیؑ! آپ کا امتحان ہوگا اور لوگوں کا بھی آپ کے ذریعے امتحان ہوگا۔ خدا کی قسم! آپ اہل آسمان وزمین پر حجت خدا ہیں۔ خدا نے جس کو بھی پیدا کیا آپؑ کے نام سے وعدہ لیا، ان سے احتجاج کیا۔ پھر فرمایا! "خدا کی قسم، مومنین آپؑ کے علاوہ کسی پر ایمان نہیں لائیں گے اور کفار آپؑ کے علاوہ گمراہ ہوں گے۔ خدا کے نزدیک آپ سے زیادہ گرامی کون ہے؟ پھر فرمایا: یا علیؑ! آپ خدا کی بولتی زبان ہیں اور آپ خدا کی قدرت ہیں جس سے انتقام لیا جائے گا اور آپ عذاب الٰہی کا وہ تازیانہ ہیں جسکے ذریعے انتقام ہوتا ہے۔ اور آپ اللہ کی وہ ہجوم کرنے والی قوت ہیں کہ خدا جس کے متعلق فرماتا ہے " ولقد انذرهم بطشتنا فتماروا بالنذر" کس نے آپ کو مخلوق سے اپنا مومن بنایا ہے اور محبت کو مومنوں کے سینے میں ڈال دیا ہے۔ اے علیؑ! خدا کی قسم! آسمان پہ ایسے فرشتے ہیں کہ جن کا شمار سوائے خدا کے اور کوئی نہیں کر سکتا۔ وہ آپ کے انتظار میں ہیں اور آپ کے فضائل ذکر کرتے ہیں، ساکنین آسمان جو آپ کو جانتے ہیں فخر کرتے ہیں، آپ کی معرفت، اور آپ کے فرمان کے انتظار میں خدا سے توسل کرتے ہیں، یا علیؑ! گذشتہ لوگوں سے کسی نے آپ پر سبقت نہیں لی اور آنے والوں میں سے کوئی بھی آپ کو نہ پہنچ سکے گا۔"

آرزوئے نبیؐ برائے وصایت علیؑ

عن النضر بن سويد عن يحيى الحلبي عن ابن مسكان عن عمارة بن سويد عن ابي عبد الله عليه السلام انه قال: سبب نزول هذه الاية (فلعلك تارك بعض ما يوحى اليك ....) ان رسول الله صلى الله عليه وسلم خرج ذات يوم، فقال لعلي يا علي اني سألت الله الليلة ان يجعلك وزيري ففعل، وسألته ان يجعلك وصيي ففعل، وسألته

ان يجعلك خليفتي في امتي نفعل، فقال رجل من اصحابه: والله لصاع من تمر في شن بال احب الي مما سال محمد ربه، الا سأله ملكاً يعضده او مالاً يستعين به على فاقته؛ فوالله ما دعا عليا قط الي حق او الي باطل الا اجابه، فانزل الله على رسوله صلى الله عليه وسلم: فلعلك تارك بعض ما يوحى اليك)

نضر بن سوید، یحیی حلبی سے وہ ابن مسکان سے وہ عمارہ سے اور وہ امام جعفر صادقؑ سے نقل فرماتے ہیں کہ اس آیت "فلعلک تارک بعض ما یوحی الیک" کے نزول کا سبب یہ تھا کہ ایک دن رسول پاکؐ نے فرمایا: "یا علیؑ! میں نے کل رات خدا سے چاہا کہ آپؑ کو میرا وزیر بنائے۔ اس نے ایسے کر دیا ہے۔ میں نے خدا سے چاہا کہ آپ کو اپنا وصی قرار دوں تو یہ بھی قبول ہوا۔ میں نے چاہا کہ آپ کو اپنا جانشین بناؤں وہ بھی منظور ہوا۔ اس وقت ایک صحابی نے (بغض علیؑ میں) کہا خدا کی قسم ایک کھجور کا پیمانہ ایک پرانی مشک کے اندر میرے نزدیک محبوب تر ہے اس چیز سے جو محمدؐ نے اپنے رب سے چاہی ہے۔ اس نے خدا سے یہ کیوں نہیں چاہا کہ فرشتہ اس کا مددگار ہو یا اس کو دولت ملے کہ فقر سے نجات حاصل ہو۔ خدا کی قسم! اس نے کبھی علیؑ کو حق یا باطل کی دعوت نہیں دی بلکہ خود علیؑ نے اس کو قبول کیا تو خدا نے یہ آیت نازل فرمائی۔ فلعلک تارک بعض ما یوحی الیک۔

تمام امت خلافت علیؑ پر مجتمع نہ ہو سکے گی

عن حماد عن سماعة عن ابي عبد الله عليه السلام قال: كان رسول الله صلى الله عليه وسلم ذات ليلة في المسجد فلما كان قرب الصبح دخل امير المومنين عليه السلام، فناداه رسول الله صلى الله عليه

وآلہ وسلم فقال: یا علی، قال: لبیک، قال: هلم إلی فلما دنا منه قال: یا علی بت اللیلة حیث ترانی، فقد سألت ربی ألف حاجة فقضاها لی وسألت لك مثلها فقضاها، وسألت لك ربی ان یجمع لك امتی من بعدی فأبی علی ربی، فقال: الم أحسب الناس أن یترکوا ان یقولوا آمنا وهم لا یفتنون؟

(بحار ج ۲۴ ص ۲۲۸، کنز الفوائد ۲۲ و ۲۱)

سماعہ امام جعفر صادقؑ سے نقل کرتے ہیں کہ ایک رات رسول پاکؐ مسجد میں گئے صبح کے قریب علیؑ مسجد میں تشریف لائے پیغمبرؐ نے بلایا اور فرمایا: یا علیؑ میرے قریب آؤ۔ جب قریب آئے تو فرمایا: یا علیؑ پچھلی رات میں نے یہاں ہی گزاری ہے اور خدا سے ہزار حاجتیں طلب کیں، خدا نے پوری کیں۔ آپ کے لیے بھی اتنی حاجتیں طلب کیں وہ بھی مل گئیں۔ میں نے خدا سے چاہا کہ میرے بعد امت کو آپؑ کے ارد گرد جمع کردے لیکن یہ منظور نہ ہوئی۔ پھر فرمایا الم أحسب الناس ان یترکوا ان یقولوا آمنا وهم لا یفتنون۔

علیؑ قائد حزب اللہ ہیں

عن ابن طریف عن ابن نباتة عن ابن عباس قال: قال رسول الله صلی الله علیه واله وسلم لعلی: یا علی أنت خلیفتی علی امتی فی حیاتی وبعد موتی، وانت منی کشیث من آدم، وکسام من نوح، وکاسماعیل من ابراهیم وکیوشع من موسی، وکشمعون من عیسی یا علی أنت وصیی ووارثی وغاسل جثتی، وانت الذی تواربنی فی حفرتی، وتؤدی دینی وتنجز عداتی یا علی أنت أمیر المؤمنین وامام

المسلمين، وقائد الغر المحجلين ويعسوب المتقين يا علي أنت زوج سيدة النساء فاطمة ابنتي، وأبو سبطي الحسن والحسين يا علي إن الله تبارك وتعالى جعل ذرية كل نبي من صلبه، وجعل ذريتي من صلبك، يا علي من أحبك ووالاك أحببته وواليته، ومن أبغضك وعاداك أبغضته وعاديته، لأنك مني وأنا منك يا علي ان الله طهرنا واصطفانا، لم يلتق لنا أبوان على سفاح قط من لدن آدم، فلا يحبنا الا من طابت ولادته، يا علي أبشر بالسعادة فانك مظلوم بعدي ومقتول، فقال علي: يا رسول الله وذلك في سلامة من ديني؟ قال: في سلامة من دينك، يا علي إنك لن تضل، ولولاك لم يعرف حزب الله بعدي۔

(البحار ج ۳۸ ص ۱۰۳، وأمالي الصدوق ص ۳۲۱)

ابن طریف ابن نباتہ سے اور وہ ابن عباس سے روایت بیان کرتے ہیں کہ رسول خدا نے علیؑ سے فرمایا: "یا علیؑ! آپ میری زندگی اور موت کے بعد میری امت میں میرے جانشین ہیں۔ آپ کی مجھ سے نسبت ایسی ہی ہے، جیسے ہبۃ اللہ کی آدمؑ کے ساتھ، سام کی نوحؑ کے ساتھ، اسماعیلؑ کی ابراہیمؑ کے ساتھ، یوشعؑ کی موسیٰؑ کے ساتھ اور شمعونؑ کی عیسیٰؑ کے ساتھ تھی۔ یا علیؑ! آپ میرے وصی، میرے وارث اور مجھے غسل دینے والے ہو، آپ ہی مجھے دفن کریں گے، میرے قرضے اتاریں گے میرے وعدے پورا کریں گے۔ یا علیؑ! آپ مومنوں کے امیر، مسلمانوں کے پیشوا، روشن چہروں والوں کے رہبر، اور متقیوں کے سردار ہیں۔ یا علیؑ! آپ عورتوں کی سردار اور میری بیٹی فاطمہؑ کے ہمسر ہیں۔ میرے دو نواسوں کے باپ ہیں۔ یا علیؑ! خدا نے ہر پیغمبر کی نسل کو اس کے صلب سے جاری کیا لیکن میری نسل کو آپ کے صلب سے جاری کیا جو آپ سے

محبت اور دوستی رکھتا ہے میرا بھی دوست ہے۔ اور جو آپ کا دشمن ہے وہ میرا بھی دشمن ہے۔ کیونکہ آپ مجھ سے ہیں اور میں آپ سے ہوں۔ یا علیؑ! خدا نے ہمیں پاک بنایا اور چنا ہے۔ میرے آباء میں آدمؑ سے اب تک کوئی بھی زنا کا مرتکب نہیں ہوا اس لیے ہمارے ساتھ وہ محبت رکھتے ہیں جن کی ولادت پاک ہو۔ یا علیؑ! میں آپ کو نیک بختی کی مبارک دیتا ہوں، کیونکہ میرے بعد آپ مظلوم ہو جائیں گے اور آپ کو قتل کیا جائے گا۔ اگر آپ نہ ہوتے تو میرے بعد "حزب اللہ" کی پہچان نہ ہوتی۔

علیؑ و مصطفیؐ باہم....

عن زید بن علی عن أبیه عن جده، عن امیر المؤمنین صلوات الله علیهم قال: دخلت علی النبی صلی الله علیه وآله وسلم و هو فی بعض حجراته، فاستأذنت علیه فأذن لی، فلما دخلت قال لی یا علی، أما علمت ان بیتی بیتك؟ فما لك تستأذن علی؟ فقلت: یا رسول الله احببت أن أفعل ذلك قال: یا علی، أحببت ما أحب الله وأخذت بآداب الله. یا علی، أما علمت أنه ابی خالقی ورازقی أن یکون لی سر دونك؟ یا علی، أنت وصیی من بعدی وأنت المظلوم المضطهد بعدی یا علی، الثابت علیك کالمقیم معی ومفارقك مفارقی. یا علی کذب من زعم أنه یحبنی ویبغضك، لأن الله تعالی خلقنی وایاك من نور واحد.

(بحار ج ۲۷ ص ۲۳۰، و کنز الفوائد ص ۲۰۸)

زید بن علی اپنے آباء کے ذریعے حضرت امیر المؤمنینؑ سے نقل کرتے ہیں کہ انہوں نے فرمایا: "رسول پاکؐ اپنے ایک کمرے میں تشریف فرما تھے۔ میں نے داخل ہونے کی اجازت لی۔

جب اندر گیا تو رسولؐ پاک نے فرمایا: یا علیؑ! کیا میرا گھر تمہارا گھر نہیں؟ مجھ سے اجازت کیوں لی؟ میں نے عرض کیا: یا رسولؐ اللہ مجھے ایسے ہی پسند تھا۔ فرمایا: یا علیؑ! آپ اس چیز کو پسند کرتے ہیں جو خدا پسند کرتا ہے اور آپ نے آداب ہی پہ عمل کیا ہے۔ یا علیؑ! کیا آپ نہیں جانتے کہ خداوند عالم نہیں چاہتا کہ میں آپؑ سے کوئی چیز چھپاؤں۔ یا علیؑ! آپ میرے وصی ہیں آپ پر ظلم و ستم ہوں گے۔ یا علیؑ! جو آپ کی پیروی میں ثابت قدم رہے ایسے ہے جیسے میرے ساتھ ہو۔ اور جو آپ سے جدا ہے وہ مجھ سے جدا ہے۔ یا علیؑ! وہ جھوٹا ہے جو یہ کہتا ہے میں محمدؐ کا دوست ہوں اور وہ تمہارا دشمن ہو کیونکہ آپؑ اور میں ایک نور سے پیدا ہوئے ہیں۔

مقام علیؑ

عن أبی الصباح قال قلت لأبی عبد اللہ علیہ السلام: بلغنا أن رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم قال لعلی: أنت أخی وصاحبی وصفیی ووصیی وخالصی من أھل بیتی وخلیفتی فی أمتی وسانبئك فیما یکون فیھا من بعدی؛ یا علی، إنی احببت لك ما أحبہ لنفسی واکرہ لك ما و أکرھہ لھا۔ فقال لی أبو عبد اللہ علیہ السلام: ھذا مکتوب عندی فی کتاب علی علیہ السلام ولکن دفعتہ أمس حین کان ھذا الخوف وھو حین صلب المغیرۃ۔ (بحار ج ۲۶ ص ۵۲ و ۵۳ و بصائر الدرجات)

ابو الصباح کہتے ہیں کہ میں نے امام جعفر صادقؑ سے پوچھا کہ ہم نے سنا ہے کہ رسولؐ خدا نے حضرت علیؑ سے فرمایا کہ آپ میرے بھائی، دوست، برگزیدہ، میرے وصی، میرے خاندان کے پاک فرد اور میری امت پر میرے خلیفہ ہیں۔ میرے بعد جو آپ کے ساتھ ہونے والا ہے اس کی آپ کو خبر دیتا ہوں۔ یا علیؑ! میں جو اپنے لیے پسند کرتا ہوں آپؑ

کیلئے بھی مجھے وہی پسند ہے۔ جو مجھے اپنے لیے پسند نہیں آپ کے لیے بھی پسند نہیں کرتا۔
امام صادقؑ نے فرمایا: یہ چیزیں کتابت کی شکل میں میرے پاس "کتاب علیؑ" میں محفوظ ہیں۔
لیکن اس کو جب یہ خوف ہوا کہ مغیرہ کو سولی پر لٹکا یا گیا کسی اور کو دیدی۔

محمدؐ و علیؑ ..... معیارِ دین الفت

عن أبی ذرعة الحضرمی، عن عمر بن علی بن أبی طالب علیه السلام عن أبیه قال. قال لی النبی صلی الله علیه وآله وسلم یا علی. بنا یختم الله الدین کما بنا فتح. بنا یولف الله بین قلوبکم بعد العداوة والبغضاء.

(بحار ج ۳۶ ص ۲۶۲، امالی ص ۳۲۳، عیون الأخبار ص ۲۱۹)

ابو ذرعہ حضرمی، عمر بن علی بن ابی طالبؑ سے نقل کرتے ہیں پیغمبرؐ نے فرمایا: یا علیؑ! خداوند نے دین کو ہم پر ختم کر دیا ہے جیسے کہ ہم سے شروع کیا تھا۔ ہمارے وسیلہ سے دلوں میں الفت برقرار کرتا ہے۔ جب کہ پہلے کینہ اور دشمنی دلوں میں تھے۔

علیؑ معیارِ ایمان

تفسیر فرات جعفر بن محمد الفزاری معنعناً عن ابی جعفر محمد بن علی علیه السلام قال: خرج رسول الله صلی الله علیه وآله وسلم ذات یوم وهو راکب وخرج أمیر المؤمنین علی بن أبی طالب علیه السلام وهو یمشی، فقال النبی صلی الله علیه وآله وسلم: یا أبا الحسن إما أن ترکب وأما أن تنصرف، فإن الله امرنی ان ترکب إذا رکبت وتمشی إذا مشیت وتجلس إذا جلست إلا أن

يكون حد من حدود الله لا بد لك من القيام والقعود فيه وما أكرمني الله بكرامة الا وقد أكرمك بمثلها، خصني بالنبوة والرسالة وجعلك وليّ ذلك تقوم في صعب أموره والذي بعثني بالحق نبيا ما آمن بي من كفر بك، ولا أقر بي من جحدك، ولا آمن بالله من أنكرك، وإن فضلك من فضلي وفضلي لك فضل وهو قول ربي "قل بفضل الله وبرحمته فبذلك فليفرحوا هو خير مما يجمعون" والله يا علي ما خلقت الا ليعرف بك معالم الدين ودارس السبيل، و لقد ضل من ضل عنك، ولم يهتد إلى الله من لم يهتد اليك، ما أقول لك إلا ما يقول ربي، وإن الذي أقول لك لمن الله نزل فيك، فإلى الله أشكو تظاهر أمتي عليك بعدي اما إنه يا علي، ما ترك قتالي من قاتلك، ولا سلم لي من نصب لك، وإنك لصاحب الاكواب وصاحب المواقف المحمودة في في ظل العرش أينما أوقف، فتدعى إذا دعيت، وتحيى إذا حييت وتكسى إذا كسيت، حقت كلمة العذاب على من لم يصدق قولي فيك، وحقت كلمة الرحمة لمن صدقني، وما اغتابك مغتاب، ولا أعان عليك الا هو في حزب ابليس، ومن والاك ووالى من هو منك من بعدك كان من حزب الله وحزب الله هم المفلحون. (بحار ج ۳۶ ص ۱۳۹ - ۱۴۰ و تفسیر فرات ص ۶۲ و ۶۳)

تفسیر فرات میں جعفر بن محمد فزاری چند واسطوں کے ساتھ امام محمد باقر علیہ السلام سے نقل کرتے ہیں کہ ایک دن رسول پاکؐ سواری پر گھر سے باہر نکلے اور علیؑ پیدل گھر

سے نکلے۔ رسول پاکؐ نے فرمایا: یا ابا الحسنؑ، یا سوار ہو جاؤ یا واپس چلے جاؤ کیونکہ خدا نے حکم دیا ہے کہ میں تب سواری پر سوار ہو جاؤں کہ آپ سوار ہوں۔ اور جب آپ پیدل ہوں تو میں بھی پیدل ہوں، اسوقت بیٹھوں جب آپ بیٹھے ہوں۔ مگر جب حدود الٰہی کے لحاظ سے آپ کھڑے یا بیٹھے ہوں۔ خدا نے جو کرامت مجھے عطا فرمائی، وہی آپ کو بھی عطا فرمائی۔ نبوت و رسالت کو میرے ساتھ مختص کیا اور آپ کو اس کا ولی و سرپرست قرار دیا تاکہ مشکلات کو آپؑ حل کریں۔ اس ذات کی قسم جس نے مجھے برحق نبی بنایا ہے۔ جس نے آپ کا کفر کیا وہ مجھ پر ایمان نہیں لایا۔ جو آپؑ کا منکر ہے اس کا نہ میری نبوت پہ ایمان ہے نہ خدا پر ایمان ہے۔" آپؑ کی فضیلت میری فضیلت سے نکلتی ہے۔ اور آپ کی فضیلت میری فضیلت ہے۔ میرے رب کا یہی فرمان ہے۔ قل بفضل اللّٰہ وبرحمتہ فبذالک فلیفرحوا ھو خیر مما یجمعون۔ یا علیؑ! خدا کی قسم آپ کو خدا نے اس لیے پیدا کیا ہے کہ دین کی نشانیوں اور ناشناختہ راہوں کو آپ کے ذریعے پہچانا جائے۔ جو آپ کی راہ سے گمراہ ہے وہ یقیناً گمراہ ہے جس کو آپ کی طرف راہ نہ ہو خدا کی طرف بھی کوئی راہ نہیں۔ میں آپؑ سے وہی کہتا ہوں جو پروردگار کہتا ہے۔ جو کچھ خدا سے کہتا ہوں آپ کے بارے میں وہ نازل ہوتا ہے۔ میرے بعد میری امت آپ کے خلاف میں کھڑی ہو گی جس کی خدا سے شکایت کروں گا۔ جو آپ کا دشمن ہے وہ میرا دوست نہیں۔ جو آپ سے جنگ کرتا ہے مجھ سے اس کی جنگ ہے۔ آپ عرش خدا کے سایہ میں میرے مخصوص مقامات کے مالک ہیں۔ جب مجھے بلایا جائے آپ کو بھی بلایا جائے۔ جب تک میرے اوپر درود پڑھا جائے آپ پر بھی درود پڑھا جائے۔ جب مجھے لباس پہنائیں تو آپ کو بھی لباس پہنائیں۔ جو شخص آپؑ کے متعلق میری بات کو قبول نہ کرے اس پر عذاب حتمی ہے اور جو میری بات قبول کرے اس پر رحمت حتمی ہے۔ جو شخص آپ کی غیبت کرتا ہے اور آپ کی مخالفت میں امداد کرتا ہے وہ شیطان کے

گروہ سے ہے جو شخص آپ کو، اور وہ لوگ جو آپ کے بعد آپ کے شمار ہوتے ہیں دوست رکھتا ہے وہ حزب الٰہی سے ہے اور اللہ کا گروہ ہی سچا ہے۔"

علیؑ مجھ سے ہے اور میں علیؑ سے ہوں

عن زید بن علی عن آبائہ عن أمیر المؤمنین علیہ السلام قال:

قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم یا علی إن اللہ تعالی أمرنی أن أتخذک أخا ووصیا، فأنت أخی ووصیی وخلیفتی علی اھلی فی حیاتی وبعد موتی، من تبعک فقد تبعنی ومن تخلف عنک فقد تخلف عنی، ومن کفر بک فقد کفر بی، ومن ظلمک فقد ظلمنی، یا علی، أنت منی وأنا منک، یا علی، لولا أنت لما قوتل اھل النھر، قال: قلت: یا رسول اللہ، ومن أھل النھر؟ قال: قوم یمرقون من الاسلام کما یمرق السھم من الرمیۃ۔

(بحار ج ۳۸ ص ۲۱۵، امالی شیخ ص ۱۲۵)

زید بن علی اپنے آباء کی سند سے حضرت امیر المؤمنینؑ سے نقل فرماتے ہیں کہ رسول خداؐ نے فرمایا: یا علیؑ! خدا نے مجھے حکم دیا ہے کہ آپ کو اپنا بھائی اور وصی قرار دوں۔ اس لیے آپؑ میرے بھائی اور وصی ہیں۔ میری زندگی اور موت کے بعد میرے خاندان میں میرے جانشین ہیں جس نے آپؑ کی پیروی کی اس نے میری پیروی کی جو آپؑ سے منحرف ہو جائے وہ مجھ سے منحرف ہے۔ جو آپ کا منکر ہے وہ میرا منکر ہے جو آپ پر ظلم کرے وہ میرے اوپر ظلم کرنے والا ہے۔ یا علیؑ! آپؑ مجھ سے ہیں اور میں آپ سے ہوں۔ یا علیؑ! اگر آپ نہ ہوتے تو کوئی جنگ نہروان نہ کرتا۔ علیؑ نے پوچھا یا رسول اللہ! نہروانی کون ہیں؟ فرمایا وہ گروہ جو دین کے اس طرح باغی ہیں جسطرح تیر کمان سے نکل جاتا ہے۔

علیؑ و نبیؐ و خدا ایک ہیں

عن یاسر الخادم عن الرضا عن آبائہ عن الحسین بن علی علیہم السلام قال: قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم لعلی: یا علی أنت حجۃ اللہ وأنت باب اللہ وأنت الطریق إلی اللہ وأنت النبأ العظیم وأنت الصراط المستقیم وأنت المثل الأعلی، یا علی، أنت امام المسلمین وأمیر المؤمنین وخیر الوصیین وسید الصدیقین یا علی، أنت الفاروق الأعظم وأنت الصدیق الاکبر یا علی، أنت خلیفتی علی أمتی وأنت قاضی دینی وأنت منجز عداتی یا علی، أنت المظلوم بعدی، یا علی، انت المفارق بعدی، یا علی، انت المهجور بعدی، أشهد اللہ تعالی ومن حضر من أمتی أن حزبك حزبی و حزبی حزب اللہ وأن حزب أعدائك حزب الشیطان ۔

(بحار ج ۳۸ ص ۱۱، عیون اخبار الرضا ص ۱۸۱)

امام رضاؑ کے خادم، یاسر اپنے آباء کے توسط سے امام حسین علیہ السلام سے نقل کرتے ہیں کہ رسول خدا نے حضرت علیؑ سے فرمایا: یا علیؑ! آپ مسلمانوں کے پیشوا مومنوں کے امیر، اولیاء کے سردار، اپنے سے پہلوں کے سردار یا علیؑ! آپ فاروق اعظم، صدیق اکبر ہیں، یا علیؑ! آپ میرے جانشین، میرے قرضے ادا کرنے والے، میرے وعدوں کو پورا کرنے والے ہیں، یا علیؑ! پس آپ میرے بعد مظلوم ہو جاؤ گے۔ یا علیؑ! میرے بعد فراق ہوگا۔ یا علیؑ! میرے بعد تنہا رہ جاؤ گے۔ میں خدا اور حاضر امت کو گواہ بنا کر کہتا ہوں کہ آپ کا گروہ میرا گروہ ہے اور میرا گروہ خدا کا گروہ ہے۔ آپ کے دشمنوں کا گروہ شیطان کا گروہ ہے۔

اطلاعِ جنگِ جمل

عن الکاظم عن أبیہ علیہما السلام قال: قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم فی وصیتہ لعلی علیہ السلام: یا علی إن فلانۃ و فلانۃ ستشاقانک وتبغضانک بعدی، وتخرج فلانۃ علیک فی عساکر الحدید وتخلف الأخری تجمع إلیہا الجموع، ہما فی الأمر سواء، فما أنت صانع یا علی؟ قال: یا رسول اللہ إن فعلتا ذلک تلوت علیہما کتاب اللہ وہو الحجۃ فیما بینی وبینہما، فإن قبلتا والا خبرتہما بالسنۃ وما یجب علیہما من طاعتی وحقی المفروض علیہما فإن قبلتا وإلا أشہدت اللہ وأشہدتک علیہما: ورأیت قتالہما علی ضلالتہما، قال: وتعقر الجمل وإن وقع فی النار؟ قلت: نعم اللہم اشہد، ثم قال: یا علی، اذا فعلتا ما شہد علیہما القرآن فابنہما منی فانہما بائنتان وابواہما شریکان لہما فیما عملتا وفعلتا۔ (بحار ج ۲۲ ص ۴۸۸)

امام موسیٰ کاظمؑ سے منقول ہے کہ رسول خداؐ نے وصیت میں حضرت علیؑ سے فرمایا: یا علیؑ! عنقریب میرے بعد فلاں عورت اور فلاں عورت آپ کی مخالفت کریں گی۔ آپ سے دشمنی کریں گی، فلاں عورت بہت بڑے لشکر کے ساتھ مسلح ہو کر آپ کے اوپر خروج کرے گی اور دوسری اپنی جگہ پر رہے گی۔ لشکر اس کے لیے سوائے مٹی کے اور کچھ نہ لائے گا۔ دونوں کا کام ایک ہے۔ یا علیؑ! اس وقت آپ کیا کریں گے؟ حضرت علیؑ نے عرض کیا: اے رسول خداؐ! اگر وہ دونوں ایسا کریں گی تو کتاب خدا میرے اور انکے درمیان حجت ہو گی۔ اس پر ان کو بلاؤں گا۔ اگر انہوں نے قبول کیا تو ٹھیک ہے ورنہ انکو سنت اور اس بات سے کہ میری اطاعت واجب ہے اور میرا ان پر حق ہے، آگاہ کروں گا

اگر قبول کیا تو بہتر ورنہ آپ اور خدا کو گواہ بناوں گا اور ان دونوں سے میری جنگ انکی گمراہی کی وجہ سے ہوگی۔ اور آپ دیکھ لیں گے، رسول اکرمؐ نے فرمایا: اس اونٹ کا پیچھا کرو گے خواہ آگ میں گر جائے؛ میں نے کہا ہاں خدارا گواہ رہیں، پھر رسول خداؐ نے فرمایا: یا علیؑ! جب ان دونوں نے یہ کام کیا کہ قرآن نے ان کے خلاف گواہی دی ان کو میرے سے جدا کردو۔ کیوں کہ وہ مجھ سے ہمیشہ کے لیے جدا ہوں گی۔ ان دونوں کے باپ انکے کاموں میں شریک ہیں۔

قال صلوات الله عليه ۔ وأوصاني رسول الله صلى الله عليه وآله وسلم فقال: يا علي، إن وجدت فئة تقاتل بهم فاطلب حقك وإلا فالزم بيتك فإني قد أخذت لك العهد يوم غدير خم بأنك خليفتي ووصيي وأولى الناس بالناس من بعدي، فمثلك كمثل بيت الله الحرام يأتونك الناس ولا يأتيهم۔ (بحار ج ۹۲ ص ۱۵)

علیؑ نے فرمایا۔ رسول خداؐ نے مجھے سفارش کی یا علیؑ! اگر ایسا گروہ مل جائے جنکی مدد سے جنگ کرو۔ ان سے اپنے حق کا مطالبہ کرو ورنہ گھر میں بیٹھے رہو۔ کیونکہ یوم غدیر میں نے آپ کے لیے وعدہ لیا ہے کہ آپ میرے جانشین و وصی ہیں۔ سب لوگوں سے افضل ہیں۔ آپ کی مثال بیت اللہ کی طرح ہے کہ لوگ اس کے پاس آئیں نہ کہ بیت اللہ لوگوں کے پاس جائے۔

فضائل علیؑ بہ زبان نبیؐ

ما رواه القوم منهم العلامة المحدث العارف الشيخ جمال الدين محمد بن أحمد الحنفي الموصلي وبالاسناد يرفعه عن سلمان الفارسي والمقداد وأبي ذر قالوا: إن رجلاً فاخر علي بن أبي طالب، فقال رسول الله صلى

الله علیه وآله وسلم: یا علی، فاخر أهل الشرق والغرب والعرب والعجم، فأنت أكرمهم نسباً، وابن عم رسول الله، وأكرمهم نفساً، وأكرمهم درجة. وأكرمهم ولداً، وأكرمهم أخاً، وأكرمهم علماً، وأعلمهم حكماً، وأقدمهم سلماً، وأعظمهم غنى في نفسك ومالك، وأنت أقرئهم لكتاب الله عزوجل، وأعلاهم نسباً وأشجعهم قلباً في لقاء الحرب، وأجودهم كفاً، وأزهدهم في الدنيا وأشدهم جهاداً، وأحسنهم خلقاً، وأصدقهم لساناً، وأحبهم إلى الله وإلي، وستبقى بعدي ثلاثين سنة وتعبد الله وتصبر على ظلم قريش لك، ثم تجاهد في سبيل الله إذا وجدت أعواناً تقاتل على تأويل القرآن كما قاتلت على تنزيله، ثم تقتل شهيداً تخضب لحيتك من دم رأسك، قاتلك يعدل عاقر الناقة في البغضاء لله والبعد من الله يا علي انك من بعدي في كل أمر مغلوب ومغصوب، تصبر على الأذى في الله وفي محتسباً، أجرك غير ضايع عند الله فجزاك الله عن الإسلام خيراً يا علي۔ (احقاق ج۴ ص۳۳۱ و ۳۳۲، بحر المناقب ص ۹۹)

گروہ علماء میں سے جناب علامہ محدث عارف شیخ جمال الدین محمد بن احمد حنفیؒ موصلی اپنی مرفوعہ سند کے ساتھ سلمان فارسیؓ، مقدادؓ اور ابوذرؓ سے نقل کرتے ہیں، ایک شخص حضرت علیؑ کے سامنے بڑا فخر کر رہا تھا۔ رسول خداؐ نے فرمایا: یا علیؑ! آپ تمام اہل شرق و غرب، عرب و عجم پر فخر کریں کہ نسب میں ان سے افضل ہیں اور میرے چچا زاد ہیں آپ میرے عظیم بھائی ہیں۔ آپ کی حکمت و دانش سب سے زیادہ ہے۔ روحانی کرامات اور مقام و مرتبہ سب سے بلند ہے آپؑ کے بیٹے سب سے افضل ہیں۔ آپؑ نے سب سے پہلے اسلام کا اظہار کیا۔ آپ حال و جان کے اعتبار سے سب

سے بے نیاز ہیں۔ کتاب خدا کو سب سے زیادہ تلاوت فرماتے ہیں۔ آپ سب سے افضل اور جنگ میں شیر دل اور سب سے بڑے سخی اور دنیا میں سب سے بڑے زاہد ہیں۔ جہادی میدانوں میں سب سے زیادہ آپ موجود ہوتے ہیں۔ لوگوں سے خوش خلقی اور سچائی آپ کا شیوہ ہے۔ آپ مجھے اور خدا کو سب سے زیادہ محبوب ہیں۔ آپ میرے بعد تیس سال زندگی گزاریں گے۔ آپ ہمیشہ خدا کی عبادت کرتے ہیں اور قریش کے ظلم وستم پر صابر ہیں۔ جب آپ کو مددگار مل جائیں تو جنگ کرتے ہیں۔ آپ تاویل قرآن پر جنگ کرتے ہیں جس طرح میں نے تنزیل قرآن پر جنگ کی ہے۔ بالآخر (مسلمان) آپ کو شہید کریں گے۔ آپ کی ریش مبارک کو سر کے خون سے رنگین کریں گے۔ آپ کا قاتل خدا کی دشمنی میں ایسا ہے جیسے صالح کے ناقہ کو ذبح کرنے والا۔ یا علیؑ! آپ میرے بعد ہر کام میں مغلوب ہوں گے۔ آپ کا حق غصب کیا جائے گا لیکن آپ راہِ خدا اور میری راہ میں تمام تکلیفوں پر صبر کرتے رہیں گے۔ اپنا اجر خدا کے حساب میں رکھیں گے کہ کبھی ضائع نہ ہوگا۔ یا علیؑ! خدا آپ کو دفاعِ اسلام کی جزائے خیر دے۔

خاندانِ مودّت

عن ابن عباس أن رسول الله صلی الله علیه وآله وسلم قال لعلی علیه السلام: یا علی، إن الله عزوجل عرض مودتنا اهل البیت علی السماوات والارض، فأول من أجاب منها السماء السابعة فزینها بالعرش والکرسی، ثم السماء الرابعة فزینها بالبیت المعمور، ثم السماء الدنیا فزینها بالنجوم، ثم ارض الحجاز فشرفها بالبیت الحرام، ثم أرض الشام فزینها ببیت المقدس

ثم ارض طيبة فنشر فها بقبري، ثم ارض كوفان فنشر فها بقبرك يا علي، فقال له: يا رسول الله أقبري بكوفان العراق؟ فقال: نعم يا علي تقبر بظاهرها قتلاً بين الغريين والذكوات البيض، يقتلك شقي هذه الأمة عبد الرحمن بن ملجم، فوالذي بعثني بالحق نبياً ما عاقر ناقة صالح عند الله بأعظم عقاباً منه، يا علي ينصرك من العراق مائة الف سيف۔

(البحار ج ۲۷ ص ۲۸۱ و فرحة الغري ص ۱۸)

ابن عباسؓ سے منقول ہے کہ رسول خداؐ نے علیؑ سے فرمایا: یا علیؑ! خدا نے ہمارے خاندان کی محبت کو زمین و آسمان پر پیش کیا۔ سب سے پہلے جس نے قبول کیا وہ ساتواں آسمان تھا، پس خدا نے اس کو عرش و کرسی سے مزین کیا، پھر چوتھے آسمان نے قبول کیا۔ خدا نے اس کو ستاروں سے آراستہ کیا، پھر حجاز کی زمین نے قبول کیا تو خدا نے اس کو بیت اللہ کی کرامت بخشی، پھر شام کی زمین نے قبول کیا، تو خدا نے اس کو بیت المقدس سے مزین فرمایا۔ پھر زمین مدینہ نے قبول کیا وہ میری قبر سے مشرف ہوئی، پھر کوفہ کی زمین نے قبول کیا تو آپ کی قبر سے منور کیا گیا۔" مولا نے عرض کیا: یا رسول اللہ! کیا میری قبر کوفہ عراق میں ہے فرمایا ہاں! یا علیؑ آپ شہید ہوں گے اور کوفہ سے باہر "الغریین اور زکوات البیض" کے درمیان دفن ہوں گے۔ اس امت کا شقی ابن ملجم آپ کا قاتل ہے۔ قسم ہے اس ذات کی جس نے مجھے پیغمبر بنایا ہے "ناقہ صالح کے قاتل کی سزا اس سے زیادہ نہیں۔ یا علیؑ۔ ایک لاکھ عراقی تلواریں لے کر آپ کی مدد کریں گے۔

فی ذیل روایة : قال النبی صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم لعلی : یا علی أنت المظلوم بعدی . من ظلمك فقد ظلمنی . ومن أنصفك فقد انصفنی . ومن جحدك فقد جحدنی ، ومن والاك فقد والانی ، ومن عاداك فقد عادانی ، ومن أطاعك فقد أطاعنی ، ومن عصاك فقد عصانی ۔

(البحار ج ۲۷ ص ۶۱)

حدیث کے ذیل میں آیا ہے کہ پیغمبر اکرمؐ نے حضرت علیؑ سے فرمایا کہ آپ میرے بعد مظلوم ہوں گے۔ جس نے آپ پر ستم کیا اس نے مجھ پر ستم کیا، جو آپ سے عدالت سے پیش آیا میرے ساتھ عدالت کی۔ جو آپ کا منکر وہ میرا منکر ہے، آپ کا دوست میرا دوست، آپ کا دشمن میرا دشمن۔ جس نے آپ کا حکم مانا اس نے میرا حکم مانا۔ جو آپ کا نافرمان ہے وہ میرا بھی نافرمان ہے۔

یا علیؑ! آپ میرے بعد مظلوم ہونگے

عن إبراهیم بن أبی محمود عن الرضا عن آبائه علیه السلام قال: قال رسول الله صلی الله علیه وآله وسلم : یا علی، أنت المظلوم من بعدی ، فویل لمن ظلمك واعتدی علیك ، وطوبی لمن تبعك ولم یختر علیك یا علی ، أنت المقاتل بعدی . فویل لمن قاتلك وطوبی لمن قاتل معك ، یا علی ، أنت الذی ینطق بكلامی وتتكلم بلسانی بعدی . فویل لمن رد علیك ، وطوبی لمن قبل كلامك یا علی أنت سید هذه الامة بعدی ، وأنت إمامها وخلیفتی علیها من فارقك فارقنی یوم القیامة ، ومن كان معك كان معی یوم القیامة یا علی ، أنت أول من آمن بی وصدقنی . وانت اول من أعاننی

علی اُمری، وجاھد معی عدوی، اُنت اول من صلی معی والناس یومئذ فی غفلة الجھالة. یاعلی، اُنت اُول من تنشق عنه الارض معی، وانت اُوّل من یبعث معی، واُنت اُول من یجوز الصراط معی، وإنّ ربی عزوجل اُقسم بعزته اُنه لایجوز عقبة الصراط إلّا من معه براءة بولایتك وولایة الائمة من ولدك، واُنت اُول من یرد حوضی، تسقی منه اُولیارك وتذود عنه اُعدارك واُنت صاحبی إذا قمت المقام المحمود، وتشفع لمحبینا فتشفع فیھم. واُنت اُول من یدخل الجنة وبیدك لوائی وھو لواء الحمد، وھو سبعون شقة. الشقة منه اُوسع من الشمس والقمر، واُنت صاحب شجرة طوبی فی الجنة، اُصلھا فی دارك واُغصانھا فی دور شیعتك ومحبیك ۔

(بحار ج ۳۹ ص ۲۱۱ و ص ۲۱۲ وعیون الاخبار ص ۱۶۸ و ۱۶۹)

ابراہیم بن ابی محمود امام رضاؑ سے نقل فرماتے ہیں کہ خدا کے رسولؐ نے فرمایا:

"یا علیؑ! آپ میرے بعد مظلوم ہوں گے۔ ہلاک ہوں وہ جو آپ پر ظلم کریں۔ آپ پر زیادتی کریں، خوش حال ہوں وہ جو آپ کی پیروی کریں اور کسی کو آپ پر اختیار نہ کریں۔ یا علیؑ! لوگ میرے بعد آپ سے جنگ کریں گے۔ ہلاک ہوں وہ جو آپ سے لڑیں۔ خوشحال ہوں وہ جو آپ کی حمایت میں لڑیں۔ یا علیؑ! آپ ہی ہیں جو میرا کلام بولتے ہیں۔ اور میری زبان سے بولتے ہیں۔ ہلاک ہوں وہ جو آپ کی بات نہ مانیں۔ خوشحال ہوں وہ جو آپ کی بات مانیں۔ یا علیؑ! آپ میرے بعد اس اُمت کے سردار ہیں۔ ان کے پیشوا اور میرے جانشین ہیں جو آپ سے جدا ہوا، بروزِ محشر مجھ سے جدا ہوگا۔ جو آپ کا ساتھی ہے بروزِ محشر میرا ساتھی ہوگا۔ یا علیؑ! آپ پہلے

شخص ہیں جنہوں نے میرے ساتھ اسلام ظاہر کیا۔ اور میری تصدیق کی۔ آپ پہلے شخص ہیں جنہوں نے میری رکاب میں میری مدد کی۔ میرے دشمنوں سے جنگ کی۔ آپ وہ پہلے شخص ہیں جب سب لوگ غفلت و نادانی میں تھے آپ نے میرے ساتھ نماز پڑھی یا علیؑ! آپ پہلے شخص ہیں جو میرے ساتھ پل صراط سے گزریں گے۔ میرے پروردگار نے اپنی عزت کی قسم کھا کر فرمایا ہے کہ صرف وہ شخص پل صراط سے گزرے گا جو آپ کی محبت اور اولادِ امام کی محبت کی وجہ سے جہنم سے برأت کا ٹکٹ رکھتا ہوگا۔ آپ پہلے شخص ہیں جو حوض کوثر پر میرے روبرو ہوں گے۔ اپنے دوستوں کو اس سے سیراب اور دشمنوں کو محروم کریں گے۔ جب میں آؤں گا آپ میرے ساتھ ہونگے۔ اپنے دوستوں کی شفاعت کریں گے اور ہماری شفاعت قبول ہوگی۔ آپ وہ بہشتی شخص ہیں جو جنت میں داخل ہوں گے تو میری حمد کا پرچم آپ کے ہاتھ میں ہوگا۔ اس پرچم کے ستر حصے ہوں گے کہ ہر حصہ سورج و چاند سے بڑا ہوگا۔ آپ طوبیٰ (درخت بہشت) کے مالک ہوں گے کہ اس درخت کی جڑیں آپ کے گھر اور شاخیں شیعوں اور محبوں کے گھر میں ہوں گی۔

عن أبي رافع من خمسة طرق، قال النبي صلى الله عليه وآله وسلم يا علي، ترد على الحوض أنت وشيعتك رواه مرويين ويرد عليك عدوك ظماء مقمحين۔

(بحار ج ۳۹ ص ۲۱۲ و فی مناقب آل ابی طالب ج ۱ ص ۳۵۰)

ابو رافع سے پانچ طریقوں سے نقل ہے کہ پیغمبر اکرمؐ نے فرمایا: یا علیؑ! آپ اور آپ کے شیعہ سیراب ہو کر میرے پاس حوض کوثر پر وارد ہوں گے اور آپ کے دشمن پیاسے سر اوپر کیے ہوئے آپ کے پاس آئیں گے۔

علیؑ ہمراہ رسول ہیں

أعطى النبي صلى الله عليه وآله وسلم في علي عليه السلام سبع خصال عن علي بن ابي طالب عليه السلام عن النبي صلى الله عليه وآله وسلم قال في وصيته له: يا علي، إن الله تبارك و تعالى أعطاني فيك سبع خصال: أنت أول من ينشق عنه القبر معي، وانت أول من يقف على الصراط معي، وأنت اول من يكسى اذا كسيت، ويحيى إذا حييت، وأنت أول من يسكن معي في عليين، وأنت أول من يشرب معي من الرحيق المختوم الذي ختامه مسك (خصال صدوق ج ۲ ص ۹۴)

یا علیؑ! خداوند نے آپ میں سات چیزیں عنایت کر کے مجھ پر مہربانی کی ہے۔ آپ پہلے شخص ہیں جو میرے ساتھ قبر سے سر باہر نکالیں گے۔ پہلے شخص ہیں جو میرے ساتھ پلصراط پر ہوں گے۔ آپ پہلے شخص ہیں کہ میرے ساتھ ہی آپ کو لباس پہنایا جائے گا۔ آپ وہ پہلے شخص ہیں کہ میرے ساتھ ہی زندہ ہوں گے۔ آپ وہ پہلے شخص ہیں جو علیین میں میرے ساتھ سکونت رکھیں گے۔ آپ وہ پہلے شخص ہیں جو میرے ساتھ مہر بند (SOALED) شربت پئیں گے اور اس پر مہر بھی مشک و عنبر کی لگی ہو گی۔

علیؑ اس امت کے ذوالقرنین ہیں

عن سليمة عن أبي الطفيل عن علي بن أبي طالب عليه السلام أن رسول الله صلى الله عليه وآله وسلم قال له: يا علي! إن لك كنزاً

فی الجنة وأنت ذوقرنیها ، فلا تتبع النظرة فی الصلاة فإن لك الأولی ولیست لك الآخرة۔ (بحار ج ۳۹ ص ۴)

مسلمہ ابی طفیل سے اور وہ امیر المومنین سے نقل کرتے ہیں کہ رسول معظمؐ نے فرمایا: "یا علیؑ! بہشت میں ایک ایسا خزانہ ہے جو آپ کے لیے خاص ہے۔ اس کے ہر دو طرف آپؑ ہیں۔ اس لیے نماز کی حالت میں اپنی نگاہ کو نہ رکھو کیوں کہ پہلی نگاہ آپ کا حق ہے اور دوسری نگاہ آپ کا حق نہیں"۔

علیؑ جنت و دوزخ کے تقسیم کرنیوالے ہیں

عن سلیمان بن خالد عن الصادق عن آبائه علیهم السلام قال: قال رسول اللّٰه صلی اللّٰه علیه وآله وسلم لعلی علیه السلام: یاعلی أنت منی وأنا منك، ولیك ولیی وولیی ولی اللّٰه، وعدوك عدوی وعدوی عدو اللّٰه، یاعلی، أنا حرب لمن حاربك وسلم لمن سالمك، یاعلی، لك كنز فی الجنة وأنت ذوقرنیها. یاعلی، أنت قسیم الجنة والنار، لایدخل الجنة إلا من عرفك وعرفته. ولایدخل النار إلا من أنكرك وانكرته۔

(بشارة المصطفیٰ ص ۲۰۱ وطرائف ص ۱۹)

سلیمان بن خالد امام صادقؑ سے نقل کرتے ہیں کہ رسولؐ خدا نے حضرت علیؑ سے فرمایا: یا علیؑ! آپ مجھ سے اور میں آپ سے ہوں، آپ کا دوست میرا دوست میرا دوست خدا کا دوست، آپ کا دشمن میرا دشمن اور میرا دشمن خدا کا دشمن ہے۔ یا علیؑ! جو آپ سے جنگ کرے اس نے مجھ سے جنگ کی۔ جو آپ کا چاہنے والا وہ میرا بھی چاہنے والا ہے۔ یا علیؑ! بہشت میں آپ کا خزانہ ہے۔ آپ اسکے مالک ہیں۔

یا علیؑ! آپ بہشت و دوزخ کو تقسیم کرنے والے ہیں۔ سوائے آپ کے منکر کے جسکو آپ قبول نہ کریں، دوزخ میں نہ جائے گا۔

علیؑ و اولادِ علیؑ کی کار مختاری

عن نافع عن عمر بن الخطاب عن النبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم انہ قال: یا علی، أنت نذیر أمتی وأنت ربیھا، وأنت صاحب حوضی وأنت ساقیہ، وأنت یا علی ذو قرنیھا، ولك كلا طرفیھا، ولك الآخرۃ والأولی، فأنت یوم القیامۃ الساقی، والحسن الذائد، والحسین الآمر، وعلی بن الحسین الفارط، ومحمد بن علی الناشر، وجعفر بن محمد السائق، وموسی بن جعفر المحصی للمحب والمنافق وعلی بن موسی مرتب المؤمنین، ومحمد بن علی منزل اھل الجنۃ منازلھم، وعلی بن محمد خطیب أھل الجنۃ، والحسن بن علی جامعھم حیث یأذن اللہ لمن یشاء ویرضی۔

(بحار ج ۲۷ ص ۳۱۴، مشارق الانوار ۴۳ و ۴۴، الغارات ج ۲ ص ۸۴۴)

نافع، عمر بن خطاب سے نقل کرتے ہیں کہ پیغمبر اکرمؐ نے حضرت علیؑ سے فرمایا: "یا علیؑ! آپ میری امت کے سردار اور ان کو خبر دار کرنے والے ہیں۔ آپ میرے حوض کے مالک اور ساقی ہیں۔ یا علیؑ! آپ دوستوں دو طرف ہیں اور ہر دو طرف کے مختار ہیں۔ دنیا و آخرت آپ کی ہے۔ آپ روز قیامت ساقی ہوں گے۔ حسنؑ حمایت کرنیوالے اور حسینؑ فرمان دینے والے ہوں گے۔ علی بن الحسینؑ پیشرو، محمدؑ بن علیؑ کھولنے والے، جعفرؑ بن محمدؑ چلانے والے، موسیٰؑ بن جعفرؑ دوستوں اور منافقوں کو شمار کرنے والے، علیؑ بن موسیٰ الرضا مومنوں کو تربیت و مرتب کرنے والے، محمدؑ بن علیؑ اہل بہشت کو اپنے

اپنے گھروں میں اتارنے والے، علیؑ بن محمدؑ اہل بہشت کو خطاب کرنے والے، الحسنؑ
بن علیؑ جہاں خدا چاہا ہے اور جس پر راضی ہو جمع کرنے والے ہیں۔

فصل سوم

وقت رحلت پیغمبر اکرمؐ کی مولا علیؑ کو وصیتیں

حنوطِ بہشتی

عن موسیٰ بن جعفر عن أبیہ علیہما السّلام قال: قال علی بن ابی طالب علیہ السّلام: کان فی الوصیۃ ان یدفع إلی الحنوط فدعانی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم قبل وفاتہ بقلیل، فقال: یا علی وفاطمۃ ھذا حنوطی من الجنۃ دفعہ إلی جبرئیل وھو یقرئکما السلام ویقول لکما: أقسماہ واعزلا منہ لی ولکما، قالت: لک ثلثہ ولیکن الناظر فی الباقی علی بن ابی طالب علیہ السّلام، فبکی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم وضمّہا إلیہ وقال: موفقۃ رشیدۃ، ھدیۃ ملہمۃ، یا علی، قل فی الباقی قال: نصف ما بقی لہا، ونصف لمن تری یا رسول اللہ، قال: ھو لک فاقبضہ۔ (بحار ج ۲۲ ص ۴۹۲)

موسیٰؑ بن جعفرؑ اپنے والد سے نقل فرماتے ہیں کہ علیؑ بن ابی طالبؑ نے فرمایا کہ (رسول پاکؐ کی) وصیت میں تھا کہ حنوط مجھے دیں، پس پیغمبرؐ نے اپنی رحلت سے

کچھ پہلے مجھے بلوایا اور فرمایا: اے علیؑ و فاطمہؑ! یہ میرا حنوط ہے کہ جبرائیل بہشت سے لائے ہیں وہ آپ کو سلام کہہ رہے ہیں اور کہتے ہیں کہ اس کو میرے اور اپنے درمیان تقسیم کرلیں۔ حضرت فاطمہؑ نے فرمایا۔ ⅓ آپ کے لیے ہے، باقی علیؑ فرمائیں پیغمبر اکرمؐ روئے اور فاطمہؑ کو گلے سے لگایا اور فرمایا اے فاطمہؑ آپ اہل توفیق و ہدایت والہام ہیں۔ یا علیؑ! باقی حنوط کو تقسیم کیا جائے؟ علیؑ نے فرمایا: باقی ماندہ کا نصف فاطمہؑ کے لیے اور باقی نصف جس کو آپ چاہیں پیغمبرؐ نے فرمایا وہ باقی نصف آپ کا ہو گا وہ لے لو۔

علیؑ۔ رسول معظمؐ کی وصیتوں کو پورا کرنیوالے

عن علی بن أبي طالب علیه السلام قال كنت عند رسول الله صلى الله عليه وآله وسلم في مرضه الذي قبض فيه، فكان رأسه في حجري، والعباس يذب عن وجه رسول الله صلى الله عليه وآله وسلم فاغمي عليه إغماء، ثم فتح عينيه فقال يا عباس يا عمّ يا رسول الله، أقبل وصيتي، واضمن ديني وعداتي، فقال: العباس: يا رسول الله أنت أجود من الريح المرسلة، وليس في مالي وفاء لدينك وعداتك، فقال النبي صلى الله عليه وآله وسلم ذلك ثلاثاً يعيده عليه، والعباس في كل ذلك يجيبه بما قال اول مرة، قال فقال النبي لأقولنها لمن يقبلها ولا يقول يا عباس مثل مقالتك، فقال: يا علي، إقبل وصيتي واضمن ديني وعداتي، قال: فخنقتني العبرة، وارتج جسدي ونظرت إلى رأس رسول الله صلى الله عليه وآله وسلم يذهب ويجيء،

فی حجری، فقطرت دموعی علی وجهه ولم أقدر ان أجیبه، ثم ثنی فقال: یاعلی، اقبل وصیتی واضمن دینی وعداتی، قال: قلت: نعم بأبی وامی، قال: اجلسنی فأجلسته، وکان ظهره فی صدری فقال: یاعلی، أنت أخی فی الدنیا والآخرة ووصیی وخلیفتی فی أهلی، ثم قال: یا بلال هلم سیفی ودرعی وبغلتی وسرجها ولجامها ومنطقتی التی أشدها علی درعی، فجاء بلال بهذه الاشیاء فوقف بالبغلة بین یدی رسول الله صلی الله علیه وآله وسلم فقال: یاعلی، قم فاقبض قال: فقمت وقام العباس فجلس مکانی فقمت فقبضت ذلك، فقال: انطلق به إلی منزلك فانطلقت، ثم جئت فقمت بین یدی رسول الله صلی الله علیه وآله وسلم قائماً فنظر إلی، ثم عمد إلی خاتمه فنزعه ثم دفعه إلی فقال: هاك یاعلی هذا لك فی الدنیا والآخرة والبیت غاص من بنی هاشم والمسلمین .... الخ

(بحار ج ۲۲ ص ۴۹۹)

بہت اسناد سے حضرت علیؑ سے منقول ہے کہ جب (بوجہ بیماری) رسول پاکؐ نے رحلت فرمائی، اس وقت میں حضرت کے نہایت قریب تھا۔ حضرت کا سر میری آغوش میں تھا۔ عباس چہرہ اقدس پر نظر رکھے ہوئے تھے۔ اسی دوران پیغمبر عالمؐ شہود میں پہنچے۔ آپ نے ایک لحظہ کے بعد آنکھیں کھولیں اور فرمایا: اے عباس! اے پیغمبرؐ خدا کے چچا! میری وصیت سنو، میرے قرضے اور وعدے پورے کرنا۔ عباس نے کہا: یارسول اللہؐ! آپ تو ہوا سے بھی زیادہ بخشش کرنے والے تھے، میری اتنی طاقت کہاں کہ آپ کے قرضے اور وعدے پورے کروں۔ پیغمبرؐ نے تین مرتبہ اپنے جملے دہرائے۔

اور عباس نے بھی ہر دفعہ یہی جواب دیا۔ پس پیغمبر اکرمؐ نے فرمایا: اب میں اس کو کہوں گا جو قبول کرے گا۔ اور آپ کی طرح جواب نہ دے گا۔" پھر فرمایا: یا علیؑ! میری وصیت سنو۔ آپ میرے قرضے اور وعدہ پورے کرنا۔" مولا علیؑ فرماتے ہیں: "غم نے میرے گلے کو پکڑ لیا۔ بدن کانپنے لگا۔ میں نے حضرت کی طرف دیکھا۔" حضرت کا سر کانپ رہا تھا۔ میری آنکھوں سے آنسو نکل کر چہرہ رسول پر گرے۔ میں غم کے مارے جواب نہ دے سکتا تھا۔ پیغمبر اکرمؐ نے دوبارہ فرمایا: میں نے عرض کیا: "میرے والدین آپ پر قربان میں ایسا ہی کروں گا۔ پیغمبرؐ نے فرمایا: مجھے اٹھا کر بٹھاؤ۔ میں نے آپ کو ایسے بٹھایا کہ آپؐ کی پشت مبارک میرے سینے سے چپاں تھی۔ پھر فرمایا: یا علیؑ! آپ دنیا و آخرت میں میرے بھائی ہیں، میرے وصی اور خلیفہ ہیں پھر فرمایا: اے بلال! میری تلوار، زرہ، خچر، زین و لگام کمربند لاؤ۔ بلال سب چیزیں اٹھا لائے۔ پیغمبرؐ نے فرمایا: یا علیؑ! کھڑے ہو جاؤ۔ اور خچر لے لو۔ میں کھڑا ہوا اور عباس میری جگہ بیٹھ گئے۔ پیغمبرؐ نے فرمایا: اس خچر کو گھر لے جاؤ۔ جب میں گھر سے واپس آیا تو رسول پاک کے سامنے کھڑا ہوا، پیغمبرؐ نے میری طرف دیکھا اور ہاتھ سے اپنی انگوٹھی اتاری اور مجھے دی اور فرمایا: یا علیؑ! اسے لے لو یہ دنیا و آخرت میں آپ کی ہے۔ یہ وہ وقت تھا جب پیغمبرؐ کا گھر بنی ہاشم اور مسلمانوں سے بھرا ہوا تھا۔

مولا علیؑ کو رسول معظمؐ کی پیشین گوئیاں

عن أبي الطفيل عن عمار قال: لما حضر رسول الله صلى الله عليه وآله وسلم الوفاة دعا بعلي عليه السلام فسارّه طويلاً ثم قال: يا علي، أنت وصيي ووارثي قد أعطاك الله علمي وفهمي، فإذا مت ظهرت لك ضغائن في صدور قوم وغصبت على حقك

فبکت فاطمة وبکی الحسن والحسین علیهم السلام فقال لفاطمة: یا سیدة النسوان مم بکاؤك؟ قالت: یا أبت أخشی الضیعة بعدك، قال: أبشري یا فاطمة، فإنك أول من تلحقني من اهل بیتي فلا تبکي ولا تحزني. فانك سیدة نساء أهل الجنة واباك سید الأنبیاء، وابن عمك خیر الاوصیاء، وابناك سید اشباب اهل الجنة ومن صلب الحسین یخرج الله الائمة التسعة مطهرون معصومون ومنا مهدی هذه الائمة۔

(بحار ج ۳۶ ص ۳۲۸، کفایۃ الأثر ص ۱۶ و ۱۷)

ابو الطفیل، عمار سے نقل کرتے ہیں کہ جب پیغمبرؐ کی رحلت کا وقت آیا تو آپؐ نے حضرت علیؑ کو بلایا اور کافی دیر تک راز کی باتیں کرتے رہے۔ پھر فرمایا یا علیؑ! آپ میرے وصی اور وارث ہیں۔ خدا نے میری دانش اور سمجھ آپ کو عطا کی ہے۔ میری موت کے بعد بعض لوگوں کے دلوں میں جو کینہ چھپا ہے آپ کے سامنے آئے گا۔ آپ کا حق غصب ہو گا۔ اس وقت جناب زہراؑ رونے لگیں اور حسنؑ و حسینؑ بھی ماں کے ہمراہ رونے لگے۔ پیغمبر اکرمؐ نے پوچھا: بیٹا کیوں روتے ہو؟ بی بی نے فرمایا: بابا! آپ کے بعد ہم اجڑ جائیں گے۔ پھر فرمایا: بیٹی! آپ کو مبارک ہو کہ میرے خاندان میں سب سے پہلے میری ملاقات آپ کریں گی، روئیں نہیں، غمگین نہ ہوں کہ آپ اہل بہشت کی عورتوں کی سردار ہیں اور آپ کا بابا انبیاء کا سردار ہے۔ آپ کا شوہر اوصیاء کا سردار، آپ کے دو بیٹے جوانان جنت کے سردار ہیں، اور نو اماموں کو خدا آپ کے (بیٹے) حسینؑ کی نسل سے پیدا کرے گا۔ مہدیؑ بھی انہی سے ہوں گے۔

☆

علیؑ کو وصیت رسولؐ اور فرشتوں کی گواہی

عن أبي موسى الضرير قال: حدثني موسى بن جعفر قال: قلت لأبي عبد الله: أليس أمير المؤمنين كاتب الوصية ورسول الله صلى الله عليه وآله وسلم المملي عليه، وجبرئيل والملائكة المقربون شهود؟ قال: فأطرق طويلاً، ثم قال: يا أبا الحسن قد كان ما قلت، ولكن حين نزل برسول الله صلى الله عليه وآله وسلم الأمر نزلت الوصية من عند الله كتاباً مسجلاً، نزل به جبرئيل مع اُمناء الله تبارك وتعالى من الملائكة، فقال جبريل: يا محمد مر بإخراج من عندك إلا وصيك ليقبضها منا، ونشهدنا بدفعك إياها إليه ضامناً لها، يعني علياً عليه السلام فأمر النبي صلى الله عليه وآله وسلم بإخراج من كان في البيت ما خلا علياً وفاطمة فيما بين الستر والباب، فقال جبرئيل عليه السلام يا محمد ربك يقرئك السلام ويقول: هذا كتاب ما كنت عهدت إليك، وشرطت عليك، وشهدت به عليك و اشهدت به عليك ملائكتي، وكفى بي يا محمد شهيدا. قال: فارتعدت مفاصل النبي صلى الله عليه وآله وسلم وقال: يا جبرئيل ربي هو السلام، ومنه السلام، وإليه يعود السلام صدق عز وجل وبر هات الكتاب فدفعه إليه وامره بدفعه إلى امير المؤمنين عليه السلام فقال له: اقرأه، فقرأه حرفاً حرفاً، فقال: يا علي هذا عهد ربي تبارك وتعالى إلي وشرطه علي وأمانته، وقد

بلغت ونصحت وادّيت ، فقال علي عليه السلام : وأنا اشهد لك بأبي أنت وأمي بالبلاغ والنصيحة والتصديق (والصدق) على ما قلت ، ويشهد لك به سمعي وبصري ولحمي ودمي ، فقال جبرئيل عليه السلام : وأنا لكما على ذلك من الشاهدين ، فقال رسول الله صلى الله عليه وآله وسلم : يا علي ، أخذت وصيتي وعرفتها ، وضمنت لله ولي الوفاء بما فيها ؟ فقال علي عليه السلام نعم بأبي أنت وأمي علي ضمانها ، وعلى الله عوني وتوفيقي على أدائها فقال رسول الله صلى الله عليه وآله وسلم : يا علي إني أريد أن أشهد عليك بموافاتي بها يوم القيامة ، فقال علي : نعم أشهد فقال النبي صلى الله عليه وآله وسلم إن جبرئيل وميكائيل فيما بيني وبينك الآن ، وهما حاضران معهما الملائكة المقربون لأشهدهم عليك ، فقال : نعم ليشهدوا وأنا بأبي وامي اشهدهم فأشهدهم رسول الله صلى الله عليه وآله وسلم وكان فيما اشترط عليه النبي صلى الله عليه وآله وسلم بأمر جبرئيل فيما امر الله عز وجل أن قال له : يا علي تفي بما فيها من موالاة من والى الله ورسوله ، والبراءة والعداوة لمن عادى الله ورسوله والبراءة منهم على الصبر منك على كظم الغيظ ، وعلى ذهاب حقك وغصب خمسك ، وانتهاك حرمتك ، فقال : نعم يا رسول الله ، فقال أمير المؤمنين عليه السّلام : والذي فلق الحبة وبرأ النسمة لقد سمعت جبرائيل يقول للنبي صلى الله عليه وآله وسلم يا محمد عرفه أنه ينتهك الحرمة وهي حرمة الله وحرمة رسول

اللہ ، وعلی اُن تخضب لحیتہ من رأسہ بدم عبیط۔

(بحار ج ۲۲ ص ۴۸۰ الخ)

ابو موسیٰ ضریر سے نقل ہے کہ حضرت موسیٰ بن جعفرؑ نے مجھے حدیث سنائی اور فرمایا کہ میں نے امام صادقؑ سے عرض کیا کہ کیا امیر المومنینؑ حضرت رسول پاکؐ کی وصیت کو لکھنے والے اور رسولؐ لکھوانے والے اور جبرائیل گواہ نہ تھے ؟ میرے بابا نے کچھ دیر سر نیچے کر کے فرمایا اے ابو الحسینؑ جو میں نے کہا ہے وہی ہے لیکن جب رحلت کا وقت قریب آیا وہ وصیت کتاب کی شکل میں خدا کی طرف سے نازل ہوئی۔ جبرائیل باقی فرشتوں کے ساتھ تشریف لائے تھے اور کہا : اے رسولؐ اللہ ! تمام لوگوں کو دور کر دو صرف آپ کا وصی ہم سے وصیت وصول کرے اور آپ ہمیں گواہ بنائیں کہ وصیّت کو علیؑ کے حوالے کر دیا ہے۔ وہ اس کے ضامن ہیں۔ حضرت رسول پاکؐ نے حکم دیا کہ سوائے علیؑ و فاطمہؑ کے باقی سب چلے جائیں۔ پس جبرائیلؑ نے کہا : اے محمدؐ ! پروردگار سلام کے بعد کہہ رہا ہے کہ یہ وہ تحریر ہے جسکا وعدہ آپ کے ساتھ کیا گیا تھا۔ آپ سے شرط تھی اس لیے آپ پر گواہی دی ہے اور اپنے فرشتوں کو آپ کے اوپر گواہ بنایا ہے اور یہی بس اے محمدؐ ! کہ میں ان پر گواہ ہوں"۔ حضرت امام کاظمؑ فرماتے ہیں اس دوران پیغمبر اکرمؐ کے بدن کے بند کانپنے لگے اور آپؐ نے فرمایا " اے جبرائیلؑ میرا پروردگار سلامتی دینے والا ہے، سلامتی اس کی طرف سے ہے اور اس کی طرف جاتی ہے۔ سچ اور درست فرماتا ہے۔ نوشتہ (تحریر) مجھے دو"۔ (پس) جبریل نے وہ تحریر رسول پاک کو دی اور کہا کہ اس کو علیؑ کے حوالے کر دیں۔ پھر کہا اس کو پڑھیں تو انہوں نے لفظ لفظ اسے پڑھا" پھر فرمایا : یہ میرے رب کا عہد ہے جو میرے ساتھ تھا۔ امانت ہے جو مجھے دے دی گئی اور میں نے اس کی تبلیغ کی نصیحت کی اور اپنی

ذمہ داری ادا کی"۔ پھر علیؑ نے فرمایا: میرے ماں باپ آپ پر قربان ہوں، میں بھی اس تبلیغ، نصیحت اور ان کی تصدیق کی گواہی دیتا ہوں اور میرے کان، آنکھیں گوشت خون بھی اس چیز کی گواہی دیتے ہیں۔ پس جبرائیلؑ نے کہا میں بھی آپ دونوں کی گواہی دیتا ہوں۔ پھر پیغمبر خداؐ نے فرمایا: "یا علیؑ! کیا آپ نے میری وصول کرلی ہے؟ اسکو پہنچانا ہے اس پر عمل کا وعدہ کیا ہے۔ علیؑ نے فرمایا: ہاں! میرے ماں باپ آپ پر قربان ہوں، میں نے اپنے ذمہ لے لیا ہے۔ خدا سے توفیق چاہتا ہوں کہ اس پر عمل کرسکوں۔ پھر پیغمبرؐ نے فرمایا: یا علیؑ! میں چاہتا ہوں کہ قیامت کے دن گواہ بناؤں کہ وہ وصیت آپ کے حوالے ہوگئی۔ علیؑ نے فرمایا بسم اللہ گواہ لو۔ پیغمبرؐ نے فرمایا: جبرائیلؑ و میکائیلؑ میرے اور آپ کے درمیان گواہ ہیں اور مقرب فرشتے بھی ان کے ساتھ ہیں"۔ علیؑ نے فرمایا: بسم اللہ بے شک گواہی دیں میں بھی ان کو گواہ بناتا ہوں"۔ پس پیغمبر خداؐ نے ان کو گواہ بنایا اور جملہ چیزوں کے جو پیغمبرؐ نے جبرائیل کے کہنے کے مطابق خدا سے شرط رکھی وہ یہ تھی یا علیؑ! جو اس وصیت میں ہے۔ اس سے وفا کرنا ہے۔ اور خدا اور رسول خداؐ کے دوستوں کو دوست اور ان کے دشمنوں دشمن سمجھنا ہے۔ اپنے غصے اور حق کے ضائع ہونے میں صبر کرنا ہے، اور خمس جو آپ سے غضب کے ساتھ چھین لیں گے۔ آپ کی ہتک حرمت کریں گے تو ہمت اور حوصلے سے صبر کرنا۔ علیؑ نے فرمایا: "میں ایسا ہی کروں گا" اے پیغمبر اکرمؐ۔ پھر فرمایا: قسم اس خدا کی جو دانہ کو چیر کر خلق پیدا کرتا ہے میں نے سنا کہ جبرائیلؑ پیغمبرؐ کو کہتے ہیں۔ اے محمدؐ! علیؑ کو وضاحت کرکے بتادیں کہ وہ لوگ خدا اور رسولؐ کی حرمت کو پامال کریں گے اور آپ کی ریش اقدس کو سر کے خون سے رنگین کریں گے۔

عن الكاظم عن أبيه عليهم السلام قال: قال رسول الله صلى الله عليه وآله وسلم لعلي عليه السلام حين دفع إليه وصية: اتخذ

بها جواباً غداً بين يدي الله تبارك وتعالى رب العرش فإني محاجك يوم القيامة بكتاب الله حلاله وحرامه، ومحكمه و متشابهه على ما أنزل الله، وعلى ما أمرتك، وعلى فرائض الله كما انزلت، وعلى الأحكام من الأمر بالمعروف والنهي عن المنكر واجتنابه . مع إقامة حدود الله وشروطه، والأمور كلها و إقام الصلاة لوقتها، وإيتاء الزكوٰة لأهلها، وحج البيت، والجهاد في سبيل الله، فما أنت قائل يا علي ؟ فقال علي : بأبي أنت وامي ارجو بكرامة الله لك ومنزلتك عنده ونعمته عليك ان يعينني ربي ويثبتني فلا ألقاك بين يدي الله مقصراً ..... الخ

(بحار ج ۲۲ ص ۴۸۲ و ۴۸۳)

کتاب خصائص الائمہ میں امام کاظمؑ نے اپنے آباء سے نقل فرمایا کہ جب پیغمبرؐ نے وصیت علیؑ کی تحویل میں دی تو فرمایا کہ حاجب عرش پروردگار کے سامنے کوئی جواب تیار رکھنا کیونکہ میں بروز قیامت بوسیلہ حلال و حرام کتاب خدا، محکم و متشابہ اور جو کچھ نازل ہوا، اور جو میں نے آپ کو فرمان دیا۔ اُن میں آپ سے احتجاج کروں گا اس طرح واجبات خدا کے متعلق جیسے نازل ہوئے، امر بالمعروف اور نہی عن المنکر، ناپسندیدہ کاموں سے پرہیز، حدود خدا کو جاری کرنے، نماز اول وقت میں پڑھنا۔ اہل کو زکوٰۃ ادا کرنا، حج بیت اللہ، راہ خدا میں جہاد، ان تمام چیزوں کے بارے میں احتجاج کروں گا۔ اب یا علیؑ! کیا کہتے ہو؟ علیؑ نے عرض کیا! میرے ماں، باپ آپ پر قربان، جو منزلت آپ کی خدا کے نزدیک ہے اور ان نعمتوں کی قسم جو خدا نے آپ کو عطا فرمائی ہیں۔ امید ہے کہ پروردگار میری مدد فرمائیں گے اور مجھے ثابت قدم رکھیں گے تاکہ آپ سے ملاقات ہو تو میں مقصر نہ ہوں۔

علیؑ کی نافرمانی خدا اور رسولؐ کی نافرمانی ہے

وقال فی مفتاح الوصیة : یا علی من شاقك من نسائی واصحابی فقد عصانی ومن عصانی فقد عصی الله وأنا منهم بری، فابرأ منهم ۔ فقال علی علیه السلام : نعم قد فعلت فقال: اللهم فاشهد یا علی إن القوم یأتمرون بعدی یظلمون ، ویبیتون علی ذلك ومن بیت علی ذلك فإنا منهم بری ، وفیهم نزلت : ﴿بیت طائفة منهم غیر الذی تقول والله یکتب ما یبیتون﴾

(بحار ج ۲۲ ص ۴۸۸)

مفتاح الوصیۃ میں ہے کہ پیغمبرؐ نے علیؑ سے فرمایا: یا علیؑ! میری بیویوں یا اصحاب میں سے جو بھی آپ کی مخالفت کرے یہ میری نافرمانی ہو گی۔ جو میرا نافرمان ہو، اس نے خدا کی نافرمانی کی، میں اس سے بیزار ہوں۔ پس علیؑ نے فرمایا: ہاں میں ایسا ہی کروں گا۔ پیغمبر اکرمؐ نے فرمایا: خدایا گواہ رہنا، یا علیؑ! یہ لوگ میرے بعد سازشیں کریں گے اس میں ہر روز و شب آپس میں مشورے کریں گے جو ایسا کرے گا میں اس سے بیزار ہوں۔

علیؑ کو فاطمہؑ کے بارے میں رسولؐ خدا کی وصیت

عن عیسی الضریر عن الکاظم علیه السلام قال : قلت لأبی : فما کان بعد خروج الملائکة عن رسول الله صلی الله علیه وآله وسلم؟ قال : فقال ، ثم دعا علیاً وفاطمة والحسن والحسین علیهم السلام وقال لمن فی بیته : اخرجوا عنی ، وقال لأم سلمة کونی

على الباب فلا يقربه أحد، ففعلت، ثم قال: يا علي ادن مني فدنا منه، فأخذ بيد فاطمة فوضعها على صدره طويلاً، و أخذ بيد علي بيده الاخرى، فلما أراد رسول الله صلى الله عليه وآله وسلم الكلام غلبته عبرته، فلم يقدر على الكلام، فبكت فاطمة بكاء شديداً وعلي والحسن والحسين عليهم السلام لبكاء رسول الله صلى الله عليه وآله وسلم، فقالت فاطمة: يا رسول الله قد قطعت قلبي، وأحرقت كبدي لبكائك، يا سيد النبيين من الاولين والآخرين، ويا أمين ربه ورسوله و يا حبيبه ونبيه، من لولدي بعدك؟ ولذل ينزل بي بعدك من لعلي أخيك وناصر الدين؟ من لوحي الله وأمره؟ ثم بكت و أكبت على وجهه فقبلته واكب عليه علي والحسن والحسين صلوات الله عليهم، فرفع رأسه صلى الله عليه وآله وسلم إليهم ويدها في يده فوضعها في يد علي وقال له: يا أبا الحسن هذه و ديعة الله و وديعة رسوله محمد عندك فاحفظ الله واحفظني فيها: وإنك لفاعله، يا علي، هذه والله سيدة نساء اهل الجنة من الاوّلين والآخرين، هذه والله مريم الكبرى، واما والله ما بلغت نفسي هذا الموضع حتى سألت الله لها ولكم فاعطاني ما سألته، يا علي، إنفذ لما أمرتك به فاطمة، فقد أمرتها بأشياء أمر بها جبرئيل عليه السلام واعلم يا علي، اني راض عمن رضيت عنه ابنتي فاطمة، وكذلك ربي وملائكته يا علي، ويل لمن ظلمها، وويل لمن ابتزها حقها، وويل هتك حرمتها، وويل لمن

هتك حرمتها، وويل لمن أحرق بابها، وويل لمن آذى خليلها، وويل لمن شاقها وبارزها، اللهم إني منهم بري، وهم مني براء... الخ

(بحار ج ۲۲ ص ۴۸۴ و ۴۸۵)

عیسیٰ ضریر امام موسیٰ کاظم سے نقل کرتے ہیں کہ آپ نے فرمایا کہ میرے بابا نے کہا کہ جب فرشتے پیغمبر خدا کے پاس سے نکلے کون کون سے حادثے اور واقع ہوئے۔ بابا نے فرمایا اس وقت پیغمبر گرامیؐ نے علیؑ فاطمہؑ حسنؑ حسینؑ کو بلایا۔ باقی لوگ جو گھر میں تھے ان کو اپنے کمرہ سے نکالا اور ام سلمہؓ سے کہا کہ دروازے پر رک جاؤ اور کسی کو اندر نہ آنے دو۔" ام سلمہؓ نے ایسا ہی کیا پیغمبرؐ نے فرمایا: یا علیؑ! میرے قریب آؤ۔ علیؑ نزدیک آئے۔ پیغمبر اکرمؐ نے فاطمہ کا ہاتھ پکڑا اور کافی دیر تک اپنے سینے پر رکھے رکھا۔ دوسرے ہاتھ سے علیؑ کا ہاتھ پکڑا۔ جب پیغمبر اکرمؐ نے بولنا چاہا تو آپ پر گریہ طاری ہوگیا اور بول نہ سکے۔ پھر فاطمہؑ، حسنؑ حسینؑ بھی پیغمبرؐ کے رونے سے آبدیدہ ہوگئے فاطمہؑ نے کہا: اے رسول خدا! آپ کے رونے سے میرا دل کانپتا ہے، میرا دل کباب ہو رہا ہے۔ اے میرے سردار بابا، اے اللہ کے رسول، اے حبیب خدا، آپ کے بعد میرے بچوں کی حمایت کون کرے گا؟ جو ذلّت و خواری اہانت آپ کے بعد ہمارے لیے ہے۔ کون آپ کے بھائی دین کی حمایت کرنے والے علیؑ کی حمایت کرے گا؟ کون وحی خدا کا محافظ ہوگا؟ پھر گریہ کیا اور پیغمبر اکرمؐ کے چہرے پر اپنے آپ کو گرا کر پیغمبرؐ کے چہرے پر بوسے دے رہی تھیں، علیؑ، حسنؑ و حسینؑ نے بھی اپنے آپ کو پیغمبرؐ پر گرا دیا۔ پیغمبر اکرمؐ کے ہاتھ میں جناب زہراؑ کا ہاتھ تھا۔ آپ نے سر اٹھایا اور فاطمہؑ کا ہاتھ علیؑ کے ہاتھ میں دے دیا۔ اور فرمایا یا ابا الحسن! یہ خدا کی امانت اور پیغمبرؐ کی امانت ہے۔ اسکے لیے حق خدا اور میرے حق کا خیال رکھنا۔ آپ یقیناً ایسے ہی کریں گے یا علیؑ! خدا کی قسم اے فاطمہؑ آپ اہل بہشت کی عورتوں کی سردار ہیں۔

خدا کی قسم یہ مریم کبریٰ ہیں۔ خدا کی قسم آپ اور ان کے لیے خدا سے وہ چیزیں چاہی ہیں اور اس نے میری تمام خواہشات پوری کر دیں۔ یا علیؑ! فاطمہؑ آپ کو جو فرمان دیں اس پر عمل کرنا۔ کیونکہ میں نے فاطمہؑ کو کئی چیزیں بتائی ہیں جو مجھے جبرائیل نے بتائی ہیں۔ یا علیؑ! جان لو! میں اس پر خوش ہوں گا جس پر میری بیٹی خوش ہو گی میرا رب اور اس کے فرشتے بھی ایسے ہیں۔ یا علیؑ! ہلاک ہو وہ جو ان پر ظلم کرے۔ ان کو اُن کے حق سے محروم کرے، انکی بے احترامی کرے، جو ان کے گھر کے دروازے کو آگ لگائے، ان کے محب کو تکلیف دے، ان کی مخالفت کرے، میرے اللہ میں ان سے بے زار ہوں۔"

علیؑ میرے وصی اور ابوالائمہ ہیں

عن سعید بن المسیب عن سعید بن مالك أن النبی صلی الله علیه وآله وسلم قال یا علی أنت منی بمنزلة هارون من موسی إلا أنه لا نبی بعدی، تقضی دینی وتنجز عدتی وتقاتل بعدی علی التاویل کما قاتلت علی التنزیل یا علی، حبك ایمان و بغضك نفاق ولقد نبأنی اللطیف الخبیر أنه یخرج من صلب الحسین تسعة من الائمة معصومون مطهرون، ومنهم مهدی هذه الأمة الذی یقوم بالدین فی آخر الزمان کما قمت به فی أوله۔

(بحار ج ۳۶ ص ۳۳۱ و کفایة الاثر ص ۱۱۸)

سعید بن المسیب، سعید بن مالک سے نقل کرتے ہیں کہ رسول خداؐ نے فرمایا: یا علیؑ! میرے لیے ایسے ہیں جیسے ہارون موسیٰ کے لیے تھے فرق صرف یہ ہے کہ میرے بعد نبی کوئی نہیں آئے گا۔ آپ میرا قرضہ ادا کریں گے میرے وعدوں کو پورا

کریں گے میرے بعد تاویلِ قرآن پر یوں جنگ کریں گے جیسے میں نے تنزیل قرآن پر جنگ کی ہے۔ یا علیؑ! آپ سے دوستی ایمان کی نشانی ہے اور آپ سے دشمنی علامت نفاق ہے، خدائے خبیر و علیم نے مجھے خبر دی ہے کہ نو معصوم امام امام حسینؑ کی پاک نسل سے ہوں گے اور مہدی بھی انہی میں سے آخری ہوگا۔ وہ آخری زمانہ میں دین کو نافذ کرے گا جیسے میں نے آغاز میں اسلام شروع کیا تھا۔

علیؑ اور آپ کے گیارہ معصوم فرزندوں کے نام عرش پر تحریر ہیں

عن عیسی بن موسی الهاشمی بسرّ من رأی قال: حدثنی أبی عن أبیه عن آبائه عن الحسین بن علی علیه السلام عن ابیه علیه السلام قال: دخلت علی رسول الله صلی الله علیه وآله وسلم فی بیت أم سلمة وقد نزلت علیه هذه الایة: "إنما یرید الله لیذهب عنکم الرجس أهل البیت و یطهّرکم تطهیرا" فقال رسول الله صلی الله علیه وآله وسلم یا علی، هذه الایة نزلت فیك و فی سبطی والائمة من ولدك، قلت: یا رسول الله، وکم الائمة بعدك؟ قال: أنت یا علی، ثم ابناك الحسن والحسین و بعد الحسین علی أبنه و بعد علی محمد ابنه و..... هکذا وجدت أسامیهم مکتوبة علی ساق العرش، فسألت الله عزوجل عن ذلك فقال: یا محمد، هم الائمة بعدك مطهرون معصومون وأعداؤهم ملعونون۔

(بحار ج ۳۶ ص ۳۳۶ و ۳۳۷۔ کفایة الاثر ص ۲۱)

عیسیٰ بن موسیٰ ہاشمی جو سامراہ میں رہتا تھا کہتا ہے کہ میں نے اپنے آبا سے

اور انہوں نے امام حسینؑ سے سنا ہے کہ آپ نے فرمایا: میں ام سلمہؓ کے گھر رسول پاکؐ کے پاس گیا۔ اس وقت آیت انما یرید اللہ لیذھب عنکم الرجس اھل البیت ویطھرکم تطھیرا۔ نازل ہو چکی تھی۔ رسول اکرمؐ نے فرمایا: یا علیؑ! یہ آیت آپ اور میرے دو نواسے یعنی آپ کے فرزند کی نسل سے اماموں کے بارے میں نازل ہوئی ہے۔ میں نے کہا یا رسول اللہ! آپ کے بعد کتنے امام ہیں تو فرمایا اے علیؑ! ایک آپ، دو آپ کے فرزند حسنؑ وحسینؑ۔ پھر حسینؑ کے بعد ان کے بیٹے پھر ان کے بیٹے محمدؑ.... الخ میں نے دیکھا ان کے اس ترتیب سے نام عرش پر لکھے تھے۔ خدا سے پوچھا تو فرمایا: یا محمدؐ! یہ آپ کے بعد امام ہیں جو پاک اور معصوم ہیں۔ ان کے دشمنوں پر صبح و شام لعنت ہوتی رہے گی۔

علیؑ اور اولادِ علیؑ کی مدد نہ کرنے والا ذلیل وخوار ہوگا

عن سھل بن سعد الأنصاری قال سألت فاطمہ بنت رسول اللہ صلی اللہ علیہ والہٖ وسلم عن الأئمۃ فقالت کان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم یقول لعلی علیہ السلام: یا علی: أنت الإمام والخلیفۃ بعدی، وانت أولی بالمؤمنین من انفسھم، فاذا امضیت فابنك الحسن أولی بالمؤمنین من انفسھم، فاذا مضی الحسن فالحسین أولی بالمؤمنین من أنفسھم، فإذا مضی الحسین فابنہ علی بن الحسین أولی بالمؤمنین من انفسھم، فاذا مضی الحسن فالقائم المھدی أولی بالمؤمنین من انفسھم یفتح اللہ بہ مشارق الارض ومغاربھا، فھم أئمۃ الحق ألسنۃ الصدق، منصور من نصرھم، مخذول من خذلھم۔

(بحار ج ۳٦ ص ۳۵۱ و ۳۵۲ و کفایۃ الأثمۃ ۲٦)

سہل بن سعد انصاری سے منقول ہے کہ حضرت فاطمہؑ سے اماموں کے متعلق پوچھا تو پاک بی بی نے فرمایا: رسول خداؐ نے علیؑ سے فرمایا کہ آپ امام ہیں اور میرے بعد میرے جانشین ہیں۔ آپ کے بعد حسنؑ، پھر حسینؑ، پھر علیؑ بن الحسینؑ، پھر اسی طرح مہدی قائمؑ آئیں گے۔ خدا زمین کے مشرق و مغرب کو اس کے لیے کھول دے گا، یہ سچے امام اور معلوم رہبر ہیں۔ جو ان کی مدد کرے گا اس کی مدد ہوگی، جو ان کی مدد نہ کرے گا وہ ذلیل و خوار ہوگا۔

علیؑ کے علاوہ کوئی رسول معظمؐ کو غسل دیتا تو اندھا ہو جاتا

عن موسیٰ بن جعفر عن أبیه علیهما السلام قال: قال رسول الله صلی الله علیه وآله وسلم یا علی، أضمنت دینی تقضیه عنی؟ قال: نعم. قال: اللهم فاشهد، ثم قال: یا علی، تغسلنی ولا یغسلنی غیرك فیعمی بصره، قال علی علیه السلام: ولم یا رسول الله؟ قال كذلك قال جبرئیل علیه السلام عن ربی، إنه لا یری عورتی غیرك الا عمی بصره، قال علی: فكیف أقوی علیك وحدی؟ قال: یعینك جبرئیل ومیكائیل واسرافیل وملك الموت واسماعیل صاحب السماء الدنیا، قلت: فمن یناولنی الماء؟ قال: الفضل بن العباس من غیر أن ینظر إلی شئ منی، فإنه لا یحل له ولا لغیره من الرجال والنساء النظر إلی عورتی، وهی حرام علیهم فاذا فرغت من غسلی فضعنی علی لوح، وافرغ علی من بئری بئر غرس اربعین دلواً مفتحة الأفواه، قال عیسی: أو قال: اربعین قربة

شککت أنا فی ذلك، قال: ثم ضع یدك یا علی، علی صدری واُحضر معك فاطمة والحسن والحسین علیهم السلام من غیر أن ینظروا الی شیء من عورتی. ثم تفهم عند ذلك تفهم ما کان وما هو کائن انشاء الله تعالی، اُقبلت یا علی؟ قال: نعم قال: اللهم فاشهد قال یا علی، ما أنت صانع لو قد تأمر القوم علیك بعدی وتقدموا علیك وبعث الیك طاغیتهم یدعوك الی البیعة ثم لبّبت بثوبك تقاد کما یقاد الشارد من الابل مذموماً مخذولاً محزوناً مهموماً وبعد ذلك ینزل بهذ الذل؟ قال: فلما سمعت فاطمة ما قال رسول الله صلی الله علیه وآله وسلم صرخت وبکت فبکی رسول الله صلی الله علیه وآله وسلم لبکائها وقال: یا بنیة لا تبکین ولا تؤذین جلساءك من الملائکة، هذا جبریل بکی لبکائك، ومیکائیل وصاحب سر الله إسرافیل، یا بنیة لا تبکین فقد بکت السماوات والارض لبکائك، فقال علی علیه السلام: یا رسول الله أنقاد للقوم واُصبر علی ما أصابنی من غیر بیعة لهم ما لم اُصب أعواناً لم أناجز القوم، فقال رسول الله صلی الله علیه وآله وسلم اللهم اشهد، فقال: یا علی ما أنت صانع بالقرآن والعزائم والفرائض؟ فقال: یا رسول الله اجمعه ثم آتیهم به، فإن قبلوه والا أشهدت الله عزوجل وأشهدتك علیه قال: أشهد۔ (بحار ج ۲۲ ص ۴۹۳)

امام موسیٰ کاظمؑ اپنے آباء سے نقل فرماتے ہیں کہ رسول خدا نے فرمایا: یا علیؑ! کیا آپ نے ذمہ داری لی ہے کہ میرے قرضے ادا کریں گے؟ علیؑ نے کہا ہاں!

رسول خداؐ نے فرمایا: خدایا گواہ رہنا پھر فرمایا: یا علیؑ! مجھے غسل دینا کوئی اور مجھے غسل نہ دے ورنہ وہ اندھا ہو جائے گا۔ علیؑ نے پوچھا کیوں اے پیغمبر خدا؟ فرمایا: کہ جبرائیل نے خدا کی طرف سے یہ فرمایا ہے۔ سوائے آپ کے جس نے میرے بدن کو دیکھنا چاہا اندھا ہو جائے گا۔ علیؑ نے کہا میں اکیلا یہ سارے کام کیسے کر سکتا ہوں۔ فرمایا: جبرائیل، میکائیل، اسرافیل، ملک الموت، اسماعیل آسمان، دنیا کے مالک یہ سب تیری مدد کریں گے۔ میں نے کہا: مجھے کون پانی دے گا؟ فرمایا: فضل بن عباس بغیر مجھے دیکھے، دیکھنا ان پر حرام ہے۔ جب غسل مکمل ہو جائے مجھے تختے پر لٹا دینا۔ اپنے کنویں چاہ غرس سے چالیس ڈول میرے اوپر ڈال دینا۔ راوی کہتا ہے یا چالیس مشک کہی۔ مجھے شک ہے۔ پھر رسول خداؐ نے فرمایا: یا علی! اپنا ہاتھ میرے سینہ پر رکھو، فاطمہؑ، حسنؑ، حسینؑ کو بلاؤ (میری شرمگاہوں کو نہ دیکھا جا سکے) اس وقت جو ہو گا وہ ہو گا سمجھ جاؤ گے یا علیؑ، یہ قبول ہے؟ علیؑ نے کہا: ہاں رسول خدا۔ خداوند متعال کو گواہ بنا کر کہتا ہوں۔ پھر فرمایا: یا علیؑ! میرے بعد آپ کیا کریں گے کہ اگر یہ لوگ آپ کے مخالف ہو جائیں۔ آپ سے بیعت چاہیں، آپ کی گردن میں کپڑا ڈال کر کھینچیں، فراری اونٹ کی طرح ذلیل کر کے گھسیٹیں اور پھر میری بیٹی کی توہین اور اہانت کریں تو آپ کیا کریں گے؟ راوی کہتا ہے جب فاطمہؑ نے یہ کلام رسولؐ سے سے سنا تو فریاد اور گریہ کرنا شروع کر دیا۔ رسول خداؐ بھی رو پڑے، پھر فرمایا: میری بیٹی رو نہیں۔ فرشتے بھی روتے ہیں۔ یہ جبرائیلؑ بھی تمہارے رونے سے رو رہے ہیں۔ میکائیلؑ اور خدا کے اسرار کا حامل اسرافیل بھی رو رہا ہے۔ بیٹی رو نہیں۔ آپ کے رونے سے تو آسمان اور زمین بھی رو رہے ہیں۔ علیؑ نے فرمایا: اے رسول پاکؐ! میں ان لوگوں کے سامنے سر تسلیم خم کر دوں گا۔ کوئی کچھ بھی کہے صبر کروں گا لیکن ان کی بدعت نہ کروں گا۔ جب تک میرے ساتھ مددگار نہ ہوں گے۔ ان سے جنگ نہیں

کروں گا۔ رسول خُدا نے فرمایا: "بارخدا گواہ رہنا" پھر فرمایا: یا علیؑ! قرآن اور اس کے واجب دستورات کا کیا کرو گے؟ علیؑ نے عرض کی اے رسول خدا۔ ان کو جمع کروں گا ان کو دوں گا اگر قبول کیا تو ٹھیک ورنہ خدا کو اس پر گواہ بنا کر آپ کو بھی گواہ بناؤں گا۔ رسول خُدا نے فرمایا: ہاں میں آپ کی گواہی ضرور دونگا۔

رسول خُدا کی حضرت علیؑ کو اپنی تجہیز و تکفین کی وصیت

وکان فیما اوصی به رسول الله صلی الله علیه وآله وسلم أن یدفن فی بیته الذی قبض فیه و یکفن بثلاثة أثواب أحدهما یمان، ولا یدخل قبره غیر علی علیه السلام. ثم قال: یا علی! کن أنت وأبنتی فاطمة والحسن والحسین، کبروا خمساً وسبعین تکبیرة وکبر خمساً وانصرف، وذلك بعد أن یؤذن لك فی الصلاة.

قال علی علیه السلام بأبی أنت وامی من یؤذن غداً؟ قال: جبرئیل یؤذنك، قال: ثم من جاء من أهل بیتی یصلون علی فوجاً بعد فوجا، ثم نساؤهم، ثم الناس بعد ذلك۔

(بحار ج ۲۲ ص ۴۹۴)

وصایا پیغمبرؐ سے ایک وصیت یہ تھی کہ جہاں پر میری روح پرواز کرے اسی کمرہ میں مجھے دفن کیا جائے۔ تین کپڑوں کا کفن دینا ایک یمنی ہو۔ سوائے علیؑ کے کوئی قبر میں داخل نہ ہو۔ پھر فرمایا: "یا علیؑ! آپ، میری بیٹی فاطمہؑ، حسنؑ، حسینؑ حاضر رہیں اور ۷۵ تکبیریں پڑھیں۔ پھر دوبارہ پانچ تکبیریں پڑھیں اور واپس آجائیں۔ یہ اس وقت ہے کہ اگر آپ کو نماز جنازہ کی اجازت دیں۔ علیؑ نے کہا میرے ماں باپ آپ پر قربان ہوں۔ کون

اجازت دے گا؟ فرمایا جبرائیل آپ کو اجازت دیں گے۔ پھر فرمایا میرے خاندان سے گروہ در گروہ آئیں گے جو مجھ پر نماز پڑھیں گے۔ پھر ان کی عورتیں آئیں گی۔ پھر دوسرے لوگ آکر میری نماز جنازہ پڑھیں گے۔

آغوشِ علیؑ میں رحلتِ رسولؐ

وفی حدیث طویل: ثم ثقل وحضره الموت و أمیر المؤمنین حاضر عنده، فلما قرب خروج نفسه، قال له: ضع یا علی، رأسی فی حجرك فقد جاء أمر الله تعالی؛ فاذا فاضت نفسی فتناولها بیدك وامسح بها وجهك، ثم وجهنی إلی القبلة وتول أمری وصل علی اوّل الناس، ولا تفارقنی حتی تواربنی فی رمسی، واستعن بالله تعالی: فأخذ علی علیه السلام رأسه فوضعه فی حجره فأغمی علیه فأكبت فاطمة علیها السلام تنظر فی وجهه وتندبه وتبکی۔

(بحار ج ۲۲ ص ۴۷۷ والارشاد للمفید ص ۹۴ و اعلام الوری ص ۸۲)

ایک طولانی حدیث میں آیا ہے کہ رسول خداؐ کا وقت رحلت تھا امیر المومنین حضرتؑ کے ساتھ بیٹھے تھے جب روح بدن سے جدا ہو رہی تھی تو علیؑ سے فرمایا: یا علیؑ! میرے سر کو اپنے دامن میں رکھو کہ فرمان خدا کا وقت آگیا ہے۔ جب میری روح بدن سے خارج ہو تو اس کو پکڑ لینا اور اپنے چہرے کو اس کے ساتھ مس کر لینا۔ پس مجھے قبلہ کی طرف کر دینا اور میرے کاموں کو انجام دینا شروع کر دینا۔ سب لوگوں سے پہلے میری نماز جنازہ پڑھنا۔ مجھ سے جدا نہ ہونا حتیٰ کہ مجھے دفن کر دینا اور خدا سے مدد مانگنا۔" علیؑ نے سر کو دامن میں رکھا۔ حضرتؐ عالم سکرات میں پہنچے، فاطمہؑ نے جب چہرہ دیکھا تو رو کر نوحہ پڑھنے لگیں۔

علیؑ کو رسول معظمؐ کا سپرد خدا کرنا

فی اللیلۃ التی قبض رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلّم... قال علی علیہ السّلام، فما لبثت أن نادتنی فاطمۃ علیہا السّلام فدخلت علی النبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم وھو یجود بنفسہ، فبکیت ولم أملك نفسی حین رأیتہ بتلك الحال یجود بنفسہ، فقال لی: ما یبکیك یا علی؟ لیس ھذا أوان البکاء، فقد حان الفراق بینی وبینك، فاستودعك اللہ یا أخی، فقد اختار لی ربی ما عندہ، وانما بکائی وغمی وحزنی علیك وعلی ھذہ أن تضیع بعدی فقد أجمع القوم علی ظلمکم، وقد استودعکم اللہ و قبلکم منی ودیعۃ یا علی، انی قد أوصیت فاطمۃ ابنتی بأشیاء وامرتھا أن تلقیھا إلیك فانفذھا فھی الصادقۃ الصدوقۃ.. الخ

(بحار ج ۲۲ ص ۴۹۰ و ۴۹۱)

جس رات پیغمبر علیہ السّلام نے رحلت فرمائی۔ حضرت علیؑ نے کہا! لحظہ گزرا کہ فاطمہؑ نے مجھے بلایا۔ میں رسول خدؐا کے قریب آیا تو دیکھا کہ حالت احتضار میں ہیں۔ جب میں نے رسول خدؐا کو اس حال میں دیکھا تو بے اختیار گریہ شروع کر دیا۔ رسول خدؐا نے فرمایا! یا علیؑ! روتے کیوں ہو؟ اب رونے کا وقت نہیں۔ میرے اور آپ کے درمیان جدائی کا وقت بالکل قریب ہے۔ میرے بھائی میں آپ کو خدا کے سپرد کرتا ہوں۔ اے میرے پروردگار! جو تیرے پاس ہے وہ برگزیدہ ہے۔ میرا گریہ، غم واندوہ صرف آپ کیلئے اور اپنی بیٹی کے لیے ہے۔ کہ میرے بعد آپ کی جو حالت ہوگی۔ کیونکہ یہ لوگ سب آپ پر ظلم کرنے میں اکٹھے ہو جائیں گے

میں آپ کو سپرد خدا کرتا ہوں۔ یا علیؑ! میری امانت آپکے پاس ہے۔ میں نے اپنی بیٹی فاطمہؑ کو بہت ساری چیزیں بتائی ہیں وہ تمہیں بتائیں گی، آپ ان پر عمل کرنا، وہ سچی اور راست گو ہیں۔

علیؑ کو ہدایاتِ رسولؐ

وکان فی وصیتہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم: یاعلی! إصبر علی ظلم الظالمین فإن الکفر یقبل والردۃ والنفاق مع الاول منہم ثم الثانی وھو شر منہ وأظلم، ثم الثالث ثم الثالث۔ ثم یجتمع لک شیعۃ تقاتل بھم الناکثین والقاسطین والمتبعین واقنت علیھم، ھم الأحزاب وشیعتھم۔

(بحار ج ۲۲ ص ۴۸۹)

فرمایا کہ رسول خدا کی وصیت میں یہ بھی آیا ہے کہ یا علیؑ! ستم کاروں کے ظلم و ستم پر صبر کرنا ورنہ کفر واپس آجائے گا۔ ان کے بڑے بڑے آدمی مرتد اور منافق ہو جائیں گے۔ دوسرا پہلے سے بدتر اور بڑا ستم کار ہے۔ پھر تیسرا آئے گا پھر آپؑ کے پیرو آپ کے گرد جمع ہوں گے تو ان کی مدد میں عہد توڑنے والوں، ظالموں، گمراہی کے پیچھے چلنے والوں سے جنگ کریں گے۔ ان پر لعنت کرنا کیونکہ یہ سب شیطان کے گروہ ہیں۔

علیؑ اور تدفین رسولؐ

وبھذا الأسناد عن أحمد بن محمد بن عمار العجلی الکوفی عن عیسی الضریر عن الکاظم عن أبیہ قال: قال علی علیہ السلام

لرسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم: یارسول اللہ امرتنی أن أصیرك فی بیتك إن حدث بك حدث؟ قال: نعم یاعلی، بیتی قبری، قال علی: نقلت بأبی وامی فحد لی أی النواحی أصیرك فیہ؟ قال: انك مسخر بالموضع وتراہ، الخ۔

(بحارج ۲۲ ص ۴۹۴)

اسی سند سے نقل ہے کہ علیؑ نے پیغمبر اکرمؐ سے عرض کیا "یارسول اللہؐ! مجھے فرمائیے کہ اگر کوئی واقعہ یا حادثہ رونما ہو جائے تو اپنے گھر میں دفن کر دینا؟ فرمایا: ہاں یا علیؑ! میرا گھر ہی میری قبر ہے۔ علیؑ نے فرمایا: میرے ماں باپ آپ پر قربان ہوں۔ وہ مقام معین کریں"۔ فرمایا وہ آپ کے اختیار میں ہے اور آپ وہ مقام جانتے ہیں۔

علیؑ! مجھ سے پوچھتے اور لکھتے جائیے

عن علی بن أبی حمزة عن عمر بن أبی شعبہ قال: لما حضر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم الموت دخل علیہ علی علیہ السلام فأدخل رأسہ معہ، ثم قال: یا علی، إذا أنا مت فاغسلنی وکفنی ثم أقعدنی وسائلنی واُکتب۔

(بحارج ۴۰ ص ۲۱۳ والخرائج والجرائح ص ۱۳۲)

علیؑ بن ابی حمزہ، عمر بن ابی شعبہ سے نقل کرتا ہے کہ جب رحلت پیغمبرؐ کا وقت قریب آیا تو حضرت علیؑ رسول پاک کے قریب آئے، رسول معظمؐ حضرت علیؑ کے قریب اپنا سر لے گئے اور فرمایا: یا علیؑ! میرے دنیا سے جانے کے بعد مجھے غسل دینا، کفن دینا۔ اسوقت مجھے بٹھا دیں اور مجھ سے سوال کرو اور لکھتے جائیں۔

فصل چہارم

حضرت علیؑ، فاطمہؑ، حسنؑ و حسینؑ کی خصوصیات

علیؑ خدا کے حضور ممتاز ہیں

عن معاذ بن جبل قال: قال النبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم: یا علی أخصمك بالنبوة ولا نبوة بعدی، وتخصم الناس بسبع ولا یحاجك فیها أحد من قریش: أنت أولهم ایماناً بالله، وأوفاهم بعهد الله وأقومهم بأمر الله، وأقسمهم بالسوية، وأعدلهم في الرعية، وابصرهم بالقضية وأعظمهم عند الله مزية۔

(فضائل الخمسہ ج ۲ ص ۲۲۴، حلیۃ الاولیاء لابی نعیم ج ۱ ص ۶۵، ریاض النضرۃ ج ۲ ص ۱۸۹)

معاذ بن جبل سے منقول ہے کہ رسول خداؐ نے فرمایا: یا علیؑ! میں آپ سے نبوت کے بارے میں احتجاج کروں گا۔ میرے بعد کوئی پیغمبر نہ آئے گا۔ اور آپ لوگوں سے سات چیزوں پر احتجاج کر سکتے ہیں۔ ان میں کوئی قریشی آپ کے ساتھ احتجاج کا اہل نہیں۔ آپ پہلے شخص ہیں کہ خدا پر ایمان لائے اور سب سے زیادہ اپنے عہد پر وفادار ہیں، سب سے زیادہ فرمان خدا کی اطاعت کرنے والے ہیں تقسیم کے وقت سب سے زیادہ مساوات کا خیال رکھتے ہیں۔ رعیت میں سب سے زیادہ عدل کرنے والے اور قضاوت میں سب سے زیادہ بینا ہیں۔ لہذا آپ کا امتیاز خدا کے نزدیک سب سے زیادہ ہے۔"

علیؑ روز قیامت بھی ممتاز مہمان ہوں گے

عن أبی سعید الخدری قال: قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم لعلی علیہ السلام وضرب بین کتفیہ: یا علی، لك سبع خصال لا یحاجك فیہن احد یوم القیامۃ: أنت أول المؤمنین باللہ ایماناً وأوفاہم بعہد اللہ، وأقومہم بامر اللہ، وأرأفہم بالرعیۃ، وأقسمہم بالسویۃ، وأبصرہم بالقضیۃ، وأعظمہم مزیۃ یوم القیامۃ۔ (فضائل الخمسۃ ج ۲ ص ۲۲۴، حلیۃ الاولیاء ج ۱ ص ۶۶)

ابو سعید خدری سے منقول ہے کہ جب رسول خداؐ اپنا ہاتھ علیؑ کے کاندھے پر رکھے ہوئے تھے فرمایا: یا علیؑ! آپ میں وہ سات خصلتیں ہیں کہ کوئی بھی روز قیامت آپ کے ساتھ احتجاج نہ کرے گا۔ آپ مؤمنین میں وہ پہلے شخص ہیں کہ خدا پر ایمان لائے۔ عہد خدا پر وفادار، فرمان خدا کے اطاعت گزار، سب سے زیادہ اپنی رعیت پر مہربان، تقسیم کے وقت سب سے زیادہ عدالت پر عمل پیرا، قضاوت میں سب سے زیادہ ہوشیار اور روز قیامت سب سے زیادہ ممتاز ہوں گے۔

علیؑ کی اطاعت، اطاعت رسولؐ ہے

عن علی بن زید حسن بن الحسین عن أبیہ عن جدہ علیہم السلام قال: سمعت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم یقول: یا علی: والذی فلق الحبۃ وبرء النسمۃ انك لافضل الخلیفۃ بعدی، یا علی، أنت وصیی، وامام أمتی، من أطاعك أطاعنی ومن عصاك عصانی۔ (بحار ج ۳۸ ص ۹۰، امالی شیخ ص ۹)

علی بن زید، علی بن الحسینؑ سے وہ اپنے آباء اور دادا سے نقل کر کے فرماتے ہیں کہ رسول خداؐ نے فرمایا: یا علیؑ! قسم ہے اس خدا کی جس نے دانہ کو چیر کر درخت پیدا کیا اور جو بندوں کا خالق ہے۔ آپ میرے بعد میرے بہترین خلیفہ، میرے وصی اور میری امت کے پیشوا ہیں جس نے آپ کی اطاعت کی اس نے میری اطاعت کی اور جو آپ کا نافرمان ہے وہ میرا نافرمان ہے۔"

علیؑ سید العرب اور سید البشر ہیں

عن عبد اللّٰہ بن عبد الرحمن الیشکری عن أنس قال: بینا أنا أوضی، رسول اللّٰہ إذ دخل علی علیہ السلام، فجعل یأخذ من وضوئہ فیغسل بہ وجھہ، ثم قال، أنت سید العرب، فقال: یا رسول اللّٰہ أنت رسول اللّٰہ وسید العرب، قال: یا علی، أنا رسول اللّٰہ وسید ولد آدم وأنت أمیر المؤمنین وسید العرب۔

(بحار ج ۳۸ ص ۱۸، امالی شیخ ص ۲۵)

عبد اللہ بن عبد الرحمن، انس سے نقل کرتے ہیں کہ ایک دن حضرت رسولؐ وضو فرما رہے تھے میں پانی ڈال رہا تھا اس وقت حضرت علیؑ تشریف لائے۔ اور رسول خداؐ کے وضو سے گرنے والے پانی کو لیتے اور منہ دھوتے تھے۔ رسول خداؐ نے فرمایا: آپ عرب کے سردار ہیں"۔ علیؑ نے عرض کیا: رسول خدا! آپ اللہ کے رسول اور عرب کے سردار ہیں"۔ حضور نے فرمایا: یا علیؑ! میں خدا کا فرستادہ اور آدمؑ کے فرزندوں کا سردار ہوں اور آپ امیر مومنان اور سردار عرب ہیں"۔

ث

رسول خدا کے بعد لوگوں کے رہنما حضرت علیؑ ہیں

روی عن عباس أنه قال: لما نزلت الآية قال رسول الله صلى الله عليه وآله وسلم أنا المنذر وعلي الهادي من بعدي، يا علي بك يهتدي المهتدون۔

(بحار ج ۲۳ ص ۲ و تفسیر کشاف و مستدرک ج ۳ ص ۳۰ حیدرآباد و احقاق ص (۸ و ص ۲۱) الخ و تفسیر فخر رازی ج ۲۱ ص ۴ ط سنۃ ۱۳۵۷ و ینابیع المودۃ ص ۸۱ و ص ۲۱)

ابن عباس سے منقول ہے کہ جب آیت "انما انت منذر..." نازل ہوئی تو رسول خدا نے فرمایا: میں ڈرانے والا ہوں اور علیؑ میرے بعد ہدایت کرنے والے ہیں۔ یا علیؑ! طالبانِ ہدایت کو آپ کی وجہ سے ہدایت ہوئی ہے۔"

علیؑ چمکتے چہرے والوں کے امام ہیں...

عن الثمالي قال: سمعت أبا جعفر عليه السلام يقول: دعا رسول الله صلى الله عليه وآله وسلم بطهور، فلما فرغ أخذ بيد علي عليه السلام فالزمها يده، ثم قال: انما أنت منذر ثم ضم يده إلى صدره وقال: لكل قوم هاد، ثم قال: يا علي، أنت أصل الدين ومنار الايمان وغاية الهدى وقائد الغر المحجلين، أشهد بذلك۔

(بحار ج ۲۳ ص ۳ و بصائر الدرجات ص ۱۰)

ثمالی سے منقول ہے کہ میں نے امام محمد باقرؑ سے سنا ہے کہ فرماتے ہیں: ایک دن رسول خدا نے طہارت کیلئے پانی منگوایا، جب فارغ ہوئے تو علیؑ کا ہاتھ پکڑا اور اپنے ہاتھ میں رکھا، پھر فرمایا: آپ ڈرانے والے ہیں۔ اس وقت علیؑ کے ہاتھ کو سینے

سے لگایا اور فرمایا: ہر قوم کا کوئی ہادی ہوتا ہے۔ یا علیؑ! آپ دین کی بنیاد، ایمان کا منارہ ہدایت کی انتہاء اور چمکتے ہوئے چہروں والوں کے امام ہیں۔ میں اس بات کی گواہی دوں گا۔"

علیؑ خاتم الوصیین ہیں

عن مقاتل بن سليمان عن الصادق عن آبائه عليهم السلام قال: قال رسول الله صلى الله عليه وآله وسلم لعلي بن أبي طالب عليه السلام: يا علي، أنت مني بمنزلة هبة الله من آدم، وبمنزلة سام من نوح، وبمنزلة إسحاق من ابراهيم، وبمنزلة هارون من موسى، و بمنزلة شمعون من عيسى إلا أنه لا نبي بعدي، يا علي أنت وصيي و خليفتي، فمن جحد وصيتك وخلافتك فليس مني ولست منه، وأنا خصمه يوم القيامة. يا علي، انت أفضل أمتي فضلاً، وأقدمهم سلماً، وأكثرهم علماً، وأوفرهم حلماً، وأشجعهم قلباً، وأسخاهم كفاً. يا علي، أنت الامام بعدي والأمير، وأنت الصاحب بعدي الوزير، ومالك أمتي من نظير. يا علي، أنت قسيم الجنة والنار، بمحبتك يعرف الأبرار من الفجار ويميز بين الأشرار والأخيار، وبين المؤمنين والكفار۔

(بحار ج ۳۷ ص ۲۵۴، أمالی صدوق ص ۲۹)

مقاتل بن سلیمان امام جعفر صادقؑ سے نقل فرماتے ہیں کہ رسول خدا نے فرمایا: یا علیؑ! آپ میرے لیے ایسے ہیں جیسے ہبت اللہ آدمؑ کے لیے، سام نوحؑ کے لیے

اسحاقؑ ابراہیمؑ کے لیے، ہارونؑ موسیٰؑ کے لیے اور شمعونؑ عیسیٰؑ کے لیے تھے صرف یہ کہ میرے بعد کوئی نبی نہیں ہوگا۔ یا علیؑ! آپ میرے وصی اور جانشین ہیں۔ جو آپ کی وصایت و خلافت کا انکار کرے مجھ سے نہیں اور نہ میں اس سے ہوں۔ روزِ قیامت اس سے پوچھوں گا۔ یا علیؑ! آپ تمام سے افضل، اسلام قبول کرنے میں سبقت کی۔ سب سے زیادہ عقل مند، بردبار، شجاع، سخاوت مند ہیں۔ یا علیؑ! آپ میرے بعد راہنما ہیں۔ میرے بعد صاحب اختیار ہیں اور امت میں آپ کی مثل کوئی نہیں۔ یا علیؑ! آپ بہشت و دوزخ کو تقسیم کرنے والے ہیں۔ آپ کی محبت کے ذریعے نیک لوگ برے لوگوں سے پہچانے جاتے ہیں، آپ کی وجہ سے، نیک، بد، مومن اور کافر میں پہچان ہوتی ہے۔

عن أحمد بن الحسين البغدادي، عن الرضا عن آبائه عن علي صلوات الله عليهم قال: قال رسول الله صلى الله عليه وآله وسلم: يا علي، ما سألت ربي شيئاً إلا سألت لك مثله، غير أنه قال لا نبوة بعدك، أنت خاتم النبيين وعلي خاتم الوصيين۔

(بحار ج ۳۹ ص ۳۶، عیون اخبار الرضا ص ۲۲۹)

احمد بن حسین بغدادی، امام رضاؑ سے نقل کرتے ہیں کہ رسول پاکؐ نے فرمایا: یا علیؑ! میں نے جو بھی اپنے رب سے مانگا آپ کے لیے بھی وہی کچھ لیا سوائے اس کے کہ اس نے کہا آپ کے بعد نبوت نہیں، آپ خاتم النبیینؐ اور علیؑ خاتم الوصیین ہیں۔

یا علی أنت أخي ووصيي وخليفتي من بعدي وقاضي ديني

(غایۃ المرام بحرانی ج ۱ ص ۳۹۳ و ۶، فتح الکبیر شیخ یوسف شہابی ۲ ص ۹۴، حیاۃ الحیوان للدمیری ج ۱ ص ۸۸، تاریخ آل محمد بہجت آفندی ص ۵۴، نہج البلاغۃ ابن ابی الحدید ج ۳ ص ۲۵۷، ینابیع المودۃ ص ۹۵، اسد الغابۃ ابن اثیر ج ۲ ص ۲۲،

احقاق ج ۶ ص ۴۷۵، تحفۂ شناہیہ ص ۱۶۵، مجمع الزوائد ج ۹ ص ۲۲۱، فضائل الخمسہ ج ۳ ص ۲۷، امالی صدوق ۳۱ و ۳۲، الاصابہ عسقلانی ج ۲ ص ۲۳۴)

پیغمبرؐ نے فرمایا: یا علیؑ! آپ میرے بھائی اور وصی ہیں، میرے بعد میرے جانشین اور میرے قرضے ادا کرنے والے ہوں گے۔ یا علیؑ! آپ میرے بھائی اور میں آپکا بھائی ہوں۔

علیؑ مومنوں کے سردار اور متقیوں کے پیشوا ہیں

عن عکرمة عن ابن عباس قال: قال رسول اللّٰه صلی اللّٰه علیه و آله وسلم لعلی بن أبی طالب ذات یوم وهو فی مسجد قبا والانصار مجتمعون: یا علی، أنت أخی و أنا أخوك، یا علی، أنت وصیی وخلیفتی و امام أمتی بعدی، والی اللّٰه من والاك و عادی اللّٰه من عاداك، وأبغض اللّٰه من ابغضك ونصر من نصرك وخذل من خذلك، یا علی، أنت زوج ابنتی وابو ولدی، یا علی، انه لما عرج بی إلی السماء عهد إلی ربی فیك ثلاث کلمات فقال: یا محمد، قلت: لبیك ربی وسعدیك تبارکت وتعالیت، فقال إن علیاً امام المتقین وقائد الغر المحجلین ویعسوب المؤمنین۔

(بحار ج ۳۸ ص ۱۰۲، امالی الصدوق ص ۳۱۲)

عکرمہ بن عباس سے نقل کرتے ہیں کہ ایک دن رسول پاک مسجد قبا میں تھے (انصار بھی وہاں بیٹھے ہوئے تھے) آپ نے فرمایا: یا علیؑ! میں آپ کا بھائی اور آپ میرے بھائی ہیں۔ یا علیؑ! آپ میرے وصی، میرے جانشین اور میرے بعد میری امت کے پیشوا ہوں گے۔ خدا آپ کے دوست کو دوست رکھے گا، اور آپ کے مخالف کو مخالف سمجھے گا۔ آپ کے ناصر کی نصرت کرے گا، جو آپ کی نصرت نہ کرے گا، خدا

اس کو رسوا اور ذلیل کرے گا۔ یا علیؑ! آپ میری بیٹی کے شوہر، میرے بیٹوں کے باپ ہیں۔ یا علیؑ! جب مجھے آسمانوں پر لے گئے تو پروردگار نے آپ کے بارے میں تین چیزوں کی سفارش کی اور فرمایا کہ اے محمدؐ! میں نے کہا لبیک! اے پروردگار بلند مرتبہ۔ تو فرمایا! علیؑ پیشوا ہے متقیوں کا۔ اور چمکنے والی پیشانیوں کا رہبر اور مؤمنوں کا سردار ہے۔

امامت علیؑ کا انکار میری نبوت کا انکار ہے

عن سلیمان بن مهران عن جعفر بن محمد عن آبائه عن علی علیه السلام قال: لما حضرت رسول الله صلی الله علیه وآله وسلم الوفاة دعانی فلما دخلت علیه قال لی: یا علی، أنت وصیی وخلیفتی علی اهلی وامتی فی حیاتی و بعد موتی، ولیك ولیی و ولیی ولی الله، و عدوك عدوی وعدوی عدو الله یا علی، المنكر لامامتك بعدی كالمنكر لرسالتی فی حیاتی، لأنك منی وأنا منك، ثم أدنانی فاسر إلی الف باب من العلم كل باب یفتح ألف باب۔

(بحار ج ۲۲ ص ۴۶۳۔ خصال ج ۲ ص ۱۷۹ و ۱۸۰)

جعفرؑ بن محمدؐ اپنے آباء کے ذریعے حضرت علیؑ سے نقل فرماتے ہیں۔ جب رحلت رسولؐ کا وقت آیا تو مجھے بلایا گیا، میں حضورؐ کے پاس گیا تو فرمایا! یا علیؑ! آپ میری زندگی اور میرے بعد میرے وصی، جانشین ہیں۔ آپ کا دوست میرا دوست ہوگا۔ آپ کا دشمن میرا دشمن اور میرا دشمن اللہ کا دشمن ہوگا۔ یا علیؑ! میرے بعد جو آپ کی امامت کا انکار کرے وہ ایسے ہے جیسے میری زندگی میں کوئی میری نبوت کا انکار کرے کیونکہ آپ مجھ سے ہیں اور میں آپ سے ہوں۔ پھر رسول خداؐ نے مجھے اپنے

نزدیک کیا اور ہزار علم کے باب کہ ہر باب سے ہزار باب نکل سکتے تھے" مجھے سکھائے۔

خدا نے محمدؐ و علیؑ کو اپنے نور سے پیدا کیا ہے

عن ابن عباس قال : سمعت رسول اللّٰہ صلی اللّٰہ علیہ وآلہ وسلم یخاطب علیاً علیہ السلام : یا علی، إن اللّٰہ تبارک وتعالی کان ولا شیء معہ ، فخلقنی وخلقك زوجین من نور جلالہ ، فکنا أمام عرش رب العالمین ، نسبح اللّٰہ ونقدسہ ونحمدہ ونھللہ، وذلك قبل أن یخلق السماوات والأرضین ۔

(بحار ج ۵۷ ص ۱۶۸)

ابن عباس سے منقول ہے کہ کہا: میں نے رسول پاکؐ کو علیؑ کے بارے میں یہ فرماتے ہوئے سنا کہ اے علیؑ! خداوند ازلی ہے۔ کوئی چیز اس کے ساتھ نہ تھی۔ اس نے مجھے اور آپ کو اپنے نور جلال سے پیدا کیا۔ ہم پروردگار کے عرش کے سامنے تسبیح و تقدیس کرتے تھے۔ اس کی حمد اور تہلیل میں مشغول تھے۔ یہ اس وقت کی بات ہے جب نہ زمین تھی نہ آسمان"۔

فقر علیؑ والوں کا اثاثہ ہے

عن الأصبغ قال کنت عند أمیر المؤمنین علیہ السلام قاعداً فجاء رجل فقال : یا أمیر المؤمنین، واللّٰہ إنی لاحبك فی اللّٰہ ، فقال صدقت إن طینتنا مخزونۃ أخذ اللّٰہ میثاقھا من صلب آدم علیہ السلام فاتخذ للفقر جلباباً فانی سمعت رسول اللّٰہ صلی اللّٰہ علیہ وآلہ وسلم یقول : واللّٰہ یا علی ، إن الفقر لأسرع إلی

محبیك من السیل إلی بطن الوادی۔

(بحار ج ۲۷ ص ۴۷)

اصبغ سے نقل ہے کہ میں امیرالمؤمنین کے پاس بیٹھا تھا۔ ایک شخص آیا اور کہا یا امیرالمؤمنین! خدا کی قسم میں آپ کو خدا کے لیے دوست رکھتا ہوں۔ امیرالمؤمنین نے فرمایا تو سچ کہتا ہے۔ ہماری سرشت مخزون ہے۔ خدا نے صلب آدمؑ سے یہ وعدہ لیا ہے کہ نیازمندی کا لباس پہنو، کیونکہ میں نے رسول خدا سے سنا ہے کہ فرمایا: یا علیؑ! خدا کی قسم! فقر اور پریشانی بہت جلدی آپ کے دوستوں کی طرف آ رہے ہیں جیسے سیلاب دروں میں آتا ہے۔

شیعان علیؑ کے لیے آخرت کا خوف و ہراس نہیں

عن معاویہ بن عمار عن جعفر عن أبیه عن جده علیهم السلام قال: قال رسول اللّٰه صلی اللّٰه علیه وآله وسلم: یا علی لقد مثلت لی امتی فی الطین حتی رأیت صغیرهم وکبیرهم ارواحا قبل أن یخلق الأجساد، وإنی مررت بك وبشیعتك فاستغفرت لكم، فقال علی: یا نبی اللّٰه، زدنی فیهم، قال: نعم یا علی، تخرج انت وشیعتك من قبورکم ووجوهکم کالقمر لیلة البدر، وقد خرجت عنکم الشدائد وذهبت عنکم الأحزان، تستظلون تحت العرش یخاف الناس ولا تخافون ویحزن الناس ولا تحزنون، وتوضع لکم مائدة والناس فی الحساب۔

(البحار ج ۶۸ ص ۲۷ وبصائر الدرجات ص ۸۴)

معاویہ بن عمار، امام جعفر صادقؑ سے نقل فرماتے ہیں کہ رسول خدا نے فرمایا:

یا علیؑ! میری امت مٹی میں میرے لیے مجسم ہوئی۔ میں نے ان کی روح کو بدنوں میں داخل ہونے سے پہلے دیکھا آپ اور آپ کے شیعوں کے پاس سے گزرا آپ کے لیے بخشش کی دعا کی۔ علیؑ نے پوچھا: یا رسول اللہ! اس سے زیادہ مجھے اپنے شیعوں کے متعلق بتائیں۔ فرمایا: یا علیؑ! آپ اور شیعہ اس حال میں قبروں سے نکلو گے کہ آپ کے چہرے چودھویں کے چاند کی طرح چمک رہے ہوں گے۔ آپ سے سختیاں دور ہوں گی۔ آپ کے غم دور ہوں گے۔ سایہ عرش میں مستقر ہوں گے۔ لوگ خوف و ہراس میں ہوں گے لیکن آپ کو خوف و وحشت نہ ہوگی۔ لوگ غم و اندوہ میں ہونگے جبکہ آپ غم و اندوہ سے دور ہوں گے۔ آپ کے لیے ایک بڑا دسترخوان بچھایا جائے گا جبکہ لوگ ابھی تک حساب دے رہے ہوں گے۔

محمدؐ و علیؑ ایک شجر ہیں

عن عبد اللہ بن محمد بن عقیل عن جابر بن عبد اللہ قال: سمعت یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم یقول لعلی: یا علی، الناس من شجر شتی و انا و أنت من شجرۃ واحدۃ، ثم قرأ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم: وجنات من أعناب وزرع ونخیل صنوان وغیر صنوان، یسقی بماءٍ واحدٍ هذا حدیث صحیح الاسناد۔

(احقاق ج ۵ ص ۲۵۶ والمستدرک ج ۲ ص ۲۴۱)

گروہ علماء سے حافظ ابو عبد اللہ محمد نیشاپوری شفاعی نے حسین بن علی سے نقل کیا کہ ہمیں حدیث بتائی۔ ابو العباس احمد بن محمد نے اور اس کو حدیث سنائی۔ ہارون بن حاتم نے اور انہوں نے عبد الرحمن بن ابی حماد سے سنا کہ اسحاق، یوسف سے بیان کرتے

ہیں اور وہ عبد بن محمد بن عقیل سے وہ جابر بن عبد اللہ العسکری سے کہ رسول خدؐا سے میں نے سنا کہ فرما رہے تھے: یا علیؑ! لوگ کئی درختوں سے ہیں اور میں اور آپ ایک درخت سے ہیں۔ پھر رسول اکرمؐ نے اس آیت کی تلاوت کی۔

وجنات من أعناب وزرع ونخيل صنوان وغير صنوان يسقى بماءٍ واحد۔

علیؑ مقرب خدا و رسولؐ ہیں

وجاء فی خطبة الحسن بن علی علیه السلام فی توصیف أبیه: وقد قال رسول الله علیه وآله وسلم حین أمره أن یسیر إلی أهل مكة ببرائة: سر بها یا علی، فانی أمرت أن لا یسیر بها إلا أنا أو رجل منی، فعلی من رسول الله ورسول الله منه، وقال له حین قضی بینه وبین جعفر وبین زید بن حارثة فی ابنة حمزة: وأما أنت یا علی، فرجل منی وأنا منك، وأنت ولی كل مؤمن بعدی فصدق رسول الله صلی الله علیه وآله وسلم ووقاه بنفسه فی كل موطن یقدمه رسول الله وفی كل شدیدة ثقة منه وطمانینة إلیه، لعلمه بنصیحته لله ولرسوله، وإنه أقرب المقربین من الله ورسوله، وقد قال الله عز وجل: "السابقون السابقون اولئك المقربون"۔

(بحارج ۲۷ ص ۱۵۲ وکتاب البرہان)

امام حسنؑ اپنے خطبہ میں بابا کی تعریف کرتے ہیں کہ جب رسول خدؐا نے امیرالمؤمنین کو حکم دیا کہ سورۃ برأت مکہ کے لوگوں کے لیے لے جائیں اور فرمایا: یا علیؑ! مجھے حکم ہوا ہے کہ یہ سورہ یا خود یا وہ شخص جو مجھ سے ہے لے جائے۔ علیؑ رسول خدؐا سے

ہیں اور رسول علیؑ سے ہیں۔ رسول خدا نے جب علیؑ، جعفر، زید بن حارثہ کے درمیان حمزہ کی بیٹی کے متعلق جو فیصلہ کیا تو فرمایا اے علیؑ! تو مجھ سے اور میں تجھ سے ہوں آپ میرے بعد مؤمنوں کے سرپرست ہوں گے۔ علیؑ نے رسول خدا کی تصدیق کی۔ جہاں رسول جاتے تھے وہاں اپنی جان کی پروا کیے بغیر ان کی حفاظت کرتے تھے۔ کیونکہ رسول کو وثوق اور اطمینان تھا وہ خیر خواہ تھے۔ اور بندوں میں خدا اور رسول کے سب سے زیادہ قریب علیؑ تھے۔ خدا نے فرمایا، سبقت کرنے والے مقرب ہیں۔

شان علیؑ میں قصر وغلو کرنے والا جہنمی ہے

عن علی علیہ السلام أنہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم قال: یا علی، فیك مثل عیسٰی بن مریم أبغضتہ الیھود حتی بھتت أمہ، وأحبتہ النصاری حتی أنزلوہ بالمنزلۃ التی لیست لہ، یا علی، یدخل النار فیك رجلان: محب مفرط ومبغض مفرط، کلاھما فی النار۔

(بحار ج ۴۰ ص ۷۹)

حضرت علیؑ سے منقول ہے کہ رسول خدا نے فرمایا: یا علیؑ! عیسٰیؑ کے ساتھ آپ ایک مشابہت رکھتے ہیں۔ یہودیوں نے انکی دشمنی کی حتی کہ ان کی ماں پہ تہمت لگائی۔ عیسائی کو دوست رکھتے۔ لہذا ایک منزل و شان کے قائل ہو گئے۔ جو منزلت عیسٰیؑ کی نہ تھی۔ یا علیؑ! دو شخص تمہارے بارے جہنم میں جائیں گے۔ وہ شخص جو تیری محبت میں بہت آگے نکل جائے اور وہ شخص جو تمہارے حق میں کوتاہی کرتا ہے دونوں جہنم میں جائینگے۔

کوئی شخص بھی سوائے میرے یا آپکے ہمارا یہ پیام نہیں پہنچا سکتا

السیوطی فی الدر المنثور فی ذیل تفسیر قولہ تعالٰی: براءۃ من اللہ و

رسوله، قال: وأخرج ابن حبان وابن مردويه عن أبي سعيد الخدري قال: بعث رسول الله صلى الله عليه وآله وسلم أبا بكر يؤدي عنه براءة، فلما أرسله بعث إلى علي عليه السلام فقال: يا علي، إنه لا يؤدي عني إلا انا أو أنت، فحمله على ناقته العضباء فسار حتى لحق بأبي بكر، فأخذ منه براءة فأتى ابو بكر النبي صلى الله عليه وآله وسلم وقد دخله من ذلك مخافة أن يكون قد انزل فيه شيء، فلما أتاه قال: مالي يا رسول الله؟ (وساق الحديث) إلى أن ذكر قول النبي صلى الله عليه وآله وسلم: لا يبلغ عني غيري أو رجل مني.

(فضائل الخمسہ ج ۲ ص ۳۴۷ و تفسیر الدر المنثور، کنز العمال ج ۶ ص ۳۹۹)

سیوطی تفسیر درمنثور میں اس آیت "برائۃ من اللہ ورسولہ" کی تفسیر میں لکھتے ہیں کہ ابن حبان اور ابن مردویہ، ابوسعید خدری سے نقل کرتے ہیں کہ رسول خداؐ نے ابوبکر کو بھیجا کہ مشرکین کے پاس براءۃ پڑھے۔ جب ابوبکر کو روانہ کر دیا، کسی کو علیؑ کے پاس بھیجا اور فرمایا یا علیؑ کہ اپنا پیغام میں خود یا آپ کے سوا کوئی نہیں پہنچا سکتا پس ان کو اپنی ناقہ "عضبا" پر سوار کیا۔ علیؑ روانہ ہو گئے حتیٰ کہ ابوبکر کو جا پہنچے۔ سورۃ برائت ان سے لی۔ ابوبکر خوف کے مارے کہ شاید میرے متعلق کوئی آیت نازل ہو گئی، رسول خداؐ کے پاس آئے اور کہا اے پیغمبر خدا! کیا ہوا ہے؟ پیغمبرؐ نے فرمایا کوئی بھی میرا پیغام نہیں پہنچا سکتا سوائے اپنے یا جو مجھ سے ہے۔"

یا علیؑ آپ میرے بعد امت پر حجت خدا ہیں

عن سليمان بن مهران عن الصادق عن آبائه عليهم السلام قال: قال

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم: یاعلی، أنت اخی وأنا اخوك یاعلی أنت منی و أنا منك، یا علی أنت وصیی وخلیفتی وحجة اللہ علی أمتی بعدی. لقد سعد من تولاك وشقی من عاداك۔

(بحار ج ۳۸ ص ۱۰۳ و ۱۰۲، امالی الصدوق ص ۲۱۷)

سلیمان بن مہران امام جعفر صادقؑ سے نقل فرماتے ہیں کہ رسول خداؐ نے فرمایا: یا علیؑ! آپ میرے بھائی ہیں اور میں آپ کا بھائی ہوں۔ یا علیؑ! آپ مجھ سے ہیں اور میں آپ سے ہوں۔ یا علیؑ! آپ میرے وصی اور جانشین ہیں۔ میرے بعد میری امت پر حجت خدا ہوں گے، جو آپ سے دوستی رکھے گا نیک بخت ہوگا۔ جو دشمنی کرے گا وہ بدبخت ہوگا۔

عن التمیمی عن الرضا آبائہ علیہم السلام قال قال النبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم یاعلی أنت تبری ذمتی وانت خلیفتی علی أمتی۔ (بحار ج ۳۸ ص ۱۱۲، عیون أخبار الرضا ص ۲۲۱)

تمیمی، امام رضاؑ سے نقل کرتے ہیں، پیغمبر خداؐ نے فرمایا۔ یا علیؑ! آپ میرا قرضہ ادا کریں گے اور میرے جانشین ہیں۔

امیر المؤمنین کا لقب علیؑ کیلئے مخصوص ہے

عن محمد بن سلیمان عن أبیہ عن أبی عبد اللہ علیہ السلام: إن علیاً مرض فعادہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم وعلی أهل بیتہ وأمر هؤلاء فعادوہ، وقال لهم: سلموا علیہ بامرة المؤمنین فقام أبوبکر وعمر وعثمان فقالوا: أمن اللہ أو من رسولہ؟ فقال لهم رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم: من اللہ ومن رسولہ،

قال: فانطلقوا فسلموا علیه بإمرة المؤمنین، فدخل علیهم
رسول اللّٰہ صلی اللّٰہ علیہ وآلہ وسلم وعلی أھل بیتہ وھم عندہ
فقال لہ: یاعلی، ما قالوا لك؟ فقال: سلموا علی بإمرۃ المؤمنین
قال: فقال لھم: ان ھذا اسم نحلہ اللّٰہ علیاً، لیس ھو إلا لہ۔

(بحار ج ۳۷ ص ۳۲۲ وکشف الغمۃ)

محمد بن سلمان اپنے آبار کے ذریعے امام جعفر صادق سے نقل کرتے ہیں کہ فرمایا: کہ ایک دفعہ علیؑ بیمار تھے۔ رسولِ خدا عیادت کیلئے آئے اور اپنے ساتھیوں کو بھی کہا کہ عیادت کریں اور امیر المؤمنین کے عنوان سے ان کو سلام کریں۔ پس ابوبکر، عمر وعثمان اُٹھے اور کہا کیا ہم از طرف خدا یا از طرف رسول خداؐ سلام کریں۔ پاک رسولؐ نے فرمایا: خدا اور رسول دونوں کی طرف سے۔ پس وہ آئے اور امیر المؤمنین کے عنوان سے سلام کیا۔ پیغمبر خداؐ نے اسوقت فرمایا کہ وہ ابھی علیؑ کے پاس تھے" یا علیؑ! انہوں نے آپ کو کیا کہا ہے۔ علیؑ نے فرمایا کہ عنوان امیر المؤمنین سے سلام کیا ہے۔ رسول معظمؐ نے ان سے فرمایا کہ یہ نام وہ ہے جو اللہ نے علی علیہ السلام کو بخشتا ہے۔ انکے ساتھ مخصوص ہے۔

علیؑ زمین و آسمان پر امیر المومنین ہیں

عن عبد اللّٰہ بن طاؤس عن أبیہ عن ابن عباس قال: کنا جلوساً
مع النبی صلی اللّٰہ علیہ وآلہ وسلم إذ دخل علی ابن ابی طالب
علیہ السلام، فقال: السلام علیك یا رسول اللّٰہ، قال وعلیك
السلام یا أمیر المومنین ورحمۃ اللّٰہ وبرکاتہ، فقال علی علیہ
السلام: وأنت حی یا رسول اللّٰہ؟ قال: نعم وأنا حی یا علی، مررت

بنا أمس یوماً و أنا جبرئیل فی حدیث ولم تسلم، فقال جبرئیل علیه السّلام: ما بال أمیر المؤمنین مر بنا ولم یسلم، أما واللہ لو سلم لسررنا ورددنا علیه، فقال علی علیه السلام: یارسول اللہ، رأیتک و دحیة استخلیتما فی حدیث فکرهت أن أقطع علیکما، فقال له النبی صلّی اللہ علیه وآلہ وسلم أنه لم یکن دحیة و إنما کان جبرئیل، فقلت: یا جبرئیل کیف سمیته أمیر المومنین؟ فقال، کان اللہ أوحی إلی فی غزوة بدر ان اهبط علی محمد فامرہ أن یأمر أمیر المؤمنین علی بن ابی طالب أن یجول بین الصفین فسماہ بأمیر المومنین فی السماء، فانت یا علی امیر المؤمنین فی السماء، فانت یا علی أمیر المؤمنین فی الارض، لا یتقدمک بعدی إلا کافر، ولا یتخلف عنک بعدی الا کافر، وإن أهل السماوات یسمونک أمیر المؤمنین۔

(بحار ج ۳۷ ص ۳۰۷، مناقب آل أبی طالب ج ۱ ص ۵۴۷ و ۵۴۸)

عبداللہ بن طاؤس اپنے باپ کے ذریعے ابن عباس سے نقل کرتے ہیں کہ ایک دفعہ رسول اللہ کے پاس بیٹھے تھے۔ کہ علی بن ابی طالبؑ تشریف لائے۔ اور رسول اللہ پر سلام کیا۔ رسول اللہ نے فرمایا سلام، رحمت اور خدا کی برکات آپ پر ہوں اے امیر المومنین۔ علیؑ نے پوچھا یا رسول اللہ! کیا آپ زندہ ہیں۔ رسول خدا نے فرمایا؛ ہاں! زندہ ہوں یا علیؑ! کل آپ ہمارے پاس سے گزرے لیکن سلام نہ کیا میں اور جبرائیل آپس میں باتیں کر رہے تھے۔ جبرائیل نے پوچھا کہ امیر المؤمنین نے سلام کیوں نہیں کیا۔ خدا کی قسم اگر سلام کرتے تو ہم خوش ہو جاتے۔ اور جواب دیتے۔ علیؑ نے عرض کیا؛ یا رسول اللہ! میں نے دیکھا کہ آپ دحیہ سے

سے مصروف گفتگو تھے، اچھا نہ سمجھا کہ دخل اندازی کروں۔ رسول خدؐا نے فرمایا وہ دحیہ نہ تھے بلکہ جبرائیلؑ تھے۔ میں نے جبرائیل سے پوچھا کہ علیؑ کا امیرالمؤمنین نام کیوں رکھا ہے۔ جبرائیل نے کہا جنگ بدر میں خدا نے مجھے وحی کی کہ محمدؐ کے پاس آؤں۔ اس وقت خدا نے مجھے یہ فرمان دیا کہ امیرالمؤمنین علیؑ بن ابی طالبؑ کو کہہ دو کہ دو صفوں کے درمیان شجاعت دکھائیں۔ اس دن خدا نے علیؑ کو امیرالمؤمنین کا لقب عنایت کیا۔ اس لیے آپ یا علیؑ! آسمانوں پر امیرالمؤمنین ہیں یا علیؑ! اور زمین پر بھی امیرالمؤمنین ہیں۔ میرے سوا، کفار کے آپ پر سبقت کوئی نہ کرے گا نہ پیچھے رہے گا۔ آپ کا آسمانوں میں نام امیرالمؤمنین ہے۔

یا علیؑ! آپ کو خدا اور میرے سوا کوئی نہیں پہچانتا

روی فی الأخبار الکثیرة أنه قال رسول الله صلی الله علیه وآله وسلم: یا علی، ما عرف الله إلا أنا وأنت، وما عرفنی إلا الله وأنت وما عرفك إلا الله وأنا۔

(تحفۂ شاهیه ص ۱۱۴، روضة المتقین ج ۱۳ ص ۲۷۳ و ج ۵ ص ۴۹۲ و مناقب ابن شهر آشوب ج ۳ ص ۲۶۷)

اکثر روایات میں ذکر ہے کہ رسول اللہؐ نے فرمایا: یا علیؑ! خدا کو آپ اور میرے سوا کسی نے نہیں پہچانا ہے سوائے خدا اور آپ کے کسی نے نہیں پہچانا۔ اور آپ کو سوائے خدا اور میرے کسی نے نہیں پہچانا۔

یا علیؑ! آپ میرے حوض کے مالک ہیں

عن جابر بن عبد الله أنه قال: جاءنا رسول الله صلی الله علیه

وآلہ وسلم ونحن مضطجعون فی المسجد وفی یدہ عسیب رطب فقال ترقدون فی المسجد؟ قلنا: قد أجفلنا واجفل علی معنا، فقال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم: تعال یا علی، أنہ یحل لک فی المسجد ما یحل لی، ألا ترضی أن تکون منی بمنزلۃ ھارون من موسی الا النبوۃ؟ والذی نفسی بیدہ انک لذائد عن حوضی یوم القیمۃ، تذود عنہ رجالاً کما یذاد البعیر الضال عن الماء بعصاً لک عن عوسج، کأنی أنظر إلی مقامک من حوضی.

(بحار ج ۳۷ ص ۲۶۰ ومناقب خوارزمی وکشف الغمۃ ص ۴۴)

جابر بن عبداللہ سے منقول ہے کہ رسول خداؐ ہاتھ میں کھجور کے درخت کی ایک تازہ شاخ لیے مسجد میں وارد ہوئے۔ ہم مسجد میں سوئے ہوئے تھے۔ پیغمبرؐ نے فرمایا: کیا مسجد میں سوتے ہو؟ ہم نے کہا تھوڑا سا آرام کیا ہے اور علیؑ نے بھی ہمارے ساتھ آرام کیا ہے۔ رسول خداؐ نے فرمایا: یا علیؑ! ادھر آئیں جو مسجد میں میرے لیے جائز اور آپ کے لیے جائز ہے۔ آپ کی تمام چیزوں میں میرے ساتھ نسبت (سوائے نبوت) ایسے ہے جو ہارون کو موسیٰ کے ساتھ تھی؟ اس ذات کی قسم جس کے قبضے میں میری جان ہے آپ بروز قیامت کچھ لوگوں کو اسی ہاتھ والے "عوسج" عصا سے حوض کوثر سے دور ہٹائیں گے جس طرح گمشدہ شتر کو پانی سے دور کیا جاتا ہے۔ گویا اب آپ کو حوض کوثر کے کنارے کھڑا دیکھ رہا ہوں۔

علیؑ ہر وقت مطہر ہیں

عن جابر بن عبد اللہ الانصاری: کنا ننام فی المسجد ومعنا علی علیہ السلام۔ فدخل علینا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

فقال: قوموا فلا تناموا فی المسجد، فقمنا لنخرج فقال: أما

أنت یا علی فنم فقد أذن لك۔

(بحار ج ۳۹ ص ۳۰)

جابر بن عبداللہ انصاری سے منقول ہے کہ ہم مسجد میں سوئے ہوئے تھے۔ علیؑ بھی ہمارے ساتھ تھے۔ ایک دن رسول پاکؐ تشریف لائے اور فرمایا: اٹھو، کھڑے ہو جاؤ، مسجد سونے کے لیے نہیں۔ ہم سب اُٹھے تاکہ مسجد سے باہر جائیں، رسول خداؐ نے فرمایا: یا علیؑ! آپ سوتے رہیں کیونکہ آپ کو مسجد میں رہنے اور ہر حال میں آنے جانے کی اجازت دی گئی ہے۔

علیؑ دنیا و آخرت میں علمبردار رسولؐ ہیں

حیدرآباد لطیف آباد، یونٹ نمبر ۸۔C9

عن أبی سعید عقیصا عن سید الشهداء الحسین بن علی بن أبی طالب علیه السلام عن سید الاوصیاء امیر المؤمنین علی بن أبی طالب علیه السلام قال: قال رسول الله صلی الله علیه وآله وسلم یا علی، أنت أخی و أنا أخوك، أنا المصطفی للنبوة و أنت المجتبی للامامة، و أنا صاحب التنزیل و أنت صاحب التاویل، وأنا وأنت أبوا هذه الأمة، یا علی أنت وصیی وخلیفتی و وزیری ووارثی وأبو ولدی، شیعتك شیعتی و أنصارك انصاری و أولیائك أولیائی و أعداؤك اعدائی، یا علی أنت صاحبی علی الحوض غداً، و أنت صاحبی فی المقام المحمود، و أنت صاحب لوائی فی الآخرة کما أنت صاحب لوائی فی الدنیا، سعد من تولاك وشقی من عاداك و إن الملائكة لتتقرب إلی الله تقدس ذکره بمحبتك و ولایتك

واللہ إن اھل مودتك فی السماء لأکثر منھم فی الارض، یا علی أنت اُمین اُمتی وحجة اللہ علیھا بعدی، فقولك قولی وطاعتك طاعتی وزجرك زجری ونھیك نھیی ومعصیك معصیتی وحزبك حزبی وحزبی حزب اللہ" ومن یتول اللہ ورسوله والذین آمنو فان حزب اللہ ھم الغالبون"۔

(بحار ج ۳۹ ص ۹۴)

ابو سعید عقیصا امام حسینؑ سے نقل فرماتے ہیں کہ رسول خدا نے فرمایا یا علیؑ! آپ میرے بھائی اور میں آپ کا بھائی ہوں، میں نبوت کے لیے منتخب ہوا ہوں، آپ امامت کے لیے چُنے گئے ہیں۔ میں صاحب تنزیل ہوں اور آپ صاحب تاویل ہیں۔ میں اور آپ اس امت کے باپ ہیں۔ یا علیؑ! آپ میرے وصی، جانشین وزیر، وارث، میرے بیٹوں کے باپ، آپ کے شیعہ میرے شیعہ اور آپ کے دوست میرے دوست۔ آپ کے ناصر میرے ناصر، آپ کے دشمن میرے دشمن یا علیؑ! کل روز قیامت حوض پر میرے ساتھ ہوں گے اور اس پسندیدہ جگہ پر بھی میرے ساتھ ہوں گے۔ آپ آخرت میں میرے علمدار ہیں، جیسے دنیا میں میرے علم کو آپ نے اٹھایا۔ جو آپ کا دوست ہے وہ میرا دوست ہے جو آپ کا دشمن ہے وہ بدبخت ہے۔ فرشتگان، آپ کی محبت اور آپ کی ولایت کے ذریعے خدا سے تقرب حاصل کرتے ہیں۔ آپ کے زمین والے محبوں سے آسمانوں والے محب بہت زیادہ ہیں۔ یا علیؑ! آپ میری امت کے قابل اعتماد ہیں، میرے بعد ان پر حجت خدا۔ آپ کی بات میری بات آپ کی اطاعت ہماری اطاعت ہے۔ آپ کو روکنا ہمیں روکنا ہے۔ آپ کی نہی میری نہی آپ کی نافرمانی میری نافرمانی، آپ کے ساتھ جنگ کرنے والا میرے ساتھ جنگ کرنے والا ہے۔ آپ کا گروہ میرا گروہ ہے

اور میرا گروہ اللہ کا گروہ ہے۔ جو شخص خدا، رسول خدا اور مومنوں سے محبت رکھتا ہے تو یقیناً حزب خدا کامیاب ہو جائیگا۔

عن ابن خالد عن الرضا عن آبائه عن علی علیهم السلام قال: قال رسول الله صلی الله علیه وآله وسلم: یا علی، أنت أخی ووزیری وصاحب لوائی فی الدنیا والآخرة، وأنت صاحب حوضی، من أحبك أحبنی ومن أبغضك أبغضنی۔

(بحار ج ۳۹ ص ۲۱۱ عیون الاخبار ص ۱۶۲)

ابن خالد، امام رضا سے منقول ہے کہ رسول خدا نے فرمایا: یا علیؑ! آپ میرے بھائی، وزیر ہیں۔ دنیا و آخرت میں میرے علم کو اٹھانے والے ہیں۔ آپ میرے حوض کے مالک ہیں۔ آپ کا دوست میرا دوست ہے۔

نور علیؑ کی زیارت سے اہل محشر کی آنکھیں جھک جائینگی

عن أبو الحسن الفقیه ابن شاذان عن عبد الله بن عمر قال: قال رسول الله صلی الله علیه وآله وسلم لعلی بن أبی طالب: إذا کان یوم القیامة یؤتی بك یا علی علی نجیب من نور علی رأسك تاج یکاد نوره یخطف أبصار أهل الموقف، فیأتی النداء من الله جل جلاله: أین خلیفة محمد رسول الله؟ فتقول یا علی: ها أنا ذا فیأتی النداء (خ ل) فینادی المنادی یا علی من أحبك أدخله الجنة ومن عاداك أدخله النار فأنت قسیم الجنة وأنت قسیم النار۔

(غایة المرام ج ۱ ص ۲۸۰ و ۲۸۱ وینابیع المودة ۸۳ وغایة المرام ۱/ ۲۹۸ مثله وأمالی الصدوق ۳۲۲)

ابوالحسن فقیہ بن شاذان، عبداللہ بن عمر سے نقل کرتے ہیں کہ رسول خداؐ نے علیؑ سے فرمایا: یا علیؑ! قیامت کے دن آپ کو لائیں گے جبکہ آپؑ نور کے ناقہ پر سوار ہوں گے اور سر پر تاج بھی ہوگا۔ اس کے نور سے اہل محشر کی آنکھیں شرم سے جھک جائیں گی۔ پس خدا کی طرف سے آواز آئے گی کہاں ہیں محمدؐ کے جانشین۔ پس آپ یا علیؑ کہو گے کہ میں یہاں ہوں۔ پھر آواز آئے گی یا علیؑ! جو آپ کو دوست رکھیگا میں اس کو بہشت میں بھیجوں گا۔ جو آپ سے دشمنی کرے گا اس کو جہنم میں ڈالوں گا پس آپ بہشت کو تقسیم کرنیوالے اور دوزخ کو بھی تقسیم کرنیوالے ہیں۔

فی تفسیر علی بن ابراھیم قال النبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم: یا علی أنت قسیم النار، تقول ھذا لی وھذا لك، قالوا فمتی یکون ما تعدنا یا محمد من أمر علی والنار؟ فانزل اللہ: حتی اذا رأوا ما یوعدون" یعنی الموت والقیامۃ (فسیعلمون من أضعف ناصراً وأقل عدداً) یعنی فلان وفلان وفلان ومعاویۃ و عمرو بن العاص واصحاب الضغائن من قریش الخ۔

(بحار ج ۳۶ ص ۹۰ تفسیر علی ابن ابراہیم الی آخر الروایۃ)

علی بن ابراہیم کی تفسیر میں آیا ہے کہ پیغمبرؐ نے فرمایا: یا علیؑ! آپ دوزخ تقسیم کرنے والے ہیں۔ کہے گا یہ میری طرف سے ہے! یہ آپ کی طرف سے ہے۔ کہا یا محمدؐ! یہ وعدہ علیؑ کے بارے میں دوزخ کے بارے بتایا ہے کب ہوگا؟ پس خدا نے یہ آیہ نازل کردی۔ حتی اذا رأو ما یوعدون۔ جب وہ موت اور قیامت کو دیکھیں گے تو سمجھ جائیں گے کہ کس کے مددگار کم ہیں اور کس کی جمعیت کم ہے یعنی فلانی فلانی وفلاں اور وہ خاص کینہ رکھنے والے قریش۔

٭

علیؑ روز قیامت تخت کرامت پر بیٹھیں گے

أمالي الحسين ابراهيم عن الاسدي عن النخعي عن النوفلي عن بن البطائني عن أبيه عن الصادق عليه السلام عن آبائه قال: قال رسول الله صلى الله عليه وآله وسلم: إذا كان يوم القيمة يؤتى بك، يا علي، على ناقة من نور، وعلى راسك تاج له أربعة اركان، على كل ركن ثلاثة اسطر: لا إله إلا الله، محمد رسول الله، علي مفتاح الجنة، ثم يوضع لك كرسي يعرف بكرسي الكرامة فتقعد عليه، يجمع لك الاولون والآخرون في صعيد واحد فتأمر بشيعتك إلى الجنة وبأعدائك إلى النار، فأنت قسيم الجنة وأنت قسيم النار، لقد فاز من تولاك، وخاب وخسر من عاداك، فأنت في ذلك اليوم أمين الله وحجته الواضحة.

(بحار ج ۷ ص ۳۳۹، أمالي الصدوق ص ۳۹۷ و ۳۹۸)

امام جعفر صادقؑ سے منقول ہے کہ رسول خداؐ نے فرمایا: یا علیؑ! روز قیامت آپ کو نور کے ناقہ پر سوار کر کے لائیں گے۔ آپ کے سر پر تاج ہوگا جس کے چار کونے ہوں گے۔ ہر کونے پر یہ تین سطریں لکھی ہوں گی "لا الہ الا اللہ محمد رسول اللہ، علی مفتاح الجنۃ" پھر آپ کے لیے ایک تخت نصب کیا جائے گا جس کو تخت کرامت کہتے ہیں۔ اس پر آپ بیٹھیں گے۔ اولین و آخرین تمام آپ کے سامنے کھڑے ہو جائیں گے۔ آپ شیعوں کو جنت میں اور دشمنوں کو جہنم میں داخل ہونے کا حکم دیں گے پس آپ بہشت و دوزخ کو تقسیم کرنے والے ہیں۔ جو آپ سے محبت کرے کامیاب ہو جائے اور جو دشمنی کرے ناامید اور نقصان اٹھانے والا

ہو گا۔ آپ اس دن خدا کے امین اور حجت ظاہر ہوں گے۔

جو علیؑ سے جنگ کرے وہ مجھ سے جنگ کرے گا

عن سلیمان بن خالد عن الصادق عن آبائه علیهم السلام قال، قال رسول الله صلی الله علیه وآله وسلم لعلی علیه السلام: یا علی أنت منی و أنا منك، ولیك ولیی وولیی الله، وعدوك عدوی و عدوی عدو الله، یا علی، أنا حرب لمن حاربك وسلم لمن سالمك، یا علی، لك کنز فی الجنة وأنت ذوقرنیها، یا علی، انت قسیم الجنة و النار، لا یدخل الجنة إلا من عرفك وعرفته، ولا یدخل النار إلا من انکرك وأنکرته،

(بشارۃ المصطفیٰ ص ۲۰۱ وطرائف ص ۱۹)

سلمان بن خالد نے امام جعفر صادقؑ سے نقل کیا ہے کہ رسولؐ خدا نے علیؑ سے فرمایا: یا علیؑ! آپ مجھ سے اور میں آپ سے ہوں۔ آپ کا دوست، میرا دوست اور میرا دوست خدا کا دوست۔ دشمن آپ کا تو میرا بھی دشمن اور میرا دشمن خدا کا دشمن ہے۔ یا علیؑ! جو آپ سے جنگ کرے مجھ سے جنگ کرتا ہے۔ جو آپ سے صلح کرے میری اس سے صلح ہے۔ یا علیؑ! آپ بہشت اور دوزخ کو تقسیم کرنے والے ہیں۔ جو آپ کو نہ پہچانے گا آپ بھی اسے نہیں پہچانیں گے۔ اور وہ بہشت میں نہ جا سکے گا۔ آپ کے منکر کو دوزخ ملے گی۔

علیؑ والے پُل صراط سے بخیریت گزر جائیں گے

عن ابن مسکان عن الباقر علیه السلام قال، قال رسول الله صلی

الله علیه وآله وسلم کیف بك یا علی إذا وقفت علی شفیر جهنم وقدمت الصراط وقیل الناس "جوزوا" وقلت لجهنم: هذا لی وهذا لك؟ فقال علی: یا رسول الله ومن أولئك؟ فقال: أولئك شیعتك، معك حیث کنت۔

(بحار ج ۳۹ ص ۱۹۸، أمالی الشیخ ص ۵۸)

از ابن مسکان، امام محمد باقرؑ سے نقل کرتے ہیں کہ رسول خداؐ نے فرمایا: یا علیؑ! اس وقت کیا حالت ہوگی آپ کی جب دوزخ کے کنارے، پل صراط پر وارد ہوں گے۔ لوگوں سے کہا جائے گا "گزر جاؤ" اور آپ دوزخ سے کہیں گے یہ میرا اور تیرا ایندھن ہے۔ علیؑ نے فرمایا یا رسول اللہؐ! یہ کون لوگ ہوں گے۔ فرمایا یہ آپ کے شیعہ ہوں گے جہاں آپ ہوں گے وہاں آپ کے شیعہ ہوں گے۔

علیؑ مالک ساقی کوثر ہونگے

عن نافع عن عمر بن الخطاب عن النبی صلی الله علیه وآله وسلم أنه قال: یا علی، أنت نذیر امتی وأنت ربّها، وأنت صاحب حوضی وأنت ساقیه، وأنت یا علی ذو قرنیها، ولك کلا طرفیها ولك الآخرة والأولی، فأنت یوم القیامة الساقی، والحسن الذائد والحسین الأمیر، وعلی بن الحسین الفارط، ومحمد بن علی الناشر وجعفر بن محمد السائق، وموسی بن جعفر المحصی للمحب والمنافق، وعلی بن موسی مرتب المؤمنین، ومحمد بن علی منزل اهل الجنة منازلهم، وعلی بن محمد خطیب اهل الجنة، والحسن بن علی جامعهم حیث یأذن الله لمن یشاء ویرضی۔

(بحار ج ۲۷ ص ۳۱۳، مشارق الانوار ۴۳ و ۴۴، الغارات ج ۲ ص ۴۴۸)

نافع، عمر بن الخطاب سے نقل کرتا ہے کہ رسول خداؐ نے علیؑ سے فرمایا: آپ میری امت کو خبردار کرنے والے ان کے سردار ہیں۔ میرے حوض کوثر کے مالک اور ساقی ہیں۔ آپ کے دو طرف کے دوستون ہیں۔ طرفین آپ کے اختیار میں ہیں۔ دنیا اور آخرت آپ کی ہے۔ آپ روز قیامت ساقی ہوں گے اور حسنؑ حمایت کرنیوالے، حسینؑ فرمان دینے والے، علیؑ بن حسینؑ رہبر، محمدؑ بن علیؑ کھولنے والے، جعفر بن محمد چلانے والے، موسیٰ بن جعفر دوستوں اور منافقوں کا شمار کرنے والے۔ علی بن موسیٰ مومنوں کو مرتب کرنے والے، محمدؑ بن علیؑ اہل بہشت کو اپنے اپنے گھر میں اتارنے والے، علیؑ بن محمدؑ اہل بہشت سے خطاب کرنے والے۔ حسنؑ بن علیؑ ان کو جہاں خدا راضی ہوگا خدا چاہے گا ان کو جمع کردیں گے۔

علیؑ جس کو چاہیں دوزخ سے نجات دیں گے

فرات بن ابراهیم الکوفی معنعنا عن علی بن الحسین علیهما السّلام فی قوله تعالی: "یا حسرتی علی ما فرطت فی جنب الله" قال: جنب الله علی، وهو حجة الله علی الخلق یوم القیامة، إذا کان یوم القیامة أمر الله خزان جهنم أن یدفع مفاتیح جهنم الی علی، فیدخل من یرید وینجی من یرید، وذلك ان رسول الله صلی الله علیه وآله وسلم قال من أحبك فقد أحبنی ومن أبغضك فقد أبغضنی، یا علی أنت أخی وأنا أخوك، یا علی إن لواء الحمد معك یوم القیامة تقدم به قدام امتی والمؤذنون عن یمینك وعن شمالك. (بحار ج ۳۹ ص ۲۳۲، تفسیر فرات ص ۱۳۲، ۱۳۳)

فرات ابن ابراہیم کوفی چند واسطوں کے ساتھ علی بن الحسین سے نقل کرتے ہیں کہ حضرت نے اس آیت مجیدہ یا حسرتی علی ما فرطت فی جنب اللہ" کے بارے فرمایا کہ جنب اللہ سے مراد علیؑ ہیں۔ کیونکہ وہ روز قیامت عوام پر حجت خدا ہوں گے روز قیامت خازنان دوزخ کو حکم ہوگا کہ جہنم کی مکمل چابیاں علیؑ کے حوالے کردیں۔ پھر جس کو علیؑ چاہے جہنم میں ڈال دیں جس کو چاہیں نجات دیں۔ یہ اس لیے ہے کہ رسول خدا نے نے فرمایا: تمہارا دوست میرا دوست۔ آپ کا دشمن میرا بھی دشمن۔ یا علیؑ! آپ میرے بھائی۔ اور میں آپ کا بھائی ہوں یا علیؑ! روز قیامت یہ پرچم محمدؐ آپ کے پاس ہوگا۔ اس کو میری امت سے آگے آگے لائیں گے۔ والموزنین آپ کے دائیں اور بائیں ہونگے۔

حبدار علیؑ کیلئے جنت اور دشمن علیؑ کے لیے دوزخ ہے

باسناد أخی دعبل عن الرضا عن آبائه علیهم السلام قال: قال رسول الله صلی الله علیه وآله وسلم فی قوله عزوجل: "القیا فی جهنم کل کفار عنید" قال: نزلت فی و فی علی بن أبی طالب و ذلك أنه إذا كان یوم القیمة شفعنی ربی وشفعك وكسانی وكساك یا علی، ثم قال لی ولك: یا علی ألقیا فی جهنم كل من أبغضكما وأدخلا فی الجنة كل من أحبكما، فان ذلك هو المؤمن۔

(بحار ج ۳۹ ص ۲۵۳ و أمالی الطوسی ۲۴۴)

دعبل کا بھائی امام رضا سے نقل کرتا ہے کہ رسول خدا نے اس آیت القیا فی جھنم کل کفار عنید" کے بارے میں فرمایا کہ یہ آیت میرے اور علیؑ کی شان میں نازل ہوئی ہے۔ کیونکہ جب قیامت ہوگی۔ تو خدا مجھے اور آپ کو یا علیؑ شفیع قرار دے گا۔ مجھے اور آپ کو نیا لباس پہنایا جائے گا۔ اور ہمیں کہا جائے گا۔ جنہوں

نے آپ سے دشمنی کی ہے۔ دوزخ میں پھینکتے جاؤ۔ جو تمہارے دوست ہیں۔ ان کو جنت بھیجو کیونکہ وہ واقعی مومن ہے۔"

مہدیؑ نسل علیؑ سے ہونگے

عن أبي الطفيل عن علي عليه السلام قال: قال لي رسول الله صلى الله عليه وآله وسلم: أنت الوصي على الأموات من أهل بيتي والخليفة على الأحياء من أمتي، حربك حربي وسلمك سلمي، أنت الامام أبو الائمة، أحد عشر من صلبك أئمة مطهرون معصومون، ومنهم المهدي الذي يملأ الدنيا قسطاً وعدلا، فالويل لمبغضكم، يا علي لو أن رجلاً أحب في الله حجراً لحشره الله معه، وإن محبك وشيعتك ومحبي أولاد الائمة بعدك يحشرون معك، وأنت معي في الدرجات العلى وأنت قسيم الجنة والنار، تدخل محبيك الجنة ومبغضيك النار۔

(بحار ج ۳۶ ص ۳۳۵ وكفاية الاثر ص ۲۰)

ابوالطفیل، علیؑ سے نقل فرماتے ہیں کہ فرمایا رسول خداؐ نے فرمایا، آپ میرے خاندان کے مردوں کے وصی اور زندوں کے جانشین ہیں۔ آپ سے جنگ مجھ سے جنگ، آپ سے صلح مجھ سے صلح۔ آپ لوگوں کے پیشوا اور اماموں کے باپ ہیں۔ آپ کی نسل پاک سے گیارہ پاک معصوم ہیں۔ مہدیؑ دنیا کو عدل و انصاف سے بھر دینگے۔ ہلاک ہوں وہ جو تمہارے دشمن ہیں یا علیؑ! اگر پتھر کو بھی خدا کے لیے دوست رکھے، تو خدا اس کو اسکے ساتھ محشور کرے گا۔ آپ کے دوست اور آپ کے شیعہ اور آپ کے فرزندوں کے دوست جو آپ کے بعد امام ہوں گے۔ سب آپ کے ساتھ محشور ہوں گے۔ اور آپ میرے ساتھ بلند ترین درجہ پر ہونگے اور آپ تقسیم کنندہ بہشت

و دوزخ ہیں۔ دوستوں کو بہشت اور دشمنوں کو جہنم میں ڈالیں گے۔

علی سب سے پہلے سر اٹھائیں گے

وجاء فی روایة أنه کنی علیه السلام بأبی تراب لأن النبی صلی الله علیه وآله وسلم قال: یا علی، أول من ینفض التراب من رأسه أنت، وروی عن النبی صلی الله علیه وآله وسلم انه کان یقول: انا کنا نمدح علیا إذا قلنا له أبا تراب،

(بحار ج ۳۵ ص ۶۱)

روایت میں آیا ہے کہ علیؑ کی ابوتراب کنیت تھی۔ کیونکہ رسول خداؐ نے فرمایا: یا علیؑ! سب سے پہلے مٹی سے جو سر اٹھے گا وہ آپ کا ہوگا اور آپ سر سے مٹی جھاڑ رہے ہوں گے۔ رسول خداؐ سے نقل ہوا ہے کہ جب ہم علیؑ کو ابوتراب کہتے ہیں تو اس کنیت سے آپ کی تعریف کرتے ہیں۔"

علیؑ سب سے پہلے وارد بہشت ہونگے

عن الحافظ أبو بکر بن مردویه عن جابر بن عبد الله قال: کنا عند رسول الله صلی الله علیه وآله وسلم فتذاکر اصحابه الجنة فقال صلی الله علیه وآله وسلم: إن أول أهل الجنة دخولاً الیها علی بن ابی طالب علیه السلام، قال أبو دجانة الأنصاری: یا رسول الله، أخبرتنا أن الجنة محرمة علی الانبیاء حتی تدخلها، وعلی الأمم حتی تدخلها أمتك، قال: بلی، یا أبا دجانة، أما علمت أن لله لواء من نور وعمودا من یاقوت مکتوب علی ذلك

النور" لا الٰہ الا اللّٰہ، محمّد رسول اللّٰہ، آل محمد خیر البریۃ،
صاحب اللواء امام القیامۃ" وضرب بیدہ الی علی بن ابی طالب
علیہ السّلام قال: فسر رسول اللّٰہ صلی اللّٰہ علیہ وآلہ وسلّم
بذلک علیاً علیہ السلام، فقال: الحمد للّٰہ الذی کرمنا وشرفنا بک
فقال لہ ابشر یا علی، ما من عبد ینتحل مودتک الا بعثہ اللّٰہ
معنا یوم القیامۃ، ثم قرأ رسول اللّٰہ صلی اللّٰہ علیہ وآلہ وسلّم
"فی مقعد صدق عند ملیک مقتدر"۔

(بحار ج ۳۶ ص ۶۴، کشف الغمۃ ص ۹۵)

حافظ ابو بکر بن مردویہ، جابر بن عبداللہ انصاریؓ سے نقل کرتے ہیں کہ ہم رسول اللہؐ کے پاس تھے حضرت کے صحابہ جنت کی باتیں کر رہے تھے پیغمبرؐ نے فرمایا سب سے پہلے جو اہل بہشت سے بہشت میں وارد ہوگا وہ علیؑ بن ابی طالب ہیں۔ ابو دجانہ انصاریؓ کہتے ہیں یا رسول اللہؐ! آپ نے یہ فرمایا تھا کہ جب تک میں بہشت میں پہلے داخل نہ ہوں تو دوسرے پیغمبروں پر بھی بہشت حرام ہے جب تک آپ کی اُمت جنت میں نہ جائے دوسری امتوں پر جنت حرام ہے پیغمبر خداؐ نے فرمایا۔ ہاں ایسے ہے اے ابو دجانہ! تم نہیں جانتے کہ خدا کا نوری علم ہے جس کا عمود یاقوت کا اور اس نور پر لکھا ہے۔ لا الٰہ الا اللّٰہ محمّد رسول اللّٰہ آل محمّد خیر البریۃ صاحب اللواء امام القیامۃ" اپنا ہاتھ علیؑ بن ابی طالب پر رکھا۔ ابو دجانہؓ کہتے ہیں۔ رسول پاک کی اس حدیث نے علیؑ کو خوش کر دیا۔ اور رسول پاکؐ نے فرمایا کہ تعریف ہے اس خدا کی جس نے آپ کی وجہ سے ہمیں کرامت و شرافت بخشی، پھر فرمایا یا علیؑ! مبارک ہو جو شخص بھی آپ سے محبت رکھے گا خدا روز قیامت اس کو ہمارے ساتھ محشور فرمائے گا۔ پھر رسول اکرمؐ نے یہ آیت تلاوت فرمائی۔ فی مقعد صدق عند

ملیك مقتدر۔

عن جابر بن عبد اللہ قال: تذاکر اصحابنا الجنۃ عند النبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم فقال النبی: إن أول اھل الجنۃ دخولاً فی الجنۃ علی بن أبی طالب علیہ السلام قال: فقال أبو دجانۃ الانصاری: یارسول اللہ، ألیس أخبرتنا أن الجنۃ محرمۃ علی الانبیاء حتی تدخلھا، وعلی الأمم حتی یدخلھا أمتك؟ قال: بلی یا أبا دجانۃ، أما علمت أن للہ لواء من نور وعمود ومن یاقوت مکتوب علی ذلك اللواء" لا إلٰہ إلا اللہ محمد رسول اللہ وآل محمد خیر البریۃ" وصاحب اللواء إمام القوم، قال فسر بذلك علی علیہ السلام فقال: الحمد للہ یارسول اللہ، الذی اکرمنا وشرفنا بك، قال: فقال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم: أبشر یا علی ما من عبد یحبك وینتحل مودتك الا بعثہ اللہ یوم القیامۃ معنا، ثم قرأ النبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم ھذہ الآیۃ "إن المتقین فی جنات ونھر و فی مقعد صدق عن ملیك مقتدر"

(بحار ج ۳۹ ص ۲۱۸ وتفسیر فرات ص ۱۷۵ و ۱۷۶)

جابر بن عبد اللہ سے منقول ہے کہ رسول پاکؐ کے پاس بیٹھے ہوئے دوستوں کے درمیان بہشت کا تذکرہ ہوا تو پیغمبرؐ نے فرمایا سب سے پہلے بہشت میں علی بن ابی طالب داخل ہوں گے۔

جابرؓ کہتے ہیں کہ ابو دجانہ انصاریؓ نے کہا یا رسول اللہؐ! آپؐ نے فرمایا تھا کہ بہشت پیغمبروں پر بھی حرام ہے جب تک کہ آپ داخل نہ ہوں گے۔ اور تمام امتوں پر بھی جنت میں داخل ہونا حرام ہے جب تک کہ آپ کی امت بہشت میں نہ جائے

فرمایا! کیا ابو دجانہؓ! کیا آپ نہیں جانتے کہ خدا کا ایک نوری علم ہے جس کا عمود یاقوت ہے اس علم پر لکھا ہے لا الہ الا اللہ محمد رسول اللہ وآل محمد خیر البریۃ اور علمدار ہمیشہ لوگوں کے آگے ہوتا ہے۔ جابرؓ کہتے ہیں علیؑ اس بات سے خوش ہوگئے اور کہا یا رسول اللہ! خدا کی قسم کہ آپ کی وجہ سے ہمیں کرامت و شرافت ملی ہے۔ پس رسول خداؐ نے فرمایا! یا علیؑ! مبارک ہو آپ کو کہ جو بھی آپ سے محبت کرے گا۔ اس کو روز قیامت ہمارے ساتھ محشور کیا جائیگا۔ پھر یہ آیت پڑھی "ان المتقین فی جنات ونهر وفی مقعد صدق عن مليك مقتدر" تحقیق یہ متقی باغوں اور نہروں کے کنارے ہوں گے۔ اسی جگہ پر ایک مقتدر فرمانروا کے سامنے تشریف فرما ہونگے۔

علیؑ لوائے حمد اٹھائیں گے

عن مسند أحمد بن حنبل عن مخدوج بن زيد الهذلي أن رسول الله صلى الله عليه وآله وسلم آخى بين المسلمين، ثم قال: يا علي، أنت أخي بمنزلة هارون من موسى غير أنه لا نبي بعدي، ثم قال بعد كلام ذكره في وصف حال الأنبياء عليهم السلام يوم القيامة: ألا وأني أخبرك يا علي أن أمتي أول الامم يحاسبون يوم القيامة، ثم أنت أول من يدعى بك، لقرابتك ومنزلتك عندي، ويدفع اليك لوائي وهو لواء الحمد، فتسير بين السماطين، آدم وجميع خلق الله تعالى يستظلون به، ثم ذكر صفة اللواء، ثم قال: فتسير باللواء والحسن عن يمينك والحسين عن يسارك حتى تقف بيني وبين إبراهيم عليه السلام في ظل العرش، ثم تكسى حلة خضراء من الجنة، ثم ينادي منادي من تحت العرش: نعم الأب أبوك ابراهيم

ونعم الأخ أخوك علي، أبشر يا علي إنك تكسى إذا كسيت وتدعى إذا دعيت وتحيا إذا حييت۔

(بحار ج ۳۹ ص ۲۱۸ و ۲۱۹ و طرائف ص ۱۸)

مسند ابن حنبل، مخدوج بن زید ہذلی سے نقل کرتے ہیں کہ پیغمبر خدؐا نے مسلمانوں میں اخوت برقرار کی پھر فرمایا: یا علیؑ آپ میرے بھائی ہیں اور آپ مجھ سے ایسے ہیں، جیسے ہارون موسیٰ کے لیے تھے۔ سوائے اس کے کہ میرے بعد کوئی نبوت نہیں۔ پھر قیامت میں موقعیت انبیاءؑ کے مطابق باتیں کیں اور فرمایا: یا علیؑ! آگاہ ہو جائیں کہ میری امت پہلی امت ہے جس کا روز قیامت حساب ہو گا۔ پھر آپ کو چونکہ میری رشتہ داری اور میرے نزدیک آپ کے بڑے مقام کی وجہ سے بلایا جائے گا۔ میرا عَلَم تو عَلَم حمد ہے آپ کے حوالہ کیا جائے گا۔ آپ دو قطاروں سے عبور کریں گے آدم اور تمام مخلوق خدا اس علم کے سایہ میں آجائیں گے۔ پھر پیغمبر نے اس عَلَم کی تعریف شروع کر دی اور فرمایا یا علیؑ! آپ عَلَم لے کر چلیں گے حسنؑ دائیں ہوں گے حسین بائیں ہوں گے آپ آئیں گے حتیٰ کہ میرے اور ابراہیمؑ کے درمیان عرش کے سایے میں اک ہو جائیں گے پھر مجھے بہشتی لباس سبز رنگ کا پہنایا جائے گا۔ منادی ندا کرے گا۔ آپ کا باپ ابراہیمؑ بہترین باپ ہے، آپ کا بھائی علیؑ بہترین بھائی ہے۔ یا علیؑ! مبارک ہو جب مجھے لباس پہنائیں گے تو آپ کو بھی پہنایا جائے گا۔ جب میں بلایا جاؤں گا آپ بھی بلائے جائیں گے۔ جب میں زندہ ہوں گا آپ بھی زندہ ہوں گے۔

یا علیؑ! آپ کا دشمن حرامی ہے

عن الاحتجاج: روی عن النبی صلی اللّٰہ علیہ وآلہ وسلم انہ قال لعلی بن أبی طالب علیہ السلام: یا علی، لا یحبك إلا من طابت

ولادة ولا یبغضک الا من خبثت ولادته ولا یوالیک الا مومن، ولا یعادیک الا کافر ..... الی آخر الروایة۔

(بحار ج ۳۶ ص ۲۴۶)

احتجاج میں رسول خدا سے منقول ہے کہ حضرتؐ نے فرمایا: یا علیؑ! آپ سے وہ محبت رکھے گا جس کی ولادت پاک اور جو حرامی ہے وہ تمہارا دشمن ہے۔ آپ سے محبت صرف مؤمن کرتا ہے اور دشمنی یا بغض کافر کرتا ہے۔

پرہیزگار محب علیؑ اور منافق دشمن علیؑ ہے

وقال النبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم: یا علی، لا یحبک الا مؤمن تقی ولا یبغضک الا منافق شقی۔

(عوالی اللئالی ج ۴ ص ۸۵، احقاق ج ۷ ص ۲۰۶، وفی الأسانید المختلفة عن النابلسی الدمشقی د ذخائر المواریث ج ۳ ص ۱۵، نور الابصار ص ۷۳، صحیح مسلم ص ۴۶ ۲، مسند احمد ص ۴۸، ترمذی طبرانی ابن ماجہ ص ۳۱۳ و ۲۸۱)

رسول خداؐ نے فرمایا: یا علیؑ! پرہیزگار مؤمن آپ سے محبت کرتے ہیں اور منافق بدبخت آپ سے دشمنی کرتے ہیں۔

عن علی بن حزور قال سمعت أبا مریم الثقفی یقول: سمعت عمار بن یاسر یقول: سمعت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم یقول لعلی: یا علی، طوبی لمن أحبک وصدق فیک، والویل لمن ابغضک وکذب فیک۔

(مناقب الخوارزمی ص ۳۰ وعن کثیر من الرواة)

علی بن حزور کہتے ہیں کہ میں نے أبا مریم الثقفی سے سنا انہوں نے عمار یاسر

سے انہوں نے رسول اللہؐ سے سنا، علیؑ سے فرما رہے تھے کہ جو آپؑ سے محبت کرے۔ اس کے لیے طوبیٰ ہے۔ اور جو بغض رکھے وہ ذلیل ہے۔

علیؑ سے دشمنی گناہ کبیرہ ہے

عن أنس بن مالك عن محمد حسن صالحانی عن رسول الله صلی الله علیه وآله وسلم یا علی حبّك حسنة لا تضر معها سیئة، وبغضك سیئة لا تنفع حسنة۔

(تحفۃ الشاہیۃ ص ۳۶۰، ینابیع المودۃ ص ۱۸۰ طبع اسلامبول، ارجح المطالب ص ۵۱۹ و ۵۱۲ طبع لاہور)

انس بن مالک، محمد حسن صالحانی سے وہ رسول خداؐ سے نقل کرتے ہیں، رسول خداؐ نے فرمایا: یا علیؑ! آپ کی محبت ایک ایسی نیکی ہے کہ اس کے ہوتے ہوئے برائی نقصان نہیں دے سکتی، اور آپ سے دشمنی بہت بڑا گناہ ہے جس کے ہوتے ہوئے کسی نیکی کا فائدہ نہیں۔

محبت علیؑ کے لیے اعتدال ضروری ہے

عن عبید الله بن علی عن الرضا عن آبائه عن علی علیه السلام قال: قال رسول الله صلی الله علیه وآله وسلم: یا علی إن فیك مثلاً من عیسی بن مریم، أحبه قوم فافرطوا فی حبه فهلکوا فیه، و ابغضه قوم فافرطوا فی بغضه فهلکوا فیه، واقتصد قوم فنجوا۔

(البحار ج ۳۵ ص ۳۱۹، امالی الشیخ ۲۱۹)

عبید اللہ بن علی، امام رضاؑ سے نقل کرتے ہیں کہ رسول خداؐ نے فرمایا: یا علیؑ! مریم

کے بیٹے حضرت عیسیٰؑ سے آپ کی شباہت ہے۔ وہ یہ کہ ایک گروہ اُن کی محبت میں بہت آگے بڑھ گئے۔ اور ہلاک ہوگئے۔ ایک گروہ اس کی دشمنی میں بہت آگے بڑھ گئے اور برباد ہوگئے۔ ایک گروہ راہ اعتدال پر چلے تو نجات پا گئے۔

عن ربیعة بن ناجد عن علی علیه السلام قال: دعانی رسول الله صلی الله علیه وآله وسلم فقال: یا علی إن فیك شبهاً من عیسی بن مریم أحبته النصاری حتی أنزلوه بمنزلة لیس بها، وأبغضه الیهود حتی بهتوا أمه، قال: وقال علی علیه السلام: یهلك فی رجلان: محب مفرط بما لیس فی، ومبغض یحمله شنآنی علی أن یبهتنی۔

(بحارج ۳۵ ص ۳۱۸، اُمالی ص ۱۶۰ و ۱۶۱)

ربیعہ بن ناجد، حضرت علیؑ سے نقل کرتے ہیں کہ رسول خدا نے مجھے بلایا اور فرمایا: یا علیؑ! آپ عیسیٰؑ کے ساتھ مشابہت رکھتے ہیں۔ وہ یہ کہ مسیحوں نے ان کی محبت میں اتنی افراط کی کہ اس کی ایسی منزلت کے قائل ہوگئے جو اس میں نہیں تھی اور یہودی ان کی دشمنی میں اتنی تفریط کر گئے کہ انکی ماں پر تہمت لگادی۔ راوی کہتا ہے۔ علیؑ نے فرمایا۔ دو قسم کے اشخاص میرے بارے میں ہلاک ہوں گے۔ ایک افراط کرنے والے محب کہ میرے ایسے مقام کے قائل ہوجائیں گے جو مقام مجھ میں نہیں اور دوسرے وہ جو دشمنی میں پڑھنے والے جو مجھ پر تہمت لگادیں گے۔

یا علیؑ جس نے آپ کی اطاعت کی اس نے میری اطاعت کی

عن مجاهد قال أبو ذر: قال النبی صلی الله علیه وآله وسلم: یا علی من اطاعك فقد أطاعنی ومن أطاعنی فقد أطاع الله، ومن عصاك فقد عصانی ومن عصانی فقد عصی الله۔

(بحار ج ۳۸ ص ۲۹ ، مناقب آل اُبی طالب ج ۱ ص ۵۵۱)

مجاہد سے منقول ہے کہ ابو ذرؓ نے کہا کہ رسول خداؐ نے فرمایا: یا علیؑ جو آپ کی اطاعت کرتا ہے وہ میری اطاعت کرتا ہے۔ جو میری اطاعت کرتا ہے وہ اللہ کا اطاعت گزار ہے۔ جو شخص آپ کی نافرمانی کرتا ہے وہ میرا نافرمان ہے۔ جو میرا نافرمان ہے وہ خدا کا نافرمان ہے۔"

مخالفِ علیؑ مخالفِ خدا و رسولؐ ہے

وفی روایة ابن عمر عن النبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم: یا علی من خالفك فقد خالفنی ومن خالفنی فقد خالف اللہ ۔

(بحار ج ۳۸ ص ۳۰ مناقب آل ابی طالب ج ۲ ص ۶)

ابن عمر نے رسول گرامیؐ سے نقل کیا ہے کہ فرمایا: یا علیؑ! جو آپ کا مخالف ہے وہ میرا مخالف اور میرا مخالف خدا کا مخالف ہے ۔

صرف مؤمن ہی علیؑ کا محب ہے

عن انس بن مالك: لما نزلت الآیات الخمس فی طس "ام من جعل الارض قرارا" انتفض علیٌّ انتفاض العصفور، فقال له رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم: مالك یا علی؟ قال: عجبت یا رسول اللہ من کفرھم وحلم اللہ تعالی عنھم، فمسحه رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم بیدہ ثم قال: ابشر، فانه لایبغضك مؤمن ولایحبك منافق، ولولا انت لم یعرف حزب اللہ ۔

(بحار ج ۴۱ ص ۱۸ وص ۱۲۴ ومناقب آل ابی طالب ج ۱ ص ۳۲۳ - ۳۲۵)

انس بن مالک سے نقل ہے کہ کہا جب "طس" کی پنجگانہ آیات نازل ہوئیں علیؑ کانپے تو رسول خداؐ نے فرمایا: یا علیؑ! آپ کو کیا ہوگیا ہے؟ علیؑ نے عرض کیا: اے رسول خداؐ! میں ان کے کفر اور خدا کی بربادی سے تعجب کر رہا ہوں پس رسول خدا نے علیؑ کا ہاتھ پکڑا اور فرمایا۔ آپ کو مبارک ہو کہ کوئی مؤمن آپ کا دشمن نہیں اور کوئی منافق آپ کا دوست نہیں۔ اگر آپ نہ ہوتے تو خدا کا گروہ پہچانا نہ جاتا۔

علیؑ کے حق میں رسولِ خدا کی دعائیں

بإسنادِ التميمي عن الرضا عن آبائه عن علي عليهم السلام قال: قال رسول الله صلى الله عليه وآله وسلم في قول الله تعالى: (وتعيها أذن واعية) قال: دعوت الله عز وجل على أن يجعلها أذنك يا علي۔

(بحار ج ۳۵ ص ۳۲۶، وعيون أخبار الرضا ص ۲۲۲ وكشف الغمة ۳۵ ومناقب آل أبي طالب ج ۱ ص ۵۶۴ أربع روايات في ست صفحة في البحار إلى ص ۳۳۱)

تمیمی نے امام رضاؑ سے اور وہ مولا علیؑ سے نقل کرتے ہیں کہ رسول خداؐ نے اس آیت کے بارے میں فرمایا: "وتعيها أذن واعية" سننے والے کان اس کو درک کر لیتے ہیں کہ یا علیؑ! میں نے خدا سے چاہا ہے کہ وہ کان آپ کے کانوں کو قرار دے۔

جنت علیؑ کی مشتاق

عن محمد صالح الكشفي الحنفي الترمذي في كتابه المناقب المرتضوية قال: قال النبي صلى الله عليه وآله وسلم: يا علي: بخ بخ من مثلك والملائكة لتشتاق إليك والجنة لك، إنه إذا كان يوم القيامة

ينصب لي منبر من نور ولإبراهيم منبر من نور ولك منبر من نور فيجلس عليها، وإذا مناد ينادي: بخ بخ من وصي بين حبيب وخليل، ثم أوتى بمفاتيح الجنة والنار فأدفعها إليك۔

(احقاق ج ۴ ص ۱۰۱ ومناقب ص ۱۲۰)

گروہ علماء سے محمد بن صالح کشفی ترمذی اپنی کتاب "المناقب المرتضویہ" سے نقل کرتے ہیں۔ کہ پیغمبر اکرمؐ نے فرمایا: یا علیؑ! واہ واہ آپ وہ ہیں کہ فرشتے اور جنت آپ کی مشتاق ہے روز قیامت میرے لیے نوری ممبر ہوگا۔ ابراہیم کے لیے بھی نوری ممبر ہوگا۔ اس وقت منادی ندا کرے گا۔ واہ واہ وصی تو حبیبؐ اور خلیلؑ کے درمیان ہیں پھر بہشت و دوزخ کی چابیاں مجھے دیں گے اور میں آپ کو دے دوں گا۔

علیؑ رسولؐ کے بعد ہادی ہیں

عن الحسن بن عبد الله ابن البراء بن عيسى التميمي رفعه عن أبي جعفر عليه السلام قال: قال رسول الله صلى الله عليه وآله وسلم لعلي عليه السلام: أنا المنذر وأنت يا علي الهادي إلى أمري۔

(بحار ج ۳۵ ص ۴۰۰ فرات ص ۷۷ وفي ص ۴۰۳ روايةٌ أخرى بهذا المضمون)

حسن بن عبداللہ بن براء بن عیسیٰ تمیمی مرفوعہ سند سے امام باقرؑ سے نقل کرتے ہیں کہ رسول خداؐ نے علیؑ سے فرمایا: "میں ڈرانے والا ہوں اور آپ یا علیؑ! لوگوں کو میرے دین کی طرف ہدایت دینے والے ہیں"۔

مسلم اوّل شیر مرداں علیؑ

ومن كتاب الفردوس في باب الباء بالإسناد عن عمر بن الخطاب

قال: قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم: یاعلی، أنت اوّل المسلمین إسلاماً وأنت اوّل المؤمنین ایماناً، وأنت منی بمنزلۃ ھارون من موسی۔

(بحار ج ۳۷ ص ۲۶۸)

کتاب فردوس میں باب یا میں عمر بن خطاب سے منقول ہے کہ رسول اکرمؐ نے فرمایا: یا علیؑ! آپ وہ پہلے شخص ہیں کہ جنہوں نے اسلام کا اظہار کیا اور پہلے شخص ہیں کہ ایمان کو ظاہر کیا۔ آپ کی نسبت میرے ساتھ ایسی ہے جیسے ہارون کو موسیٰ سے تھی۔

آمنے سامنے گھر نبیؐ و علیؑ کے

وأخرج الطبرانی فی الکبیر وابن عساکر من عبد اللہ بن أبی اوفی رضی اللہ عنہ إن النبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم قال لعلی: یاعلی: ألا ترضی أن یکون منزلک مقابل منزلی فی الجنۃ؟ فإن منزلک فی الجنۃ مقابل منزلی۔

(احقاق ج ۶ ص ۱۸۸ امناقب ص ۱۷۶ ارجح المطالب ص ۶۶۲)

گروہِ علماء سے علامہ بدخشی کتاب مفتاح النجاۃ" میں طبرانی تفسیر الکبیر میں، ابن عساکر عبداللہ بن اوفی سے روایت کرتے ہیں کہ پیغمبر اکرمؐ نے حضرت علیؑ سے فرمایا: یا علیؑ! آپ پسند نہیں فرماتے کہ جنت میں آپ کا گھر میرے گھر کے سامنے ہو" علیؑ نے عرض کیا: کیوں نہیں"! رسول اکرمؐ نے فرمایا" آپ کا گھر میرے گھر کے سامنے ہوگا۔

کاروانِ بہشت

ما رواہ القوم منھم الحافظ الشیبانی فی المناقب قال: عن عبد اللہ قال:

بينا أنا عند رسول الله صلى الله عليه وآله وسلم وجميع المهاجرين والأنصار إلا من كان في سرية أقبل علي يمشي وهو متغضب فقال: من أغضبه فقد أغضبني فلما جلس قال له رسول الله صلى الله عليه وآله وسلم: مالك يا علي؟ قال أذاني بنو عمك فقال: يا علي، أما ترضى أنك معي في الجنة والحسن والحسين و ذريتنا خلف ظهورنا وأزواجنا خلف ذريتنا وأشياعنا عن ايماننا وشمائلنا؟

(احقاق ج ۷ ص ۴۳۳ و ۴۳۴ ومحب الدين الطبري في الرياض النضرہ ج ۲ ص ۲۰۹)

علماء کے گروہ سے حافظ شیبانی اپنی کتاب "مناقب عبد اللہ" سے نقل کرتے ہیں کہ فرمایا کہ میں رسول پاکؐ کے پاس تھا، جنگ پر جانے والوں کے علاوہ تمام مہاجرین و انصار بھی موجود تھے۔ یا علیؑ غضبناک چہرے سے وارد ہوئے۔ رسول پاکؐ نے فرمایا: جس نے علیؑ کو ناراض کیا گویا اس نے مجھے ناراض کیا۔ جب علیؑ بیٹھ گئے تو رسول پاکؐ نے فرمایا: یا علیؑ! آپ کو کیا ہوا ہے؟ آپ نے عرض کیا۔ آپ کے چچا زادوں نے مجھے پریشان کیا ہے۔ پیغمبرؐ نے فرمایا: یا علیؑ! کیا آپ اس سے خوش نہیں ہیں کہ میرے ساتھ بہشت میں ہوں گے۔ حسنؑ حسینؑ اور (ان کی) نسل ہمارے پیچھے اور ہماری بیویاں، ہمارے فرزندوں کے پیچھے اور ہمارے شیعہ ہمارے دائیں بائیں ہوں گے۔

شیعیان علیؑ

روى العباس بن بكار الضبي، عن أمير المؤمنين عليه السلام قال: سمعت حبيبي رسول الله صلى الله عليه وآله وسلم يقول: لو أن

المؤمن خرج من الدنيا وعليه مثل ذنوب أهل الأرض لكان الموت كفارة لتلك الذنوب، ثم قال لا اله الا الله بإخلاص فهو بریٔ من الشرك، ومن خرج من الدنيا لا يشرك بالله شيئاً دخل الجنة، ثم تلا هذه الاية "ان الله لا يغفر أن يشرك به ويغفر ما دون ذلك لمن يشاء من شيعتك ومحبيك يا علي: قال امير المؤمنين عليه السّلام فقلت: يا رسول الله هذا لشيعتي؟ قال اي وربي إنه لشيعتك وإنهم ليخرجون يوم القيامة من قبورهم وهم يقولون: لا إله الا الله محمد رسول الله، علي بن أبي طالب حجة الله، فيؤتون بحلل خضر من الجنة واكاليل من الجنة وتيجان من الجنة ونجايب من الجنة، فيلبس كل واحد منهم حلة خضراء ويوضع على راسه تاج الملك وإكليل الكرامة ثم يركبون النجايب فتطير بهم إلى الجنة" لا يحزنهم الفزع الأكبر وتتلقاهم الملائكة هذا يومكم الذي كنتم توعدون"۔

(من لا يحضر ج ۴ ص ۴۱۲ و ۴۱۱)

عباس بن بکار ضبی چند واسطوں سے امیر المؤمنین سے نقل کرتے ہیں کہ میں نے رسول خدا سے سنا کہ آپ نے فرمایا: اگر مومن دنیا سے جائے اور تمام لوگوں کے گناہ اس کی پشت پر ہوں تو اس کی موت گناہوں کا کفارہ ہے۔ پھر فرمایا: جس نے خلوص سے لا الہ الا اللہ پڑھا شرک سے پاک ہے۔ اور جو شخص دنیا سے چلا جائے کہ اس نے شرک نہ کیا ہو تو بہشت میں داخل ہوگا، پھر اس آیت کو پڑھا۔ ان اللہ لا یغفر ان یشرک بہ ویغفر ما دون ذلک لمن یشاء" خدا شرک کو معاف نہیں کرے گا۔ اس کے علاوہ جس کو چاہے معاف کر دے۔ یا علیؑ! یہ آپ کے شیعوں کے لیے ہے۔

امیر المومنینؑ نے کہا یا رسول اللہ! کیا ہر بات میرے شیعوں کے لیے ہے؟ فرمایا: ہاں! مجھے پروردگار کی قسم! یہ آپ کے شیعوں کیلئے ہے۔ وہ لوگ ہیں کہ قیامت کے دن اپنی قبروں سے سر اٹھائیں گے اس حال میں کہ وہ لا الہ الا اللہ محمد رسول اللہ علی ابن ابیطالب حجۃ اللہ" پڑھ رہے ہوں گے۔ پس اس وقت مجھے ایک بہشتی لباس پہنایا جائے گا۔ اور تاج سلطنت میرے سر پر رکھا جائے گا۔ اور وہ اونٹوں پر سوار ہو کر بہشت کی طرف پرواز کر جائیں گے۔ اس دن کی وحشت سے یہ لوگ پریشان نہ ہوں گے۔ فرشتے ان کے استقبال کیلئے کہیں گے کہ وہ وعدہ جو آپ کے ساتھ کیا گیا تھا۔

چار اوّلین جنتی

عن زید بن علی عن آبائہ عن علی علیہ السلام قال شکوت إلی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم حسد من یحسدنی فقال: یا علی: أما ترضی أن تکون أول أربعۃ یدخلون الجنۃ؟ انا وانت وذرارینا خلف ظھورنا وشیعتنا عن أیماننا وشمائلنا۔

(بحار ج ۳۹ ص ۲۱۸ الخصال ج ۱ ص ۱۲۱)

زید بن علیؑ اپنے آباء سے مولا علیؑ سے نقل کرتے ہیں کہ میں نے ان لوگوں کی رسول اکرمؐ سے شکایت کی کہ لوگ مجھ سے حسد کرتے ہیں، رسول اکرمؐ نے فرمایا: یا علیؑ! آپ اس پر خوش نہیں کہ وہ چار اشخاص جو سب سے پہلے جنت میں جائیں گے وہ ہیں، آپ اور آپ کے بیٹے ہوں گے، باقی نسل پیچھے اور آپ کے شیعہ دائیں اور بائیں ہوں گے۔

عن جابر الجعفی عن الباقر علیہ السّلام قال النبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم : یاعلی ، إن علی یمین العرش لمنابر من نور و موائد من نور ، فإذا کان یوم القیامۃ جئت وشیعتك یجلسون علی تلك المنابر یأکلون ویشربون والناس فی الموقف یحاسبون ۔

(بحار ج ۳۹ ص ۲۲۴)

جابر جعفی امام محمد باقرؑ سے نقل فرماتے ہیں کہ رسولِ اکرمؐ نے فرمایا : یا علیؑ ! عرش کے دائیں طرف نور کے کئی تخت اور دسترخوان ہیں ۔ قیامت کے دن آپ کے شیعہ ان تختوں پر بیٹھیں گے اور ان دسترخوانوں سے کھائیں پئیں گے ۔ جبکہ دوسرے لوگوں کا حساب ہو رہا ہوگا ۔

ورویناعن رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم أنہ قال لعلی علیہ السّلام أنت یاعلی والأوصیاء من ولدك أعراف اللہ بین الجنۃ والنار لایدخل الجنۃ الامن عرفکم وعرفتموہ ولا یدخل النار إلامن أنکرکم وأنکرتموہ ۔

(بحار ج ۳۹ ص ۲۲۵)

رسولِ اکرمؐ سے روایت ہے کہ حضرت نے حضرت علیؑ سے فرمایا : یا علیؑ ! آپ اور آپ کے فرزندوں میں سے اوصیائے خدا کا وہ مقام اعراف ہیں ، بہشت اور دوزخ کے درمیان کھڑے ہو جائیں گے ۔ جو لوگ آپ کو پہچانتے ہوں گے اور آپ ان کو پہچانتے ہوں وہ بہشت میں جائیں گے اور جو آپ کے منکر ہوں گے وہ دوزخ میں جائیں گے ۔

علیؑ سید الوصیین ہیں

عن الحسن البصری عن أنس فی حدیث طویل سمعت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم یقول: أنا خاتم الانبیاء و أنت یا علی خاتم الأولیاء۔

(بحار ج ۳۹ ص ۷۶)

حسن بصری سے ایک طولانی حدیث نقل ہے کہ رسول پاکؐ سے سنا کہ فرمایا میں آخری پیغمبرؐ ہوں اور یا علیؑ! آپ آخری ولی ہیں۔

حق علیؑ کے دل میں ہے

ومن مناقب ابن مردویہ عن علی علیہ السلام قال: قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم: یا علی، ان الحق معک والحق علی لسانک وفی قلبک وبین عینیک۔

(بحار ج ۳۸ ص ۳۴)

مناقب ابن مردویہ میں علیؑ سے منقول ہے کہ رسول خداؐ نے فرمایا: یا علیؑ! حق آپ کے ساتھ آپ کی زبان پر، آپ کے دل میں اور آپ کی دو آنکھوں کے درمیان ہے۔

حق علیؑ کے ساتھ اور علیؑ حق کے ساتھ ہے

عن أبی موسی الأشعری قال: أشهد أن الحق مع علی علیہ السلام و لکن مالت الدنیا بأهلها ولقد سمعت النبی صلی اللہ علیہ وآلہ

وآلہ وسلم یقول لہ : یاعلی : أنت مع الحق والحق بعدی معک۔

(بحار ج ۳۸ ص ۳۴ ۔کشف الغمۃ)

موسیٰ اشعری سے منقول ہے کہ میں گواہ ہوں کہ حق علیؑ کے ساتھ ہے۔ لیکن دنیا آپ سے منحرف ہوگئی ہے۔ میں نے رسول اکرمؐ سے سنا کہ فرمایا: یا علیؑ! آپ حق کے ساتھ ہیں اور حق آپ کے ساتھ ہے۔

علیؑ۔ خدا تک پہنچنے کا ذریعہ ہیں

عن أبی إدریس عن مجاھد از علی علیہ السلام قال : قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم لی : یاعلی ، من فارقك فقد فارقنی ومن فارقنی فقد فارق اللہ عزوجل۔

(بحار ج ۳۸ ص ۴۰ و امالی شیخ ص ۳۳۰)

ابوادریس، مجاہد اور وہ مولا علیؑ سے نقل کرتے ہیں کہ رسول خداؐ نے مجھ سے فرمایا: یا علیؑ! جو آپ سے جدا ہوا وہ مجھ سے جدا ہے اور جو مجھ سے جدا ہے وہ خدا سے جدا ہے۔

علیؑ صدیق اکبر ہیں

ومن تفسیر ابن الجحّام فی قولہ تعالیٰ: "ومن یطع اللہ والرسول فأولئك مع الذین أنعم اللہ علیھم" قال: قال علی علیہ السلام یارسول اللہ ، ھل نقدر أن نزورك فی الجنۃ کلما أردنا؟ قال: یاعلی ، إن لکل نبی رفیقاً أول من أسلم من أمتہ ، فنزلت ھذہ الآیۃ: "فأولئك مع الذین أنعم اللہ علیھم من النبیین والصدّقین

والشهداء والصالحين وحسن اولٰئك رفيقا" فدعا رسول اللہ صلی اللہ علیه وآلہٖ وسلم علیاً فقال له: إن الله قد أنزل بيان ما سألت فجعلك رفيقي، لأنك أول من أسلم وأنت الصديق الأكبر۔

(بحار ج ۳۸ ص ۲۴۷ وکشف الغمۃ ۲۵ و ۲۶)

ابن حجام کی تفسیر میں "من يطع الله والرسول فاُولٰئك مع الذين انعم الله عليهم" کے بارے میں ہے کہ علیؑ نے کہا یا رسول اللہؐ! کیا ہم بہشت میں جب چاہیں آپ کی زیارت کر سکتے ہیں؟ رسول خداؐ نے فرمایا: یا علیؑ! ہر رسول کا رفیق ہوتا ہے اور وہ امت سے پہلے اس پر ایمان لاتا ہے۔ اس وقت یہ آیت نازل ہوگئی۔ "فاولٰئك مع الذين انعم الله عليهم من النبيين والصديقين والشهداء والصالحين وحسن اُولٰئك رفيقا" پس رسول خداؐ نے حضرت علیؑ کو بلایا اور فرمایا: آپ کے سوال کا جواب خدا نے عطا فرما دیا ہے اور آپ کو میرا رفیق بنا دیا ہے۔ کیونکہ آپ وہ پہلے شخص ہیں کہ جس نے مجھ پر ایمان کا اظہار کیا اور آپ ہی صدیق اکبر ہیں۔

یا علیؑ! آپ حجت خدا ہیں

عن ياسر الخادم عن الرضا عن آبائه عليهم السّلام قال: قال رسول الله صلى الله عليه وآله وسلّم لعلي عليه السلام: يا علي، أنت حجة الله، وأنت باب الله، وأنت الطريق إلى الله، وأنت النبأ العظيم، وأنت الصراط المستقيم، وأنت المثل الاعلى۔

(بحار ج ۳۶ ص ۴ وعیون اخبار الرضا ص ۱۸)

یاسر خادم، امام رضاؑ سے نقل کرتے ہیں کہ رسول خداؐ نے فرمایا: یا علیؑ! آپ

حجت خدا، درگاہِ خدا، راہ خدا، راہ مستقیم اور بہترین نمونہ ہیں۔

رسول خداؐ اور علیؑ اس امت کے باپ ہیں

عن المفردات أبی القاسم الراغب قال النبی صلی الله علیه وآله وسلم: یا علی، أنا وأنت ابوا هذه الأمة، ومن حقوق الآباء والأمهات أن یترحموا علیهم فی الأوقات لیکون فهم أداء حقوقهم۔

(بحار ج ۳۶ ص ۱۱)

مفردات راغب سے منقول ہے کہ پیغمبر اکرمؐ نے فرمایا: یا علیؑ! میں اور آپ اس امت کے باپ ہیں۔ والدین کا حق ہے کہ اپنی اولاد کیلئے ہمیشہ رحمت طلب کریں تاکہ ان کا حق ادا ہو۔

رسول خداؐ اور علیؑ اس امت کے محافظ ہیں

عن أنس بن مالك قال: کنت عند علی بن أبی طالب علیه السلام فی الشهر الذی أصیب فیه وهو شهر رمضان، فدعا ابنه الحسن علیه السلام ثم قال: یا أبا محمد، أعل المنبر فاحمد الله کثیراً وأثن علیه واذکر جدك رسول الله بأحسن الذکر وقل: لعن الله ولداً عق أبویه، لعن الله ولداً عق أبویه لعن الله ولداً عق أبویه، لعن الله عبداً أبق عن موالیه، لعن الله غنماً ضلّت عن الراعی، وانزل، فلما فرغ من خطبته ونزل اجتمع الناس الیه فقالوا: یا ابن أمیر المؤمنین وابن بنت رسول

اللّٰہ صلی اللّٰہ علیہ وآلہ وسلم نبیّنا، فقال: الجواب علی امیرالمؤمنین علیہ السّلام، فقال امیر المؤمنین علیہ السلام: انی کنت مع النبی فی صلوٰۃ صلاھا فضرب بیدہ الیمنی الی یدی الیمنی فاجتذبھا فضمھا إلی صدرہ ضماً شدیداً ثم قال: یا علی فقلت: لبیک یارسول اللّٰہ، قال: أنا وأنت أبوا ھذہ الأمۃ، فلعن اللّٰہ من عقنا، قل: آمین، قال: أنا وأنت مولیا ھذہ الامۃ فلعن اللّٰہ من أبق عنا، قل: آمین قلت: آمین، ثم قال: أنا وأنت راعیا ھذہ الأمۃ فلعن اللّٰہ من ضل عنا، قل: آمین، قلت: آمین، قال آمیرالمؤمنین علیہ السّلام وسمعت قائلین یقولان معی آمین، فقلت: یارسول اللّٰہ، من القائلان معی آمین؟ قال جبرئیل ومیکائیل علیہ السّلام۔

انس بن مالک کہتے ہیں کہ جس ماہ حضرت علیؑ شہید ہوئے وہ رمضان تھا۔ میں حضرت کے پاس تھا۔ اپنے بیٹے حسنؑ کو بلایا اور فرمایا یا ابا محمد! منبر پر جاؤ۔ خدا کی حمد و ثنا کے بعد اپنے جدِ پاک کو بہترین لفظوں سے یاد کرو اور کہو خدا لعنت کرے اس فرزند پر جو والدین کا عاق ہو جائے۔ خدا لعنت کرے اس بندے پر جو اپنے مولا سے منحرف ہو جائے۔ خدا لعنت کرے اس گوسفند پر جو گڈریے سے گم ہو جائے پھر منبر سے اتر آنا۔ جب حسنؑ خطبہ سے فارغ ہوئے اور نیچے اترے لوگ ان کے گرد جمع ہو گئے اور پوچھا "اے امیرالمؤمنین کے فرزند آپ نے کیا فرمایا؟" حسنؑ نے فرمایا اس کا جواب خود امیر المؤمنین دیں گے۔ پس مولاؑ نے فرمایا کہ ایک دن ہم رسول خداؐ کے ساتھ نماز پڑھ رہے تھے۔ آنحضرتؐ جوں ہی نماز سے فارغ ہوئے اپنا دایاں ہاتھ میرے بائیں ہاتھ پر رکھا اور سینے سے لگا کر فرمایا: یا علیؑ! میں اور آپ اس امت کے باپ ہیں۔ خدا لعنت کرے اس پر جو ہمیں اذیت دے کہو

آمین۔ میں نے کہا آمین۔ پھر فرمایا میں اور آپ اس امت کے مولا ہیں۔ خدا لعنت کرے اس پر جو ہم سے منحرف ہو جائے۔ کہو آمین۔ میں نے آمین کہا۔ پھر فرمایا میں اور آپ اس امت کے محافظ ہیں۔ خدا لعنت کرے جو ہم سے گم ہو جائے۔ کہو آمین میں نے آمین کہا۔ مولا علیؑ نے پوچھا: یا رسول اللہؐ میں نے دو بندوں کی آواز سنی جو آمین کہہ رہے تھے تو رسول پاکؐ نے فرمایا: یہ جبرائیل اور میکائیل ہیں۔

محبانِ محمدؐ و آلِ محمدؐ میں کمی ہو گی نہ اضافہ

عبيد بن كثير معنعناً عن سلمان الفارسي رحمه الله قال: قال رسول الله صلى الله عليه وآله وسلم: يا علي من برئ من ولايتك فقد برئ من ولايتي، ومن برئ من ولايتي فقد برئ من ولاية الله، يا علي، طاعتك طاعتي وطاعتي طاعة الله فمن اطاعك اطاعني ومن أطاعني فقد أطاع الله، والذي بعثني بالحق لحبّنا أهل البيت أعز من الجوهر ومن الياقوت الأحمر ومن الزمرد، وقد أخذ الله ميثاق محبّينا أهل البيت في أم الكتاب لا يزيد فيهم رجل ولا ينقص منهم رجل إلى يوم القيامة وهو قول الله تعالى: "يا ايها الذين آمنوا أطيعوا الله وأطيعوا الرسول واُولي الأمر منكم" فهو علي ابن ابي طالب عليه السلام۔

(بحار ج ۳۶ ص ۱۳۶، فرات ص ۳۲ و فی ص ۲۷۶ تفصیلہ ونقل عن غیبۃ النعمانی ص ۳۶ و ۳۷)

عبید بن کثیر اپنے چند واسطوں سے سلمان فارسیؓ سے نقل کرتے ہیں کہ رسول خدا نے فرمایا: یا علیؑ! جو آپ سے بیزاری کرے گا وہ مجھ سے بیزار ہے اور جو مجھ سے

بیزار ہے وہ اللہ سے بیزار ہے۔ یا علیؑ! آپ کی اطاعت میری اطاعت ہے اور میری اطاعت خدا کی اطاعت ہے۔ جس نے آپ کا حکم تسلیم کیا اس نے میرا حکم تسلیم کیا اور میرا حکم تسلیم کرنا خدا کا حکم تسلیم کرنا ہے۔ خدا کی قسم جس نے مجھے حق کے ساتھ مبعوث کیا ہے۔ ہمارے خاندان سے محبت، گوہر، یاقوتِ سرخ، اور قیمتی زمرد سے بھی زیادہ قیمتی ہے۔ خدا نے ہمارے محبّوں سے لوحِ محفوظ میں عہد لیا ہے تاکہ ان میں روزِ قیامت ایک شخص کا اضافہ ہو نہ کمی۔ یہ وہی فرمانِ خدا ہے "یا ایھا الذین آمنوا اطیعوا اللہ و اطیعوا الرسول و اولی الامر منکم"۔ اے مومنین خدا و رسول اور صاحبانِ امر کی اطاعت کرو۔ کہ وہی علیؑ ابن ابی طالبؑ ہیں۔

علیؑ۔ صالح المؤمنین ہیں

عن أبو القاسم الحسینی معنعنا عن ابی جعفر علیه السلام فی قوله تعالیٰ: "إن اللہ ھو مولاہ وجبریل وصالح المؤمنین، قال أمیر المؤمنین علی بن ابی طالب علیه السلام صالح المؤمنین، وقال ابو جعفر علیه السلام: لما نزلت الآیة قال النبی صلی اللہ علیه وآله وسلم: یا علی أنت صالح المؤمنین۔

(بحار ج ۳۶ ص ۳۰، تفسیر فرات ص ۱۸۵ و ۶)

ابو القاسم حسینی نے امام محمد باقرؑ سے نقل کیا ہے کہ اس آیت کے بارے میں ان اللہ ھو مولاہ وجبرائیل وصالح المومنین" خدا و رسول اور مؤمنوں کے وہ شائستہ فرد اس کے مددگار ہیں۔ فرمایا کہ یہاں صالح المؤمنین سے مراد امیر المؤمنین ہیں۔ امام محمد باقرؑ فرماتے ہیں جب یہ آیت نازل ہوئی تو رسول اکرمؐ نے فرمایا یا علیؑ! آپ صالح المؤمنین ہیں۔

میراث نبیؐ کے مالک علیؑ ہیں

قال أبان: قال سليم: قلت لابن عباس: أخبرني بأعظم ما سمعتم من علي عليه السلام ما هو؟ قال سليم: فأتاني بشيء قد كنت سمعته أنا من علي عليه السلام، قال: دعاني رسول الله صلى الله عليه وآله وسلم وفي يده كتاب فقال: يا علي، دونك هذا الكتاب، قلت يا نبي الله ما هذا الكتاب؟ قال: كتاب كتبه الله فيه تسمية أهل السعادة والشقاوة من أمتي إلى يوم القيامة، أمرني ربي أن ادفعه إليك۔

(بحار ج ۴۰ ص ۱۸۷ا و کتاب سلیم بن قیس ص ۱۳۸ و ۱۳۹)

ابان کہتا ہے کہ سلیم نے کہا کہ میں نے ابن عباس کو کہا، بہترین چیز جو آپ نے حضرت علیؑ سے سُنی ہے وہ کونسی ہے؟ سلیم کہتا ہے۔ ابن عباس نے مجھے کوئی چیز بتائی کہ وہ چیز میں نے خود حضرت علیؑ سے سُنی تھی کہ رسول خداؐ ایک کتاب کو اٹھائے ہوئے تھے۔ آپؐ نے مجھے بلایا اور فرمایا یا علیؑ! اس کتاب کو لے لیں۔ میں نے پوچھا یہ کونسی کتاب ہے؟ فرمایا: یا علیؑ! یہ وہ کتاب ہے جس میں روز قیامت تک کے میری امت کے نیک بخت لوگوں کے نام لکھے ہوئے ہیں۔ مجھے خدا نے حکم دیا ہے کہ وہ آپ کے حوالہ کروں۔

علیؑ۔ کتابِ خدا کے مرتّب

وعن أبي رافع أن النبي صلى الله عليه وآله قال في مرضه الذي توفي فيه لعلي بن أبي طالب عليه السلام: يا علي، هذا كتاب الله خذه إليك، فجمعه علي

علیه السلام فی ثوب ، فمضی إلی منزله ، فلما قبض النبی صلی اللہ علیه وآله وسلم جلس علی فألفه کما أنزل اللہ وکان به عالماً۔

(بحار ج ۴۰ ص ۱۵۵)

ابو رافع نقل کرتے ہیں کہ رسول خدا نے وقتِ موت حضرت علیؑ کو بلوایا اور فرمایا: یہ کتاب خدا ہے اس کو لے لیں۔ علیؑ نے اس کو ایک کپڑے میں لپیٹ لیا اور اپنے گھر لے گئے۔ رسول خدا کی وفات کے بعد حضرت علیؑ نے اسی طرح جمع کیا جیسے نازل ہوا تھا اور وہ اس کو اچھی طرح جانتے تھے۔

یا علیؑ۔ دیر سے کیوں آتے ہو؟

فی الریاض النضرة وقال فیه أنس فجاء علی السلام فرددته ، ثم جاء فرددته ، فدخل فی الثالثة او فی الرابعة ، فقال له النبی صلی اللہ علیه وآله وسلم : ما حبسك عنی أو ما أبطأبك عنی یا علی ؟ قال : جئت فردنی أنس ، ثم جئت فردنی أنس ، قال : یا انس ما حملك علی ما صنعت ؟ قال : رجوت أن یکون رجلاً من الأنصار ، فقال : یا أنس أو فی الأنصار خیر من علی أو افضل ؟

(فضائل الخمسة ج ۲ ص ۱۸۹ و ریاض النضرة ص ۶۰ ا ج ۲ ذخائر ص ۶۱)

ریاض النضرہ میں قول انس ہے کہ ایک دن علیؑ پیغمبر اکرم سے ملاقات چاہتے تھے۔ میں نے ان کو واپس کر دیا۔ دوبارہ آئے، میں نے واپس کر دیا حتیٰ کہ تیسری بار پھر چوتھی بار آئے۔ رسول خدا نے فرمایا: یا علیؑ! آپ دیر سے کیوں آئے ہو۔ علیؑ نے عرض کی میں تو آیا تھا لیکن انس مجھے واپس کر دیتے تھے۔ رسولؐ اکرم نے انس سے فرمایا اے انس تو نے یہ کام کیوں کیا؟ انس نے کہا میں نے سمجھا کہ کوئی انصاری ہے۔ رسول

خدا نے فرمایا اے انس! انصار میں کوئی ان سے بہتر ہے؟

سات مقامات پر علیؑ محمدؐ کے ساتھ ہونا

عن أبي داوُد عن بريدة قال: كنت جالساً مع رسول الله صلى الله عليه وآله وسلم وعلي عليه السلام معه إذ قال: يا علي، ان الله اشهدك معي سبع مواطن، حتى ذكر الموطن الرابع ليلة الجمعة أريت ملكوت السماوات والارض رفعت لي حتى نظرت إلى ما فيها، فاشتقت اليك فدعوت الله، فإذا أنت معي، فلم أر من ذلك شيئاً الا وقد رأيت۔

(بحار ج ۲۶ ص ۱۱۵، بصائر الدرجات ۳۰ و ۳۱)

ابو داؤد، بریدہ سے نقل کرتا ہے کہ میں رسول اللہ کے پاس بیٹھا تھا، حضرت علیؑ بھی ساتھ بیٹھے تھے۔ اسوقت رسول خداؐ نے فرمایا: یا علیؑ! خدا نے سات مقامات پر آپ کو میرے ساتھ کر دیا ہے۔ حتیٰ کہ شب جمعہ، چوتھے مقام کی بات چھڑ گئی، آسمانوں اور زمینوں کے ملکوت مجھے دکھائے پردے ہٹائے گئے۔ میں نے ہر چیز کو دیکھا لیکن آپ کے دیدار کا مشتاق تھا۔ تو خدا نے چاہا تو اچانک آپ میرے قریب حاضر تھے اور جو میں نے دیکھا وہ سب آپ نے بھی دیکھا۔

محمدؐ و علیؑ پر ارض و سما کی ہر شے ظاہر ہے

عن بريدة الأسلمي عن رسول الله صلى الله عليه وآله وسلم قال: قال رسول الله صلى الله عليه وآله وسلم: يا علي ان الله اشهدك معي سبع مواطن حتى ذكر الموطن الثاني، أتاني جبرئيل

فأسرى بي إلى السماء فقال: أين أخوك؟ فقلت: ودعته خلفي، قال: فقال: فادع الله يأتيك به، قال: فدعوت فإذا أنت معي، فكشط لي عن السماوات السبع والأرضين السبع حتى رأيت سكانها وعمارها وموضع كل ملك منها، فلم أر من ذلك شيئاً الا و قد رأيته كما رأيته۔

(بحار ج ۲۶ ص ۱۱۵، بصائر الدرجات ص ۳۵)

بریدہ اسلمی نقل کرتے ہیں کہ پیغمبر خدا نے فرمایا: یا علیؑ! خدا نے سب مقامات پر آپ کو میرے ساتھ قرار دیا ہے حتیٰ کہ دوسرے مقام کی بات ہوئی، جبرائیلؑ میرے پاس آئے اور مجھے آسمان پر لے گئے۔ پھر وہاں کہا آپ کے بھائی کہاں ہے؟ میں نے کہا کہ اُن کو اپنے پیچھے اپنی جگہ پر چھوڑ آیا ہوں۔ جبرائیل نے کہا خدا سے مانگو کہ بھائی کو تمہارے پاس پہنچائے۔ میں نے دعا کی آپ فوراً میرے پاس پہنچ گئے پس تمام آسمان و زمین میرے لیے ظاہر ہو گئے۔ ہر ساکن اور ہر فرشتے کے مقام کو میں نے دیکھ لیا۔ جو میں نے دیکھا وہ سب کچھ آپ نے دیکھا۔"

محمدؐ و علیؑ سات مقامات بلند پر

عن بريدة قال: كنت جالساً مع رسول الله صلى الله عليه وآله وسلم وعلي معه إذ قال: يا علي، ألم أشهدك معي سبعة مواطن الموطن الخامسة ليلة القدر خصصنا ببركتها ليست لغيرنا۔

(البحار ج ۹۷ ص ۲۴ و بصائر الدرجات ۲۲۲)

بریدہ سے نقل ہے کہ میں رسول پاک کے پاس بیٹھا تھا۔ علیؑ بھی حضرت کے ساتھ تھے۔ اس وقت رسول خدا نے علیؑ سے فرمایا: یا علیؑ! میں نے آپ کو سات مقامات

پر اپنے ساتھ حاضر کیا ہے کہ پانچواں مقام شب قدر تھا جس کی برکت ہم سے مخصوص ہے۔

تاکیدِ نبیؐ برائے حق علیؑ

ذخائر العقبی عن أنس بن مالك قال: صعد رسول الله صلى الله عليه وآله وسلم المنبر فذكر قولاً كثيراً، ثم قال أين علي بن أبي طالب؟ فوثب إليه فقال: ها أنا ذا يا رسول الله، فضمه إلى صدره وقبل بين عينيه وقال بأعلى صوته: معاشر المسلمين، هذا أخي وابن عمي وختني، هذا لحمي ودمي وشعري، هذا أبو السبطين الحسن والحسين سيدي شباب أهل الجنة، هذا مفرج الكروب عني هذا أسد الله وسيفه في أرضه على أعدائه، على مبغضيه لعنة الله ولعنة اللاعنين، والله منه بريء وأنا منه بريء، فمن أحب أن يبرأ من الله ومني فليبرأ من علي، وليبلغ الشاهد الغائب، ثم قال: أجلس يا علي، قد عرف الله لك ذلك۔

(قال أخرجه ابو سعيد في شرف النبوة۔ فضائل الخمسة ج ۲ ص ۲۱۸، ذخائر ص ۹۲، كنز العمال ج ۶ ص ۱۵۸)

ذخائر العقبیٰ میں انس بن مالک سے نقل ہے کہ ایک دفعہ رسول پاک منبر پر تشریف لے گئے اور فرمایا: "علی بن ابی طالب کہاں ہیں؟ علیؑ کھڑے ہو گئے اور عرض کیا جی حضور میں یہاں ہوں، پس پیغمبرؐ نے ان کو اپنے سینے سے لگایا اور پیشانی پر بوسہ دیا اور بلند آواز سے کہا: اے مسلمانو! یہ میرے بھائی، چچازاد، اور داماد ہیں یہ گوشت خون اور بال میرے ہیں۔ یہ میرے دونوں نواسوں کے باپ ہیں کہ وہ جوانانِ جنت کے سردار ہیں۔ یہ ہیں جو میرے غموں کو دور کرتے ہیں۔ یہ شیرِ خدا ہیں، ان کی تلوار اس زمین

پر دشمنوں پر چلتی ہے۔ خدا کی لعنت اور تمام لعنت کرنے والوں کی لعنت اسکے دشمنوں پر ہو۔ خدا ان کے دشمنوں سے بیزار ہے اور میں ان کے دشمنوں سے بیزار ہوں۔ جو شخص چاہتا ہے کہ مجھ سے اور خدا سے دور ہو وہ علیؑ سے بیزاری کرے۔ یہ حاضرین غائبین تک پہنچا دیں۔ پھر فرمایا: یا علیؑ! تشریف رکھیں، یہ تمام مقامات فضیلت آپ کے لیے ہیں۔

دشمنِ علیؑ واقعی بدبخت ہے

وفی الأمالی فی حدیث عن شیخ من ثمالة أنه قال لأبی الحمراء: حدثنی بما رأیت من رسول اللّٰه صلی اللّٰه علیه وآله وسلم یصنعه بعلی علیه السلام وإن اللّٰه سائلك عنه، فقال: علی الخبیر سقطت، خرج علینا رسول اللّٰه صلی اللّٰه علیه وآله وسلم یوم عرفة وهو آخذ بید علی علیه السلام فقال: یا معشر الخلائق ان اللّٰه تبارك وتعالی باهی بکم فی هذا الیوم لیغفر لکم عامة ثم التفت إلی علی علیه السلام ثم قال له: وغفر لك یا علی خاصة، ثم قال له: یا علی، ادن منی، فدنا منه، فقال: إن السعید حق السعید من أحبك وأطاعك، وإن الشقی کل الشقی من عاداك وابغضك ونصب لك. یا علی کذب من زعم أنه یحبنی ویبغضك، یا علی من حاربك فقد حاربنی ومن حاربنی فقد حارب اللّٰه، یا علی من أبغضك فقد ابغضنی ومن ابغضنی فقد ابغض اللّٰه وأتعس اللّٰه جده وأدخله نار جهنم۔

(بحار ج ۲۷ ص ۲۲۱ و أمالی ابن الشیخ ۲۷۱)

امالی میں بوڑھے ثمالی سے حدیث نقل ہوئی ہے کہ ابوالحمراء سے پوچھا گیا کہ پیغمبر اکرمؐ نے حضرت علیؑ کے بارے میں کیا بات بتائی ۔ کہ خدا آپ سے اس کا سوال کرے گا ۔ اس نے کہا ، آگاہ شخصیت سے سوال کیا ہے ؟ روز عرفہ رسول پاکؐ علیؑ کے ہاتھ کو پکڑ کر ہمارے پاس آئے اور فرمایا اے لوگو ! خدا اس روز آپ کے گناہوں کو معاف کرتا ہے ۔ پھر علیؑ کی طرف متوجہ ہو کر فرمایا ، یا علیؑ ! خدا آپ کو بخشے میرے قریب آئیں جب علیؑ قریب آئے تو پیغمبر اکرمؐ نے فرمایا ، واقعی نیک بخت وہ ہے جو آپ سے محبت رکھے ۔ اور آپ کی اطاعت کرے ۔ اور بدبخت واقعی وہ ہے کہ جو آپ سے دشمنی کرے اور مخالفت پر اٹھے ۔ یا علیؑ ! جھوٹا ہے وہ جو کہتا ہے محمدؐ کا محب ہے جبکہ وہ آپ کا دشمن ہو ۔ یا علیؑ ! جو آپ سے جنگ کرے وہ مجھ سے جنگ کرتا ہے جو آپ سے دشمنی کرے وہ مجھ سے دشمنی کرتا ہے جو میرا دشمن ہے وہ خدا کا دشمن ہے ۔ خدا اس کو بے نصیب کر دے گا اور وہ دوزخ کی آگ میں جلتا رہے گا ۔

معیار نجات ـــ محبت علیؑ

من کتاب فضائل الصحابة للسمعانی باسناده عن جابر بن عبدالله الأنصاری قال : کان النبی صلی الله علیه وآله وسلم بعرفات وأنا وعلی علیه السلام عنده ، فأومأ النبی صلی الله علیه وآله وسلم إلی علی علیه السلام فقال : یا علی ، ضع خمسك فی خمسی یعنی کفك فی کفی یا علی ، خلقت أنا وأنت من شجرة ، أنا اصلها وأنت فرعها والحسن والحسین أغصانها ، فمن تعلق بغصن من أغصانها دخل الجنة ، یا علی ، لو أن أمتی صاموا حتی یکونوا کالحنایا ، وصلوا حتی یکونوا کالأوتار ثم ابغضوك لاکبهم الله وجوههم

فی النار۔ (بحار ج ۲۷ ص ۲۲۶)

سمعانی کتاب الصحابہ میں اپنی سند کے ساتھ جابر بن عبداللہ انصاری سے نقل کرتے ہیں کہ پیغمبر خدا عرفات میں تھے میں اور علیؑ ان کے پاس تھے پیغمبر اکرمؐ نے علیؑ کو اشارہ کیا اور فرمایا۔ یا علیؑ! اپنا ہاتھ میرے ہاتھ پر رکھیں، یا علیؑ! میں اور آپ ایک درخت سے پیدا ہوئے ہیں۔ میں اس کی جڑ اور آپ اس کا تنا اور حسنؑ و حسینؑ اس کی شاخیں ہیں۔ جو شخص ان شاخوں سے تمسک رکھے گا جنت میں وارد ہوگا۔ یا علیؑ! اگر میری امت اس قدر روزے رکھے کہ کمان کی طرح خمیدہ ہو جائے۔ اس قدر نمازیں پڑھے کہ کمزور ہو جائے لیکن آپکی دشمن ہو، تو خدا ان کو منہ کے بل دوزخ میں ڈالے گا۔

دامادیٔ پیغمبرؐ ۔۔۔ بحکم خدا

ذخائر العقبی قال عن علی علیہ السلام أن رسول اللّٰہ صلی اللّٰہ علیہ وآلہ وسلم قال: یا علی إن اللّٰہ أمرنی أن أتخذك صہرا۔

(فضائل الخمسۃ ج ۲ ص ۱۳۱ و ذخائر ص ۸۶)

ذخائر عقبی میں حضرت علیؑ سے منقول ہے کہ رسول خداؐ نے فرمایا۔ یا علیؑ! مجھے اللہ نے حکم دیا ہے کہ آپ کو اپنا داماد بناؤں۔

عن عبداللّٰہ بن ابی اوفی قال: قال النبی صلی اللّٰہ علیہ وآلہ وسلم لعلی علیہ السلام: یا علی، أنت معی فی قصری فی الجنۃ مع فاطمۃ بنتی، وھی زوجتك فی الدنیا والآخرۃ، وأنت رفیقی، ثم تلا رسول اللّٰہ صلی اللّٰہ علیہ وآلہ وسلم "اخوانًا علی سرر متقابلین" المتحابین فی اللّٰہ ینظر بعضھم إلی بعض۔

(بحار ج ۳۶ ص ۷۲، تفسیر فرات ص ۸۲ ومسند احمد بن حنبل وعن ابی ہریرہؓ فی کشف الحق ج ا ص ۹۸ وکشف الیقین ۱۲۹ و ۱۳۰)

عبداللہ بن اوفی سے نقل ہے کہ کہا پیغمبر اکرمؐ نے فرمایا: یا علیؑ! آپ اور فاطمہؑ بہشت میں میرے محل کے اندر رہوں گے۔ فاطمہؑ دنیا و آخرت میں تمہاری ہمسر ہے۔ آپ میرے رفیق۔ پس رسول خداؐ نے یہ آیت تلاوت فرمائی۔ اخوانا علی سرر متقابلین برادرانہ طور پر اپنے سامنے کے تختوں پر بیٹھے ہوں گے۔ حالانکہ برائے خدا ایک دوسرے کو دوست رکھتے ہیں۔ اور ایکدوسرے کی طرف دیکھیں گے۔

سخاوت علیؑ

وفی حدیث عن ابن عباس أن المقداد قال له: أنا منذ ثلاثة أيام ما طعمت شيئاً، فخرج أمير المؤمنين عليه السّلام وباع درعه بخمس مائة، ودفع إليه بعضها وانصرف متحيراً، فناداه اعرابي اشترمنى هذه الناقة مؤجلاً، فاشتراها بمائة درهم ومضى الاعرابي، فاستقبله آخر وقال: بعنى هذه بمائة وخمسين درهم فباع وصاع يا حسن ويا حسين امضيا فی طلب الأعرابی، وهو علی الباب، فراه النبی صلی الله عليه وآله وسلم وهو يتبسم ويقول، يا علی، الأعرابی صاحب الناقة جبرئيل والمشتری ميكائيل، يا علی المائة والخمسين بالخمس التی دفعها الی المقداد، ثم تلا (ومن يتق الله يجعل له)

(بحار ۴۱ ص ۳۱ ومناقب آل أبي طالب ج ا ص ۲۸۷ و ۲۹۲)

ابن عباسؓ سے ایک حدیث ہے کہ جناب مقدادؓ نے حضرت علیؑ سے کہا: مجھے

تین دن ہوگئے اور ہیں نے کھانا نہیں کھایا تھا۔ امیرالمؤمنین گھر سے باہر نکلے۔ اپنی ذرّہ کو ۵۰۰ درہم میں بیچ دیا اور کچھ رقم مقداد کو دی اور گھر کو روانہ ہوئے۔ راستے میں ایک عربی ملا اور اس نے آپ سے کہا کہ یہ اونٹ مجھ سے نقد خرید لو۔ حضرت نے ایک سو درہم میں خریدا۔ وہ عربی چلا گیا۔ دوسرا آیا اور کہا یہ اونٹ ۱۵۰ درہم میں مجھے بیچ دیں۔ علیؑ نے اس کو بیچ دیا۔ اور وہ چلا گیا۔ علیؑ نے آواز دی اے حسنؑ و حسینؑ اس عربی کے پیچھے جاؤ اور اس کو واپس لاؤ۔ پیغمبر اکرمؐ نے علیؑ کی طرف نظر اٹھائی اور مسکرائے، پھر فرمایا! یا علیؑ! اونٹ والا جبرائیلؑ تھا، خریدنے والا میکائیلؑ تھا۔ یا علیؑ! سو درہم اونٹ کی قیمت ہے اور اوپر والا ۵۰ درہم اس کے بدلے ہیں جو مقداد کو دیے۔ پھر اس آیت کی تلاوت فرمائی۔

"ومن یتق اللہ یجعل لہ مخرجاً"

خانۂ علیؑ میں بہشتی دسترخوان

حدثنا ابو الدنیا معمر المغربی قال: سمعت علی بن أبی طالب علیہ السلام یقول: أصاب النبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم جوع شدید وھو منزل فاطمة، قال علی: فقال لی النبی: یا علی، ھات نقدمت المائدة فإذا علیھا خبز ولحم مشوی۔

(بحار ج ۵۱ ص ۲۲۸)

ابو الدنیا معمر مغربی سے منقول ہے کہ علیؑ نے فرمایا ایک دن پیغمبر اکرمؐ حضرت فاطمہؑ کے گھر تشریف فرما تھے۔ آپ بھوکے تھے۔ مجھے حکم دیا یا علیؑ! دسترخوان بچھاؤ۔ دسترخوان بچھایا تو اچانک روٹی اور گوشت دسترخوان پر آگیا۔

علیؑ نیکی میں سبقت کرنے والے ہیں

عن سماعة بن مهران عن جابر بن يزيد عن أبي جعفر عليه السّلام قال : أتي رسول الله صلى الله عليه وآله وسلم بمال وحلل و اصحابه حوله جلوس ، فقسمه عليهم حتى لم تبق منه حلّة ولا دينار ، فلما فرغ منه جاء رجل من فقراء المهاجرين وكان غائباً ، فلما رآه رسول الله صلى الله عليه وآله وسلم قال : ايكم يعطي هذا نصيبه ويؤثره على نفسه ؟ فسمعه علي عليه السّلام فقال : نصيبي ، فأعطاه اياه ، فاخذه رسول الله صلى الله عليه وآله وسلم واعطاه الرجل ، ثم قال : يا علي إن الله جعلك سباقاً للخير سخاءً بنفسك عن المال ، أنت يعسوب المؤمنين والمال يعسوب الظلمة ، والظلمة هم الذين يحسدونك و يبغون عليك ويمنعونك حقك بعدي ۔

(بحار ج ۳۶ ص ۶۰ و کنز جامع الفوائد)

سماعہ بن مہران ، جابر بن یزید سے اور وہ امام محمد باقرؑ سے نقل کرتے ہیں کہ رسول پاکؐ کے پاس کہیں سے کچھ اموال اور قیمتی لباس آئے ۔ صحابہ کرام آپؐ کے ارد گرد بیٹھے تھے ۔ رسول پاکؐ وہ تقسیم کر رہے تھے ۔ جب تقسیم مکمل ہو گئی اور کچھ باقی نہ بچا تو مہاجرین سے ایک فقیر آگیا اور سوال کیا ۔ رسول پاکؐ نے فرمایا ۔ کون ہے جو اپنا حصہ اس فقیر کو دیدے ۔ اور اسے اپنے اوپر مقدم سمجھے ۔ حضرت علیؑ نے فوراً عرض کیا : میں حاضر ہوں اور اپنا حصہ فقیر کو دے دیا ۔ رسول پاکؐ نے فرمایا : یا علیؑ ! اللہ نے آپ کو ایسا پیدا کیا ہے کہ ہمیشہ نیکیوں کی طرف سبقت کرتے ہو اور

اپنا مال دوسروں کو بخش دیتے ہو۔ یا علیؑ! آپ مؤمنوں کے امیر ہیں اور مال اور دولت ظالموں کے امیر ہیں۔ اور ظالم وہ ہیں جو آپ سے حسد کرتے ہیں اور ظلم کرتے ہیں۔

حضرت علیؑ اور لباس بہشت

عن جابر عن أبی جعفر علیہ السّلام قال: کان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم جالساً ذات یوم واصحابہ جلوس حولہ فجاء علی علیہ السّلام وعلیہ سمل ثوب منخرق عن بعض جسدہ، فجلس قریباً من رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم، فنظر إلیہ ساعۃ ثم قرأ: "ویؤثرون علی انفسہم ولو کان بہم خصاصۃ ومن یوق شح نفسہ فاولیک ہم المفلحون"۔ ثم قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم لعلی: أما انک راس الذین نزلت فیہم ہذہ الایۃ وسید ہم وامامہم، ثم قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم: أین حلتک التی کسوتکہا، یا علی؟ فقال: یا رسول إن بعض اصحابک أتانی یشکو عراہ وعری أہل بیتہ فرحمتہ فاثرتہ بہا علی نفسی، وعرفت أن اللہ سیکسونی خیراً منہا، فقال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم صدقت، أما أن جبرئیل قد أتانی یحدثنی أن اللہ اتخذ لک مکانہا فی الجنۃ حلۃ خضراء من استبرق وصنفتہا من یاقوت وزبرجد، فنعم الجواز جوازیک بسخاوۃ نفسک وصبرک علی سلمتک ہذہ المنخرقۃ، فأبشر یا علی، فانصرف علی علیہ السّلام فرحاً مستبشراً بما أخبرہ بہ

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم ۔

(بحار ج ۳۶ ص ۶۱ و ۶۰)

جناب محمد باقرؑ سے نقل ہوا ہے کہ آپ نے فرمایا، ایک دن پیغمبر اکرمؐ بیٹھے تھے اور صحابہ آپؐ کے ارد گرد تھے۔ اس دوران میں حضرت علیؑ پرانا لباس پہنے تشریف لائے اور پیغمبر اکرمؐ کے قریب بیٹھ گئے، پیغمبر اکرمؐ نے کچھ دیر انکی طرف دیکھا اور یہ آیت پڑھی۔ ویؤثرون علی أنفسھم ولو کان بھم خصاصۃ ومن یوق شح نفسہ فأولئك ھم المفلحون"۔ پس پیغمبرؐ نے علیؑ سے فرمایا۔ آپ ان لوگوں میں سے سرفہرست ہیں جس کے بارے میں یہ آیت نازل فرمائی، پھر پیغمبر اکرمؐ نے فرمایا؛ وہ لباس کہاں ہیں جو آپ کو پہنائے تھے، علیؑ نے کہا یا رسول اللہ آپ کا ایک صحابی میرے پاس آیا اور لباس مانگا، میں نے اس پر رحم کرتے ہوئے اسے دیدیا، رسول خداؐ نے فرمایا، آپ نے سچ کہا ہے جبرائیل میرے پاس آئے اور بتایا کہ اس لباس کے بدلے جنت میں سبز رنگ کا ریشمی لباس جو یاقوت اور زبرجد سے بنا ہوا ہے آپ کے لیے عوض قرار دیا گیا ہے۔ پروردگار نے اس سخاوت وجود کے بدلے اور اس پرانے لباس میں قناعت کے بدلے بڑا صلہ رکھا ہے۔ یا علیؑ! مبارک ہو پس علیؑ اس خبر پیغمبرؐ سے خوش ہو کر چلے گئے۔

علیؑ کا راہ خدا میں ایک دینار مستحق آیت ہے

عن أحمد بن ادریس عن ابن عیسی عن الحسین بن سعید عن فضالۃ عن کلیب بن معاویۃ عن أبی عبداللہ علیہ السلام فی قولہ تعالی: (یؤثرون علی أنفسھم ولو کان بھم خصاصۃ) قال: بینما علی علیہ السلام عند فاطمۃ علیھا السلام إذ قالت لہ: یا علی، أذھب إلی أبی

فابغنا منه شیئًا، فقالَ: نعم، فأتی رسول اللّٰہ صلی اللّٰہ علیہ وآلہٖ وسلّم فاعطاہ دیناراً وقال لہٗ: یا علی، اذھب فابتع بہ لأھلك طعامًا، فخرج من عندہ فلقیہ المقداد بن الاسود فقاما ما شاء اللّٰہ اَن یقوما، وذکر لہٗ حاجتہ، فأعطاہ الدینار وانطلق إلی المسجد، فوضع رأسہ فنام، فانتظر رسول اللّٰہ صلی اللّٰہ علیہ وآلہٖ وسلّم فلم یأت، ثم انتظر فلم یأت، فخرج یدور فی المسجد فإذا ھو بعلی علیہ السلام نائم فی المسجد، فحرکہ رسول اللّٰہ صلی اللّٰہ علیہ وآلہ وسلم فقعد فقال: یا علی، ما صنعت؟ فقال: یا رسول اللّٰہ خرجت من عندك فلقیت المقداد بن الأسود، فذکر لی ما شاء اللّٰہ ان یذکر، فاعطیتہ الدینار. فقال رسول اللّٰہ صلی اللّٰہ علیہ وآلہ وسلم: أما إن جبرئیل قد أنبأنی بذلك وقد أنزل اللّٰہ فیك کتابًا (ویؤثرون علی أنفسھم ......)

(بحار ج ۳۶ ص ۶۰)

احمد بن ادریس، ابن عیسٰی سے وہ حسین بن سعید سے وہ فضالہ سے وہ مکعب بن معاویہ سے نقل کرتے ہیں کہ امام جعفر صادقؑ نے اس آیت کے بارے ہیں "یوثرون علی انفسھم ولو کان بھم خصاصہ" دوسروں کو مقدم کرتے ہیں اگر خود بھی حاجت مند ہیں"۔ فرمایا کہ ایک روز علیؑ، فاطمہؑ کے پاس آئے فاطمہؑ نے کہا، "یا علیؑ! بابا کے پاس جاؤ اور اُن سے کچھ مانگو" علیؑ نے کہا: "ابھی جاتا ہوں" پس رسول پاکؐ کے پاس آئے۔ پیغمبر اکرمؐ نے ایک دینار ان کو دیا اور فرمایا: یا علیؑ جائیے اور اس سے اپنے گھر والوں کے لیے کھانے کا انتظام کریں۔

حضرت علیؑ گھر آرہے تھے کہ راستہ میں مقدادؓ ملے۔ مقدادؓ نے بھوک کا اظہار کیا۔ حضرت علیؑ نے وہ دینار ان کو دیدیا اور خود مسجد میں تشریف لے گئے اور سر زمین پر رکھا اور سو گئے۔ رسول خدا علیؑ کے انتظار میں تھے لیکن علیؑ ان کے پاس نہ آئے شدید انتظار کے بعد گھر سے باہر تشریف لائے تاکہ علیؑ کو تلاش کریں۔ جوں ہی مسجد کے دروازے پر نظر پڑی تو دیکھا کہ مسجد میں سوئے ہوئے ہیں۔ پیغمبر اکرمؐ نے انہیں اٹھایا علیؑ اٹھ بیٹھے۔ پیغمبر اکرمؐ نے پوچھا: یا علیؑ! کیا کام کیا؟ عرض کیا کہ وہ دینار میں نے مقدادؓ کو دے دیا کیونکہ وہ مجھ سے زیادہ حاجتمند تھے۔ پیغمبر اکرمؐ نے فرمایا کہ جبرائیلؑ ابھی یہ وحی لے کر اترا ہے اور خدا نے یہ آیت آپ کی شان میں نازل فرمائی ہے۔
یوثرون علی انفسهم ... الخ

علیؑ کے راہ خدا میں ایک دینار کا عوض خوان بہشتی

روی عن أبی سعید الخدری فی حدیث الطعام أنه قالت فاطمة: الٰهی یعلم فی سمائه وأرضه أنی لم أکل إلا حقاً، فقال لها: یا فاطمة أنی لك هذا الطعام الذی لم أنظر إلی مثل لونه ولم أشم مثل رائحته قط ولم آکل أطیب منه، قال: فوضع رسول الله صلی الله عَلَیهِ وآله وسَلّمَ کفه الطیبة المبارکة بین کتفی علیّ فغمزها ثم قال: یا علی، هذا بدل عن دینارك، هذا جزاء دینارك من عند الله "إن الله یرزق من یشاء بغیر حساب" ثم استعبر النبی صلی الله علیه وآله وسلّم باکیاً، ثم قال: الحمد لله الذی أبی لکما أن تخرجا من الدنیا حتی یجریك، یا علی مجری زکریا علیه السلام ویجری فاطمة مجری مریم بنت عمران علیها السّلام۔

(بحارج ۳۷ ص ۱۰۵، الزمخشری فی الکشاف ج ۱ ص ۴۰۲)

ابوسعید خدری سے حدیث طعام میں یہ مروی ہے کہ فاطمہؑ نے فرمایا: خدایا! آسمان و زمین کے رہنے والے اچھی طرح جانتے ہیں کہ میں نے اپنے حق کے علاوہ کچھ بھی نہیں مانگا۔ علیؑ نے فرمایا: یا فاطمہؑ یہ غذا جو اتنی خوشرنگ، لذیذ، معطر ہے نہ کبھی پہلے دیکھی نہ کھائی۔ یہ کہاں سے آئی ہے؟ پیغمبر اکرمؐ نے علیؑ کے کاندھے پر رحمت کا ہاتھ رکھا اور فرمایا: یا علیؑ! یہ آپکے اس ایک دینار کی برکت ہے۔ یہ ایک دینار کا اجر ہے۔ خُدا جسے چاہے بے شمار مزدوری دیتا ہے۔ پھر اس کی آنکھوں سے آنسو جاری ہوئے اور فرمایا کہ تعریف ہے اس اللہ کی جس کا یہ ارادہ ہے کہ آپ دنیا سے جائیں تو آپ کا مقام زکریاؑ سے کم نہ ہو اور بی بی فاطمہؑ دنیا سے جائیں تو مریمؑ بنت عمرانؑ سے کم نہ ہو۔

پیغمبر کی وصیت کا ایک حصہ

قال النبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم: یا علی، نوم العالم افضل من ألف رکعة یصلیھا العابد۔ یا علی لا فقر أشد من الجھل ولا عبادة مثل التفکر۔ (البحار ج ۲ ص ۲۲)

پیغمبر اکرمؐ نے فرمایا: یا علیؑ! عالم کی نیند بہتر ہے ہزار رکعت نماز پڑھنے سے۔ یا علیؑ! کوئی فقر جہالت سے بُرا نہیں اور کوئی عبادت فکر سے افضل نہیں۔"

حضرت علیؑ کو نصائح رسولؐ

عن ابن الفضل الہاشمی والسکونی جمیعاً عن جعفر بن محمد عن أبیہ عن أبیہ الحسین بن علی علیھم السلام أوصی الی أمیر المؤمنین

علی بن ابی طلب علیہ السلام وکان فیما اوصی بہ ان قال لہ:
یا علی: من حفظ من امتی اربعین حدیثاً یطلب بذلک وجہ
اللہ عزوجل والدار الاخرۃ حشرہ اللہ یوم القیامۃ مع
النبیین والصدیقین والشہداء والصالحین، وحسن اولٰئک رفیقاً

(البحار ج ۲ ص ۱۵۴)

ابن فضل ہاشمی اور سکونی دونوں امام جعفر صادقؑ سے نقل کرتے ہیں کہ رسول پاک نے حضرت علیؑ کو کئی وصیتیں کرتے ہوئے فرمایا "یا علیؑ! جو بھی میری امت سے چالیس احادیث کو یاد کرے اس سے خوشنودی خدا، آخرت کی کامیابی چاہے تو خدا اس کو بروز قیامت پیغمبروں کے ساتھ، صدیقین، شہداء اور نیک لوگوں کے ساتھ محشور کرے گا۔ اور یہ اس کے اچھے رفیق ہوں گے۔

زمین۔ حق مہر فاطمہؑ

عن عمار بن یاسر رضی اللہ عنہ قال: قال رسول اللہ صلی اللہ
علیہ وآلہ وسلم: یا علی إن اللہ عزوجل زوجک فاطمۃ وجعل
صداقہا الارض، فمن مشی علیہا مبغضاً لک مشی حراماً۔

(بحار ج ۳۷ ص ۷۰، اسد الغابۃ ص ۱۵۷)

عمار یاسرؓ سے منقول ہے کہ رسول خداؐ نے فرمایا یا علیؑ! خدا نے فاطمہؑ کی آپ سے شادی کی ہے اور زمین کو حق مہر قرار دیا ہے۔ جو شخص اس زمین پر چلے اور ہو دشمن تو اس کا زمین پر چلنا حرام ہے۔

پیغمبر اکرمؐ کی حضرت علیؑ سے

وروالا القوم منهم الحافظ أبو محمد بن أبو الفوارس فی کتابه الاربعین، أخبرنا محمد بن محمود بن شهریار فی البصرة فی جامعها یرفعه عن جماعة من الصادقین یسندونه إلی عائشة إنها قالت: ما رأیت رجلاً قط أحب إلی رسول الله صلی الله علیه وآله وسلم من علی ومن فاطمة علیهم السلام قالت فاطمة یوماً وأنا حاضرة: فدتك نفسی یا رسول الله صلی الله علیك، أی شیء رأیت لی؟ فقال: یا فاطمة أنت خیر النساء فی البریة وأنت أهل الجنة واهلها، قالت: یا رسول الله، فما لابن عمك علی علیه السلام؟ فقال لها: لا یقاس به أحد ممن خلق الله، قالت: والحسن والحسین؟ قال: هما ولدای وسبطای وریحانتای أیام حیاتی وبعد مماتی، قالت: فبینما هما فی الحدیث إذ أتی علی علیه السلام فقال له: فداك أبی وامی یا رسول الله، صلی الله علیك أی شیء رأیت لی؟ فقال: یا علی، أنا وأنت وفاطمة والحسن والحسین فی غرفة من درة أساسها من رحمة وأطرافها من رضوان وهی تحت عرش الله، یا علی، بینکم وبین نور الله باب فتنظر إلیه وینظر إلیك، وعلی رأسك تاج من نور قد أضاء ما بین المشرق والمغرب وأنت ترفل فی حلة من حلل حمر وردیة وخلقت وخلقنی ربی وخلق محبینا من طینة تحت

العرش وخلق مبغضینا من طینة الخبال۔

(احقاق ج ۵ ص ۹۰ و اربعین ص ۴۳)

علماء کے گروہ سے حافظ ابو محمد بن ابو الفوارس اپنی کتاب الاربعین میں ذکر کرتے ہیں کہ مجھے محمد بن محمود بن شہر یار نے مسجد بصرہ میں خبر دی ہے کہ ایک بچے لوگوں کے گروہ نے عائشہ سے نقل کیا ہے کہ کہا میں نے علیؑ اور فاطمہؑ سے زیادہ کوئی محبوب رسول نہیں دیکھا۔ ایک دن میرے سامنے حضرت فاطمہؑ نے پیغمبر اکرمؐ سے کہا: میری جان قربان ہو آپ پر اے اللہ کے رسولؐ! آپؐ کے نزدیک میرا کیا مقام ہے؟ فرمایا یا فاطمہؑ! آپ عورتوں سے بہتر، بہشت کی مالک اور سردار ہوں گی۔ فاطمہؑ نے پوچھا۔ یا رسول اللہ! آپ کے چچازاد کا کیا مقام ہے؟ فرمایا! ان کی مخلوق خدا سے کسی کے ساتھ مثال نہیں دی جا سکتی۔ بی بی نے عرض کیا حسنؑ حسینؑ کا کیا مرتبہ ہے؟ یہ میری زندگی اور میرے چلے جانے کے بعد بھی دو بیٹے دولہے اور دو خوشبوئیں ہیں، عائشہ کہتی ہیں جب پیغمبرؐ اور فاطمہؑ محو گفتگو تھے علیؑ تشریف لائے اور پیغمبر اکرمؐ سے عرض کیا: یا رسول اللہؐ! میرے ماں باپ قربان، میرا کیا مرتبہ ہے؟ فرمایا یا علیؑ! آپ ہیں، فاطمہؑ، حسنؑ اور حسینؑ ایک مروارید کے کمرے میں ہونگے جس کمرے کی بنیادیں رحمت حق اور اس کی دیواریں خوشنودی خدا ہو عرش الٰہی کے نیچے ہے۔ یا علیؑ! آپ اور خدا کے نور کے درمیان ایک ایسا دروازہ ہے کہ مشرق سے مغرب تک کو نورانی کر دیا ہے۔ جبکہ ایک سرخ لباس پہنے خراماں خراماں چل رہے ہوں گے۔ خدا نے آپ اور مجھے اور ہمارے دوستوں کو عرش کے نیچے والی طینت سے پیدا کیا ہے۔ جب کہ دشمنوں آوارہ کو فشاد طینت سے پیدا کیا۔

پنجتنؑ کے نام خدا کے ناموں پر ہیں

عن عبداللہ بن الفضل الہاشمی عن جعفر بن محمد عن ابیہ عن جدہ علیہم السلام قال: کان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم ذات یوم جالساً وعندہ علی وفاطمۃ والحسن والحسین علیہم السلام، فقال: والذی بعثنی بالحق بشیراً ما علی وجہ الارض خلق أحب إلی اللہ عزوجل ولا أکرم علیہ منا، ان اللہ تبارک وتعالی شق لی إسماً من أسمائہ، فھو محمود وأنا محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم وشق لک، یاعلی إسماً من أسمائہ، فھو العلی الأعلی، وأنت علی، وشق لک یاحسن اسماً من أسمائہ فھو المحسن وأنت حسن، وشق لک یاحسین، اسماً من اسمائہ فھو ذوالاحسان، وأنت حسین. وشق لک یا فاطمۃ اسماً من أسمائہ فھو الفاطر وأنت فاطمۃ. ثم قال اللھم إنی أشھدک أنی سلم لمن سالمھم، وحرب لمن حاربھم ومحب لمن أحبھم ومبغض لمن أبغضھم، وعدو لمن عاداھم، وولی لمن والاھم، لأنھم منی وأنا منھم۔

(بحار ج ۳۷ ص ۷۴۔ معانی الاخبار ص ۵۵ و ۵۶)

عبداللہ بن فضل ہاشمی سے جعفر بن محمدؑ نے نقل کیا ہے کہ آپ نے فرمایا: ایک دن رسول پاک کے پاس علیؑ، فاطمہؑ، حسنؑ وحسینؑ تشریف فرما تھے۔ تو رسول پاک نے فرمایا: قسم ہے اس ذات کی جس نے مجھے مبعوث فرمایا اور خوشی کی خبر دینے والا بنایا۔ ہم سے زیادہ خدا کے نزدیک محبوب کوئی بھی نہیں۔ خدا نے میرا نام اپنے

ناموں میں سے ایک رکھا ہے۔ وہ محمود ہے اور میں محمدؐ ہوں۔ یا علیؑ! آپ کا نام بھی اپنے ناموں سے منتخب کیا۔ وہ اعلیٰ ہے اور آپ علیؑ ہیں۔ یا حسنؑ! آپ کا نام بھی اپنے ناموں سے منتخب کیا۔ وہ محسن ہے اور آپ حسنؑ۔ یا حسینؑ! آپ کا نام بھی اللہ نے اپنے ناموں سے منتخب کیا۔ وہ صاحب احسان ہے اور آپ حسینؑ۔ یا فاطمہؑ آپ کا نام بھی ایسے ہے کہ وہ فاطر ہے اور آپ فاطمہؑ ہیں۔ پھر فرمایا: خدایا گواہ رہنا کہ جو شخص ان کے ساتھ محبت سے رشتہ قائم رکھے گا تو میں ان کے ساتھ ہوں۔ اور جو ان سے جنگ کرے گا میں بھی ان سے جنگ کروں گا۔ جو ان کا دوست وہ میرا دوست، جو ان کا دشمن وہ میرا دشمن ہوگا کیوں کہ میں ان سے ہوں اور یہ مجھ سے ہیں۔

مقامِ ابوطالب

عن محمد بن إدريس إلى الشيخ المفيد محمد بن النعمان يرفعه قال: لمّا مات أبو طالب رضى الله عنه اتى امير المؤمنين عليه السلام النبى صلى الله عليه وآله وسلم فآذنه، فتوجع توجعاً عظيماً وحزن حزناً شديداً. ثم قال لأمير المؤمنين عليه السلام: امض يا علي فتول أمره وتول غسله وتحنيطه وتكفينه فإذا رفعته على سريره فأعلمني، ففعل ذلك أمير المؤمنين عليه السلام، فلما رفعه على السرير اعترضه النبى صلى الله عليه وآله وسلم فرق وتحزن وقال: وصلت رحماً وجزيت خيراً يا عم، فلقد ربيت وكفلت صغيراً، ونصرت وآزرت كبيراً، ثم أقبل على الناس وقال: أما والله لأشفعن لعمي

شفاعة يعجب بها أهل الثقلين۔

(بحار ج ۳۵ ص ۱۲۵)

محمد بن ادریس نے شیخ مفید سے ایک مرفوعہ حدیث نقل کی ہے۔ جب حضرت ابوطالبؑ کی وفات ہوگئی۔ امیر المؤمنین پیغمبر اکرمؐ کے پاس آئے اور وفات کی اطلاع دی پیغمبر اکرمؐ بہت دکھی ہوئے اور فرمایا۔ یا علیؑ! تجہیز و تکفین کے امور خود انجام دیں، غسل دیں، حنوط کریں اور کفن پہنائیں جب جنازہ تیار ہو تو مجھے بتانا مولاؑ نے ایسا ہی کیا جب جنازہ اٹھا تو پیغمبر اکرمؐ نے کندھا دیا جبکہ غم اور دکھ سے سے نڈھال تھے۔ فرمایا اے چچا آپ نے صلہ رحمی کی، آپ کو اچھا اجر ملا ضعیفی میں میری مدد کی اور میرا سہارا بنے پھر لوگوں سے خطاب فرمایا کہ آگاہ ہو جاؤ، خدا کی قسم اپنے چچا کی یوں شفاعت کروں گا کہ جن وانس حیرت زدہ رہ جائیں گے۔

شیعان علیؑ کا مقام

عن محمد بن أحمد معنعنا عن أصبغ بن نباتة عن علي عليه السلام في قوله تعالى: وهم من فزع يومئذ آمنون، قال: فقال لي علي: يلي يا أصبغ ما سئلني أحد عن هذه الاية ولقد سألت النبي صلى الله عليه وآله وسلم كما سألتني، فقال لي سألت جبرئيل عليه السلام عنها. فقال: يا محمد، إذا كان يوم القيامة حشرك الله وأهل بيتك ومن يتولاك وشيعتك حتى يقفوا بين يدي الله تعالى فيستر الله عوراتهم ويؤمنهم من الفزع الأكبر، لحبهم لك وأهل بيتك ولعلي بن أبي طالب عليه السلام يا علي شيعتك والله آمنون فرحون يشفعون، ثم قرا "فلا

انساب بینھم یومئذ ولا یتساءلون"۔

(البحار ج ۶۸ ص ۷۵ ،تفسیر فرات ص ۸۳)

محمد بن احمد، چند واسطوں سے اصبغ بن نباتہ سے اور وہ مولا امیرالمؤمنین سے ایک آیت کے متعلق" وھم فی فزع یومئذ آمنون" علیؑ نے فرمایا: یا اصبغ! آج تک کسی نے اس آیت کے متعلق مجھ سے نہیں پوچھا۔ ایک دن میں نے رسول اکرمؐ سے اس آیت کے متعلق پوچھا تو فرمایا کہ میں نے جبرائیل سے اس آیت کے بارے میں پوچھا تو انہوں نے فرمایا۔ اے محمدؐ! قیامت کے دن خدا آپ، اور آپ کے خاندان، دوستوں، اتباع کرنے والوں کو زندہ کرے گا تاکہ سب خدا کی بارگاہ میں آئیں تو اس وقت خدا ان کو پردہ میں رکھے گا اور ان کو وحشت سے پاک رکھے گا۔ کیونکہ وہ آپ کے خاندان اور علی بن ابی طالب سے محبت رکھتے ہوں گے۔ یا علیؑ! خدا کی قسم آپ کے شیعہ امن اور خوشی میں ہیں، دوسروں کی شفاعت بھی کریں گے اور ان کی شفاعت قبول ہوگی پھر یہ آیت تلاوت فرمائی" فلا انساب بینھم یومئذ ولا یتساءلون"۔

عن الحافظ ابوبکر البغدادی..... عن محمد بن علی بن الحسین عن أبیه عن علی قال: قال رسول اللّٰہ صلی اللّٰہ علیه واٰله وسلم یا علی أنت أخی وصاحبی ورفیقی فی الجنة ۔

(احقاق ج ۴ ص ۱۷۳ و فی تاریخ بغداد ج ۱۲ ص ۲۶۸)

حافظ ابوبکر بغدادی سے منقول ہے کہ رسول خداؐ نے فرمایا: یا علیؑ! آپ بہشت میں میرے بھائی، ساتھی اور دوست ہیں"۔

علیؑ والوں کے چہرے روشن ہونگے

عن یحیی بن العلاء عن أبی عبد اللہ علیہ السلام قال : دخل علی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم وھو فی بیت أم سلمۃ ، فلما رآہ قال : کیف أنت یا علی، إذا جمعت الامم ووضعت الموازین وبرز لعرض خلقہ ودعی الناس إلی مالا بد منہ؟ قال : فدمعت عین أمیر المؤمنین علیہ السلام ، فقال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم . ما یبکیک یا علی؟ تدعی واللہ أنت وشیعتک غراً محجلین رواہ مرویین مبیاضۃ وجوھکم، ویدعی بعدوک مسوادۃ وجوھھم أشقیاء معذبین ، أما سمعت الی قول اللہ تعالی "إن الذین آمنوا وعملوا الصالحات أولئک ھم خیر البریہ" أنت وشیعتک "الذین کفروا بآیاتنا اولئک ھم شر البریہ" عدوک یا علی ۔

(البحار ج ۸ ص ۷ وأمالی الطوسی)

یحیی بن علی ، امام جعفر صادقؑ سے منقول ہے کہ فرمایا علیؑ ام سلمہ کے گھر پیغمبر اکرمؐ کے پاس آئے پیغمبر اکرمؐ نے فرمایا یا علیؑ! اس وقت کو یاد کرو جب تمام امتوں کو اکٹھا کیا جائے گا اور میزان ترازو لگ رہے ہوں گے ۔خلق خدا کے سامنے پیش ہو رہی ہو گی لوگوں کو بلایا جائے گا۔ اس وقت مولا علیؑ کی آنکھوں سے آنسو جاری ہو گئے پیغمبرؐ نے پوچھا یا علیؑ! آپ روتے کیوں ہیں؟ خدا کی قسم آپ اور آپ کے شیعوں کو اس حال میں بلایا جائے گا کہ چہرے نورانی اور شاداب ہوں گے آپکے دشمنوں کو اس حال میں بلایا جائے گا کہ چہرے سیاہ ،حیران ،پریشان اور عذاب کے

منتظر ہونگے۔ آیا خدا کا یہ فرمان نہیں سنا کہ فرمایا "ان الذین آمنوا وعملوا الصالحات اولئك هم شر البرية" یہ تیرے دشمن ہیں۔

علیؑ کے ہاتھ بہشتی عصا ہوگا....

عن ابن شیرویه عن ابی سعید عنه صلی الله علیه وآله وسلم یا علی، معك یوم القیامة عصا من عصی الجنة تذود بها المنافقین عن حوضی۔

(بحار ج۔۴۰ ص ۷۹)

ابن شیرویہ ابوسعید سے اور وہ پیغمبر اکرمؐ سے نقل کرتے ہیں کہ فرمایا: اے علیؑ! قیامت کے دن آپکے ہاتھ میں بہشتی عصا ہوگا اور منافقون کو حوض کوثر سے اس عصا کے ذریعے دور بھگائیں گے۔

ملائکہ ہمارے اور ہمارے محبوں کے خادم ہیں

روی الصدوق فی العیون عن الرضا علیه السلام فی حدیث، قال: قال رسول الله صلی الله علیه وآله وسلم وان الملائكة لخدامنا وخدام محبینا، یا علی "الذین یحملون العرش ومن حوله یسبحون بحمد ربهم ویستغفرون للذین آمنوا بولایتنا۔

(البحار ج ۶۸ ص ۶ وعیون اخبار الرضا علیه السلام ج اص ۲۶۲)

شیخ صدوق کتاب عیون میں امام رضا سے ایک حدیث میں یوں نقل فرماتے ہیں کہ رسول خدا نے فرمایا۔ فرشتے ہمارے اور ہمارے محبوں کے خادم ہیں۔ یا علیؑ! عرش کے حامل اور ارد گرد والے جو پروردگار کی تسبیح پڑھتے ہیں

یہ ہمارے محبّوں کیلئے مغفرت کی دعا مانگتے رہتے ہیں۔

علیؑ کے تین امتیازات

عن داؤد بن سلیمان عن الرضا عن آبائه علیهم السلام قال :
قال رسول الله صلی الله علیه وآله وسلم لعلی علیه السلام :
یا علی ، إنك أعطیت ثلاثة لم أعط (أنا) قلت : یا رسول الله
ما أعطیت ؟ فقال : أعطیت صهراً مثلی ولم أعط ، واعطیت
زوجتك فاطمة ولم أعط ، وأعطیت الحسن والحسین ولم أعط۔

(بحار ج ۳۹ ص ۸۹ ، امالی الشیخ ص ۲۱۹)

داؤد بن سلیمان امام رضاؑ سے روایت فرماتے ہیں کہ رسول خداؐ نے علیؑ سے فرمایا : یا علیؑ ! تین چیزیں آپ کو ایسی دی گئیں جو مجھے عطا نہیں ہوئیں میں نے پوچھا وہ کونسی ؛ فرمایا : سسر آپ کو ایسا ملا کہ ایسا مجھے نہیں ملا۔ زوجہ فاطمہؑ ایسی ملیں کہ مجھے ایسی نہ ملیں ، حسنؑ وحسینؑ ایسے بیٹے ملے کہ مجھے نہ ملے۔

علیؑ ہم پایۂ رسولؐ

تفسیر فرات جعفر بن محمّد الفزاری معنعنا عن أبی جعفر محمد
بن علی علیه السلام قال : خرج رسول الله صلی الله علیه وآله
وسلم ذات یوم وهو راکب وخرج أمیر المؤمنین علی بن ابی
طالب علیه السلام وهو یمشی ، فقال النبی صلی الله علیه وآله
وسلم : یا ابا الحسن إما أن ترکب وإما أن تنصرف . فإن الله
أمرنی أن ترکب إذا رکبت وتمشی إذا مشیت وتجلس إذا

جنست، إلا أن يكون حد من حدود الله لا بد لك من القيام والقعود فيه. وما أكرمني الله بكرامة إلا وقد أكرمك بمثلها، خصني بالنبوة والرسالة وجعلك ولي ذلك تقوم في صعب أموره، والذي بعثني بالحق نبياً ما آمن بي من كفر بك، ولا أقر بي من جحدك ولا آمن بالله من أنكرك، وإن فضلك من فضلي وفضلي لك فضل وهو قول ربي: "قل بفضل الله وبرحمته فبذلك فليفرحوا هو خير مما يجمعون" والله يا علي ما خلقت الا ليعرف بك معالم الدين ودارس السبيل، ولقد ضل من ضل عنك، ولم يهتد إلى الله من لم يهتد اليك، ما أقول لك إلا ما يقول ربي، وأن الذي أقول لك لمن الله نزل فيك، فإلى الله أشكو تظاهر أمتي عليك بعدي، أما إنه يا علي، ما ترك قتالي من قاتلك، ولا سلم لي من نصب لك، وانك لصاحب الاكواب وصاحب المواقف المحمودة في ظل العرش أينما وقفت، فتدعى إذا دعيت، وتحيى إذا حييت، وتكسى إذا كسيت، حقت كلمة العذاب على من لم يصدق قولي فيك وحقت كلمة الرحمة لمن صدقني، وما اغتابك مغتاب، ولا أعان عليك إلا هو في حزب ابليس، ومن والاك ووالى من هو منك من بعدك كان من حزب الله وحزب الله هم المفلحون.

(بحار ج ۳۶ ص ۱۳۹-۱۴۰ و تفسیر فرات ص ۶۲ و ۶۳)

تفسیر فرات میں جعفر بن محمد فزاری اپنے چند واسطوں سے امام محمد باقرؑ سے نقل کرتے ہیں کہ فرمایا: ایک دن رسول خدا سوار ہو کر گھر سے نکلے اور علیؑ پیدل

تھے وہ بھی نکلے۔ پیغمبر اکرمؐ نے فرمایا۔ یا علیؑ یا ابوالحسنؑ! یا آپ بھی سوار ہو جائیں یا واپس ہو جائیں۔ کیونکہ خدا نے مجھے حکم دیا ہے کہ میں اس وقت سواری پر سوار ہوں جب آپ بھی سوار ہوں اور اس وقت پیدل ہو جاؤں کہ آپ پیدل ہوں۔ اس وقت بیٹھوں جب آپ بیٹھیں مگر یہ کہ آپ حدّ الہٰی کے جاری کرنے کے لیے کھڑے یا بیٹھے ہوں۔ خداوند نے جو کرامت مجھے دی ہے وہ آپ کو بھی عطا فرمائی ہے۔ خدا نے نبوت و رسالت مجھ سے مختص کی اور آپ کو مولیٰ و سرپرست قرار دیا تاکہ مشکلات کو حل کریں۔ خدا کی قسم جس نے مجھے رسالت پر مبعوث کیا، جس نے آپ سے کفر کیا مجھ پر ایمان نہ لایا۔ جو آپ کا منکر ہے میری نبوت کا قائل نہیں، اور نہ خدا پر ایمان رکھتا ہے۔ آپ کی فضیلت مجھ سے نکلتی ہے۔ اور میری فضیلت آپ کی فضیلت ہے یہ وہی میرے پروردگار کا حکم ہے کہ فرمایا: "قل بفضل اللہ وبرحمتہ فبذلک فلیفرحوا ھو خیر مما یجمعون"۔ یا علیؑ! آپ کو اس لیے پیدا کیا گیا ہے کہ دین کی نشانیاں ناشناختہ راستے آپ کے ذریعے پہچانے جائیں۔ جو آپ سے منحرف ہے وہ قطعاً گمراہ ہے۔ جو آپ کی طرف نہ آئے وہ خدا کی طرف آنے والا نہیں۔ میں وہی کہہ رہا ہوں جو پروردگار نے مجھے کہا ہے یہ خدا کی طرف سے آپ کے بارے میں نازل ہوا ہے۔ میری امت میرے بعد آپ کے خلاف کھڑی ہو جائے گی اس کی خدا سے شکایت کروں گا۔ یا علیؑ! آگاہ رہیں جو آپ سے جنگ کرے گا میرے ساتھ جنگ کرنے والا ہے۔ جس نے آپ سے دشمنی کی مجھ سے صلح کرنے والا نہیں۔ آپ عرش خدا کے سایہ میں پسندیدہ مقام کے مالک ہیں۔ جب مجھے بلائیں گے تو آپ کو بھی بلایا جائے گا۔ جب مجھ پر درود بھیجیں گے تو آپ پر بھی درود ہوتا ہے۔ جب مجھے لباس پہنائیں گے تو آپ کو بھی پہنایا جائے گا۔ اس پر عذاب کا وعدہ ہے جس نے میری بات

تمہارے حق میں نہ مانی۔ اور رحمت کا وعدہ ہے اس کیلئے جو آپ کے بارے میں میرے اقوال کو تسلیم کرے۔ جس نے تیری اطاعت کی اور تیرے خلاف (دشمنی کی) امداد بھی نہ پہنچائی تو وہ ٹھیک ہے ورنہ شیطان کے گروہ سے ہوگا اور جو شخص آپ کو اور آپ کی اولاد سے محبت رکھتا ہوگا وہ حزب خدا شمار ہوگا۔ اور حزب خدا ہی سچا حزب ہے۔"

علیؑ فکر الٰہی کے حامل ہیں

عن ابن عباس أنه قال: أهدى رجل إلى رسول الله صلى الله عليه وآله وسلم ناقتين عظيمتين سمينتين فقال: للصحابة: هل فيكم أحد يصلي ركعتين بوضوئهما وقيامهما وركوعهما وسجودهما وخشوعهما ولم يهتم فيهما بشيء من امور الدنيا ولا يحدث قلبه بفكر الدنيا أهدي إليه إحدى هاتين الناقتين فقالها مرة ومرتين وثلاثاً فلم يجبه أحد من أصحابه، فقام إليه أمير المؤمنين، فقال: أنا يا رسول الله أصلي الركعتين، أكبر التكبيرة الأولى إلى أن أسلم منها لا أحدث نفسي بشيء من أمور الدنيا فقال: صلّ يا علي، صلى الله عليك، قال: فكبر أمير المؤمنين عليه السلام ودخل في الصلاة، فلما سلم من الركعتين هبط جبرئيل عليه السلام على النبي صلى الله عليه وسلم فقال: يا محمد إن الله يقرؤك السلام ويقول لك: أعطه إحدى الناقتين، فقال رسول الله صلى الله عليه وآله وسلم أنا شارطته إن يصلي ركعتين لا يحدث فيهما نفسه

بشیءٍ من أمور الدنیا أن أعطیه إحدی الناقتین، وإنه جلس فی التشهد فتفکر فی نفسه أیهما یأخذ، فقال جبرئیل: یا محمد إن الله یقرؤك السلام ویقول لك تفکر أیهما یأخذ أسمنهما فینحرها فیتصدق بها لوجه الله تعالی فکان تفکره لله تعالی! لا لنفسه ولا للدنیا، فبکی رسول الله صلی الله علیه وآله وسلم واعطاه کلتیهما، فنحرهما وتصدق بهما، فأنزل الله تعالی فیه هذه الآیة: "إن فی ذلك لذکری لمن کان له قلب" یعنی به أمیر المؤمنین علیه السلام أنه خاطب نفسه فی صلاته لله تعالی، لم یتفکر فیهما بشیءٍ من أمور الدنیا۔

(بحار ج ۳۶ ص ۱۶۱ و برہان ج ۴ ص ۲۲۸ ومناقب شہر آشوب ج ۱ ص ۳۵۱ و ۲۵۲)

ابن عباس سے منقول ہے کہ فرمایا: جب ایک شخص بہت موٹے تازے دو اونٹ حضور اکرمؐ کی خدمت میں لایا۔ پیغمبرؐ نے اپنے صحابیوں سے فرمایا کہ تم میں سے کوئی ایسا ہے جو دو رکعت نماز با وضو، قیام و رکوع و سجود اور خشوع کے ساتھ پڑھے اور نماز کی حالت میں دُنیاوی چیزوں کو اہمیت نہ دے۔ اور اس کا دل دُنیا میں مشغول نہ ہو تاکہ میں ایک اونٹ اس کو ہدیہ دوں۔ پیغمبرؐ نے اس بات کو تین مرتبہ دھرایا لیکن کسی نے جواب نہ دیا۔ اس وقت جناب امیر المؤمنین اٹھے اور عرض کیا یا رسول اللہ! میں دو رکعت نماز پڑھتا ہوں۔ کہ تکبیر سے لے کر سلام تک دنیاوی کسی چیز کی فکر نہ ہو گی۔ پیغمبرؐ نے فرمایا: یا علیؑ! نماز پڑھو۔ آپ پر اللہ کا سلام ہو۔ ابن عباس کہتے ہیں کہ امیر المؤمنین نے تکبیرۃ الاحرام کہہ کر نماز شروع کر دی۔ جب نماز مکمل ہوئی تو جبرائیلؑ نازل ہوئے اور کہا یا محمدؐ! خدا آپ کو سلام کہہ رہا ہے۔ کہ ایک اونٹ علیؑ کو دے دیں۔ رسول پاکؐ نے فرمایا: میں نے تو یہ شرط

لگائی تھی کہ دو رکعت نماز کے دوران دُنیاوی اُمور کی فکر نہ کرے لیکن علیؑ تو حالتِ نماز میں سوچ رہے تھے کہ کونسا اونٹ لوں۔ جبرائیلؑ نے کہا خدا فرماتا ہے کہ علیؑ یہ سوچ رہے تھے کہ اونٹوں سے موٹے تازے کو لوں گا تاکہ اللہ کی راہ میں اچھی چیز کی قربانی کر سکوں۔ ان کی سوچ الٰہی سوچ تھی۔ دُنیاوی سوچ نہ تھی۔ رسولِ خدا روئے۔ اور دونوں اونٹ علیؑ کو دے دیئے۔ علیؑ نے دونوں کی قربانی کر دی اور گوشت کو صدقہ کیا۔ اس وقت یہ آیت نازل ہوئی "ان فی ذلک لذکری لمن کان له قلب" کہ مراد امیرالمومنین ہیں کہ نماز میں توجہ خدا کی طرف تھی۔

علیؑ کا مقام بلند

کنز العمال قال عن علی علیه السّلام قال: قال رسول الله صلّی الله علیه وآله وسلّم: یا علی لیس فی القیامة راکب غیرنا و نحن أربعة. فقام إلیه رجل من الأنصار فقال: فداك أبی و امی من هم؟ قال: أنا علی البراق وأخی صالح علی ناقته التی عقرت، وعمی حمزة علی ناقتی العضباء وأخی علی علی ناقة من نوق الجنة بیده لواء الحمد ، ینادی لا إله إلّا الله، محمّد رسول الله، فیقول الادمیون: ما هذا الّا ملك مقرب او نبی مرسل أو حامل عرش. فیجیبهم ملك من بطنان العرش هذا الصدیق الأکبر علی بن أبی طالب۔

(فضائل الخمسة ج ۲ ص ۸۹، کنز العمال ج ۶ ص ۴۰۲، بحار ج ۳۶ ص ۱۳۱۹)

کنز العمال میں علیؑ سے منقول ہے کہ رسول اللہؐ نے فرمایا یا علیؑ! قیامت

کو چار افراد کے علاوہ کوئی سوار نہ ہوگا۔ انصاری نے پوچھا: یا رسول اللہ! وہ چار کون ہوں گے؟ تو پیغمبر اکرمؐ نے فرمایا کہ میں براق پر سوار ہوں گا۔ صالح اپنی ناقہ جس کو ذبح کیا گیا پر سوار ہوں گے اور میرے چچا حمزہ میری ناقہ عضبا پر سوار ہوں گے اور بھائی علیؑ جنّت کے ناقہ پر سوار ہوں گے جبکہ لوائے حمد ان کے ہاتھ میں بلند ہوگا اور آواز دے رہے ہوں گے "لا الہ الا اللہ محمد رسول اللہ" تو حشر والے کہیں گے یہ نبی مرسل یا حاملِ عرش فرشتہ ہے۔ اس وقت عرش کے نیچے سے ایک فرشتہ آواز دے گا کہ یہ صدیق اکبر علی ابن ابی طالبؑ ہیں۔

علیؑ۔ سوارِ ناقۂ مامور من اللہ

فی کنز العمال قال: عن جابر، لما سأل أهل قبا النبي صلى الله عليه وآله وسلم أن يبني لهم مسجداً قال رسول الله صلى الله عليه وآله وسلم: ليقم بعضكم فيركب الناقة، فقام ابو بكر فركبها وحركها فلم تنبعث، فرجع وقعد فقام عمر فركبها وحركها تنبعث فرجع فقعد، فقام علي عليه السّلام، فلما وضع رجله في غرز الركاب وثبت به قال رسول الله صلى الله عليه وآله وسلم يا علي أرخ زمامها وابنوا على مدارها فانها مأمورة،

(فضائل الخمسة ج ۲ ص ۳۴۷ کنز العمال ج ۶ ص ۳۹۹ ہیثمی فی مجمع ج ۴ ص ۱۱)

کنز الاعمال میں جابر سے منقول ہے کہ جب قبا کے لوگوں نے وہاں مسجد بنانا چاہی تو رسول اکرمؐ نے فرمایا کہ تم میں سے ایک آدمی اس ناقہ پر سوار ہو جائے حضرت ابوبکر سوار ہو گئے۔ اس کو اٹھانا چاہا نہ اٹھا۔ واپس آئے اور بیٹھ گئے۔ حضرت عمر اٹھے اور سوار ہو گئے اس نے بھی ناقہ کو اٹھانے کی کوشش کی لیکن ناقہ نہ اٹھا وہ بھی اتر کر بیٹھ گئے۔ اس وقت علیؑ اٹھے اور سوار ہو گئے۔ جوں ہی آپ نے رکاب میں پاؤں رکھے ناقہ اٹھا۔ پیغمبر اکرمؐ نے فرمایا: یا علیؑ! اس کی مہار چھوڑ دو۔ اس کو جانے دو۔ کیونکہ یہ شتر خدا کی طرف سے مامور ہے۔

عن تحفة الأبرار طبری عن ابن شاذان عن الحرث بن الخزرج

قال: سمعت رسول اللّٰه صلی اللّٰه علیه وآله وسلّم یقول:

یا علی لا یتقدمك بعدی الا كافر ولا یتأخر عنك الا كافر

(فی البحار ج ۳۷ ص ۳۱، اضافته والیقین ص ۸، غایة المرام ج ۱ ص ۲۸۱، تحفة الشاهیر ص ۲۶۰)

تحفة الابرار طبری ابن شاذان سے وہ حرث بن خزرج سے نقل کرتے ہیں کہ رسول خدا سے میں نے سنا کہ فرمایا یا علی! میرے بعد کافر آپ پر سبقت کریں گے اور صرف کافر ہی آپ کی مدد نہ کریں گے۔ اہل آسمان نے آپ کا نام امیر المؤمنین قرار دیا ہے۔"

علیؑ کا معجزہ حرکت کوہ جبل

روی أبو الجارود العبدی عن أبی جعفر محمد بن علی الباقر علیه السلام قال: لما صعد النبی صلی اللّٰه علیه وآله وسلّم الغار فطلبه علی بن أبی طالب علیه السلام خشیة أن یغتاله المشركون

وكان النبي صلى الله عليه وآله وسلم حراء وعلي على ثبير، فبصر به النبي صلى الله عليه وآله وسلم فقال: ما لك يا علي؟ فقال بأبي أنت وأمي، إني خشيت أن يغتالك المشركون، فقال النبي صلى الله عليه وآله وسلم: ناولني يدك يا علي فزحف الجبل حتى تخطى علي عليه السلام برجله الجبل الآخر ثم رجع إلى قراره والمنة لله۔

(الثاقب في المناقب ص ۹۳، بصائر الدرجات ص ۴۲۷ و ۴۲۹)

ابو الجارود عبدی، امام محمد باقرؑ سے نقل کرتے ہیں کہ فرمایا: ایک دن رسول اکرمؐ غار میں داخل ہوئے تو علیؑ اس خوف سے کہیں مشرکین حضرت کو قتل نہ کردیں حضرت کے پیچھے پیچھے آئے۔ پیغمبر اکرمؐ غار حرا میں تھے۔ اور علیؑ "ثبیر" پہاڑ پر ٹھہر گئے اچانک پیغمبر اکرمؐ کی نگاہ علیؑ پر پڑی۔ آپ نے فرمایا: یا علیؑ! یہاں کیا کر رہے ہو؟ علیؑ نے کہا: میرے والدین آپ پر قربان، مشرکین کی وجہ سے کہ کہیں آپ کو زک نہ پہنچائیں آپ کی حفاظت کے لیے آیا ہوں۔ پیغمبر اکرمؐ نے فرمایا: یا علیؑ! قریب آؤ ہاتھ مجھے دو۔ اس ثبیر پہاڑ نے اپنی جگہ چھوڑی حتیٰ کہ علیؑ نے دوسرے پہاڑ پہ قدم رکھا وہ ثبیر پہاڑ واپس اپنی جگہ چلا گیا۔

علیؑ کا معجزہ ردِ شمس

أبو جعفر عليه السلام قال: بينا النبي صلى الله عليه وآله وسلم نام عشية ورأسه في حجر علي صلوات الله عليهما ولم يكن علي صلى العصر وقد دنت المغرب فقال له: يا علي أصليت العصر؟ فقال: لا، فقال النبي صلى الله عليه وآله وسلم

اللّٰھم إن علیاً کان فی طاعۃ رسولك فاردد علیہ الشمس فعادت الشمس إلی موضعھا وقت العصر۔

(الثاقب فی المناقب ص ۲۵۴، امالی المفید ص ۴۹، إثبات الوصیۃ ص ۱۳۰، ومناقب المغازلی ۹۶ و ۱۴۰: الطرائف ۸۴ و ۱۱۸، مناقب المغازلی ۲۱۷، تاریخ دمشق ج ۲ ص ۲۸۳ و مدینۃ المعاجز ص ۳۱ و ۳۳ واثبات الھداۃ ج ۲ ص ۴۱۸، واحقاق فی ملحقات ۵ و ۵۲۱ عن جماعۃ)

امام محمد باقرؑ سے منقول ہے کہ آپ نے فرمایا کہ ایک دن رسول پاکؐ عصر کے وقت سوئے ہوئے تھے۔ آپ کا سر حضرت علیؑ کے زانو پر تھا حضرت علیؑ نے ابھی نماز عصر نہیں پڑھی تھی۔ مغرب کے نزدیک وقت ہو گیا۔ تو رسول پاکؐ نے یا علیؑ سے پوچھا کہ یا علیؑ! نماز عصر پڑھی ہے تو علیؑ نے عرض کیا نہیں۔ آپ آرام فرما رہے تھے اور میں آپ کو بے آرام نہیں کرنا چاہتا تھا۔ تب رسول پاک نے دعا کے لیے ہاتھ اٹھائے اور فرمایا: "خدایا علیؑ میری اطاعت پر تھے۔ سورج کو واپس پلٹا!" اس وقت سورج نماز عصر کی ادائیگی کے لیے واپس آیا۔

حضرت علیؑ کی سورج سے گفتگو

عن عبد اللّٰہ بن مسعود قال: کنا مع النبی صلی اللّٰہ علیہ وآلہ وسلم اذ دخل علی بن أبی طالب صلوات اللّٰہ علیہ، فقال رسول اللّٰہ صلی اللّٰہ علیہ وآلہ وسلم: یا أبا الحسن أتحب أن أریك کرامتك علی اللّٰہ؟ قال: نعم بأبی أنت وأمی یا رسول اللّٰہ. قال: کان غداً فانطلق إلی الشمس معی فإنھا ستکلمك بإذن اللّٰہ تعالی، قال: فماجت قریش والأنصار بأجمعھم، فلما أصبح صلی

الغداة وأخذ بيد علی بن ابی طالب وانطلقا، ثم جلسا ينتظران طلوع الشمس. فلمّا طلعت قال رسول الله صلّی الله علیه وآلہ وسلّم: يا علی كلمها فانها مأمورة وانها ستكلمك، فقال علی علیہ السّلام عليك ورحمة الله وبركاته ايتها الخلق السامع المطيع فقالت الشمس: وعليك السّلام ورحمة الله وبركاته يا خير الأوصياء، لقد أعطيت فی الدنيا والاخرة مالاعين رأت ولا أذن سمعت، فقال علی: ماذا أعطيت؟ قالت: لم يوذن لی أن اخبرك فيفتتن الناس، ولكن هنيئاً لك العلم والحكمة فی الدّنيا وأمّا فی الآخرة فأنت ممن قال الله تعالىٰ "فلا تعلم نفس ما أخفی لهم من قرة أعين جزاءً بما كانوا يعلمون" وأنت ممن قال الله تعالیٰ فيه: "أفمن كان مؤمناً كمن كان فاسقاً لا يستوون" فأنت المؤمن الذی خصك الله بالايمان۔

(الثاقب فی المناقب ص ۲۵۵، أمالی الصدوق ص ۲۷۴، فضائل شاذان ص ۱۶۳، فرائد السمطين ص ۱۸۵، ومصباح الانوار ۱۲۶ و ۳۱۳، مدينة المعاجز ۲۳ و ۳۴۶ و اثبات الهداة ج ۲ ص ۸۰ و ۳۷۳)۔

عبداللہ بن مسعود کہتا ہے کہ ہم حضور پیغمبر اکرمؐ کے ساتھ تھے کہ حضرت علی بن ابی طالب آئے پیغمبر اکرمؐ نے فرمایا: اے علیؑ! آپ کو پسند ہے کہ جو کرامت خدا کے نزدیک آپ کی ہے وہ آپ کو دکھاؤں۔ علیؑ نے عرض کی ہاں، میرے والدین قربان ہوں آپ پر، پیغمبر اکرمؐ نے فرمایا: کل صبح اکٹھے سورج کے پاس جائیں گے اور سورج باحکم خدا آپ کے ساتھ کلام کرے گا۔ عبداللہ بن مسعود کہتے ہیں کہ قریش اور انصار تمام نے اجماع کیا۔ نماز صبح کے بعد پیغمبرؐ نے علیؑ کا ہاتھ پکڑا اور چل

پڑے۔ ایک جگہ سورج کے طلوع کے لیے منتظر ہو کر بیٹھ گئے۔ جب سُورج طلوع ہُوا تو رسول خُدا نے حضرت علیؑ سے فرمایا: یا علیؑ! اس سے بات کرو۔ وہ مامور ہے کہ تم سے بات کرے گا۔ علیؑ نے فرمایا: اے اللہ کی فرمانبردار اور سُننے والی مخلوق۔ سلام اور رحمت و برکت ہو تم پر۔ سُورج نے کہا: اے اوصیا کے سردار آپ پر بھی سلام رحمت و برکات ہوں۔ دنیا و آخرت میں بہت ساری چیزیں آپ کی وجہ سے اپنی قیمتیں ہوگئیں کہ نہ کسی آنکھ نے آج تک دیکھیں اور نہ کسی کان نے سُنیں۔ علیؑ نے پوچھا بتاؤ میری وجہ سے کونسی چیزیں قیمتی بن گئی ہیں۔ سورج نے کہا۔ مجھے ظاہر کرنے کی اجازت نہیں۔ کیونکہ لوگ گمراہ ہو جائیں گے۔ اللہ کو علم اور حکمت ہے۔ مبارک ہو دُنیا میں اور آخرت میں آپ ان لوگوں میں سے ہیں جن کے متعلق اللہ نے فرمایا ہے۔ آیا وہ مومن اور فاسق برابر ہوسکتے ہیں وہ مومن آپ ہیں۔ ایمان کو آپ کے ساتھ مختص کیا ہے۔

علیؑ۔ مالکِ صراط و میزان

روى البرقي في كتاب الآيات عن أبي عبد الله عليه السلام أن رسول الله صلى الله عليه وآله وسلم قال لأمير المؤمنين عليه السلام: يا علي أنت ديان هذه الأمة، و المتولي حسابهم، وأنت ركن الله الأعظم يوم القيامة ألا وإن المآب إليك والحساب عليك، والصراط صراطك، و الميزان ميزانك والموقف موقفك۔

(بحار ج ۲۴ ص ۲۷۲)

برقی کتاب آیات میں امام صادقؑ سے نقل فرماتے ہیں کہ پیغمبر اکرمؐ نے

مولا علیؑ سے فرمایا: یا علیؑ! آپ اس امت کے فیصلہ کرنے والے ہیں اور حساب بھی آپ نے لینا ہے۔ قیامت کے روز آپ بہترین رکن الٰہی ہیں۔ آگاہ رہیں کہ ہر ایک نے آپ کی طرف آنا ہے۔ ان کا حساب کتاب آپ نے کرنا ہے۔ صراط بھی آپ کی ہے میزان بھی آپ کا ہے۔ کوثر بھی آپ کا ہے۔

کھجور کا درخت۔ مداحِ چمن علیؑ

روی العلامة الشیخ ابراهیم بن محمد بن أبی بکر حمویه الحموینی فی فراید السمطین إلی أن قال: حدثنی أبو عمرو ابن العلاء القاری، عن ابن أبی زبیر عن جابر بن عبد الله الأنصاری قال: کنت یوماً مع النبی صلی الله علیه وآله وسلم فی بعض حیطان المدینة وید علی علیه السلام فی یده، فمررنا بنخل هذا محمد سید الانبیاء وهذا علی سید الأوصیاء وأبو الأئمة الطاهرین، ثم مررنا بنخل فصاح النخل، هذا المهدی وهذا الهادی، ثم مررنا بنخل فصاح النخل: هذا محمد رسول الله صلی الله علیه وآله وسلم وهذا علی سیف الله، فالتفت النبی صلی الله علیه وآله وسلم إلی علی علیه السلام فقال: یا علی سمه الصیحانی، فسمی من ذلک الیوم الصیحانی۔

(احقاق ج ۴ ص ۱۱۴ و ۱۱۵)

علامہ شیخ ابراہیم بن محمد بن ابی بکر بن حموینی اپنی کتاب فرائد السمطین میں لکھتے ہیں۔ کہ یہ حدیث بیان کی ابو عمر بن علاء قاری نے ابن ابی الزبیر سے اس نے

جابر بن عبداللہ انصاری سے روایت کی ہے کہ ایک دن علیؑ مدینہ کے باغ میں پیغمبر کے پاس تھا جبکہ علیؑ کا ہاتھ پیغمبر اکرمؐ کے ہاتھ میں تھا۔ اس وقت ہم کھجور کے درخت کے پاس سے گزرے۔ اس کھجور نے فریاد کی یا محمدؐ سرور انبیاء، یا علیؑ سید الاوصیاء اور پاک ائمہ کے باپ ہیں۔ دوسرے کھجور کے پاس سے گزرے تو آواز آئی۔ یا مہدی اور وہ ہادی ہے۔ پھر کھجور کے اور درخت کے پاس سے گزرے تو آواز سنی "یہ محمدؐ رسول خدا ہیں اور علیؑ شمشیر خدا ہیں۔ پیغمبر اکرمؐ نے ایک لحظہ علیؑ کی طرف نگاہ کی اور فرمایا یا علیؑ! یہ درخت ہے اس کا صیحانی نام رکھو۔ اس دن سے اس درخت کا نام صیحانی بن گیا۔

روز قیامت اور ہفت اسمائے علیؑ

عن الامام محمد بن احمد بن شاذان هذا أخبرني أبو محمد عبدالله بن الحسين الصالح عن محمد بن علي الاعرج عن محمد بن الحسين بن عبد الوهاب عن علي بن الحسين عن الربيع عن يزيد الرقاشي عن أنس قال: قال رسول الله صلى الله عليه وآله وسلم: إذا كان يوم القيامة ينادون علي بن أبي طالب عليه السلام بسبعة أسماء: يا صديق يا دال يا عابد يا هادي يا مهدي يا فتى: يا علي مر أنت وشيعتك إلى الجنة بغير حساب۔

(احقاق ج ۴ ص ۱۳۱ و ۳۲۲ و بحر المناقب ص ۹۹)

عطار کے گروہ سے علامہ ابوالمؤید مرفوع بن احمد اخطب خوارزم نے اپنی کتاب مناقب میں درج کیا ہے کہ رسول پاکؐ نے فرمایا: "قیامت کے روز علیؑ کو سات ناموں سے پکارا جائیگا۔ یا صادق، یا رہبر، یا عابد، یا ہادی، یا مہدی،

یا اشجع، یا علیؑ آپ اور آپ کے شیعہ بغیر کسی حساب سے بہشت میں وارد ہوں گے۔

علیؑ کے تین روزوں کا ثواب

ما رواه القوم منهم العلامة الشیخ عبد القادر الحنبلی البغدادی روی عبد الملك بن هارون بن عنترة عن أبيه عن جده قال: سمعت علي بن أبي طالب رضي الله عنه يقول: أتيت رسول الله صلى الله عليه وآله وسلم ذات يوم عند انتصاب النهار وهو في الحجرة، فسلمت عليه فرد علي السلام ثم قال: يا علي هذا جبرئيل يقرئك السلام، فقلت: عليك وعليه السلام يا رسول الله صلى الله عليه وآله وسلم قال: ادن مني، فدنوت منه، فقال: يا علي يقول لك جبرئيل، صم عن كل شهر ثلاثة أيام كتب لك بأول يوم عشرة آلاف سنة وباليوم الثاني ثلاثون ألف سنة وباليوم الثالث مائة ألف سنة، فقلت: يا رسول الله هذا الثواب لي خاصة أم للناس عامة؟ قال صلى الله عليه وآله وسلم: يا علي يعطيك الله هذا الثوب ولمن يعمل يعملك بعدك۔

(احقاق ج ۲ ص ۴۹ الغنیۃ للطالبی، طریق الحق ج ۲ ص ۳)

علماء کے گروہ سے علامہ شیخ عبد القادر حنبلی بغدادی نے روایت نقل کی ہے کہ علیؑ نے فرمایا کہ ایک دن میں دوپہر کے وقت رسول پاکؐ کے گھر گیا۔ سلام کیا حضرت نے جواب دیا۔ اور فرمایا: کہ جبرائیلؑ آئے ہیں اور آپ کو سلام کہہ رہے ہیں۔ میں نے کہا یا رسول اللہ! دو دو سلام آپ پر اور جبرائیل پر ہوں۔ پھر

علیؑ کو نزدیک بلایا۔ آپ نزدیک گئے تو فرمایا: یا علیؑ جبرائیل آپ سے کہہ رہے ہیں کہ ہر ماہ میں تین دن روزہ رکھیں کیونکہ پہلے دن کا ثواب دس ہزار سال کے برابر کا ہے۔ دوسرے روزے کا ثواب تیس ہزار سال کے برابر کا اور تیسرے روزے کے بدلے ایک لاکھ سال کے برابر کا ثواب۔ میں نے کہا: یا رسول اللہ! کیا یہ ثواب صرف میرے لیے یا تمام لوگوں کے لیے ہے۔ فرمایا: یا علیؑ! خدا یہ ثواب آپ کو اور ان لوگوں کو جو آپ سے پہلے انجام دے قیمتی ہو جائیگا۔

علیؑ کے ہاتھوں کی دھوون، فرشتوں کے لیے تبرّک

رواة القوم منهم العلامة ابن حسنويه الحنفي في بحر المناقب قال: عن الفاروقي حكاية عنه أنه قال في يوم على منبره ومجلسه يومئذ مملو بالناس في جمادي الآخرة سنة اثنين وخمسين وستمائة بواسطة: ما رواه عن ابن عباس أنه قال: كان رسول الله صلى الله عليه وآله وسلم في مجلسه وعنده جماعة من المهاجرين والأنصار، اذ نزل جبرئيل عليه السلام وقال له: يا محمد الحق يقرئك السلام ويقول لك: أحضر علياً واجعل وجهك مقابل وجهه. ثم عرج جبرئيل عليه السلام إلى السماء، فدعا رسول الله صلى الله عليه وآله وسلم علياً وجعل وجهه مقابل وجهه فنزل جبرئيل ثانياً ومعه طبق فيه رطب فوضعه بينهما ثم قال: كلا فأكلا ثم أحضر طاسة وابريقاً، ثم قال: يا رسول الله قد امرك الله أن

تصب الماء علی ید علی بن ابیطالب، فقال: السمع والطاعة للہ ولما اُمرنی بہ ربی، ثم اُخذ الابریق وقام یصب الماء علی ید علی ابن اَبی طالب، فقال لہ علی: یارسول اللہ اَنا اَولی اَن اَصب الماء علی یدیک فقال لہ: یا علی اللہ سبحانہ وتعالی اُمرنی بذلک وکان کلما یصب الماء علی ید علی لایقع منہ قطرۃ فی الطشت فقال علی یارسول اللہ إنی لم اُرشیئاً من الماء یقع فی الطشت، فقال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم: یا علی إن الملائکۃ علیھم السلام یتسابقون علی اُخذ الماء الذی یقع من یدیک فیغسلون بہ وجوھھم لیتبارکون بہ۔

(احقاق ج ۷ ص ۱۷۱ و ۱۷۲، بحر المناقب ص ۲۲)

علماء کے گروہ سے علامہ ابن حسنویہ حنفی کتاب "بحر المناقب" میں فاروقی سے نقل کرتے ہیں کہ ایک شہر واسط میں بہت سے لوگوں کے اجتماع میں ۵۲۶ ہجری میں نقل کیا ہے کہ ابن عباس نے کہا "رسول اللہؐ مجلس میں بیٹھے تھے کچھ مہاجر اور انصاری بھی سامنے بیٹھے تھے۔ اس وقت جبرائیلؑ نازل ہوئے اور کہا: یارسول اللہؐ! خدا سلام کہہ رہا ہے اور کہا کہ علیؑ کو حاضر کریں اور ان کو اپنے سامنے بٹھائیں۔ پھر جبرائیل واپس آسمان کی طرف گئے۔ پس پیغمبر اکرمؐ نے علیؑ کو بلایا اور اپنے سامنے بٹھایا۔ دوبارہ جبرائیل آئے اس دفعہ جبرائیل کے پاس ایک طشت تھا کہ اس میں کچھ کھجوریں تھیں۔ وہ طشت ان دونوں کے درمیان رکھا۔ اور کہا: اس کو کھائیے۔ انہوں نے کھایا پھر لوٹا لائے اور کہا یارسول اللہؐ! حکم خدا ہے کہ پانی علیؑ کے ہاتھوں پر ڈالیں۔ پیغمبر اکرمؐ نے فرمایا خدا نے جو حکم دیا ہے، میں حاضر ہوں۔ لوٹا اٹھایا اور علیؑ کے ہاتھوں پہ پانی ڈالا۔ علیؑ نے عرض کیا! "مولا میں آپ کے

ہاتھوں پر پانی ڈالتا ہوں۔ فرمایا: مجھے خدا نے یوں ہی حکم دیا ہے۔ جو پانی علیؑ کے ہاتھوں پر گرتا اس کا ایک قطرہ نیچے نہیں گرتا تھا۔ علیؑ نے پوچھا یا رسول اللہؐ یہ پانی کہاں جا رہا ہے۔ نظر نہیں آتا۔ فرمایا: یا علیؑ! فرشتے تیرے ہاتھوں سے مس شدہ پانی پینے میں ایک دوسرے سے پہل کر رہے ہیں تاکہ اس پانی سے برکت کے حصول کے لیے اپنے منہ دھوئیں اور تبرک حاصل کریں۔

علیؑ اور تکفین و تدفین نبیؐ

ما رواہ جماعة من أعلام القوم منهم العلامة الشيخ أبو الحسن الكازروني في علي ما في مناقب الكاشي قال، قال النبي صلى الله عليه وآله وسلم: يا علي اغسلني وابن عباس يصب عليك الماء وجبرئيل ثالثكما، فإذا فرغتم من غسلي نكفنوني في ثلاثة أثواب جدد وجبرئيل عليه السلام يأتيني بحنوط من الجنة۔

(احقاق ج ۷ ص ۳۶)

علماء کے گروہ سے علامہ شیخ ابوالحسن کازرونی جیسا کہ مناقب کاشی" میں آتا ہے۔ کہ پیغمبر اکرمؐ نے فرمایا" یا علیؑ مجھے غسل دینا۔ ابن عباس پانی لائیں گے جبرائیل تیسرے شخص ہیں کہ آپ کی مدد کر رہے ہوں گے۔ جب غسل سے فارغ ہو تو تین کپڑے کا کفن پہنانا اور حنوط جبرائیل بہشت سے لائیں گے۔

علیؑ رسولؐ کا قرض چکاتے ہیں

ومنهم المناوي في كنوز الحقائق قال رسول الله صلى الله عليه

وآلہ وسلّم: یا علی أنت یغسل جثتی وتوٗدی دینی ۔

(احقاق ج ۷ ص ۳۶)

علماء کے گروہ سے مناوی نے اپنی کتاب کنوز الحقایق میں ذکر کیا، کہ پیغمبر اکرم نے فرمایا۔ یا علیؑ! آپ میرے بدن کو غسل دینا اور میرے قرض کو ادا کرنا۔

علیؑ مالک صراط و .....

رواہ القوم منهم العلامة المولی محمد صالح الترمذی فی المناقب المرتضویة قال إمام الصادقین کرم اللہ وجهه: أنا الذی قال رسول اللہ صلّی اللہ علیه وآله وسلم. یا علی الصراط صراطك والموقف موقفك ۔

(احقاق ج ۷ ص ۲۴۴ مناقب ۱۳۳)

علماء کے گروہ سے علامہ محمد صالح ترمذی نے اپنی کتاب "المناقب المرتضویہ" میں ذکر کیا ہے کہ سچوں کے رہبر کے وسیلہ سے لکھتے ہیں جس کے متعلق رسول پاک نے فرمایا: یا علیؑ! صراط بھی آپ کا اور موقف بھی آپ کا ہوگا۔

علیؑ شافع محشر

ورواہ القوم منهم العلامة القندوزی فی ینابیع المودة روی عن علی علیه السلام قال: قال رسول اللہ صلّی اللہ علیه وآله وسلّم: یا علی بشر شیعتك أنا الشفیع یوم القیامة وقتاً لا ینفع مال ولا بنون الا شفاعتی ۔

(احقاق ج ۷ ص ۲۹۶ ینابیع ص ۲۵۸)

علامہ قندوزی اپنی کتاب "ینابیع المودۃ" میں حضرت علیؑ سے نقل کرتے ہیں کہ رسول خداؐ نے فرمایا: یا علیؑ! اپنے شیعوں کو خوشخبری دیں کہ قیامت کے دن مال و اولاد کام نہیں آئیں گے میں شفاعت کروں گا۔

علیؑ ہر نام سے آگاہ تھے

عن محمد بن مسلم عن أبی عبد اللہ علیہ السلام قال: أھدی الی رسول اللہ حب وطیر مشوی من الیمن فوضعہ بین یدیہ فقال: یا علی ما ھذہ وما ھذہ؟ فأخذ علی علیہ السلام یجیبہ عن شیئ شیئ، فقال إن جبرئیل أخبرنی ان اللہ علمک الأسماء کلھا کما علم آدم علیہ السلام۔

(بحار ج ۴۰ ص ۱۸۶)

محمد بن مسلم امام صادقؑ سے نقل کرتے ہیں حضرت کے لیے ایک دفعہ یمن سے دانہ اور مرغی لایا گیا۔ وہ حضرت نے اپنے سامنے رکھا اور فرمایا: یا علی! یہ کیا ہے اور یہ کیا ہے۔ علیؑ نے بتایا پیغمبر اکرمؐ نے فرمایا جبرائیل نے مجھے خبر دی ہے کہ خدا نے تمام نام سکھائے ہیں جس طرح آدمؑ کو یاد کرائے تھے۔

علیؑ واقف حکم خدا

عن علقمۃ عن الصادق جعفر بن محمد علیہ السلام قال: جاء اعرابی الی النبی فادعی علیہ سبعین درھماً ثمن ناقۃ، فقال النبی: یا اعرابی ألم تستوف منی ذلک؟ فقال: لا فقال النبی: انی قد أوفیتک ..... نتحاکم معہ الی أمیر المؤمنین علی علیہ

السلام فقال للأعرابي: ما تدعي على رسول الله صلى الله عليه وآله وسلم؟ قال: سبعين درهماً ثمن ناقة بعتها منه، فقال: ما تقول يا رسول الله؟ فقال: قد أوفيته . . . قال: يا اعرابي إن رسول الله يقول قد أوفيتك فهل صدق؟ فقال: لا ما أوفاني فاخرج امير المؤمنين عليه السلام سيفه من غمده وضرب عنق الاعرابي، فقال رسول الله صلى الله عليه وآله وسلم: يا علي لم قتلت الأعرابي؟ قال: لأنه كذبك يا رسول الله. من كذبك فقد حل دمه ووجب قتله، فقال النبي صلى الله عليه وآله وسلم: يا علي والذي بعثني بالحق ما أخطاب حكم الله تبارك وتعالى فيه ولا تعد إلى مثلها۔

(بحار ج ۴۰ ص ۲۴۱ و ۲۴۲ و امالی الصدوق ص ۶۲ و ۶۳)

علقمہ، امام جعفر صادق سے روایت بیان کرتے ہیں کہ عربی دیہاتی رسول پاکؐ کے پاس آئے۔ اور حضرت سے ستر درہم اپنے ناقہ کی قیمت طلب کی پیغمبر اکرمؐ نے فرمایا: کیا آپ نے ستر درہم مجھ سے لیے نہیں؟ کہا نہیں، پیغمبر اکرمؐ نے فرمایا: میں نے تو دے دیے۔ بالآخر فیصلہ حضرت علیؑ کے پاس آیا۔ حضرت علیؑ نے اس دیہاتی سے فرمایا کہ تمہارا رسول پاکؐ پر کونسا دعویٰ ہے۔ کہا ستر درہم ان سے لینے ہیں یہ اس ناقہ کی قیمت ہے ہم نے ان کے ہاتھ بیچا۔ حضرت علیؑ نے پیغمبر اکرمؐ سے آپ کیا فرماتے ہیں؟ فرمایا کہ میں نے تو رقم اسے دے دی ہے۔ پھر حضرت علیؑ نے اس دیہاتی سے کہا کہ رسول پاکؐ تو فرماتے ہیں کہ میں نے رقم دیدی ہے کیا وہ سچ فرماتے ہیں عربی نے کہا نہیں۔ مجھے نہیں دیے۔ اسوقت علیؑ امیرالمؤمنین نے تلوار نکالی اور اس دیہاتی کی گردن کاٹ دی۔ رسول پاکؐ نے فرمایا: یا علیؑ! اسکو

قتل کیوں کر دیا، علیؑ نے کہا کہ آپ کو جھٹلا رہا تھا اور جو آپ کو جھٹلائے اس کا خون حلال اور قتل کرنا واجب ہے۔ پیغمبر اکرمؐ نے فرمایا: یا علیؑ! خدا کی قسم کہ جس نے مجھے نبی بنایا آپ نے اس مرد کے متعلق حکم خدا جاری کیا ہے لیکن ایسے کاموں کا تکرار نہ کرنا۔

علیؑ۔ میزانِ ایمان

وعن عمران بن حصين قال كنت عند النبي وعلي إلى جنبه إذ قرأ النبي صلى الله عليه وآله وسلم هذه الاية "أمن يجيب المضطر اذا دعاه ويكشف السوء ويجعلكم خلفاء الارض" قال: فارتعد علي عليه السلام، فضرب النبي على كتفيه وقال: مالك يا علي؟ قال: قرأت يا رسول الله هذه الاية فخشيت أن ابتلى بها فأصابني ما رأيت، فقال رسول الله صلى الله عليه وآله وسلم: لا يحبك إلا مؤمن ولا يبغضك إلا منافق إلى يوم القيامة.

(بحار ج ۴۱ و ۱۴ و مناقب آل أبی طالب)

عمران بن حصین سے منقول ہے کہ میں پیغمبر اکرمؐ کے نزدیک تھا حضرت علیؑ بھی بیٹھے تھے پیغمبر اکرمؐ نے یہ آیت پڑھی۔ "أمن يجيب المضطر اذا دعاه ويكشف السوء ويجعلكم خلفاء الارض" علیؑ کانپ گئے پیغمبر اکرمؐ نے ہاتھ علیؑ کے کندھے پر رکھا اور فرمایا یا علیؑ کیا ہو گیا ہے۔ عرض کیا یا رسول اللہ! آپ نے یہ آیت پڑھی تو میں خوفزدہ ہوا کہ اس میں مبتلا نہ ہو جاؤں۔ اس لیے یہ حالت ہو گئی ہے پیغمبر اکرمؐ نے فرمایا: قیامت تک سوائے مؤمن کے آپ پر کوئی

ایمان نہ لائے گا اور سوائے دشمن کے اور کوئی آپ سے منافقت نہ کریگا۔

علیؑ! خوش اخلاق اور سخی کو مت قتل کیجئے

عن زید بن علی عن علی بن الحسین علیہ السلام فی مقاتلۃ علی علیہ السلام مع الثلاثۃ الذین آمنوا باللات والعزی لیقتلوا محمداً وھبوب الریح الحمراء والصفراء، وسماعہ أصواتاً..... فقال النبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم: یا علی، أما الصوت الأول الذی صک مسامعک فصوت جبرئیل، و أما الاخر فصوت میکائیل قدم إلی أحد الرجلین فقدمہ فقال: قل لا إلہ الا اللہ و أشھد أنی رسول اللہ، فقال: لنقل جبل أبی قبیس أحب إلی من أقول ھذہ الکلمۃ، قال: یا علی أخرہ واضرب عنقہ، ثم قال: قدم الاخر فقال: قل أشھد أن لا إلہ الا اللہ و أشھد أنی رسول اللہ، قال: الحقنی بصاحبی قال: یا علی أخرہ واضرب عنقہ، فأخرہ وقام امیر المؤمنین علیہ السلام لیضرب عنقہ فھبط جبرئیل علی النبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم فقال: یا محمد أن ربک یقرؤک السلام ویقول: لا تقتلہ فانہ حسن الخلق سخی فی قومہ، فقال النبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم: یا علی، أمسک فإن ھذا رسول ربی عز وجل یخبرنی أنہ حسن الخلق سخی فی قومہ، فقال المشرک تحت السیف: ھذا رسول ربک یخبرک؟ قال: نعم، قال: واللہ ما ملکت درھماً مع أخ لی قط ولا قلبت وجھی فی الحرب و أنا

اشهد ان لا الٰہ الا اللہ و انک رسول اللہ۔ فقال رسول اللہ صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم: ھذا ممن جرّہ حسن خلقہ وسخاوہ الی جنات النعیم۔

(بحارج ۴۱ ص ۷۵ وخصال فی ص ۹۶ و۴۸ وامالی الصدوق ص ۹۴ و۲۶)

زید بن علی، علی بن الحسینؑ سے فرمایا کہ امیر المومنینؑ نے ان تین شخصوں سے جنگ کی کہ جنہوں نے لات، عزیٰ کی قسم کھائی تھی کہ پیغمبر اکرمؐ کو قتل کرنا ہے۔ سرخ و زرد آندھی چلی۔ حضرت نے آواز سنی پیغمبرؐ نے علیؑ سے فرمایا: یا علیؑ! پہلی آواز جبرائیلؑ کی تھی۔ دوسری آواز میکائیل کی تھی۔ کہ وہ دو افراد کو لائے اور اس کو کہا: لا الٰہ الا اللہ، گواہی دو کہ میں اللہ کا بھیجا ہوا رسول ہوں۔ اس مرد نے کہا: "پہاڑ ابوقبیس کو اکھاڑنا میرے لیے آسان ہے اس کلمہ کے پڑھنے سے۔ فرمایا: یا علیؑ اسے جاؤ اور گردن کاٹ دو۔ پھر فرمایا: دوسرے شخص کو لاؤ۔ اس کو جب کلمہ پڑھنے کے لیے کہا تو اس نے بھی یہی جواب دیا کہ مجھے اپنے دوست کے ساتھ ملا دو۔ علیؑ سے فرمایا کہ اس کی گردن بھی کاٹ دو۔ جبرائیل نازل ہوئے اور کہا پروردگار سلام کہہ رہا ہے کہ اس دوسرے کو قتل نہ کرو کیونکہ یہ خوش اخلاق اور سخی ہے۔ پیغمبر اکرمؐ نے فرمایا یا علیؑ تلوار روک لو، کہ خدا کی وحی آئی ہے۔ اس وقت اس مشرک مرد نے آواز دی، کہ آپ کے فرستادہ آپ ہیں، فرمایا ہاں میں ہوں۔ تو اس نے کہا خدا کی قسم میں اپنے بھائی سے ایک درہم کا مالک کبھی نہیں بنا اور نہ کبھی جنگ سے منہ موڑا ہے۔ پس میں شہادت دیتا ہوں کہ لا الٰہ الا اللہ محمد رسول اللہ۔ رسول پاکؐ نے فرمایا: یہ وہ شخص ہے جس کو حسن خلق اور سخاوت نے بہشت کی طرف کھینچ لیا ہے۔

قبولِ ولایتِ علیؑ کے کرشمے

عن انس بن مالك قال: كنت ذات يوم جالساً عند النبي صلى الله عليه وآله وسلم إذ دخل عليه علي بن أبي طالب عليه السلام فقال صلى الله عليه وآله وسلم: إلي يا أبا الحسن، ثم اعتنقه وقبل ما بين عينيه وقال: يا علي أن الله عز اسمه عرض ولايتك على السموات، فسبقت إليها السماء السابعة فزينها بالعرش، ثم سبقت إليها السماء الرابعة فزينها بالبيت المعمور، ثم سبقت إليها السماء الدنيا فزينها بالكواكب ثم عرضها على الارضين فسبقت إليها مكة فزينها بالكعبة، ثم سبقت اليها المدينة فزينها بي، ثم سبقت اليها الكوفة فزينها بك، ثم سبق اليها قم فزينها بالعرب وفتح إليه باباً من أبواب الجنة۔

(بحار ج ۔ ۶ ص ۲۱۲)

انس بن مالکؓ سے منقول ہے کہ میں ایک دن رسول پاکؐ کے پاس بیٹھا تھا کہ علیؑ بن ابی طالبؑ تشریف لائے۔ رسول پاکؐ نے فرمایا: یا علیؑ! میرے قریب آؤ۔ پھر آپ سے معانقہ کیا اور دو آنکھوں کے درمیان بوسہ دیا اور فرمایا: یا علیؑ! اللہ نے آپ کی ولایت کو آسمانوں کے سامنے پیش کیا تو ساتویں آسمان نے جلدی ولایت قبول کی تو اس لیے عرش سے اس کو مزین کیا۔ پھر چوتھے آسمان نے قبول کیا تو بیت معمور بنا دیا۔ پھر آسمان دنیا نے ولایت کی طرف سبقت کی۔ تو ستاروں سے مزین کر دیا۔ پھر ولایت کو زمینوں پر پیش کیا تو سب سے پہلے مکہ

کی زمین نے سبقت کی اس کو کعبہ سے سجا دیا پھر مدینہ کی زمین نے قبول کی تو میری قبر سے مزین کر دیا۔ پھر زمین کوفہ نے سبقت کی تو اس کو آپ کے وجود کے ساتھ زینت دی۔ پھر قم کی زمین نے قبول کیا تو عربوں سے اس کو زینت دی اور قم سے ایک دروازہ جنت میں کھول دیا۔

شبیہ علیؑ زیارت گاہ ملائکہ

عن مجاهد عن ابن عباس قال: سمعت رسول الله صلی الله علیه وآله وسلم یقول: لما أسری بی إلی السماء ما مررت بملأ من الملائکة إلا سألتنی عن علی بن أبی طالب حتی ظننت أن اسم علی بن ابی طالب فی السماوات أشهر من اسمی، فلما بلغت السماء الرابعة ونظرت إلی ملك الموت قال لی: یا محمد ما خلق الله خلق إلا وأنا أقبض روحه إلا أنت وعلی، فإن الله جل جلاله یقبض أرواحکما بقدرته وجرت تحت العرش إذا أنا بعلی بن أبی طالب واقفا تحت العرش فقلت: یا علی سبقتنی، فقال جبرئیل: من هذا الذی تکلمه یا محمد؟ فقلت: هذا علی بن أبی طالب، فقال: یا محمد لیس هذا علی بن أبی طالب ولکنه ملك من الملائکة خلقه الله تعالی علی صورة علی بن أبی طالب علیه السلام، فنحن الملائکة المقربون کلما اشتقنا إلی وجه علی بن ابی طالب علیه السلام زرنا هذا الملك لکرامة علی بن أبی طالب علی الله سبحانه۔

(بحار ج ۶۰ ص ۳۰۳)

مجاہد نے ابن عباس سے اور انہوں نے کہا کہ میں نے رسول اللہ کو یہ کہتے سنا ہے کہ جب مجھے معراج پر لے جایا گیا تو میں ملائکہ کے جس گروہ سے گزرا، ہر ایک نے علی بن ابی طالبؑ کا سوال کیا۔ حتیٰ کہ میں نے خیال کیا کہ علیؑ کا نام تو آسمانوں میں میرے ناموں سے بھی زیادہ مشہور ہے۔ جب چوتھے آسمان پر پہنچا اور ملک الموت کو دیکھا۔ اس نے کہا "یا محمد! جو بھی مخلوق خدا نے خلق کی ہے سب روح میں قبض کرتا ہوں لیکن آپ اور علیؑ کی روح کو خدا اپنی قدرت سے قبض کرے گا پھر میں عرش کے نیچے سے گزرا تو علیؑ کو دیکھا میں نے کہا یا علیؑ! آپ مجھ سے پہلے آ گئے۔ جبرائیل نے عرض کیا! یہ کون ہے جس سے بات کر رہے ہیں۔ میں نے کہا! یہ علی بن ابی طالبؑ ہیں۔" جبرائیل نے کہا: یہ علی بن ابی طالب نہیں بلکہ اللہ کا ایک فرشتہ ہے۔ جس کو علیؑ کی صورت عطا ہوئی۔" ہم تمام فرشتے جب زیارت علیؑ بن ابی طالبؑ کا شوق کریں تو اس فرشتے کی زیارت کرتے ہیں کیونکہ علیؑ کا دربار توحید میں بہت احترام ہے۔

علیؑ۔ جادو شکن

عن أبي عبد الله في سحر سحر به لبيد بن أعصم اليهودي رسول الله صلى الله عليه وآله وسلم ..... وكان جبرئيل عليه السلام أنزل يومئذ المعوذتين على النبي صلى الله عليه وآله وسلم فقال النبي صلى الله عليه وآله وسلم: يا علي اقرأها على الوتر فجعل أمير المؤمنين كلما قرأ آية انحلت عقدة حتى فرغ منها وكشف الله عز وجل عن نبيه ما سحر به وعافاه ـ (بحار ج ۶۳ ص ۲۴ و فی طب الائمۃ ۱۱۳ و ۱۱۴)

امام جعفر صادق ایک جادو کے متعلق جو لبید بن اعصم یہودی نے رسول پاکؐ پر کیا تھا کے متعلق فرماتے ہیں کہ اس دن جبرائیل سورتیں (معوذتین) لے کر نازل ہوا تھا تو نبیؐ نے فرمایا کہ ان دونوں سورتوں کو رسی پر پڑھو۔ علیؑ نے پڑھنا شروع کر دیا۔ ایک آیت پڑھتے تو ایک گرہ کھل جاتی حتیٰ کہ دونوں سورتیں مکمل ہوئیں اور خدا نے جادو کو پیغمبر سے دور کر دیا اور انکی حفاظت فرمائی۔

علیؑ فاتح جنّات

عن ابن عباس فی کید طائفة من کفار الجن رسول الله وخروج علی علیه السلام الیهم، قال له اصحاب رسول الله صلی الله علیه وآله وسلم ما لقیت یا أبا الحسن؟ فقد کدنا أن نهلك خوفاً واشفاقاً علیك اکثر مما لحقنا، فقال علیه السلام لهم: انه لما تراءی لی العدو جهرت فیهم بأسماء الله فتضاءلوا وعلمت ما حل بهم من الجزع، فتوغلت الوادی غیر خائف منهم ولو بقوا علی هیأتهم لأتیت علی آخرهم وقد کفی الله کیدهم وکفی المسلمین شرهم وسیسبقنی بقیتهم الی النبی صلی الله علیه وآله فیؤمنون به، وانصرف امیر المؤمنین علیه السلام بمن معه إلی رسول الله صلی الله علیه وآله وسلم فأخبره الخبر فسری عنه ودعا له بخیر وقال له قد سبقك یا علی إلیّ من أخاف الله بك فأسلم وقبلت اسلامه۔

(بحار ج ۶۳ ص ۸۸ وارشاد المفید ص ۱۸۱ وص ۱۶۰ واعلام الوری ص ۱۸۲)

جنوں کے گروہ کے ایک لشکر کے بارے میں ابن عباسؓ سے منقول ہے۔ کہ رسول خداؐ سے جنوں نے مکر کیا اور علیؑ ان کے مقابلہ میں نکلے۔ اصحاب رسولؐ نے علیؑ سے کہا: اے ابوالحسنؑ کیا دیکھا؟ ہم تو آپ اور اپنی موت کے ڈر سے سہمے ہوئے ہیں۔ علیؑ نے فرمایا: "جب دشمن میرے سامنے نکل آئے تو خدا کا بلند آواز سے نام لے کر نکلا ہوں تو ذلیل و خوار کر دیا اور آہ و فریاد کرنے لگے، میں انکے پیچھے گیا۔ میں ان کی وادی میں جاتے ہوئے صرف بے خوف ہی نہیں تھا بلکہ اگر وہ جن اپنی شکل پر باقی رہتے تو تمام کو ختم کر دیتا۔ اس طرح خدا نے ان کے مکر کو ختم کر دیا اور مسلمانوں کو بھی ان کے شر سے محفوظ کیا۔ جلدی ہی بقایا جن مجھ سے پہلے پیغمبر گرامی کے پاس پہنچیں گے۔ جب علیؑ رسول پاکؐ کے پاس آئے اور حال سنایا تو پیغمبر اکرمؐ خوش ہوئے اور دعا کی اور فرمایا یا علیؑ! آپ سے ڈرتے ہوئے وہ جن میرے پاس آئے اور اسلام لائے اور میں نے ان کے اسلام کو قبول کیا۔

علیؑ آسمان پر

روی عن محمد بن علی عن آبائه إنه ما كثر جدال الملائكة في شيء ما رضوا بحكم علي بن أبي طالب، دعا النبي صلى الله عليه وآله وسلم بعلي بن أبي طالب عليه السلام وأقعده على البساط ووسده بالأريكتين ثم تفل في فيه ثم قال: يا علي ثبت الله قلبك وجعل حجتك بين عينيك ثم عرج به إلى السماء، فإذا انزل قال: يا محمد، الله يقرئك السلام و يقول لك: "نرفع درجات من نشاء وفوق كل ذي علم عليم"۔

(بحار ج ۳۹ ص ۹۶ وتفسیر فرات ص ۷۱)

محمد بن علیؑ اپنے آباء سے بیان کرتے ہیں کہ فرشتوں میں سے کسی بات پر بحث ہو رہی تھی کوئی حتمی بات طے نہ ہوئی تو فیصلہ حضرت علیؑ کے پاس آیا رسول پاک نے حضرت علیؑ کو بلایا اور فرش پر بٹھایا اور دو گدے اور تکیے لگا دیے پھر آپ نے اپنا لعاب دہن علیؑ کے منہ میں لگایا اور فرمایا: یا علیؑ! خدا آپ کے دل کو ثابت اور مضبوط رکھے۔ اور آپ کی حجت آپ کی پیشانی میں قرار دے۔ اسوقت علیؑ آسمان پر گئے، پھر جب واپس آئے تو کہا: یا محمدؐ! خدا اسلام فرما رہا ہے اور فرماتا ہے ہم جسے چاہیں بلند درجات عطا کر دیتے ہیں۔

علیؑ ایلیا ہیں

روی عن أبی عبد الله علیه السلام إن رسول الله بعد ما أتاه رجل یشبه الجن وکلامهم اسمه الهام قال له: ارفع إلینا حاجتك، قال: حاجتی أن یبقیك الله لأمتك یصلحهم لك ویرزقهم الاستقامة لوصیك من بعدك، فإن الأمم السالفة إنما هلکت بعصیان الأوصیاء، وحاجتی یا رسول الله أن تعلمنی سورة من القرآن أصلی بها، فقال رسول الله صلی الله علیه وآله وسلم لعلی علیه السلام: یا علی علم الهام وارفق به، فقال هام: یا رسول الله صلی الله علیه وآله وسلم، من هذا الذی ضممتنی إلیه؟ فإنا معاشر الجن قد أمرنا أن لا نکلم الا نبیا أو وصی نبی.... قال له رسول الله: هذا "الیا" هو علی وصی.....

(بحار ج ۳۶ ص ۱۰۰ او فی بصائر الدرجات ص ۲۸)

امام جعفر صادقؑ سے منقول ہے ایک دفعہ اونچے قد کا آدمی جو جن سے مشابہ تھا۔ اور جس کا نام ہام تھا۔ حضرت کے پاس آیا تو حضرت نے فرمایا اپنی حاجت بتاؤ۔ ہام نے کہا میری حاجت تو یہ ہے کہ خدا آپ کو اپنی امت میں باقی رکھے۔ اور اُن کو آپ کے لائق بنائے۔ آپ کے بعد آپ کے وصی کے بارے ان کو ثابت قدم رکھے کیونکہ گذشتہ اُمتیں اوصیاء کی نافرمانی کی وجہ سے برباد ہوگئی ہیں۔ یا رسول خدا! دوسری حاجت یہ ہے کہ قرآن کی کچھ سورتیں مجھے یاد کروائیں تاکہ نماز میں پڑھ سکوں۔ رسول خداؐ نے علیؑ کو فرمایا۔ یا علیؑ! ہام کو سورتیں پڑھاؤ اور اس کے ساتھ نرمی کرو۔ ہام نے کہا مجھے کس کے حوالے کر رہے ہیں۔ ہم جنّوں کا ایک گروہ اللہ کی طرف سے مامور ہے اور ہم پیغمبر اکرمؐ یا وصی پیغمبرؐ کے علاوہ کسی سے بات نہیں کرتے پیغمبر اکرمؐ نے فرمایا یہ "ایلیا" ہیں۔ وہی علیؑ وصی پیغمبرؐ تا آخر روایت۔

منفرد اعزازِ علیؑ

عن الحافظ أبو محمد بن أبي الفوارس أخبرنا ابراهيم الخزرجي في يوم السبت في ذي الحجة عن سليمان بن علي أبو احمد التنوخي ابن مسيب عن صعصعة بن صوحان العبدي قال: أمطرت الدنيا مطراً عظيماً، فخرج النبي صلى الله عليه وآله وسلم أخذ أبيد أبي بكر، فبلغ ذلك علياً عليه السلام فذهب مسرعاً حتى لحق بهما، فلما رآه رسول الله صلى الله عليه وآله وسلم أخذ أبيد علي عليه السلام وقال، مرحباً وأهلاً بالقريب الحبيب، ثم تلا هذه الآية " وهدوا إلى صراط الحميد" يا علي: انت صراط الحميد، ثم رفع رأسه الى السماء

فإذا هو بغمامة بيضاء تهوی من السماء إلی الارض۔ وفيها ماء أشد بياضاً من اللبن وأحلی من العسل وأطيب من رائحة المسك . فمصها رسول الله صلی الله عليه وآله وسلم حتی روی ثم ناولها لعلی عليه السلام حتی روی، ثم قال: يا ابا بكر لو أنه لم يشرب منها الا نبی أو وصی نبی لأسقيتك منها ولكن حرام علی غيرنا، حلال علينا حلال لنا۔

(احقاق ج ۴ ص ۱۰۳ والاربعین ص ۲۸)

حافظ محمد بن ابی الفوارس سے وہ اپنے اسناد سے صعصہ بن صوحان سے نقل کرتے ہیں. بارش کافی ہوگئی تھی. نبی اکرمؐ ابوبکر کا ہاتھ پکڑے باہر نکلے جب علیؑ کو پتہ چلا تو جلدی سے نکل کر ان سے جا ملے جب علیؑ کو دیکھا تو رسول پاکؐ نے ان کا ہاتھ پکڑ لیا اور فرمایا: اے میرے قریبی دوست خوش آمدید، پھر یہ آیت پڑھی "ھدوا الی الطیب من القول وھدوا الی صراط الحمید" پھر فرمایا یا علیؑ! آپ صراط حمید ہیں۔ پھر سر آسمان کی طرف بلند فرمایا تو ایک سفید بادل زمین کی طرف آ رہا تھا جس کا پانی دودھ سے زیادہ سفید، شہد سے زیادہ میٹھا مشک کی خوشبو سے بھی زیادہ خوشبودار تھا حضرتؐ نے وہ پانی چکھا تو سیراب ہوگئے پھر وہ پانی علیؑ کو دیا وہ سیراب ہوگئے۔ پھر ابوبکر کو کہا کہ اگر یہ حکم نہ ہوتا کہ یہ پانی مخصوص نبی اور وصی نبی کے لیے ہے تو آپ کو بھی ضرور پلاتا لیکن یہ ہمارے علاوہ کسی اور پر حرام ہے صرف ہم پر حلال ہے۔

عرش پر تزویج علیؑ و فاطمہؑ

فی مسند فاطمة عن موسی بن عبد الله الحشمی باسناده عن

وهب بن وهب عن جعفر بن محمد عن ابيه عن جده علي بن ابي طالب عليه السلام انه قال: هممت بتزويج فاطمة حيناً ولم أجسر على أن أذكره لرسول الله صلى الله عليه و آله وسلم وكان ذلك يختلج صدري ليلاً ونهاراً حتى دخلت يوماً على رسول الله صلى الله عليه وآله وسلم فقال: يا علي فقلت: لبيك يا رسول الله، فقال هل لك في التزويج، فقلت: الله ورسوله أعلم، فظننت أنه يريد أن يزوجني ببعض نساء قريش وقلبي خائف من فوت فاطمة، ففارقته على هذا، فوالله ما شعرت حتى أتاني رسول رسول الله صلى الله عليه وآله وسلم فقال: أجب يا علي وأسرع، قال: فأسرعت المضي إليه، فلما دخلت نظرت اليه فلما رأيته ما رأيته أشد فرحاً من ذلك اليوم وهو في حجرة ام سلمة فلما أبصرني تهلل وتبسم حتى نظرت إلى بياض أسنانه لها بريق، قال: هلم يا علي، فإن الله قد كفاني ما أهمني فيك من أمر تزويجك، فقلت: وكيف ذلك يا رسول الله قال: أتاني جبرئيل ومعه من قرنفل الجنة وسنبلها قطعتان فناولنيهما، فأخذته فشممته فسطع منهما رائحة المسك، ثم أخذهما مني فقلت: يا جبرئيل ما سبيلهما؟ فقال: ان الله أمر سكان الجنة أن يزينوا الجنان كلها بمفارشها ونضودها وأنهارها وأشجارها، وأمر ريح الجنة التي يقال لها المثيرة فهبت في الجنة بأنواع العطر والطيب وأمر حور عينها

يقرؤا فيها سورة طه ويس فرفعوا أصواتهن بها، ثم نادى مناد: ألا إن اليوم يوم وليمة فاطمة بنت محمد وعلي بن أبي طالب رضى مني بهما، ثم بعث الله تعالى سحابة بيضاء فمطرت على أهل الجنة من لؤلؤها وزبرجدها وياقوتها وأمر خدام الجنة أن يلتقطوها وأمر ملكا من الملائكة يقال له راحيل، فخطب راحيل بخطبته لم يسمع أهل السماء بمثلها ثم نادى منادي ملائكتي وسكان جنتي بركوا على نكاح فاطمة بنت محمد وعلي بن أبي طالب فاني زوجت أحب النساء إلى جنتي الرجال إلى بعد محمد ثم قال يا علي أبشر أبشر فاني زوجتك يا بنتي فاطمة على ما زوجك الرحمن من فوق عرشه فقد رضيت لها ولك ما رضى الله لكما، فدونك أهلك وكفى يا علي برضاى رضا فيك يا علي. فقال: يا رسول الله أو بلغ من شأني أن أذكر في أهل الجنة وزوجني الله في ملائكته؟ فقال: يا علي إن الله إذا أحب عبداً أكرمه بما لا عين رأت ولا أذن سمعت ولا خطر على قلب بشر. فقال علي: يارب أوزعني أن أشكر نعمتك التي أنعمت علي، فقال النبي صلى الله عليه وآله وسلم آمين آمين .....

(البحار ج ۴۰۱ص ۸۸ ومكارم الاخلاق ص ۲۷۱)

مسند فاطمہؑ میں حضرت علیؑ سے منقول ہے کہ آپ نے فرمایا کہ ایک دفعہ میں نے فاطمہؑ سے شادی کا پکا ارادہ کیا لیکن اظہار کی جرأت نہ تھی کہ رسول اکرمؐ سے کہہ سکوں۔ صبح و شام اسی فکر میں تھا۔ ایک دن جب حضرت کے پاس گیا تو انہوں نے فرمایا یا علیؑ! کیا شادی کرنا چاہتے ہو؟ میں نے کہا خدا اور رسولؐ بہتر جانتے

ہیں ، میرا خیال تھا کہ شاید رسولِ پاک قریش کی کسی لڑکی سے میری شادی کر دیں گے اور فاطمہؑ کے ساتھ شادی سے محروم ہو جاؤں گا۔ پھر گھر آیا سوچتا رہا۔ خدا کی قسم مجھے کچھ معلوم نہ تھا کہ اچانک قاصد آیا کہ پیغمبرِ خداؐ آپ کو یاد فرما رہے ہیں۔ میں جلدی پہنچا جب میں نے آپ کا چہرہ دیکھا تو اتنا خوش نظر آیا کہ زندگی بھر ایسا نہ دیکھا تھا۔ اس دن ام سلمہ کے کمرے میں تھے اس قدر خوش تھے کہ دانتوں کی سفید ظاہر تھی۔ فرمایا: یا علیؑ! آؤ خدا نے میرے ارادے کو تمہاری شادی کے بارے پورا کر دیا ہے" میں نے کہا: وہ کیسے اے میرے رسولؐ، فرمایا: جبرائیلؑ نازل ہوئے۔ ان کے پاس دو گلدستے تھے۔ اس نے وہ مجھے دیئے میں نے ان کی خوشبو سونگھی گویا مشک کی خوشبو ہے جبرائیلؑ نے وہ واپس لیے۔ میں نے کہا کس لیے واپس لیے ہیں؟ جبرائیل نے کہا خدا نے بہشتیوں کو حکم دیا ہے کہ تمام باغوں میں فرش، تخت، نہریں بنا کر اور درخت لگا کر زینت کا اہتمام کرو۔ بہشت کی ہوا کو حکم ہے جس کو میرہ کہتے ہیں کہ سب خوشبوؤں والی ہوا چلے۔ بہشتی حوروں کو حکم دیا کہ سورہ طٰہٰ، یٰس پڑھیں۔ ان دو سورتوں کو اپنی پیاری آواز میں بلند آواز سے پڑھیں۔ پھر منادی نے ندا کی کہ آج فاطمہؑ دختر پیغمبرؐ کا اور علیؑ بن ابی طالب کا ولیمہ ہے۔ ہر دو پر میں بہت خوش ہوں۔ اس وقت خدا نے سفید بادلوں کو حکم دیا کہ بہشتیوں پر مروارید، زبرجد، یاقوت کی بارش برسا دیں۔ بہشتیوں کے خدام کو حکم ہوا ہے کہ ان کو اکٹھا کریں۔ ایک فرشتہ جس کا نام "راحیل" ہے۔ اس کو حکم ہے اس نے خطبہ پڑھنا ہے۔ اور اس نے ایسا خطبہ پڑھا ہے کہ آسمان والوں نے آج تک ایسا خطبہ نہیں سنا۔ پھر منادی نے ندا کی۔

اے میرے فرشتو! اور میری بہشت کے رہنے والو! فاطمہؑ اور علیؑ کو مبارکباد دو کیونکہ بہترین مستور کو اپنے بہترین شوہر کو جو محمدؐ کے بعد جنت کے مردوں میں سب سے افضل ہیں کے عقد میں دے دیا۔ پیغمبر اکرمؐ نے فرمایا: مبارک ہو علیؑ مبارک ہو۔ میں نے بیٹی دے

دی جس طرح خدا نے عرش پر فاطمہؑ کی شادی کر دی ہے، میں اس کو پسند کرتا ہوں، جو تم دونوں کی پسند ہے۔ یہ تمہاری بیوی ہیں یا علیؑ! خدا کی خوشنودی...... میری خوشنودی میں ہے۔ علیؑ نے کہا یا رسول اللہؐ! کیا میرا اتنا مرتبہ ہے کہ بہشتوں میں میرے تذکرے ہوں۔ اور خدا فرشتوں میں میری شادی کرے، پیغمبر اکرمؐ نے فرمایا: یا علیؑ! جب خدا کسی بندہ سے محبت رکھتا ہے تو اس کو ایسی چیز جو نہ آنکھ سے دیکھی ہو نہ کان سے سُنی ہو نہ دل میں کسی نے سوچا ہو، کے ساتھ اللہ عزت دیتا ہے۔ علیؑ نے عرض کیا: اے میرے پروردگار! مجھے توفیق دے کہ جو نعمت تو نے مجھے دی ہے اسکا شکریہ ادا کروں۔ پیغمبر اکرمؐ نے فرمایا: آمین آمین۔

علیؑ کے لیے بہشتی انار

ورواه القوم منهم الحافظ صاحب كتاب المناقب الفاخرة في العترة الطاهرة، عن عبد الله بن عمر يرويه عن علي بن ابي طالب قال: جاء بالمدينة غيث فقال لي رسول الله صلى الله عليه وآله وسلم: قم يا أبا الحسن لننظر إلى آثار رحمة الله تعالى، فقلت: يا رسول الله ألا أصنع طعاماً يكون معنا، فقال نحن الذي في ضيافته أكرم، ثم نهض وأنا معه حتى جئنا إلى وادي العقيق، فوافينا ربوة فما استوينا للجلوس حتى أظللنا غمام أبيض له رايحة كالكافور الأذفر، وإذا بطبق بين يدي رسول الله صلى الله عليه وآله وسلم فإذا فيه رمان فأخذ رمانة وأخذت رمانة فاكتفينا بهما قال امير المؤمنين عليه السلام: فوقع في نفسي ولداي وزوجتي، فقال النبي صلى

الله علیه وآله وسلم: کأنی بك یا علی وأنت ترید تولدیك و زوجتك؟ خذ ثلاثاً، فأخذت ثلاث رمانات وارتفع الطبق فلما عدنا إلى المدینة لقینا أبو بکر فقال: أین کنتم یا رسول الله؟ قال: کنا بوادی العقیق ننظر إلى آثار رحمة الله تعالى فقال: الا اعلمتمانی حتی کنت أصنع لکما طعاماً، فقال النبی صلی الله علیه وآله وسلم: الذی کنا فی ضیافته أکرم، قال امیرالمؤمنین: فنظر أبو بکر الى ثقل کمی والرمان فیه، فاستحییت ومددت إلیه بکمی لیتناول منه رمانة فلم أجد شیئاً فی کمی، فنفضت کمی لیری أبو بکر ذلك، فافترقنا وأنا متعجب من ذلك، فلما وصلت الى باب فاطمة علیها السّلام وجدت فی کمی ثقلاً فإذا هو الرمان، فلما دخلت ناولتها إیاه وغدوت الى رسول الله صلی الله علیه وآله وسلم فلما نظر إلی تبسم فقال: کأنی بك یا علی قد عدت الی تحدثنی بما کان رجعت منك والرمان، یا علی لما هممت أن تنا وله لأبی بکر لم تجد شیئاً، أن جبرئیل علیه السّلام أخذه، فلما وصلت إلى بابك أعاده الی کمك یا علی، أن فاکهة الجنة لا یأکل منهما فی الدنیا إلا النبیون والأوصیاء وأولادهم.

(احقاق ج ۴ ص ۹۷ و ۹۶)

نام کتاب المناقب الفاخرۃ فی العترۃ الطاہرۃ میں عبداللہ بن عمر سے وہ علیؑ سے بیان کرتا ہے کہ فرمایا: ایک دن مدینہ میں بارش ہوئی، رسول خداؐ نے مجھے فرمایا: کہ ابوالحسن، اٹھیں اور رحمت خدا کے آثار دیکھیں میں نے عرض کی کہ راستے کے لیے

کھانا تیار کر لیں؟ فرمایا جس کے ہم مہمان ہیں وہ بہت عظیم ہے۔ پھر اٹھے میں بھی اٹھا، چل دیے، اور وادی عقیق میں پہنچے۔ ایک بلند ٹیلے پر بیٹھے۔ اس وقت ایک سفید کافور کی سی خوشبو والا بادل آیا اور ہمارے سروں پر سایہ کر دیا۔ ایک طبق رسول کے سامنے ظاہر ہوا۔ اس طبق میں انار تھے۔ پیغمبر اکرمؐ نے ایک انار اٹھایا۔ میں نے انار اٹھایا۔ بہت اچھا انار تھا۔ مجھے فاطمہؑ اور حسنینؑ یاد آ گئے۔ پیغمبر اکرمؐ نے فرمایا: یا علیؑ! اگر یا ہمسر اور بچوں کو یاد کر رہے ہو، تین انار اٹھا لو۔ میں نے اٹھا لیے۔ طبق آسمان کی طرف غائب ہو گیا۔ مدینہ واپس آئے ابوبکر راستے میں ملے۔ پوچھا کہاں تھے آپ؟ پیغمبرؐ نے فرمایا: وادی عقیق گئے۔ کہ آثار رحمت دیکھیں۔ ابوبکر نے کہا مجھے حکم دیتے ہیں آپ کے لیے غذا لاتا۔ پیغمبر اکرمؐ نے فرمایا جس کے ہم مہمان تھے وہ بہت بلند ہے۔ امیر المومنینؑ نے فرمایا اس وقت ابوبکر کی نگاہ میرے اناروں پر پڑ گئی۔ مجھے شرم محسوس ہوئی۔ ہاتھ اس کی طرف گیا کہ ایک انار اٹھا لے۔ دیکھا تو میرے پاس کچھ نہیں۔ دامن کو حرکت دی تاکہ ابوبکر دیکھ لے۔ پھر اس واقعہ سے متعجب تھا۔ لیکن جب گھر آیا تو دیکھا کہ میرا دامن وزنی ہے انار ہیں۔ گھر آیا انار فاطمہؑ کو دیے۔ دوسری صبح رسول پاکؐ کے پاس آیا۔ پیغمبرؐ نے مجھے دیکھا اور مسکرائے اور فرمایا یا علیؑ! شاید کل انار کے گم ہو جانے والی بات بتانے آئے ہو۔ میں نے کہا ہاں" فرمایا: یا علیؑ! جب آپ نے ابوبکر کو دینا چاہا، تو جبرائیلؑ نے وہ انار اٹھا لیے اور جس وقت آپ گھر پہنچے تو جبرائیلؑ نے آپ کے دامن میں ڈال دیے۔ یا علیؑ! کوئی شخص نبی یا وصی نبی کے علاوہ جنت کا میوہ یوں نہیں کھا سکتا۔

☆

علیؑ کے لیے فرشتوں کی دعائیں

فی حدیث المعراج عن محمد بن عجلان عن زید بن علی قالا .... ثم هبط رسول الله إلى الارض، فلما أصبح بعث إلى أنس بن مالك فدعاه، فلما جاءه قال له رسول الله صلى الله عليه وآله وسلم: ادع علياً فأتاه، فقال: يا علي أبشرك، قال: بماذا؟ قال: لقيت أخاك موسى وأخاك عيسى وأباك آدم. صلوات الله عليهم. فكلهم يوصي بك، قال: فبكى علي عليه السلام و قال: الحمد لله الذي لم يجعلني عنده منسيا. ثم قال: يا علي إلا أبشرك؟ قال: قلت: بشرني يا رسول الله؟ قال: يا علي نظرت إلى عرش ربي جل وعز، فرأيت مثلك في السماء الاعلى وعهد إلى فيك عهداً، قال: بأبي أنت وأمي يا رسول الله أو كل ذلك كانوا يذكرون إليك؟ قال: فقال رسول الله صلى الله عليه وآله وسلم: يا علي أن الملاء الأعلى ليدعون لك وإن المصطفين الأخيار ليرغبون إلى ربهم جل وعز ان يجعل لهم السبيل إلى النظر اليك، وانك لتشفع يوم القيامة، و ان الامم كلهم موقوفون على جرف جهنم، قال: فقال علي عليه السلام: يا رسول الله فمن الذين كانوا يقذف بهم في نار جهنم قال: أولئك المرجئة والقدرية والحرورية وبنو أمية و مناصبك العداوة، يا علي هؤلاء الخمسة ليس لهم في السلام نصيب. (بحار ج ۳۷ ص ۳۱۶ وکشف الغمہ)

حدیث معراج میں ہے رسول پاک نے معراج سے واپسی پر دوسرے دن کسی کو انس بن مالک کے پاس بھیجا۔ جب انس آئے تو پیغمبر اکرمؐ نے فرمایا کہ علیؑ کو تلاش کر کے لاؤ۔ جب علیؑ آئے تو پیغمبر اکرمؐ نے علیؑ سے فرمایا "آپ کو خوشخبری دیتا ہوں۔ علیؑ نے پوچھا کس چیز کی؟ فرمایا آپ کے بھائی موسیٰؑ و عیسیٰؑ کو دیکھا۔ آپ کے بابا آدمؑ کو دیکھا کہ سب آپ کے بارے میں سفارش کرتے ہیں۔ علیؑ روئے اور فرمایا: حمد ہے اس خدا کی جس نے مجھے بھول جانے والوں سے قرار نہیں دیا۔" پھر پیغمبر اکرمؐ نے فرمایا: یا علیؑ! آپ کو اور خوشخبری نہ دوں؟ علیؑ نے عرض کیا: بسم اللہ! فرمایا یا علیؑ میں نے عرش کو دیکھا تیری مثل اوپر دیکھی۔ خدا نے بھی آپ کی سفارش کی۔ علیؑ نے عرض کی میرے والدین قربان اے پیغمبر خدا کیا یہ سب آپ سے باتیں کرتے ہیں؟ فرمایا: یا علیؑ! کائنات کے فرشتے آپ کو دعا دیتے ہیں اور نیکوں کا شوق ہے کہ آپ کی زیارت کریں آپ روز قیامت شفاعت کریں گے جبکہ تمام امتوں کو دوزخ کے کنارے روک دیا جائے گا۔ علیؑ نے پوچھا کن کو دوزخ میں ڈالا جائے گا فرمایا مرجئہ، قدریہ، حروریہ بنی امیہ اور وہ لوگ جنہوں نے تیرے ساتھ دشمنی کی۔ یا علیؑ یہ پانچ گروہ اسلام سے کوئی فائدہ حاصل نہ کر سکیں گے۔

علیؑ کو فرشتوں کا بعنوان امیر المومنین سلام

عن ربیعة السعدی عن حذیفة قال: اتیت رسول اللہ صلی اللہ علیه وآله وسلم فی حاجة، فلما اتیت منزله رأیت شملة مرخاة علی الباب فرفعت الشملة فإذا أنا بدحیة الکلبی فرجعت، قال: فقال لی علی علیه السلام: ارجع یا حذیفة، فإنی ارجو أن یکون هذا الیوم حجة علی هذا الخلق، قال: فرجعت

مع علی علیہ السلام فوقفت علی الباب و دخل علی علیہ السلام فقال: السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ، وردّ دحیۃ فقال: وعلیکم السلام ورحمۃ اللہ وبرکاتہ یا أمیر المؤمنین من أنا؟ قال: أظنك دحیۃ الکلبی، قال: اجل خذ رأس ابن عمك فأنت أحق بہ منی، فما کان بأسرع من أن رفع النبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم رأسہ فقال: یا علی من حجر من أخذت رأسی؟ وغاب دحیہ، فقال: أظنہ من حجر دحیہ الکلبی قال: أجل وأی شیء، قلت: وأی شیء قیل لك؟ قال: قلت: السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ فرد علی: وعلیکم السلام ورحمۃ اللہ وبرکاتہ یا أمیر المؤمنین، فقال النبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم: طوبی لك یا علی، سلمت علیك الملائکۃ بإمرۃ المؤمنین من عند رب العالمین، قال: فخرج علی علیہ السلام فقال: یا حذیفۃ أسمعت؟ قلت: نعم، قال: فکیف سمعت؟ قال: قلت: کالذی سمعت۔

(بحار ج ۳۷ ص ۳۲۶ وکشف الغمۃ تفصیلۃ)

ربیعہ سعدی نقل کرتے ہیں کہ حذیفہ نے کہا: میں ایک حاجت کے لیے رسول پاکؐ کے پاس آیا۔ پیغمبر اکرمؐ گھر میں ہیں اور پردہ دروازہ پر لٹکا ہے۔ پردہ اٹھایا دیکھا تو دحیہ کلبی حضرت کے پاس ہے۔ واپس مڑ گیا۔ علیؑ نے دیکھا انہوں نے فرمایا حذیفہ واپس آؤ مجھے امید ہے کہ آج کا دن لوگوں کے لیے حجت ہو۔ حذیفہ علیؑ کے ساتھ واپس آئے۔ دروازہ پر حذیفہ رک گئے۔ علیؑ اندر گئے۔ سلام کیا دحیہ نے کہا اے امیر المؤمنین سلام، رحمت خدا آپ پر ہو۔ میں کون ہوں؟ علیؑ

نے فرمایا میرا خیال ہے کہ آپ وجیہ کلبی ہیں۔ اس نے کہا: ہاں! اپنے چچا زاد کو دامن میں لو آپ مجھ سے زیادہ ان کے لائق ہیں۔ پیغمبر اکرمؐ نے سر بلند کیا اور فرمایا: یا علیؑ! میرا سر کس سے لیا ہے اس وقت وجیہ غائب ہو چکے تھے علیؑ نے عرض کیا۔ کہ شاید وجیہ کلبی تھے۔ فرمایا: ہاں! آپ نے کیا کہا اور کیا سُنا علیؑ نے عرض کیا۔ میں نے سلام کیا اس نے جواب یوں دیا وعلیکم السلام ورحمۃ اللہ وبرکاتہ یا امیر المؤمنین پیغمبر اکرمؐ نے فرمایا: یا علیؑ! آپ خوش حال ہیں کہ فرشتے آپ کو بعنوان امیر المؤمنین سلام کرتے ہیں۔ اس وقت علیؑ وہاں سے نکلے اور فرمایا "اے حذیفہ سنا ہے؟ میں نے کہا ہاں کیسا سنا؟ میں نے کہا جس طرح آپ نے سنا ہے" تا آخر روایت۔

نام علیؑ پیغمبروں کے دیوان میں

عن النطنزی فی الخصائص عن الأشج قال: سمعت علی بن ابی طالب علیہ السلام یقول: سمعت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم یقول: "یا علی إن اسمک فی دیوان الانبیاء الذین لم یوح إلیھم۔

(بحار ج ۳۹ ص ۸۱)

نطنزی خصائص میں اشج سے نقل کرتے ہیں کہ میں نے امیر المؤمنین سے سنا کہ رسول پاکؐ نے فرمایا: یا علیؑ آپ کا نام تو ایسے پیغمبروں کے دیوان میں ہے کہ جن پر وحی نازل نہیں ہوئی۔

علیؑ نے پہاڑ کو چاندی کا بنا دیا

روی عن موسی بن جعفر علیہ السلام إن رسول اللہ لما أوقف

العالم امیر المؤمنین علیہ السلام علی بن ابی طالب فی یوم الغدیر موقفہ المعروف المشہور قال: یا عباد اللہ انسبونی ثم قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ واٰلہ وسلم: یا علی سل ربک بجاہ محمد واٰلہ الطیبین الذین انت بعد محمد سیدھم ان یقلب لک ھذہ الجبال ما شئت، فسأل ربہ تعالیٰ ذلک فانقلبت فضۃ الخ۔

(تفصلۃ فی بحار ج ۳۷ ص ۱۴۵)

موسیٰ بن جعفر سے منقول ہے جب روز غدیر رسول پاکؐ علیؑ کو بلند منبر پہ لے گئے اور فرمایا: اے لوگو! میری نسبت کو یاد کرو حتیٰ کہ پیغمبر اکرمؐ نے فرمایا: یا علیؑ! خدا سے چاہو کہ محمدؐ اور خاندان پاک کی آبرو کا واسطہ اس پہاڑ کو جس چیز میں چاہو تبدیل کر دو۔ علیؑ نے دعا کی اور پہاڑ چاندی کا ہو گیا۔

یا علیؑ آپ میرے بیٹوں کے باپ ہیں

عن محمد بن نباتۃ بن یزید عن ابیہ ان رسول اللہ صلی اللہ صلی اللہ علیہ واٰلہ وسلم قال: اما انت یا علی، فختنی وابو ولدی وانت منی وانا منک۔

(بحار ج ۳۸ ص ۳۲۷، مناقب ابن مغازلی وفی العمدۃ ج ۱ ص ۱۰۳)

محمد بن نباتہ بن یزید اپنے آبا سے نقل کرتے ہیں کہ رسول خداؐ نے فرمایا ہاں آپ یا علیؑ! میرے داماد، میرے بیٹوں کے باپ ہیں آپ مجھ سے اور میں آپ سے ہوں۔

علیؑ نے بلال کو اذان و اقامت سکھائی

عن منصور بن حازم عن أبي عبد الله عليه السلام قال : لما هبط جبرائيل عليه السلام ، بالأذان على رسول الله صلى الله عليه وآله وسلم كان رأسه في حجر علي عليه السلام فأذن جبرئيل عليه السلام وأقام فلما أنتبه رسول الله صلى الله عليه وآله وسلم قال : يا علي سمعت ؟ قال : حفظت ؟ قال : نعم ، قال : أدع بلالا نعلمه فدعا علي عليه السلام بلالاً فعلمه ۔

(بحار ج ۴۰ ص ۶۲ و فروع الکافی جز ۳ ص ۳۰۲)

امام جعفر صادقؑ سے منصور بن حازم نقل کرتے ہیں کہ فرمایا کہ جب جبرائیل اذان لے کر نازل ہوئے حضرت رسولؐ کا سر علیؑ کے دامن میں تھا، جبرائیل نے اذان و اقامت کہی جب رسول پاکؐ بیدار ہوئے تو فرمایا: یا علیؑ! سنا ہے۔ علیؑ نے عرض کیا ہاں! فرمایا: آپ نے یاد بھی کر لیا ہے؟ فرمایا: ہاں یاد ہے پھر فرمایا۔ بلال کو بلاؤ اور اس کو اذان سکھاؤ۔ بلال کو بلایا اور ان کو اذان و اقامت سکھائی۔

محمدؐ و علیؑ کے سات مقامات اور

روى الشيخ الطوسي باسناده عن الفضل بن شاذان يرفعه الى بريدة الأسلمي قال : قال رسول الله صلى الله عليه وآله وسلم لعلي : يا علي إن الله أشهدك معي سبعة مواطن و ساق الحديث إلى أن قال والموطن السابع أنا نبقى حين لا يبقى

احد ، وهلاك الأحزاب بأيدينا ۔

(بحار ج ۵۳ ص ۵۹ وکنز الفوائد)

شیخ طوسی اپنی اسناد کے ساتھ فضل بن شاذان سے نقل کرتے ہیں کہ وہ مرفوعہ صورت میں بریدہ اسلمی سے نقل کرتے ہیں کہ رسول خداؐ نے حضرت علیؑ سے فرمایا: یا علیؑ! خدا نے سات مقام پر آپ کو میرے ساتھ قرار دیا ہے۔ ساتواں مقام یہ ہے کہ ہم دونوں اس وقت بھی باقی ہوں گے کہ کوئی شخص باقی نہ رہے گا۔ اور تمام گروہوں کی ہلاکت ہمارے ہاتھ میں ہے۔

علیؑ محبوب محمدؐ

صحیح الترمذی ج ۱ ص ۵۸ عن علی علیہ السلام قال: قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم: یا علی أحب لك ما احب لنفسی وأکرہ لك ما أکرہ لنفسی ۔

(رواہ ابو داؤد الطیالسی أیضاً فی مسندہ ج ۱ ص ۲۵ واحمد بن حنبل فی مسندہ ج ۱ ص ۱۴۶، ودار قطنی ایضاً فی سننہ ص ۴۴ کنز العمال ج ۴ ص ۲۲۹ واخرجہ الدرر قی ج ۸ ص ۵۸ أبو اسحاق فی امالیہ ج ۸ ص ۸۵ قاضی عبد الجبار فی امالیہ ج ۸ ص ۱۹۵ وفضائل الخمسہ ج ۲ ص ۱۸۳)

علیؑ سے نقل ہوا ہے کہ رسول خداؐ نے فرمایا: یا علیؑ! جو مجھے اپنے لیے پسند ہے تمہارے لیے وہی پسند کرتا ہوں جس کو خود پسند نہیں کرتا آپ کے لیے بھی پسند نہیں کرتا۔

حصولِ نبوت کے لیے اقرارِ ولایت ضروری ہے

عن أبی سعید الخدری قال: سمعت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم یقول: یاعلی ما بعث اللہ نبیاً إلا وقد دعاہ ولایتک طائعاً أو کارھاً۔ (بحار ج ۲۶ ص ۲۸۰، بصائر الدرجات ص ۲)

ابوسعید خدری سے نقل ہے کہ کہا رسولؐ سے میں نے سنا کہ فرمایا: یاعلیؑ! کسی بھی پیغمبر کو اس وقت تک پیغمبر نہیں بنایا جب تک کہ اس نے آپ کی ولایت کی گواہی نہ دی۔"

علیؑ بہترین انسان

عن الرضا عن آبائہ علیھم السلام قال: قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم لعلی بن أبی طالب علیہ السلام: یاعلی أنت خیر البشر لایشک فیہ إلا کافر۔

(بحار ج ۲۶ ص ۳۰۶، الضاح دقائق النواصب ص ۴۰ و ۴۱، والمختصر ص ۱۵)

امام رضا سے منقول ہے کہ رسول خدا نے علیؑ سے فرمایا: یاعلیؑ! آپ بہترین انسان ہیں، صرف کافر ہی آپ کو ماننے سے انکار کریں گے۔

علیؑ مخلوق خدا پر وجہ احتجاج الٰہی

مشارق الأنوار باسنادہ عن الحسن بن محبوب عن جابر عن أبی عبد اللہ علیہ السلام أن رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم قال لعلی علیہ السلام: یاعلی أنت الذی احتج اللہ بک علی

الخلائق حین أقامهم أشباحاً فی ابتدائهم وقال لهم: ألست بربکم؟ قالوا: بلیٰ، فقال: ومحمّد نبیکم، قالوا: بلیٰ قال: وعلی إمامکم؟ قال: فأبی الخلائق جمیعاً عن ولایتك والاقرار بفضلك....

(بحار ج ۲۶ ص ۲۹۴ و ۲۹۵)

مشارق الانوار میں اپنی سند سے حسن بن محبوب، جابر سے وہ امام جعفر صادقؑ سے نقل کرتے ہیں کہ پیغمبر اکرمؐ نے حضرت علیؑ سے فرمایا کہ آپ وہ شخص ہیں جس کی وجہ سے لوگوں پر احتجاج ہوگا۔ اس وقت سے جب ان کو ابتدائے خلقت میں پیدا کیا اور ان سے پوچھا کہ کیا میں تمہارا رب نہیں؟ کہا کیوں نہیں، کہا آیا محمدؐ پیغمبر نہیں؟ انہوں نے کہا، ہیں۔ پھر کہا علیؑ تمہارا امام نہیں؟ پس لوگ آپ کی ولایت اور آپ کی فضیلت سے منکر ہو گئے۔

علیؑ اور رسولؐ سردار خلائق ہیں

عن أمیر المؤمنین علیہ السلام قال رسول اللہ صلّی اللہ علیہ وآلہ وسلّم: أنا سید الأولین والآخرین وأنت یا علی، سید الخلائق بعدی أولنا کآخرنا وآخرنا کأولنا۔

(بحار ج ۲۶ ص ۳۱۶، تفضیل الائمہ)

امیر المؤمنین سے منقول ہے کہ رسول پاکؐ نے فرمایا: یا علیؑ! آپ میرے بعد تمام مخلوق کے سردار ہیں ہمارا آخری پہلے کی مانند اور پہلا آخری کی مانند ہے۔

علیؑ والے، بعض جہنمیوں کی بخشش کا باعث

(تفسیر فرات) محمد ابن القاسم بن عبید عن أبی العباس محمد بن ذازان القطان عن عبداللہ بن محمد القیسی عن أبی جعفر القمی محمد بن عبداللہ عن سلیمان الدیلمی عن أبی عبداللہ علیہ السلام قال: إن علیاً قد طلع ذات یوم وعلی عنقه حطب فقام إلیه رسول اللہ صلی اللہ علیه وآله وسلم فعانقه حتی رئی بیاض ما تحت أیدیهما، ثم قال: یا علی إنی سألت اللہ أن یجعلك معی فی الجنة ففعل، وسألته أن یزید نی فزادنی ذریتك وسألته أن یزیدنی فزادنی زوجتك وسألته أن یزیدنی فزادنی محبیك فزادنی من غیر ان استزیده محبی محبیك، نفرح بذلك امیر المؤمنین علی بن أبی طالب ثم قال: بأبی أنت وأمی محب محبی؟ قال: نعم، یا علی إذا کان یوم القیامة وضع لی منبر من یاقوتة حمراء مکلل بزبرجدة خضراء له سبعون ألف مرقاة، بین المرقاة الی المرقاة حضر الفرس القارح (فارح) ثلاثه أیام، فأصعد علیه ثم یدعی بك فیتطاول إلیك الخلائق، فیقولون ما یعرف فی النبیین، فینادی مناد: هذا سید الوصیین، ثم تصعد فتعانق علیه (فتعانقنی علیه) ثم تأخذ بحجزتی وآخذ بحجزة اللہ وهی الحق، وتأخذ ذریتك بحجزتك ویأخذ شیعتك بحجزة ذریتك فأین یذهب بالحق إلی الجنة، قال: اذا دخلتم الجنة فتبوتم

مع أزواجكم ونزلتم منازلكم أوحى الله إلى مالك أن افتح باب جهنم لينظر أوليائي إلى ما فضلتهم على عدوهم، فيفتح أبواب جهنم ويطلون عليهم، فيطلعون عليهم فإذا وجدوا روح رائحة الجنة، قالوا: يا مالك أنطمع الله لنا في تخفيف العذاب عنا؟ إنا لنجد روحاً، فيقول لهم مالك: إن الله أوحى إلى أن أفتح أبواب جهنم لينظر أولياؤه إليكم، فيرفعون رؤوسهم فيقول: هذا يا فلان ألم تك تجوع فأشبعك؟ و يقول هذا: يا فلان ألم تك تعرى فأكسوك؟ ويقول هذا: يا فلان ألم تك تخاف فأويتك؟ ويقول هذا؟ يا فلان ألم تك تحدث فأكتم عليك؟ فيقولون: بلى، فيقولون: استوهبونا من ربكم فيدعون لهم فيخرجون من النار إلى الجنة فيكونون فيها بلا مأوى، ويسمون الجهنميين، فيقولون: سألتم ربكم فأنقذنا من عذابه فادعوه يذهب عنا بهذا الإسم ويجعل لنا في الجنة مأوى، فيدعون فيوحي الله إلى ريح فتهب على أفواه أهل الجنة فينسيهم ذلك الإسم ويجعل لهم في الجنة مأوى ونزلت هذه الآيات: "قل للذين آمنوا يغفروا للذين لا يرجون أيام الله ليجزي قوماً بما كانو يكسبون" إلى قوله: "ساء ما يحكمون".

(بحار ج ۷ ص ۳۳۳ و ۳۳۴، از تفسیر فرات ص ۱۵۵ و ۱۵۶)

امام جعفر صادقؑ سے منقول ہے کہ ایک دن حضرت علیؑ لکڑیاں اٹھائے پیغمبر اکرمؐ کے پاس آئے پیغمبرؐ اٹھے اور علیؑ سے اس طرح معانقہ کیا کہ ان کی بغلوں کی

سفیدی نمایاں ہوگئی۔ پھر فرمایا: یا علیؑ! میں نے خدا سے چاہا ہے کہ علیؑ کو بہشت میں میرے ساتھ قرار دینا۔ خدا نے قبول کیا۔ میں نے خدا سے چاہا کہ میری نسل بڑھائے تو کرامت آپ کو نصیب ہوئی۔ میں نے چاہا کہ مجھے خاص تمغہ دے تو میری بیٹی یعنی تمہاری بیوی مجھے ملی۔ میں نے چاہا کہ تحفہ لوں تو اس نے تیرے محبوں پر عنایت خاص کی۔ علیؑ خوش ہوئے اور کہا "میرے والدین آپ پر قربان یا رسول اللہ! میرے دوست اور محب؟" پیغمبر اکرمؐ نے فرمایا: ہاں یا علیؑ! جب قیامت برپا ہوگی میرے لیے ایک منبر لگایا جائے گا، جو یاقوت سرخ سے بنا ہوگا۔ اور سبز زبرجد سے مزین ہوگا۔ اس کی ستر ہزار سیڑھی ہوگی ایک سیڑھی سے دوسری سیڑھی کے درمیان فاصلہ تین دن نوجوان گھوڑے کی دوڑ کا ہوگا۔ پس میں اس منبر پر بیٹھوں گا اس وقت آپ کو بلایا جائے گا۔ لوگ آپ کی طرف متوجہ ہوں گے کہ ہم نے تو اس نام کا پیغمبر سنا بھی نہ تھا۔ پس منادی ندا کرے گا کہ یہ اوصیاء کے سردار ہیں۔ پھر آپ منبر پر جائیں گے اور میرے ساتھ معانقہ کریں گے۔ آپ میرا دامن پکڑیں گے اور میں خدا سے تمسک کروں گا۔ آپ کے فرزند آپ کا دامن پکڑیں گے اور تمہارے شیعہ آپ کے فرزندوں کے دامن پکڑیں گے۔ سب کے سب جنت میں جائیں گے۔ جب بہشت میں وارد ہوں گے اپنی ہمسروں کے ساتھ مکان میں پہنچیں گے۔ خدا داروغہ جہنم کو وحی کرے گا کہ دوزخ کا دروازہ کھول دو تاکہ دشمنوں کو جلتے دیکھ کر اپنی برتری کو سمجھیں۔ پس جہنم کے دروازے کھل جائیں گے دوزخیوں کو دیکھیں گے۔ دوزخی جب جنت کی خوشبودار ہوا محسوس کریں گے تو کہیں گے "اے مالک ہم کو آرام آرہا ہے کیا یہ امید ہم خدا سے کر سکتے ہیں کہ ہمارا عذاب کم کر دے۔ مالک جہنم جواب دے گا کہ خدا نے مجھے وحی کی ہے کہ جہنم کے دروازے کھول دوں تاکہ اس کے دوست تمہیں دیکھ سکیں۔ پس دوزخی اپنا سر بلند کر کے

کہیں گے۔ کوئی کہے گا فلاں شخص تو آیا تو بھوکا نہ تھا کہ میں نے تجھے کھانا کھلایا، کوئی کہے گا فلاں شخص تو آیا تیرے پاس لباس نہ تھا کہ میں نے تجھے لباس پہنایا، کوئی کہے گا فلاں شخص تو پریشان نہ تھا کہ میں نے تجھ کو پناہ دی۔ کوئی کہے گا فلاں آیا تم مجھ سے راز کی باتیں نہیں کرتے تھے اور میں نے تمہارے رازوں کو پوشیدہ رکھا اب کہیں گے کیوں نہیں؟ پس دوزخی کہیں گے تم جنتی لوگ ہو پروردگار سے ہمارے لیے چاہو کہ ہمیں معاف کر دے۔ بہشتی ان کے لیے دعا کریں گے وہ دوزخ سے باہر آئیں گے اور بہشت میں وارد ہوں گے لیکن بہشت میں سکونت کرنے کی جگہ نہ ہوگی۔ ان لوگوں کو جہنمی نام سے بلایا جائے گا۔ پس وہ بہشتیوں سے کہیں گے۔ آپ نے پروردگار سے دعا کی اور ہمیں عذاب سے نجات دلائی اب یہ دعا کرو کہ ہمارا یہ نام جہنمی نہ پکارا جائے اور ہمیں بہشت میں سکونت دیجئے بہشتی دعا کریں گے خداوند ہوا کو وحی کرے گا کہ بہشتیوں کے منہ پر چلے اور یہ نام ان کی زبانوں سے اتر جائے اور پھر ان کو جنت میں سکونت دی جائے گی۔ یہ آیات نازل ہوئی۔ قل للذین آمنوا یغفروا للذین لا یرجون ایام اللہ لیجزی قوماً بما یکسبون نادسار ما یحکمون۔

علیؑ سے جنگ کرنے والے جہنمی ہیں

وفی أمالی عن علی علیہ السلام عن النبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم أنہ تلا ھذہ الآیۃ: "فأولئک اصحاب النار ھم فیھا خالدون" قیل: یا رسول اللہ من أصحاب النار؟ قال: من قاتل علیاً بعدی فأولئک اصحاب النار مع الکفار فقد کفروا بالحق لما جاءھم، ألا وأن علیاً بضعۃ منی فمن حاربہ فقد حاربنی

واُسخط ربی ، ثم دعا علیاً فقال ، یا علی حربک حربی و سلمک سلمی واُنت العلم فیما بینی وبین اُمتی بعدی۔

(بحار ج ۲۷ ص ۲۰۳ ، امالی ص ۳۳۲ ، لسان المیزان عسقلانی ج ۵ ص ۲۱۹ ، واُرجع المطالب سیوطی ص ۵۲۱ ، ینابیع المودۃ ص ۲۵۲ ، ومفتاح النجا بدخشی ص ۶۴ ، وبحر المناقب موصلی ص ۵۸ ومقتل الحسین خطیب ص ۳۷ ومناقب خوارزمی ص ۳۹ و احقاق ج ۷ ص ۷۷ ، ۱۷۸)

امالی میں حضرت علیؑ سے منقول ہے جب پیغمبرؐ نے آیت فاولئک اصحاب النار ھم فیھا خالدون" پڑھی تو پوچھا گیا کہ اہل جہنم کون ہیں؟ فرمایا ، وہ لوگ جو مجھ سے اور علیؑ سے جنگ کریں گے وہ جہنمی ہیں اور کفار کے ساتھ ہوں گے کیونکہ انہوں نے حق کا انکار کر کے کفر کیا۔ جان لو کہ علیؑ میرے جگر کا ٹکڑا ہے جو اس سے جنگ کرے گا وہ میرے ساتھ جنگ کرے گا۔ اور پروردگار کو ناخوش کرے گا۔ پس علیؑ کو بلایا اور فرمایا ، یا علیؑ ! آپ سے جنگ میرے ساتھ جنگ ہے۔ آپ کے ساتھ صلح میرے ساتھ صلح ہے۔ آپ میرے بعد میری امت کے پیشوا ہیں۔

علیؑ ، باب العلم

عن ابن عباس قال ، قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم : اُتانی جبرئیل بدرنوک من درانیک الجنۃ فجلست علیہ فلما صرت بین یدی ربی فکلمنی وناجانی ، فما علمت من الاُشیاء شیئاً الا علمتہ ابن عمی علی بن ابی طالب علیہ السلام فھو باب مدینۃ علمی ، ثم دعاہ النبی صلی اللہ علیہ وسلم فقال ، یا علی سلمک سلمی وحربک حربی ، و

اُنت العلم فیما بینی وبین اُمتی بعدی۔

(بحار ج ۴۰ ص ۱۷۷)

ابن عباس سے نقل ہے کہ رسول خُدا نے فرمایا کہ جبرائیل جنتی فرش میرے پاس لائے اور میں اس پر بیٹھا جب پروردگار کے حضور پہنچا تو خدا نے میرے ساتھ راز کی باتیں کیں وہ سب میں نے علیؑ کو بتا دیں۔ اس لیے وہ علم کے شہر کا دروازہ ہیں پیغمبر اکرمؐ نے فرمایا: یا علیؑ! آپ کی صلح میری صلح آپ کی جنگ میری جنگ۔ پس آپ میرے بعد میری امت میں ایک واضح نشانی ہیں۔

علیؑ کے ساتھ تعلّق رسولؐ کے ساتھ تعلّق

مستدرک الصحیحین ج ۳ ص ۱۲۳ عن معاویة بن ثعلبة عن ابی ذر قال: قال النبی صلّی اللّٰہ علیہ و آلہٖ وسلّم یا علی، من فارقنی فقد فارق اللّٰہ ومن فارقك یا علی فقد فارقنی۔

(حاکم فی صحیح الاسناد ج ۲ ص ۲۲۸ وفضائل الخمسة ج ۳ ص ۱۴۶ والذھبی فی میزان الاعتدال ج ۱ ص ۳۲۳ والھیثمی فی مجمع ج ص ۱۳۵ الطبرانی فی ریاض النضرۃ ج ۲ ص ۱۶۷)

معاویہ بن ثعلبہ، ابو ذر سے نقل کرتے ہیں کہ پیغمبر اکرمؐ نے فرمایا: یا علیؑ! جو مجھ سے جدا وہ خدا سے جدا ہے۔ اور جو آپ سے جدا ہوگا وہ مجھ سے جدا ہوگا۔

عن سلیمان الاعمش عن جعفر بن محمد عن آبائه عن اُمیر المؤمنین علیه السّلام قال: قال رسول اللّٰہ صلّی اللّٰہ علیه و آلہٖ وسلّم یا علی اُنت امیر المؤمنین و امام المتقین، یا علی

أنت سيد الوصيين ووارث علم النبيين وخير الصديقين وافضل السابقين. يا علي أنت زوج سيدة نساء العالمين و خليفة خير المرسلين، يا علي أنت مولى المؤمنين والحجة بعدي على الناس أجمعين، استوجب الجنة من تولاك، واستوجب دخول النار من عاداك. يا علي والذي بعثني بالنبوة واصطفاني على جميع البرية، لو أن عبداً عبد الله ألف عام ما قبل ذلك منه إلا بولايتك وولاية الأئمة من ولدك، وإن ولايتك لاتقبل ألا بالبراءة من أعدائك واعداء الائمة من ولدك، بذلك أخبرني جبرئيل عليه السلام فمن شاء فليؤمن ومن شاء فليكفر۔

(بحار ج ۲۷ ص ۶۳ و ایضاح دقائق النواصب ص ۶۷)

سلیمان اعمش، جعفر بن محمدؑ سے اور وہ مولا امیر المومنینؑ سے نقل فرماتے ہیں کہ رسول خداؐ نے فرمایا: یا علیؑ! آپ مؤمنوں کے سردار اور پرہیزگاروں کے رہبر ہیں۔ یا علیؑ! آپ اوصیاء کے سردار اور پیغمبروں کے علم کے وارث ہیں۔ صدیقوں سے بہتر اور گزشتگان سے بہترین ہیں۔ یا علیؑ! آپ زنان عالم کی سردار کے ہمسر ہیں اور بہترین پیغمبر کے جانشین ہیں۔ یا علیؑ! آپ مؤمنوں کے مولا ہیں۔ میرے بعد تمام لوگوں کے لیے حجت خدا ہیں۔ جو آپ سے دوستی رکھے گا وہ بہشتی ہوگا اور آپ سے جو دشمنی رکھے گا جہنمی ہوگا۔ یا علیؑ! اس ذات کی قسم جس نے مجھے نبی بنایا اور تمام مخلوق پر فضیلت دی، چاہے کوئی اللہ تعالیٰ کی ہزار سال عبادت کرے مگر آپ کی ولایت اور آپ کی اولاد کی ولایت کے بغیر عبادت کا قبول ہونا ناممکن ہے۔ کسی کی عبادت آپ کی ولایت کے بغیر قبول نہیں۔ آپ کے دشمنوں اور آپ کی اولاد کے

دشمنوں پر تبرا کیے بغیر قبول نہ ہو گی۔ یہ خبر جبرائیلؑ نے مجھے دی ہے جو چاہے ایمان لائے جو چاہے انکار و کفر کرے۔

علیؑ ۔ حاجت روا

عن ابراهيم بن يزيد السمان عن أبيه عن الحسين بن على عليه السلام قال: دخل أعرابي على رسول الله صلى الله عليه وآله وسلم يريد الاسلام ومعه ضب (إلى أن قال) فتبسم الرسول صلى الله عليه وآله وسلم فقال: يا على أعط الاعرابي حاجته. فحمله على عليه السلام إلى منزل فاطمة وأشبعه وأعطاه ناقة وجلة تمر۔

(بحار ج ۳۶ ص ۳۴۳ و کفایۃ الاثر ص ۲۳)

ابراہیم بن یزید سمان اپنے بابا سے وہ حسین بن علیؑ سے نقل کرتے ہیں کہ ایک دیہاتی سوسمار کو پکڑے ہوئے مسلمان ہونے کے لیے پیغمبر اکرمؐ کے پاس آیا۔ پیغمبر اکرمؐ مسکرائے اور فرمایا: یا علیؑ! اس کی حاجت پوری کر دو۔ علیؑ اسکو اپنے گھر لائے اور کھانا کھلایا ایک اونٹ اور ٹوکرا کھجوروں کا بھی اسکو دیا۔

علیؑ آگاہ عقبیٰ

وروى المجلسي عن عيون أخبار الرضا عن الوراق عن محمد الأزدي عن سهل عن عبد العظيم الحسني عن محمد بن على الرضا عن آبائه عن امير المؤمنين عليه السلام قال: دخلت أنا وفاطمة على رسول الله فوجدته يبكي بكاءً شديداً، فقلت

له : فداك أبي وامي يارسول الله ، ما الذي أبكاك ؟ فقال : يا علي ليلة أسري بي إلى السماء رأيت نساء من أمتي في عذاب شديد ، فأنكرت شأنهن ، فبكيت لما رأيت من شدة عذابهن -

(تفسیر سید ہاشم بحرانی ج ۱ ص ۵۰۷)

مجلسی عیون اخبار الرضا سے نقل کرتے ہیں کہ حضرت علیؑ نے فرمایا "میں اور فاطمہؑ رسول پاکؐ کے پاس گئے ہم نے دیکھا کہ رسول اکرمؐ بہت رو رہے ہیں میں نے کہا : اے پیغمبر اکرمؐ ! میرے والدین آپ پر قربان آپ کیوں رو رہے ہیں؟ فرمایا : یا علیؑ ! جس رات مجھے آسمان پر لے جایا گیا ایک عورتوں کے گروہ کو عذاب میں دیکھا ۔ مجھے یقین نہیں آرہا تھا ۔ پس ان کے اوپر سخت عذاب پر رو رہا ہوں ۔ تا آخر

علیؑ ہمراہ نبیؐ

روي عن علي عليه السلام أنه قال كنت مع النبي صلى الله عليه وآله وسلم فسار مليا وهو راكب وسايرته ماشيا ، فالتفت إلي فقال : يا أبا الحسن اركب كما ركبت أو امش كما مشيت ، فقلت بل تركب وأمشي ، فسار ثم التفت الي فقال : يا علي اركب كما ركبت أو امش كما مشيت ، فأنت اخي وابن عمي وزوج ابنتي وأبو سبطي فقلت : بل تركب وأمشي فسار مليا ثم التفت الي فقال : يا علي بلغنا إلى عين ماء فثنى رجله من الركاب فنزل وأسبغ الوضوء واسبغت الوضوء معه . ثم صف قدميه وصلى وصففت قدمي وصليت حذاه

فبينما أنا ساجد إذ قال: يا علي ارفع رأسك فانظر الى هدية الله إليك، فرفعت رأسي فإذا أنا بنشر من الارض وإذا عليه فرس بسرجه ولجامه، وقال صلى الله عليه وآله وسلّم: هذا هدية الله إليك اركبه، فركبته وسرت مع النبی صلی الله علیه وآله وسلّم۔

(بحار ج ۳۹ ص ۱۲۶، خرایج ص ۸۲)

حضرت علیؑ سے منقول ہے کہ فرمایا کہ میں پیغمبر خدا کے ساتھ تھا حضرت سوار تھے اور میں پیدل تھا۔ آپ نے مجھ سے فرمایا: یا ابا الحسنؑ! یا آپ سوار ہو جائیں یا میں پیدل ہو جاتا ہوں۔ کیونکہ آپ میرے بھائی، چچازاد، میری بیٹی کے ہمسر میرے دونواسوں کے باپ ہیں۔ میں نے کہا آپ سوار رہیں میں پیدل چلتا ہوں۔ تھوڑا راستہ چلے! ایک چشمہ پر پہنچے ہیں۔ پس سواری سے اترے وضو کیا میں نے بھی وضو کیا اور نماز پڑھی۔ میں نے بھی نماز پڑھی۔ سجدہ میں تھا کہ پیغمبر اکرمؐ نے فرمایا: یا علیؑ! سر اٹھاؤ اور جو ہدیہ خدا نے دیا ہے اس کو دیکھو میں نے سر اٹھایا دیکھا کہ ایک گھوڑا زین ولگام کے ساتھ تیار کھڑا ہے۔ پیغمبر اکرمؐ نے فرمایا: کہ یہ خدا کی طرف سے وہ ہدیہ ہے جو آپ سے مختص ہے اس پر سوار ہو جائیے پس میں سوار ہو کر پیغمبر اکرمؐ کے ساتھ روانہ ہوگیا۔

مصحف علیؑ

عن رفاعة بن موسى عن أبي عبد الله عليه السّلام ان رسول الله صلى الله عليه وآله وسلم كان يملي على علي عليه السّلام صحيفة، فلما بلغ نصفها وضع رسول الله رأسه في حجر عليّ

علیہ السلام ، ثم کتب علی علیہ السلام حتی امتلات الصحیفۃ فلما رفع رسول اللہ رأسہ قال : من أملی علیک یا علی ؟ فقال : انت یا رسول اللہ ، قال ، بل أملی علیک جبریل ۔

(بحار ج ۳۹ ص ۱۵۲ ، اختصاص ص ۲۷۵)

رفاعہ بن موسیٰ نے امام جعفر صادقؑ سے نقل کیا ہے کہ آپؑ نے فرمایا ایک دن رسول خداؐ علیؑ کو ایک صحیفہ لکھوا رہے تھے اور حضرت علیؑ لکھ رہے تھے۔ آدھا لکھا گیا تو پیغمبر اکرمؐ نے اپنا سر علیؑ کے دامن پر رکھا۔ علیؑ لکھتے رہے حتیٰ کہ مکمل ہو گیا جب رسول پاکؐ اٹھے تو پوچھا "کس نے لکھوایا" علیؑ نے عرض کیا "آپ نے" فرمایا نہیں بلکہ جبرائیل نے آپ کو لکھوا دیا ہے۔

محمدؐ و علیؑ عرش پر

و فی المناقب عن الباقر علیہ السلام سئل النبی صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم عن قولہ تعالی : "القیا فی جھنم" الایۃ فقال : یا علی إن اللہ تعالی اذا جمع الناس یوم القیامۃ فی صعید واحد کنت أنا و أنت عن یمین العرش ویقول اللہ : یا محمد و یا علی قوما والقیا من أبغضکما وخالفکما وکذبکما فی النار ۔

(بحار ج ۳۹ ص ۲۰۳)

امام محمد باقرؑ سے منقول ہے کہ آپ نے فرمایا، کہ پیغمبر اکرمؐ سے اس آیت کے متعلق سوال ہوا "القیا فی جھنم" تو فرمایا، یا علیؑ ! قیامت کے دن جب خدا سب لوگوں کو جمع کرے گا۔ میں اور آپ عرش کے دائیں جانب کھڑے ہوں گے۔ خدا فرمائے گا "یا محمدؐ، یا علیؑ ! اٹھو! ان میں سے جس نے بھی تمہیں جھٹلایا اور تمہاری مخالفت اور

دشمنی کی اس کو جہنم میں ڈال دو۔

علیؑ۔ مومنین کی پہچان

عن الصادق عن آبائہ قال : قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم : یا علی أنت والائمۃ من ولدک علی الاعراف یوم القیمۃ تعرف المجرمین بسیماھم والمؤمنین بعلاماتھم یا علی لولاک لم یعرف المؤمنون بعدی۔

(بحار ج ۳۹ ص ۲۰۶ وامالی مفید ص ۱۲۴)

امام صادقؑ سے منقول ہے کہ رسول خداؐ نے فرمایا: یا علیؑ! آپ کے امام بیٹے قیامت کے دن مقام اعراف پر ہوں گے۔ مجرموں اور مومنوں کو اپنی اپنی نشانیوں کے ساتھ پہچانیں گے، یا علیؑ! اگر آپ نہ ہوتے تو میرے بعد مومنوں کی پہچان نہ ہوتی۔

علیؑ۔ علم بردار حمد

عن الحسین بن علی الصوفی .... عن علی بن أبی طالب علیہ السّلام قال : قال لی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم أنت أول من یدخل الجنۃ، فقلت : یا رسول اللہ أدخلھا قبلک؟ قال: نعم، لأنک صاحب لوائی فی الآخرۃ، کما انک صاحب لوائی فی الدنیا وحامل اللواء المتقدم ثم قال صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم : یا علی کانی بک وقد دخلت الجنۃ وبیدک لوائی وھو لواء الحمد وتحتہ آدم ومن دونہ۔

(بحار ج ۳۹ ص ۲۱۷ وعلل الشرائع ص ۶۸ و ۶۹)

حسین بن علی صوفی چند واسطوں سے حضرت علیؑ سے نقل کرتے ہیں کہ رسول خداؐ نے مجھ سے فرمایا۔ آپ پہلے شخص ہیں جو بہشت میں داخل ہوں گے۔ میں نے عرض کیا! کیا میں آپ سے بھی پہلے وارد بہشت ہوں گا۔ فرمایا! ہاں کیونکہ آپ آخرت میں میرے علمدار ہیں۔ جیسے دنیا میں آپ میرے علمدار ہیں۔ یہ میرا عَلَم جو عَلَم حمد ہے آپ کے ہاتھ میں ہوگا۔ آدمؑ اور اس کے بعد سب لوگ اس علم کے نیچے ہونگے۔

دس خصائص علیؑ

عن جابر بن یزید عن محمد بن علی الباقر عن أبیه عن جده علیهم السلام قال، قال علی علیه السلام كانت لی من رسول الله صلى الله عليه وآله وسلم عشر خصال ما یسرنی باحداهن ما طلعت علیه الشمس وما غربت، فقال بعض أصحابه بینها لنا یا علی، قال سمعت رسول الله صلى الله عليه وآله وسلم یقول: یا علی أنت الوصی وأنت الوزیر وأنت الخلیفة فی الأهل والمال، وليك وليي وعدوك عدوی وأنت سید المسلمین من بعدی وأنت أخی وأنت أقرب الخلائق منی فی الموقف، وأنت صاحب لوائی فی الدنیا والآخرة۔

(بحار ج ۳۹ ص ۳۳۸ خصال ج ۲ ص ۵۰ بحار ج ۴۰ ص ۴)

جابر بن یزید، امام محمد باقرؑ سے نقل فرماتے ہیں کہ حضرت علیؑ نے فرمایا کہ میں رسول کی عطا کردہ دس خاصیتیں رکھتا ہوں اور کائنات میں کوئی چیز مجھے ان دس خاصیتوں کے علاوہ خوش نہیں کرسکتیں۔ کچھ دوستوں نے کہا: یا علیؑ! وہ کونسی دس خاصیتیں ہیں۔ فرمایا کہ میں نے پیغمبر اکرمؐ سے سنا، یا علیؑ! آپ میرے وزیر اور

وصی اور میری امت اور اموال میں میرے جانشین ہیں۔ آپ کا دوست میرا دوست، آپ کا دشمن میرا دشمن۔ آپ میرے بعد مسلمانوں کے سردار ہیں۔ آپ میرے بھائی، موقف حساب پر میرے سب سے قریب ہونے والے۔ آپ دنیا اور آخرت میں میرے علمدار ہیں۔

چشم ما روشن دل ما شاد

عن ابن عباس قال: قال رسول اللّٰہ صلی اللّٰہ علیہ وآلہ وسلم یا علی إن جبرئیل أخبرنی عنك بأمر قرت بہ عینی وفرح بہ قلبی قال: یا محمد قال اللّٰہ عز وجل: اقرأ محمداً منی السلام وأعلمہ أن علیاً إمام الھدی ومصباح الدجی والحجة علی أھل الدنیا وأنہ الصدیق الاکبر والفاروق الاعظم، وأنی آلیت وعزتی وجلالی أن لا أدخل النار أحداً تولاہ وسلم لہ وللأوصیاء من بعدہ، حق القول منی لأملأن جھنم وأطباقھا من أعدائہ ولأملأن الجنة من أولیائہ وشیعتہ۔

(بحار ج ۲۷ ص ۱۳۲ از المختصر)

ابن عباس سے منقول ہے کہ رسول خدا نے فرمایا: یا علیؑ! جبرائیل آپ کے بارے میں میرے پاس وحی لائے ہیں۔ کہ میرا دل شاد اور آنکھ روشن ہو گئی ہے۔ جبرائیل نے کہا اے محمدؐ! خدا نے سلام کا تحفہ دے کر فرمایا ہے۔ اعلان کریں کہ علیؑ ہدایت کا رہبر، تاریکی کا چراغ اور لوگوں پر حجت ہیں۔ صدیق اکبر اور فاروق اعظم ہیں۔ مجھے اپنے جلال و عزت کی قسم کہ میں اس کو دوزخ میں نہ ڈالوں گا جو اس کو دوست رکھے گا۔ اس کے اور اس کے بعد اوصیاء کے سامنے سر تسلیم

ختم کرے گا۔ یہ بات متحقق ہے کہ دوزخ اور اس کے طبقات کو اسکے دشمنوں اور جنت کو اس کے دشمنوں سے پُر کر دوں گا۔

عبدالمطلب اور ابوطالب کا مقام

یا علی! إن عبدالمطلب علیه السلام سن فی الجاهلیة خمس سنن أجریها الله عزوجل فی الاسلام، حرم نساء الآباء علی الابناء فانزل الله عزوجل: "ولاتنکحوا ما نکح آبائکم من النساء" ووجد کنزاً فاُخرج منه الخمس وتصدق به، فأنزل الله عزوجل (واعلموا انما غنمتم من شیء فإن لله خمسه وللرسول) ولما حفر بئر زمزم سماها سقایة الحاج فانزل الله تبارک وتعالی (اجعلتم سقایة الحاج وعمارة المسجد الحرام کمن آمن بالله والیوم الآخر) وسن فی القتل مئة من الابل، فأجریها الله عزوجل ذلک فی الاسلام ولم یکن للطواف عدد عند قریش فسن لهم عبدالمطلب سبعة أشواط فأجریها الله عزوجل ذلک فی الاسلام۔

(روضۃ المتقین ۱۲ ص ۲۱۷)

یا علی! عبدالمطلب نے زمانہ جاہلیت میں پانچ سنتیں رکھیں۔ خدا نے ان کو جاری رکھا۔ اس نے باپ کی عورت کو بیٹوں پر حرام کیا۔ خدا نے بھی یہ آیت نازل کر دی۔ لاتنکحوا ما نکح ابائکم۔ اس کو خزانہ ملا تو اس نے ۱/۵ حصہ صدقہ کر دیا خدا نے بھی یہ آیت نازل کی۔ واعلموا انما غنمتم من شیء فان الله خمسه وللرسول۔ یہ خمس اللہ اور رسول کا حصہ ہے۔ جب زمزم کے کنویں کو صاف کر

رہے تھے اس کو سقایۃ الحاج کہا گیا تو خدا نے یہ آیت نازل کی۔ اجعلتم سقایۃ الحاج وعمارۃ المسجد الحرام کمن آمن باللہ والیوم الاخر (ترجمہ) کیا حاجیوں کو پانی دینا، مسجد الحرام کی تعمیر کو اس شخص کے عمل کی طرح قرار دیا جو خدا اور روز قیامت پر ایمان لائے ہیں۔ اس نے کسی بھی شخص کے قتل میں صد شتر (۱۰۰ اونٹ) مقرر کیے خدا نے بھی اسلام میں یہی مقرر کیا۔ طواف قریش کے نزدیک کوئی حد نہ تھی تو عبدالمطلب نے سات چکروں کو ایک کے لیے مقرر کیا تو خدا نے یہ چیز بھی اسلام میں بھی جاری رکھی۔

شان عبدالمطلب

یا علی إن عبد المطلب کان لا یستقسم بالأزلام ولا یعبد الاصنام ولا یا کل ما ذبح علی النصب، ویقول: أنا علی دین أبی ابراهیم علیه السلام۔

(روضۃ المتقین ج ۱۲ ص ۲۲۳)

یا علی! عبدالمطلب گوشت کو قرعہ کے تیروں سے تقسیم نہیں کرتے تھے اور انہوں نے بتوں کی پرستش نہیں کی۔ اور اس حیوان کا گوشت نہ کھاتے تھے جو بتوں کے سامنے ذبح ہوتا اور فرماتے تھے۔ میں اپنے بابا ابراہیم کے دین پر ہوں۔

علیؑ کو ہدایت رسولؐ

یا علی لو قد قمت علی المقام المحمود لشفعت فی أبی وأمی وعمی وأخ کان لی فی الجاهلیة۔

(روضۃ المتقین ج ۱۲ ص ۱۱۶)

اے علیؑ! روز قیامت اگر پسندیدہ جگہ جہاں بھی مل جائے تو پدر و مادر، حمزہ اور اپنے بھائی کی شفاعت ضرور کرنا ہے۔

یا علی أنا ابن الذبیحین۔ یا علی أنا دعوۃ ابی ابراھیم۔

(روضۃ المتقین ج ۱۲ ص ۲۳۰)

یا علیؑ! میں دو ذبیحوں کا بیٹا ہوں اور ابراہیم کی دعا سے ہوں۔

میں اور علیؑ ایک نور سے ہیں

عن أبی الحسن الثالث عن آبائہ عن علی علیھم السلام قال: قال لی النبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم: یا علی خلقنی اللہ تعالی وأنت من نورہ حین خلق آدم، فأفرغ ذلک النور فی صلبہ فأفضی بہ إلی عبد المطلب، ثم افترقا من عبد المطلب انا فی عبد اللہ وأنت فی ابی طالب، لا تصلح النبوۃ إلا لی ولا تصلح الوصیۃ الا لک، فمن جحد وصیتک جحد نبوتی ومن جحد نبوتی أکبہ اللہ علی منخریہ فی النار۔

(بحار ج ۳۵ ص ۳۵ وامالی الشیخ ۱۸۰)

امام علی نقیؑ سے منقول ہے کہ پیغمبرؐ نے فرمایا: یا علیؑ! خدا نے آدمؑ کو پیدا کرتے وقت مجھے اور آپ کو اپنے نور سے پیدا کیا۔ اور اس نور کو صلب آدم میں قرار دیا۔ حتیٰ کہ یہ نور صلب عبد المطلب میں پہنچا۔ پھر عبد المطلب سے یہ نور دو حصوں میں تقسیم ہو گیا۔ میں عبد اللہ کے صلب میں، آپ ابی طالب کے صلب میں قرار دیے گئے۔ نبوت سوائے میرے اور وصایت سوائے آپ کے کسی کو شائستہ نہیں۔ ہر شخص جو آپ کی وصایت کا انکار کرے میری نبوت کا انکار ہے۔ جو میری نبوت کا منکر ہو گا خدا

اس کو منہ کے بل جہنم میں ڈال دے گا۔

فاطمہ بنت اسد کی رحلت

عن عبداللہ بن عباس قال: أقبل علی بن ابی طالب علیہ السلام ذات یوم الی النبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم باکیاً وھو یقول: انا للہ وانا الیہ راجعون، فقال لہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم: مہ یا علی؟ فقال علی: یا رسول اللہ ماتت أمی فاطمۃ بنت أسد. قال: فبکی النبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم ثم قال: رحم اللہ أمک یا علی! أما إنھا إن کانت لک اماً، فقد کانت لی اماً خذ عمامتی ھذہ وخذ ثوبی ھذین فکفنھا فیھما، ومر النساء فلیحسن غسلھا، ولا تخرجھا حتی أجیء فإلیّ أمرھا۔

(بحار ج ۳۵ ص ۷۰)

ابن عباس سے منقول ہے کہ ایک دن علیؑ گریہ کر رہے تھے اور کہہ رہے تھے انا للہ وانا الیہ راجعون۔ پیغمبرؐ وارد ہوئے پیغمبر اکرمؐ نے پوچھا کیا ہو گیا ہے روتے کیوں ہو؟ علیؑ نے کہا یا رسول اللہ! میری ماں فاطمہ بنت اسد فوت ہو گئی ہیں ابن عباس کہتے ہیں کہ پیغمبرؐ بھی گریہ کرنے لگے پھر فرمایا: یا علیؑ! خدا رحمت کرے آپ کی ماں پر اگر وہ آپ کی ماں تھیں تو میری بھی ماں تھیں۔ یہ میرا عمامہ لے لو۔ انہیں کفن اسی سے دینا ہے اور عورتوں سے کہو اچھا غسل دیں۔ انہیں مت ہلائیں جب تک میں نہ آؤں۔ کیونکہ باقی کاموں کو ادا کرنا میری ذمہ داری ہے۔

فصل پنجم

علیؑ اور بارہ امام

نبی اور آل نبی کا اللہ کے نزدیک مقام

عن أبی زرعه عن عمر بن علی بن أبی طالب علیه السلام عن أبیه قال : قال رسول الله صلی الله علیه وآله وسلم: یا علی بنا ختم الله الدین کما بنا فتحه ، وبنا یؤلف الله بین قلوبکم بعد العداوة والبغضاء۔

(بحار ج ۲۳ ص ۱۴۲، مجالس المفید ص ۱۴۷، أمالی ص ۲۱)

ابوزرعہ، عمر بن علی بن ابی طالبؑ سے نقل فرماتے ہیں کہ پیغمبر اکرمؐ نے فرمایا: یا علیؑ! خدا نے دین کو ہم پر ختم کر دیا ہے جس طرح ہم سے ہی آغاز کیا اور ہماری وجہ سے آپ کے دلوں میں خدا نے الفت برقرار رکھی ہے، جب کہ انکے دلوں میں دشمنی و کینہ تھا۔

یا علیؑ! آپ خدا کی اطاعت کے زیادہ حقدار ہیں

عن محمد بن عبد الله العلوی عن أبیه عن الرضا عن آبائه عن أمیر المؤمنین علیه السلام قال : قال رسول الله صلی الله علیه وآله وسلم : یا علی، بکم یفتح هذا الأمر، وبکم یختم علیکم

بالصبر فإن العاقبة للمتقين. أنتم حزب الله وأعداؤكم حزب الشيطان، طوبى لمن أطاعكم، وويل لمن عصاكم، أنتم حجة الله على خلقه، والعروة الوثقى، من تمسك بها اهتدى ومن تركها ضل أسأل الله لكم الجنة لا يسبقكم أحد الى طاعة الله فأنتم أولى بها۔

(بحار ج ۲۳ ص ۱۴۲، مجالس المفید ص ۶۳ و ۶۴)

امام رضاؑ، مولا علیؑ سے بیان فرماتے ہیں کہ رسول خدا نے فرمایا: یا علیؑ! امامت آپ سے شروع اور آپ پر ہی ختم ہوتی ہے۔ آپ صابر رہیں کیونکہ انجام نیک لوگوں کا ہے۔ آپ خدا کا گروہ ہیں اور آپ کے دشمن شیطان کا گروہ ہیں، خوش حال ہے جو آپ کا فرمانبردار ہے اور بدحال ہے جو آپ کا نافرمان ہے۔ آپ خدا کی مخلوق پر حجت خدا ہیں۔ جس نے آپ پر تمسک رکھا ہدایت پر آگیا اور جس نے آپ کو چھوڑ دیا گمراہ ہوگیا۔ میں نے بہشت آپ کے لیے لی ہے۔ خبردار کوئی بھی اطاعت خدا میں آپ سے سبقت نہ لے جائے۔ کہ خدا کی اطاعت کے آپ زیادہ حقدار ہیں۔

حصول جنت کے لیے معرفتِ علیؑ ضروری ہے

عن نصر العطار قال: قال رسول الله صلى الله عليه وآله وسلم لعلي عليه السلام: يا علي ثلاث أقسم أنهن حق إنك والأوصياء عرفاء لا يعرف الله إلا بسبيل معرفتكم، وعرفاء لا يدخل الجنة إلا من عرفكم وعرفتموه، وعرفاء لا يدخل النار إلا من أنكركم وأنكرتموه۔

(بحار ج ۲۴ ص ۲۵۱، بصائر الدرجات ص ۱۴۷)

نصر عطار سے منقول ہے کہ پیغمبر اکرمؐ نے حضرت علیؑ سے فرمایا: یا علیؑ! خدا کی قسم کہ تین چیزیں ہیں، آپ اور اوصیا تمام ایسے عارف ہیں کہ آپ کی پہچان کے بغیر خدا کی پہچان نہیں ہوتی، اور جس کو آپؐ نے نہ پہچانا وہ بہشت میں نہیں جائے گا اور جو آپ کا منکر ہے اور آپ نے بھی اس کو قبول نہ کیا وہ جہنم میں جائیگا۔

علیؑ برگزیدہ خلائق

بأسناد التميمي عن الرضا عن آبائه عليه السلام قال: قال رسول الله صلى الله عليه وآله وسلم: أنت يا علي وولدك خيرة الله من خلقه.

(بحار ج ۲۶ ص ۲۶۹، عیون اخبار الرضا ص ۲۹)

تمیمی امام رضاؑ سے نقل فرماتا ہے کہ رسول خداؐ نے فرمایا: یا علیؑ! آپ اور آپکی اولاد مخلوق میں برگزیدہ ہیں۔

آئمہ اطہار، علیؑ تا قائمؑ

عن الثمالي عن علي بن الحسين عن أبيه عن جده عليهم السلام قال: قال رسول الله صلى الله عليه وآله وسلم: الائمة من بعدي اثنا عشر، أولهم أنت يا علي وآخرهم القائم الذي يفتح الله تعالى ذكره على يديه مشارق الارض ومغاربها.

(بحار ج ۳ ص ۲۲۶ و کمال الدین ص ۱۶۴ و ۱۶۵ و عیون الاخبار ص ۳۸)

(امالی الصدوق ص ۶۸)

ثمالی، امام علی بن الحسینؑ سے نقل کرتے ہیں کہ رسول خداؐ نے فرمایا: میرے بعد بارہ امام ہیں۔ ان کے پہلے علیؑ اور آخری قائم ہیں۔ کہ خداوند مشرق و مغرب کو اسکے ذریعے زندہ کرے گا۔

ایضاً

عن ابن فضال عن إسماعيل بن الفضل الهاشمي عن الصادق عن آبائه عن امير المؤمنين عليه السلام قال: قلت لرسول صلى الله عليه وآله وسلم: أخبرني بعدد الائمة بعدك، فقال: يا علي هم إثنا عشر اولهم أنت وآخرهم القائم۔

(بحار ج ۳۶ ص ۲۳۲، امالی ص ۳۷۴)

ابن فضال، اسماعیل بن فضل ہاشمی وہ امام جعفر صادقؑ سے نقل کرتے ہیں، علیؑ نے فرمایا: کہ میں نے رسولؐ کی خدمت میں عرض کی کہ آپ کے بعد کتنے امام ہوں گے۔ فرمایا: یا علیؑ! وہ بارہ ہیں۔ پہلے آپ اور آخر قائمؑ ہیں۔

آئمہ ہدایت

عن زيد بن اسحاق عن أبيه قال: سألت أبا عيسى بن موسى فقلت له: من أدركت من التابعين؟ فقال ما أدري ما تقول ولكنني كنت بالكوفة فسمعت شيخاً في جامعها يحدث عن عبد خير قال: قال أمير المؤمنين عليه السلام: قال لي رسول الله صلى الله عليه وآله وسلم: يا علي الائمة الراشدون

المهديون المغصوبون حقوقهم من ولدك أحدعشر اماماً۔

(والحديث مختصر بحار ج ۳۶ ص ۲۵۹، الغيبۃ للطوسی ص ۹۸ والمفصل ص ۲۸۱ وغيبۃ النعمانی ص ۴۴ و ۴۵)

زید بن اسحاق سے نقل ہے کہ کہا میں نے ابو عیلی سے پوچھا کہ تو نے تابعین میں کونسے دیکھے ہیں؟ اس نے کہا میں نہیں جانتا جو آپ کہہ رہے ہیں۔ میں کوفہ میں تھا کہ مسجد میں ایک بوڑھے آدمی سے سُنا جو ایک نیک بندے سے نقل کر رہا تھا کہ امیرالمومنین نے فرمایا کہ رسول خُدا نے مجھ سے فرمایا تھا: یا علیؑ! وہ تمام امام ہدایت یافتہ ہیں۔ کہ جن کا حق غصب ہو گا۔ وہ سب آپ کے فرزند ہیں۔ فرا اُن کو تسلّی دے اور ان کی تعداد ۱۲ ہے۔

آئمہ اہل بیتؑ دین کی بنیاد ہیں

عن جابر الجعفی عن أبی جعفر عن أبيه عن جده عليهم السلام قال: قال رسول الله صلّی الله عليه وآله وسلم لعلی بن ابی طالب عليه السلام: يا علی أنا وأنت وابناك الحسن والحسين و تسعة من ولد الحسين أركان الدين ودعائم الاسلام، من تبعنا نجا ومن تخلف عنا فإلی النار۔

(بحار ج ۳۶ ص ۲۷۲ وامالی مفید ص ۱۲۷)

جابر جعفی امام محمد باقرؑ سے نقل فرماتے ہیں کہ رسول خُداؐ نے علیؑ سے فرمایا: یا علیؑ! آپ اور آپکے دونوں بیٹے حسنؑ اور حسینؑ اور نو شخص نسلِ حسینؑ سے یہ سب بنیادِ دین اور ستونِ اسلام ہیں

علیؑ ۔ ابو الائمہ

عن أبی الطفیل عن علی علیه السلام قال: قال رسول الله صلی الله علیه وآله وسلم: أنت الوصی علی الأموات من أهل بیتی وخلیفة علی الأحیاء من أمتی، حربك حربی وسلمك سلمی، أنت الإمام أبو الأئمة أحد عشر من صلبك أئمة مطهرون معصومون ومنهم المهدی الذی یملأ الدنیا قسطاً وعدلاً فالویل لمبغضکم یا علی لو أن رجلاً أحب فی الله حجراً لحشره الله معه، وإن محبیك وشیعتك ومحبی أولادك الأئمة بعدك یحشرون معك، وأنت معی فی الدرجات العلی وأنت قسیم الجنة والنار تدخل محبیك الجنة ومبغضیك النار۔

(بحار ج ۳۶ ص ۳۳۵ وکفایۃ الاثر ص ۲۰)

ابو طفیل علیؑ سے نقل کرتے ہیں کہ پیغمبر خداؐ نے فرمایا: آپ میرے وصی ہیں میرے خاندان والوں اور زندوں پر خلیفہ ہیں۔ آپ کے ساتھ جنگ میرے ساتھ جنگ ہے۔ آپ کے ساتھ صلح مجھ سے صلح ہوگی۔ آپ ابو الائمہ ہیں، گیارہ امام آپ کی صلب سے ہوں گے جو پاک اور مطہر ہیں۔ ان میں سے ایک مہدی ہیں جو دنیا کو عدل و انصاف سے بھر دے گا۔ یا علیؑ! آپ کے دشمن سے اگر کوئی شخص..... محبت کریگا تو وہ بھی اس کے ساتھ اٹھے گا۔ آپ کے محب اور شیعہ اور آپ کی اولاد کے محب آپ کے ساتھ محشور ہوں گے اور آپ میرے ساتھ بلند درجات میں ہوں گے۔ آپ جنت وجہنم کو تقسیم کرنے والے ہیں۔ اپنے محبوں کو جنت اور

اپنے دشمنوں کو جہنم میں ڈالیں گے۔

یا علیؑ کا اپنے بعد حسن مجتبیٰؑ کو مولا مقرر کرنا

عن جعفر بن احمد المصری عن عمه الحسن بن علی عن ابیه عن اُبی عبد الله جعفر بن محمد عن اُبیه الباقر عن ابیه ذی الثفنات سید العابدین عن ابیه الحسین الزکی الشهید عن ابیه اُمیر المؤمنین علیهم السلام قال: قال رسول الله صلی الله علیه و آله وسلّم فی اللیلة التی کانت فیها وفاته لعلی علیه السّلام: یا اُبا الحسن اُحضر صحیفه و دواة فاملی رسول الله صلی الله علیه و آله وسلّم وصیته حتی انتهی الی هذا الموضع فقال: یا علی إنه سیکون بعدی اثنا عشر إماماً ومن بعدهم اثنا عشر مهدیاً، فانت یا علی اُول الاثنا عشر الامام سماك الله فی اسماء علیا المرتضی و اُمیر المؤمنین و الصدیق الاُکبر و الفاروق الاُعظم و المأمون و المهدی، فلا یصلح هذه الاُسماء لاُحد غیرك، یا علی اُنت وصیی علی اهل بیتی حیهم و میتهم، وعلی نسائی، فمن ثبتها لقیتنی غداً ومن طلقتها فاُنا بریء منها، لم ترنی و لم اُرها فی عرصة القیامة واُنت خلیفتی علی اُمتی من بعدی فإذا حضرتك الوفاة فسلمها إلی ابنی الحسن البر الوصول۔

(بحار ج ۳۶ ص ۲۶۱ و غیبة الطوسی ص ۱۰۴)

جعفر بن احمد ...... امیر المؤمنینؑ سے نقل کرتے ہیں کہ رسول اللہؐ نے رحلت

کی تب فرمایا اے ابوالحسنؑ! قلم اور کاغذ لائیں تو آپ نے وصیّت لکھوائی جب یہاں پہنچے تو فرمایا: یا علیؑ! عنقریب میرے بعد ۱۲ امام ہوں گے جن کا آخری مہدیؑ ہو گا۔ یا علیؑ! آپ ان ۱۲ کے پہلے ہیں۔ خداوند عالم نے آپ کا نام آسمان میں علی مرتضیٰ، امیر المومنین، صدیق اکبر، فاروق اعظم، مامون اور مہدی رکھا ہے یہ نام سوائے آپ کے کسی کے لیے مناسب نہیں ہیں یا علیؑ! آپ میری طرف سے میرے خاندان پر مرحومین یا زندہ اور میری عورتوں کے بھی وصی ہیں۔ جو بیوی میری بن کر رہے گی تو وہ قیامت کو میرا دیدار کر سکے گی۔ جس کو طلاق دو گے میں اس سے بیزار ہوں گا۔ روز قیامت نہ میں اس کو دیکھوں گا نہ وہ مجھے دیکھ سکے گی۔ پس میرے بعد آپ میری امت میں جانشین ہیں۔ اپنی وفات کے وقت اس وصیّت کو اپنے نیک بیٹے حسن مجتبیٰؑ مولا کو کرنا۔

ولائے علیؑ کے بغیر ہزار سالہ عبادت ناکارہ ہے

وروی عن عبد الرحمان الأعرج عن أبی هریرة عن النبی صلّی الله علیه وآله وسلّم إنه بعد ما ذکر اسماء اوصیائه تلا هذه الآیة: "ذریة بعضها من بعض والله سمیع علیم" فقال له علی بن ابی طالب علیه السلام: بأبی أنت وأمی یارسول الله صلّی الله علیه وآله وسلّم من هؤلاء الذین ذکرتهم؟ قال یاعلی اسامی الاوصیاء من بعدك والعترة الطاهرة والذریة المبارکة ثم قال صلّی الله علیه وآله وسلّم، والذی نفس محمد بیده لو أن رجلاً عبد الله ألف عام ثم ألف عام ما بین الرکن والمقام، ثم أتانی جاحداً لولایتهم لاکبه الله فی النار کائناً

من كان، قال أبو علی محمد بن همام: العجب من ابی هریرة أنه یروی مثل هذه الأخبار ثم ینكر فضائل اهل البیت علیهم السلام۔

(بحار ج ۳۶ ص ۳۱۴ وكفایة الأثر ص ۱۱۲)

عبدالرحمٰن اعرج، ابوہریرہ سے نقل کرتا ہے کہ پیغمبر اکرمؐ نے ایک رات اپنے وصیوں کے ایک ایک کے نام لیے تو اس آیت کی تلاوت فرمائی۔ ذریة بعضها من بعض" پس علیؑ نے عرض کیا: اے رسول خدؐا! میرے والدین آپ پر قربان، یہ جن کے نام لیے ہیں یہ کون ہیں؟ فرمایا یا علیؑ! یہ میرے اوصیاء کے نام ہیں جو آپ کے بعد ہوں گے، یہ میرے پاک خاندان اور مبارک نسل سے ہیں۔ پھر فرمایا قسم ہے اس رب کی جس کے قبضہ میں میری جان ہے، اگر کوئی ہزار سال تک رکن و مقام کے درمیان خدا کی عبادت کرتا رہے اور ہزار سال اور بھی عبادت کرے، بروز قیامت اگر منکرِ ولایت ہوگا تو خدا اس کو منہ کے بل جہنم میں ڈال دے گا۔ جو بھی ہوگا۔

ابو علیؒ محمد بن ہمام کہتا ہے کہ مجھے حیرت ہے ابوہریرہ پر یہ اس قسم کی روایات نقل کرتا ہے اور پھر بھی فضائل خاندان رسالت کا انکار کرتا ہے۔

آخری زمانے میں دوستانِ علیؑ سے دشمنی

عن عیسی بن أحمد عن أبی الحسن علی بن محمد العسكری عن آبائه علیهم السلام قال: قال علی صلوات الله علیه: قال رسول الله صلی الله علیه وآله وسلّم: من سره أن یلقی الله عزوجل آمناً مطهراً لایحزنه الفزع الأكبر فلیتولك ولیتول ابنیك

الحسن والحسین وعلی بن الحسین ومحمد بن علی وجعفر بن محمد وموسی بن جعفر وعلی بن موسی ومحمداً وعلیاً والحسن ثم المھدی وھو خاتمھم، ولیکونن فی آخر الزمان قوم یتولونک یاعلی یشنأھم الناس، ولو أحبوھم کان خیراً لھم لوکانوا یعلمون۔

(بحارج ۳۶ ص ۲۵۸، غیبۃ الطوسی ص ۸)

عیسیٰ بن احمد، حضرت ابوالحسن علی بن محمد العسکری سے نقل کرتا ہے کہ حضرت علیؑ نے فرمایا کہ رسول خداؐ نے فرمایا کہ جو شخص چاہتا ہے کہ خدا سے اس حالت میں ملاقات کرے کہ مامون اور پاک ہو اور بڑے سے بڑا غم اسکو غمگین نہ کرے تو وہ آپ اور آپ کی معصوم اولاد کے آخری مہدیؑ سے محبت رکھتا ہو یاعلیؑ! آخری زمانہ میں ایک گروہ ہوگا جو آپ سے محبت رکھے گا لیکن لوگ ان سے دشمنی کریں گے، اگر نہ کرتے تو بہتر تھا کاش وہ جانتے ہوتے۔

معصومینؑ ۔ زمین کے پہاڑ

عن أبی الجارود عن أبی جعفر علیہ السّلام قال: قال رسول اللہ صلّی اللہ علیہ وآلہ وسلم: إنی وأحد عشر من ولدی وأنت یاعلی رز الأرض أعنی أوتادھا وجبالھا، بنا أوتد اللہ الارض أن تسیخ بأھلھا، فاذا ذھب الإثنا عشر من ولدی ساخت الأرض بأھلھا ولم ینظروا۔

(بحارج ۲۶ ص ۲۵۹، غیبۃ الطوسی ص ۹۹)

ابوالجارود، ابوجعفر سے نقل کرتے ہیں کہ رسول خداؐ نے فرمایا، میں اور میرے

گیارہ بیٹے اور یا علیؑ آپ تمام زمین کے پہاڑ ہیں جن کی وجہ سے خدا نے زمین کو قائم رکھا ہوا ہے کہ کہیں لوگوں کو غرق نہ کر دے۔ جب میرے بارہ امام چلے گئے تو زمین رہنے والوں کو غرق کر دے گی اور ان کو مزید مہلت نہیں دی جائے گی۔

علیؑ و اولادِ علیؑ انتخابِ خدا

یا علی، ان اللہ عز وجل أشرف علی أھل الدنیا فاختارنی منھا علی رجال العالمین ثم اطلع الثانیة فاختارك علی رجال العالمین، ثم اطلع الثالثة فاختار الأئمة من ولدك علی رجال العالمین، ثم اطلع الرابعة فاختار فاطمة علی نساء العالمین۔

(روضۃ المتقین ج ۱۲ ص ۲۵۴)

یا علیؑ! خدا نے دنیا کے لوگوں کو دیکھا اور ان میں سے مجھے چن لیا، پھر دیکھا اور آپ کو منتخب کیا، تیسری بار دیکھا تو آپ کے گیارہ بیٹوں کو امام منتخب کیا۔ چوتھی دفعہ نگاہ کی تو فاطمہؑ کو تمام عورتوں سے چن لیا۔

معراج کی رات نامِ علیؑ

یا علی إنی رأیت اسمك مقروناً باسمی فی ثلاثة مواطن فآنست بالنظر إلیه، انی لما بلغت بیت المقدس فی معراجی إلی السماء وجدت علی صخرتھا (لا اله إلا اللہ محمد رسول اللہ ایدته بوزیره ونصرته بوزیره فقلت لجبرئیل علیه السلام: من وزیری؟ فقال علی بن أبی طالب علیه السلام: فلما انتھیت الی سدرة المنتھی وجدت مکتوباً: إنی أنا اللہ لا اله الا أنا

وحدی ، محمد صفوتی من خلقی ، اُیدته بوزیرہ ونصرته بوزیرہ فقلت لجبرئیل علیه السلام : من وزیری فقال علی بن اُبی طالب علیه السلام : فلما جاوزت سدرة المنتهی انتهیت الی عرش رب العالمین جل جلاله فوجدت مکتوباً علی قوٰمه إنی اُنا الله لا إله الا اُنا وحدی محمد حبیبی اُیدته بوزیرہ ونصرته بوزیرہ ۔

(بحار ج ۲۷ ص ۳ وخصال ص ۹۷ دروضة المتقین ج ۱۲ ص ۲۵۴ و ۲۵۵)

یا علیؑ : میں نے آپ کا نام اپنے نام کے ساتھ تین مقامات پر دیکھا۔ ان کو دیکھنے سے مانوس ہوگیا۔ جب معراج کی رات بیت المقدس پہنچا تو ایک پتھر پر یہ لکھا پایا۔ لا الٰہ الا اللہ محمد رسول اللہ میں نے اس کی تائید کی وزیر کے ساتھ۔ میں نے جبرائیل سے پوچھا میرا وزیر کون ہے۔ جبرائیلؑ نے کہا۔ علی بن ابی طالبؑ۔ جب میں سدرۃ المنتہیٰ تک پہنچا تو وہاں لکھا پایا۔ إنی انا اللہ لا الٰہ الا اللہ انا وحدی محمد صفوتی من خلقی ، ایدته بوزیرہ ونصرته بوزیرہ ۔ میں نے جبرائیلؑ سے پوچھا پھر کون وزیر ہے۔ جبرائیلؑ نے کہا علی بن ابی طالبؑ ۔ جب میں سدرۃ المنتہیٰ سے تجاوز کر گیا اور ربّ کے عرش تک پہنچا تو وہاں لکھا دیکھا۔ إنی انا اللہ لا إلٰہ الا اللہ الا انا وحدی محمد حبیبی ایدته بوزیرہ ونصرہ بوزیرہ ۔

بہشت میں جانے کیلئے علیؑ کی پہچان ضروری ہے

تفسیر العیاشی عن زاذان عن سلمان قال : سمعت رسول اللہ صلی اللہ علیه وآلہ وسلم یقول لعلی اُکثر من عشر مرات : یا علی إنك والاُوصیاء من بعدك اُعراف بین الجنة والنار ، لا یدخل

الجنة الا من عرفكم وعرفتموه ولا يدخل النار إلا من أنكرتم وأنكرتموه ۔

(بحار ج ۸ ص ۳۳۷)

تفسیر عیاشی میں سلمان سے نقل ہے کہ فرمایا میں نے رسول پاکؐ کو یہ کہتے ہوئے سُنا اور دس مرتبہ سے زیادہ سنا : یا علیؑ! آپ اور آپ کے بعد اوصیاء اعراف میں ہونگے جو جنت وجہنم کے درمیان ہے کوئی بھی جنت میں داخل نہیں ہوسکے گا۔ مگر جو آپ کو جانتا ہو اور آپ اسے جانتے ہوں۔ اور جس نے آپ کو نہ پہچانا اور آپ نے بھی اس کو نہ پہچانا تو سوائے دوزخ اور کہیں جا نہیں سکتا ۔

حوض کوثر اور آئمہ اطہار

عن سعید بن قیس عن علی علیه السلام قال : قال رسول الله صلی الله علیه وآله وسلم : أنا واردكم على الحوض وأنت يا على، الساقی والحسن الذائد والحسين الآمر، وعلى بن الحسين الفارط و محمد بن على الناشر، وجعفر بن محمد السائق، وموسی بن جعفر محصی المحبين والمبغضين وقامع المنافقين، وعلى بن موسى مزين المؤمنين، ومحمد بن على منزل أهل الجنة فى درجاتهم، وعلى بن محمد خطیب شیعته ومزوجهم الحور، والحسن بن علی سراج أهل الجنة يستضيئون به، والهادی المهدی شفیعهم يوم القيامة حيث لا يأذن الله الالمن يشاء ويرضى ۔

(بحار ج ۲۶ ص ۲۱۶ تفضیل الائمۃ)

سعید بن قیس نے حضرت علیؑ سے نقل کیا ہے کہ رسول اکرمؐ نے فرمایا کہ

میں حوض کوثر کے پاس تیرے پاس آؤں گا۔ آپ یا علیؑ! ساقی ہوں گے، حسنؑ حمایت کرنے والے، حسینؑ حکم دینے والے، سجادؑ آگے آگے، محمد باقرؑ کھولنے والے جعفر بن محمدؑ پلانے والے، موسی بن جعفرؑ دوستوں، دشمنوں کا شمار کرنے والے علی بن موسیٰؑ مومنوں کو زینت بخشنے والے ہیں۔ محمد بن علیؑ مومنوں کو اپنے درجات دکھانے والے، علی بن محمدؑ خطیر شیعان، اور ان کی حوروں سے شادی کرانے والے حسن بن علیؑ بہشت کا چراغ ہیں کہ بہشتی ان سے نور لیتے ہیں۔ اور ہادی مہدیؑ روز قیامت ان کے شفیع ہوں گے اس مقام پر جسے چاہے اجازت دے جس پر اللہ راضی ہو جا سکتا ہے۔

آئمہ اطہار روز قیامت ابلق گھوڑوں پر سوار ہوں گے

عن الرضا عن آبائه عليهم السلام قال: قال رسول الله صلی الله علیه وآله وسلم: يا علي، إذا كان يوم القيامة كنت أنت وولدك على خيل ابلق متوجين بالدر والياقوت فيأمر الله بكم إلى الجنة والناس ينظرون۔

(بحار ج ۷ ص ۲۳۰ عن صحیفة الرضا ص ۶۲)

امام رضا علیہ السلام سے منقول ہے کہ رسول خدا نے فرمایا: یا علیؑ! جب قیامت کا دن ہوگا آپ اور آپ کے امام بیٹے ابلق گھوڑوں پر سوار ہو کر مروارید یاقوت کا تاج پہن کر آئیں گے، خدا حکم دے گا، آپ کو جنت میں لائیں گے .... کہ لوگ ان چیزوں کو دیکھ رہے ہوں گے۔

علیؑ سردارِ امت

عن اُمالی الصدوق باسنادہ عن نباتة، قال: قال امیر المؤمنین علیہ السلام: سمعت رسول اللّٰہ صلی اللّٰہ علیہ وآلہ وسلم یقول: اُنا سید ولد آدم واُنت یا علی والأئمة من بعدك سادات اُمتی، من اُحبنا فقد اُحب اللّٰہ، ومن اُبغضنا فقد اُبغض اللّٰہ ومن والانا فقد والی اللّٰہ ومن عادانا فقد عادی اللّٰہ ومن اُطاعنا فقد اُطاع اللّٰہ ومن عصانا فقد عصی اللّٰہ۔

(الانوار الساطعة ج ۳ ص ۱۱۵)

امالی صدوق میں ہے کہ رسول اکرمؐ نے فرمایا: "میں اولادِ آدمؑ کا سردار ہوں اور یا علیؑ آپ اور آپ کے بعد والے ائمہ میری امت کے سردار ہیں جس نے ہم سے محبت رکھی گویا اس نے اللہ سے محبت رکھی۔ اور جس نے ہم سے بغض کیا اس نے اللہ سے بغض کیا جس نے ہم سے محبت کی اس نے اللہ سے محبت کی۔ جس نے ہم سے دشمنی کی اس نے اللہ سے دشمنی کی۔ جس نے ہماری اطاعت کی اس نے اللہ کی اطاعت کی۔ جس نے ہماری نافرمانی کی اس نے اللہ کی نافرمانی کی۔

علیؑ۔ قائدِ مرداں، فاطمہؑ قائدِ زناں

عن سعید بن المسیب عن ابن عباس قال: إن رسول اللّٰہ صلی اللّٰہ علیہ وآلہ وسلم کان جالساً یوماً وعندہ علی وفاطمة والحسن والحسین علیہم السلام فقال اللهم انك تعلم اُن هؤلاء اهل بیتی و اُکرم الناس علی، فاُحب من یحبهم واُبغض من

يبغضهم، ووال من والاهم وعاد من عاداهم وأعن من أعانهم
واجعلهم مطهرين من كل رجس معصومين من كل ذنب، وايدهم
بروح القدس منك، ثم قال يا علي: انت امام أمتي وخليفتي
عليها بعدي، وأنت قائد المؤمنين الى الجنة وكأني أنظر إلى
ابنتي فاطمة قد أقبلت يوم القيامة على نجيب من نور عن
يمينها سبعون ألف ملك وعن شمالها سبعون ألف ملك و
خلفها سبعون ألف ملك تقود مؤمنات امتي إلى الجنة، فأيما
أمرأة صلت في اليوم والليلة خمسة صلوات وصامت شهر
رمضان وحجت بيت الله الحرام وزكت مالها وأطاعت
زوجها ووالت علياً بعدي دخلت الجنة بشفاعة ابنتي فاطمة
وإنها سيدة نساء العالمين، فقيل: يا رسول الله، هي سيدة
نساء عالمها؟ فقال: ذاك مريم بنت عمران، فأما ابنتي فاطمة
فهي سيدة نساء العالمين من الأولين والآخرين، وإنها لتقوم
في محرابها فيسلم عليها سبعون ألف ملك من الملائكة المقربين
وينادونها بما نادت به الملائكة مريم فيقولون: يا فاطمة
إن الله اصطفاك وطهرك واصطفاك على نساء العالمين،
ثم التفت إلى علي عليه السلام، فقال: يا علي، إن فاطمة
بضعة مني ونور عيني وثمرة فؤادي، يسوؤني ما ساءها و
يسرني ما سرها، انها أول من تلحقني من اهل بيتي فأحسن
إليها بعدي، واما الحسن والحسين فهما ابناي وريحانتاي وهما
سيدا شباب أهل الجنة، فليكونا عليك كسمعك وبصرك

ثم رفع يديه الى السماء فقال: اللّٰهم انى أشهدك انى محب لمن أحبهم، مبغض لمن أبغضهم، سلم لمن سالمهم، وحرب لمن حاربهم وعدوٌ لمن عاداهم، وولى لمن والاهم۔

(بحار ج ۳۷ ص ۸۴ و ۸۵، بشارة المصطفیٰ ص ۲۱۸ و ۲۱۹)

ابن عباس سے نقل ہے کہ رسول پاک ایک دن بیٹھے ہوئے تھے کہ اُنکے پاس علیؑ، فاطمہؑ، حسنؑ و حسینؑ بھی تھے۔ پاک رسولؐ نے فرمایا: میرے اللہ تو جانتا ہے کہ یہ میرے اہل بیت ہیں۔ مجھے سب سے پیارے ہیں۔ جو ان سے محبت رکھے ان سے تو بھی محبت رکھ۔ اور جو ان سے بغض رکھے تو بھی ایسا کر۔ دوست رکھ جو ان کو دوست رکھے دشمنی رکھ جو ان سے دشمنی رکھے۔ جو ان کی مدد کرے تو بھی کر۔ ان کو ہر رجس سے پاک رکھ ہر گناہ سے معصوم بنا۔ روح القدس سے ان کی تائید فرما۔ پھر کہا: یا علیؑ! آپ میری اُمت کے امام ہیں اور میرے بعد خلیفہ ہیں آپ مومنوں کو جنت میں پہنچانے کے لیے قائد ہیں۔ گویا میں دیکھ رہا ہوں کہ میری بیٹی فاطمہؑ قیامت کے دن نور کی عماری پر آرہی ہیں۔ دائیں طرف ۷۰ ہزار فرشتے، بائیں جانب ستر ہزار فرشتے سامنے ستر ہزار فرشتے پیچھے ستر ہزار فرشتے ہونگے۔ یہ مومن عورتوں کو جنت پہنچانے کی قائد ہوں گی۔ جس عورت نے یومیہ پانچ نمازیں پڑھیں، ماہ رمضان کے روزے رکھے، حج کیا۔ زکوٰۃ دی اپنے شوہر کی اطاعت کی اور میرے بعد علیؑ سے محبت رکھی تو میری بیٹی کی شفاعت سے جنت میں جائیگی۔ یہ عالمین کی عورتوں کی سردار ہیں۔ پوچھا گیا یا رسول اللہؐ! کیا اپنے زمانے کی عورتوں کی سردار ہیں۔ رسول پاکؐ نے فرمایا: وہ مریم بن عمران ہیں۔ مگر میری بیٹی عالمین کی عورتوں کی سردار ہیں جب یہ محراب عبادت میں کھڑی ہوتی ہیں تو ستر ہزار فرشتے ان پر سلام کرتے ہیں۔ اور آواز دیتے ہیں جیسے مریمؑ کو ملائکہ نے آواز دی کہ اے فاطمہؑ! اللہ نے آپ کو چن لیا۔ پاک کیا اور عالمین کی

عورتوں سے منتخب کیا۔ پھر رسولؐ علیؑ کی طرف متوجہ ہوئے اور فرمایا: یا علیؑ! فاطمہؑ میرا ٹکڑا ہے۔ میری آنکھوں کا نور اور دل کا میوہ ہے۔ جس نے اس کو تکلیف دی گویا مجھے تکلیف دی۔ جس نے ان کو خوش رکھا گویا مجھے خوش کیا۔ یہ سب آپ سے پہلے مجھ سے ملحق ہوں گی۔ میرے بعد اس کا خیال رکھنا۔ ہاں میرے حسنؑ وحسینؑ دونوں میرے بیٹے اور میری خوشبوئیں ہیں۔ دونوں جوانان جنت کے سردار ہیں۔ یہ تیرے لیے اور آنکھ کے مقام پر ہیں۔ پھر آسمان کی طرف ہاتھ دعا کے لیے بلند کیے۔ اور کہا خدایا! تو گواہ رہنا کہ میں اس کا دوست ہوں جو ان کا دوست ہے۔ اس کا دشمن ہوں جو ان کا دشمن ہے۔ جو ان سے صلح کرے میری بھی صلح ہے۔ جو ان سے جنگ کرے میری بھی اس سے جنگ ہے۔ جو ان سے عداوت کرے گویا کہ اس نے مجھ سے عداوت کی، جو ان کا دوست ہے وہ میرا بھی دوست ہے۔

عن ابن نباتة عن علی بن ابی طالب علیه السلام قال: قال لی رسول الله صلی الله علیه وآله وسلم: یا علی، اُتدری ما معنی لیلة القدر؟ فقلت: لا یا رسول الله صلی الله علیه وآله وسلم فقال: إن الله تبارك وتعالی قدر فیها ما هو کائن الی یوم القیامة فکان فیما قدر عزوجل ولایتك وولایة الائمة من ولدك الی یوم القیامة۔

(بحار ج ۹۷ ص ۱۸ و معانی الاخبار ص ۳۱۵)

ابن نباتہ علیؑ سے نقل کرتے ہیں کہ رسول خداؐ نے مجھے فرمایا: یا علیؑ! کیا آپ جانتے ہیں کہ لیلۃ القدر کا کیا معنیٰ ہے؟ میں نے کہا نہیں یا رسول اللہ! تو فرمایا: خدا نے اس رات کو وہ چیزیں مقدر کیں جو قیامت تک ہونے والا ہے۔ از جملہ مقدرات کہ تیری ولایت اور تیرے اماموں کی ولایت قیامت تک بھی ہے۔

محبان علیؑ کے لیے مقام طوبیٰ!

رواه جماعة من أعلام القوم منهم العلامة الشيخ ابراهيم بن محمد بن حمويه الحمويني روى بسنده إلى علي بن أبي طالب عليه السلام قال: قال النبي صلى الله عليه وآله وسلم: طوبى لمن أحبك وصدق بك، وويل لمن أبغضك وكذبك: يا علي محبوك معروفون في السماء السابعة والارض السابعة السفلى وما من ذلك هم أهل اليقين والورع والسمت الحسن والتواضع لله تعالى خاشعة أبصارهم، وجلة قلوبهم لذكر الله، وقد عرفوا حق ولايتك، وألسنتهم ناطقة بفضلك. وأعينهم سائلة تحنناً عليك وعلى الأئمة من ولدك، يدينون الله بما أمرهم به في كتابه وجائهم البرهان من سنة نبيه، عاملون بما تأمرهم به وأولوا الأمر منهم، متواصلون عن متقاطعين متحابون عن متباغضين، ان الملائكة ليصلي عليهم ويؤمن على دعائهم ويستغفر للمذنبين، منهم ويشهد حضرته وبستوحش لفقده الى يوم القيامة۔

(احقاق ج ۵ ص ۸۱ و فرائد السمطین)

علماء کے گروہ میں سے علامہ شیخ ابراہیم حمویہ حضرت علیؑ سے نقل کرتے ہیں کہ رسول خداؐ نے فرمایا: یا علیؑ! جو آپ سے محبت رکھے اس کے لیے طوبیٰ ہے اور جہنم ہے جو آپ سے بغض رکھے اور تکذیب کرے۔ یا علیؑ! آپکے محب ساتویں آسمان پر معروف ہیں۔ اور زمین کے نچلے ساتویں طبقہ تک ہیں ۔۔۔۔۔ یہ اہل یقین ، اہل

تقویٰ، نیک تواضع کرنے والے ہیں۔ ان کی آنکھوں میں خشوع ہے اور دلوں میں یاد خدا ہے۔ تیری ولایت کا حق جانتے ہیں۔ اُن کی زبانوں پر ہر وقت آپ کے فضائل ہیں۔ ان کی آنکھیں آپ کی زیارت آپ کے بعد کے آئمہ کی زیارت کے لیے ترس رہی ہیں۔ خدا نے ان کو فرمان دیا ہے کہ سنّت پیغمبرؐ جو کہ برہان ہے اور ان کے پاس ہے اس پر ایمان رکھتے ہیں اور اس پر بھی ایمان رکھتے ہیں جو تو حکم دیتا ہے اور جو حکم ان کو اپنے امام دیں ان کی بھی اطاعت کرتے ہیں۔ یہ ان لوگوں سے ملتے ہیں جو اُن سے قطع تعلقات کرتے ہیں۔ جو ان سے دشمنی کرتے ہیں یہ ان سے دوستی کرتے ہیں۔ فرشتے ان پر درود بھیجتے ہیں۔ ان کی دعاؤں پر آمین کہتے ہیں اور گناہگاروں کے لیے معافی مانگتے ہیں۔ ان کے پاس آتے ہیں اور ان کی موت سے قیامت تک پریشان رہتے ہیں۔

علیؑ کے بارھویں بیٹے کے عیسیٰؑ مقتدی ہونگے

عن المبارك بن فضالة عن الحسن بن أبي الحسن البصري يرفعه قال: أتى جبرئيل النبي صلى الله عليه وآله وسلم فقال له: يا محمد إن الله عز وجل يأمرك أن تزوج فاطمة من علي اخيك، فأرسل رسول الله صلى الله عليه وآله وسلم الى علي عليه السلام فقال له: يا علي، إني مزوجك فاطمة ابنتي وسيدة نساء العالمين واحبهن إلي بعدك وكائن منكما سيدا شباب اهل الجنة، والشهداء المضرجون المقهورون في الارض من بعدي والنجباء الزاهرون الذين يطفي الله بهم الظلم ويحيي بهم الحق ويميت بهم الباطل، عدتهم عدة أشهر السنة، آخرهم

یصلی عیسی بن مریم علیہ السلام خلفہ۔

(بحار ج ۳۶ ص ۲۷۲-۲۷۳، غیبۃ النعمانی ص ۲۷)

مبارک بن فضالہ سے . . . . . کہ جبرائیل نبی سرورؐ کے پاس آئے اور کہا: یا محمدؐ اللہ حکم دیتا ہے کہ فاطمہؑ کی شادی علیؑ سے کر دیں۔ رسول معظمؐ نے کسی کو علیؑ کے پاس بھیجا۔ علیؑ آ گئے۔ تو فرمایا: یا علیؑ! میں اپنی بیٹی کی آپ سے شادی کرتا ہوں۔ جو عالمین کی عورتوں کی سردار ہیں۔ اور آپ کے بعد مجھے سب سے زیادہ پیاری ہیں۔ آپ سے جوانان جنت کے سردار (پیدا) ہوں گے۔ جو خون آلود شہدا ہوں گے۔ جن پر میرے بعد زمین پر ظلم کیا جائے گا۔ وہ بزرگان بلند مرتبہ ہیں کہ خدا ظلم کی آگ کو ان کے ذریعے خاموش کرے گا۔ اور ان کے ذریعے حق کو زندہ کرے گا۔ باطل کو اُن کے ذریعے ختم کرے گا۔ ان کی تعداد سال کے مہینوں کے برابر ہے۔ ان میں سے آخری وہ ہے۔ جسکے پیچھے عیسیٰ ابن مریم نماز پڑھیں گے۔

غیبت صغریٰ اور غیبت کبریٰ

عن أصبغ بن نباتة عن علی علیه السلام إن النبی بعد ما ذکر أسماء الانبیاء، قلت له: یا رسول الله فهل بینهم أنبیاء واوصیاء آخر؟ قال: نعم أکثر من أن تحصی، ثم قال: وأنا أدفعها الیک یا علی وأنت تدفعها إلی إبنک الحسن، والحسین یدفعها إلی أخیه الحسین، یدفعها إلی ابنه علی، وعلی یدفعها إلی ابنه محمد یدفعها إلی ابنه جعفر، وجعفر یدفعها الی ابنه موسی، وموسی یدفعها الی ابنه علی، وعلی یدفعها إلی ابنه محمد، ومحمد یدفعها إلی ابنه علی وعلی یدفعها إلی ابنه الحسن والحسن، یدفعها الی ابنه

القائم، ثم یغیب عنهم إمامهم ما شاء الله، وتکون له غیبتان إحداهما أطول من الأخری۔

(بحار ج ۳۶ ص ۳۳۴ - ۳۳۵، وفی کفایۃ الاثر ص ۹)

اصبغ ابن نباتہ علیؑ سے نقل کرتے ہیں پیغمبر اکرمؐ نے اپنے اوصیاء کے نام بتائے اسکے بعد میں نے پوچھا کہ کیا انبیاء اور اوصیاء کے درمیان کوئی اور انبیاء بھی ہوں گے؟ فرمایا: یا علیؑ! یہ وصیت میں تیرے حوالے کرتا ہوں تو اپنے حسنؑ کے حوالے کرنا حسنؑ حسینؑ کے سپرد کرے حسینؑ اپنے بیٹے سجادؑ کے علی سجادؑ اپنے بیٹے محمد باقرؑ کے سپرد کرے حتیٰ کہ وہ وصیت نامہ آخری امام قائمؑ کے پاس پہنچے۔ اس وقت عوام کا رہنما حکم خدا سے غیب ہوجائیں اس کی دو غیبتیں ہیں غیبت صغریٰ اور غیبت کبریٰ۔

ملائکہ ہمارے اور ہمارے محبوں کے غلام ہیں

عن الهروی عن الرضا عن آبائه عن أمیر المؤمنین علیهم السلام قال، قال رسول الله صلی الله علیه وآله وسلم: ما خلق الله عز وجل خلقاً أفضل منی: ولا أکرم علیه منی قال، علی علیه السلام: فقلت: یا رسول الله فأنت افضل أو جبرئیل؟ فقال علیه السلام: یا علی إن الله تبارك وتعالی فضل أنبیاء المرسلین علی ملائکته المقربین وفضلنی علی جمیع النبیین والمرسلین، والفضل بعدی لك یا علی وللأئمة من بعدك، وإن الملائکة لخدامنا وخدام محبینا، یا علی الذین یحملون العرش ومن حوله یسبحون بحمد ربهم ویستغفرون

للذین آمنوا بولایتنا یا علی لولا نحن ما خلق آدم ولا حوا ولا الجنة ولا النار ولا السماء ولا الأرض. فکیف لا نکون أفضل من الملائکة وقد سبقناهم إلی معرفة ربنا وتسبیحه وتهلیله وتقدیسه؟ لأن أول ما خلق الله عز وجل خلق ارواحنا فانطقنا بتوحیده وتمجیده۔

(بحار ج ۲۶ ص ۳۳۵، وفی اکمال الدین وعیون وعلل الشرائع)

امیر المومنینؑ سے منقول ہے کہ رسول پاکؐ نے فرمایا: اللہ نے کوئی مخلوق مجھ سے افضل نہیں بنائی اور نہ مکرم۔ میں نے کہا آپ افضل ہیں یا جبرائیل تو فرمایا یا علیؑ! اللہ نے اپنے انبیاء، مرسلین کو ملائکہ پر فضیلت دی ہے اور مجھے تمام انبیاء اور مرسلین سے افضل بنایا اور یہ افضلیت میرے بعد آپکی ہے۔ یا علیؑ! اور پھر اُن آئمہ کی ہے جو آپ کے بعد ہوں گے۔ ملائکہ تو ہمارے نوکر ہیں۔ اور ہمارے محبّوں کے بھی غلام ہیں۔ یا علیؑ! فرشتے جو عرش اٹھائے ہوئے ہیں جو اس کے ارد گرد ہیں۔ اپنے رب کی حمد کرتے ہیں اور ہمارے محبوں کے گناہوں کی بخشش کی دعا کرتے ہیں۔ یا علیؑ! اگر ہم نہ ہوتے تو نہ آدم پیدا ہوتا نہ حوّا نہ جنت نہ جہنم، نہ آسمان نہ زمین، پس ہم کیسے ملائکہ سے افضل نہیں۔ ہم نے معرفت رب میں سبقت کی۔ اس کی تسبیح وتہلیل اور تقدس میں سبقت کی۔ سب سے پہلے خدا نے ہمارے ارواح کو پیدا کیا۔ اور ان روحوں نے اس کی توحید کی گواہی دی اور اس کی تمجید کی۔

ہم افضل ہیں اور ملائکہ مفضول

وفی حدیث آخر ..... ثم قال لی: یا علی، أنت الامام والخلیفة

بعدی، حربك حربی و سلمك سلمی و أنت ابو سبطی وزوج ابنتی ومن ذریتك الائمة المطهرون، و أنا سید الانبیاء و أنت سید الأوصیاء. وأنا و أنت من شجرة واحدة لولانا یخلق الله الجنة ولا النار ولا الأنبیاء ولا الملائکة، قال: قلت: یا رسول الله فنحن أفضل أم الملائکة، فقال: یا علی نحن أفضل، خیر خلیقة الله علی بسیط الارض، و خیرة ملائکة الله المقربین، وکیف لا تکون خیراً منهم وقد سبقناهم الی معرفة الله وتوحیده؟ فبنا عرفوا الله، وبنا عبدوا الله، وبنا اهتدوا السبیل الی معرفة الله یا علی، أنت منی و أنا منك و أنت أخی و وزیری، فإذا مت ظهرت لك ضغائن فی صدور قوم، وسیکون فتنة صیلم صماء یسقط منها کل ولیجة و بطانة، وذلك عند فقدان شیعتك الخامس من ولد السابع من ولدك یحزن لفقده أهل الارض والسماء، فکم من مؤمن متلهف متاسف حیران عند فقده - (بحار ج ۲۶ ۳۴۹ و ۳۵۰ و فی ج ۳۶ ص ۳۳۷)

دوسری حدیث میں ہے کہ رسول پاکؐ نے فرمایا: یا علیؑ! آپ امام ہیں اور میرے بعد خلیفہ ہیں۔ آپ کے ساتھ جنگ میرے ساتھ جنگ ہے۔ تیرے ساتھ دوستی میرے ساتھ دوستی ہے۔ آپ دونواسوں کے باپ ہیں، میری بیٹی کے شوہر ہیں۔ آپ کی ذریت سے آئمہ طاہرین ہیں۔ میں سید الانبیاءؑ ہوں اور آپؑ سید الاوصیاء ہیں۔ میں اور آپ ایک درخت سے ہیں۔ اگر ہم نہ ہوتے تو اللہ نہ جنت پیدا کرتا نہ جہنم، نہ انبیاء نہ ملائکہ۔ میں نے پوچھا: یا رسول اللہ! کیا ہم

افضل ہیں یا ملائکہ۔ تو فرمایا : یا علیؑ! ہم افضل ہیں اللہ کی زمین پر اللہ کی مخلوق میں سے بہترین مخلوق ہم ہیں۔ ملائکہ مقربین سے بہتر ہیں۔ ہم کیسے افضل نہ ہوں جب کہ ہم نے معرفت کی طرف سبقت کی تھی۔ اور اس کی توحید بیان کی تھی انہوں نے ہماری وجہ سے اللہ کو پہچانا۔ ہماری وجہ سے اللہ کی عبادت کی، ہماری وجہ سے اللہ کی معرفت کے راستہ کی ہدایت پائی۔ یا علیؑ! آپ مجھ سے ہیں اور میں آپ سے ہوں۔ آپ میرے بھائی اور وزیر ہیں۔ جب میں اس دنیا سے چلا جاؤں گا تو ایک گروہ جو اپنے سینوں میں تیرے خلاف کینہ رکھتے ہیں وہ نکالیں گے۔ بہت بڑا فتنہ کھڑا ہوگا۔ ایسا فتنہ ہوگا کہ قریبی دوست بھی چھوڑ جائیں گے۔ یہ اس وقت ہے کہ جب تیرے شیعہ ساتویں امام کے پانچویں بیٹے کو ہاتھوں سے کھو بیٹھیں گے۔ اہل زمین اور اہل آسمان اس کے فقدان پر غمگین ہونگے اس دن مؤمنین سب سے غمگین اور پریشان ہوں گے۔

فصل ششم

فضائل شیعان علی علیہ السلام

دوستانِ علیؑ بہشتی ہیں

عن کثیر بن طارق قال: سألت زید بن علی بن حسین علیہ السلام عن قول اللہ عز وجل: (لا تدعوا الیوم ثبوراً واحداً وادعوا ثبوراً کثیراً)، فقال زید.... ثم قال زید: حدثنی ابی عن ابیہ الحسین علیہ السلام قال: قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم لعلی بن ابی طالب علیہ السلام انت یا علی واصحابک فی الجنۃ انت یا علی واصحابک فی الجنۃ۔ (بحار ج ۲۷ ص ۲۸۰ وامالی الشیخ ۳۶)

کثیرؒ بن طارق سے نقل ہے کہ میں نے زید بن امام سجادؑ سے اس آیت لا تدعوا الیوم ثبوراً واحداً وادعوا ثبوراً کثیراً۔ کے متعلق پوچھا۔ تو زید نے کہا مجھے اپنے والد نے اپنے والد سے بتایا ہے کہ رسول پاکؐ نے حضرت علیؑ سے فرمایا: یا علیؑ! آپ اور آپ کے دوست بہشت میں جائیں گے۔ یا علیؑ! آپ اور آپ کے دوست بہشت میں جائیں گے۔

محبتِ علیؑ پل صراط سے گزرنے کا موجب

عن ابی حمزۃ الثمالی عن ابی جعفر محمد بن علی الباقر عن آبائہ

علیہ السلام قال: قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم لعلی علیہ السلام: یا علی ما ثبت حبک قلب امری مومن نزلت بہ قدم علی الصراط الا ثبتت لہ قدم حتی یدخلہ اللہ عز وجل بحبک الجنۃ۔

(بحار ج ۲۷ ص ۷۷، وامالی صدوق ص ۳۴۸)

ابو حمزہ ثمالی امام محمد باقر علیہ السلام سے نقل فرماتے ہیں کہ رسول خداؐ نے علیؑ کو فرمایا: اے علیؑ! اگر آپ کی محبت کسی مومن کے دل میں بیٹھ گئی اور صراط پر اس کا قدم پھسلا تو دوسرا قدم سنبھل جائے گا اور خدا اس کو تمہاری محبت کا صدقہ بہشت میں داخل کرے گا۔

خدایا! میری محبت مومن دلوں میں بٹھا دے

روی علی بن ابراهیم عن الصادق علیہ السلام قال: کان سبب نزول هذہ الآیۃ ان أمیر المؤمنین علیہ السلام کان جالساً بین یدی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم فقال لہ: قل یا علی: اللهم اجعل لی فی قلوب المؤمنین ودّاً. فانزل اللہ تعالی الآیۃ (ان الذین آمنوا وعملوا الصالحات سیجعل لهم الرحمن وداً)

(تفسیر القمی ص ۴۱۶، بحار ج ۴۲ ص ۳۳۵)

علی بن ابراہیم امام جعفر صادقؑ سے نقل کرتے ہیں کہ اس آیت ان الذین آمنوا وعملوا الصالحات سیجعل لهم الرحمن ودا کا شان نزول یہ ہے کہ حضرت امیر المومنینؑ رسول پاکؐ کے سامنے بیٹھے تھے رسول پاکؐ نے فرمایا:

یا علیؑ! کہو خدایا میری محبت مومنوں کے دلوں میں بٹھا دے۔ تو اللہ نے یہ آیت بھیج دی۔

روزِ قیامت شیعانِ علیؑ کو امان

ابن عمار الموصلی باسنادہ عن انس قال: قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم لعلی: یا علی اذا کان یوم القیامۃ اقوم انا من قبری وانت کھاتین۔ واشار باصبعیہ السبابۃ والوسطی وحرکھما وصفھما۔ انت عن یمینی وفاطمۃ عن ورائی والحسن والحسین قدامی حتی ناتی الموقف، ثم ینادی مناد من قبل اللہ تعالی: الا ان علیاً وشیعتہ الآمنون یوم القیامۃ۔

(بحار ج ۳۷ ص ۵۷ والمستدرک)

ابن عمار موصلی اپنی سند سے انس سے نقل کرتا ہے رسول خدا نے حضرت علیؑ سے فرمایا: یا علیؑ! جب قیامت کا دن ہو گا میں اور آپ ان دو کی طرح (اپنی انگلیوں کو حرکت دے کر بتایا) قبروں سے اٹھیں گے۔ آپ میری دائیں طرف اور فاطمہؑ میرے پیچھے، حسنؑ اور حسینؑ میرے آگے ہوں گے۔ ہم موقف پر آئیں گے تو منادی ندا کرے گا کہ آگاہ ہو جاؤ کہ علیؑ اور اس کے شیعہ امان میں ہیں۔

شیعانِ علیؑ کی توبہ روح قبض ہونے سے پہلے منظور

فی کنز الفوائد عن النبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم انہ قال لعلی علیہ السلام: یا علی، انی سألت اللہ عزوجل ان لا

يحرم شيعتك التوبة حتى تبلغ نفس أحدهم حنجرته فأجابني إلى ذلك وليس ذلك لغيرهم۔

(بحار ج ۲۷ ص ۱۳۷ کنز الفوائد ص ۳۰۴)

کنز الفوائد میں پیغمبر اکرمؐ سے منقول ہے کہ علیؑ سے فرمایا: یا علیؑ! میں نے خدا سے چاہا ہے کہ شیعان کی روح قبض ہونے تک توبہ سے محروم نہ کیا جائے اور یہ میری چاہت قبول ہوگئی۔ یہ امتیاز شیعوں کے علاوہ کسی کو نہیں ہے۔

شیعان علیؑ کے جوتوں کے تسموں سے نور نکلے گا۔

عن محمد بن مسلم عن جعفر بن محمد عن أبيه عن أبيه عن علي بن أبي طالب عليه السلام عن رسول الله صلى الله عليه وآله وسلم قال: يا علي إن شيعتنا يخرجون من قبورهم يوم القيامة على ما بهم من العيوب والذنوب ووجوههم كالقمر في ليلة البدر وقد فرجت عنهم الشدائد وسهلت لهم الموارد وأعطوا الأمن والأمان وارتفعت عنهم الأحزان يخاف الناس ولا يخافون ويحزن الناس ولا يحزنون. شراك نعالهم تتلألأ نوراً، على نوق بيض لها أجنحة قد ذللت من غير مهانة ونجبت من غير رياضة أعناقها من ذهب احمر الين من الحرير لكرامتهم على الله عز وجل۔

(بحار ج ۲۷ ص ۱۶۲، العمدة ص ۱۹۳)

محمد بن مسلم جعفر بن محمد، علیؑ سے منقول ہے کہ رسول خداؐ نے فرمایا: یا علیؑ، ہمارے شیعہ روز قیامت اپنی قبروں سے نکلیں گے جو عیب اور گناہ رکھتے ہیں ان عیوب اور گناہوں کے باوجود

بروز قیامت اپنی قبروں سے چودھویں کے چاند کی طرح اٹھیں گے جبکہ ان سے سختیاں اب ختم ہوگئیں۔ اس کا اپنے مخصوص مقام پر آنا آسان ہوگیا ہے۔ ان کو امن و امان اور سکون دیا ہے۔ ان کے غم دور ہوگئے ہیں۔ مخلوق خوف میں ہے لیکن شیعہ خوف میں نہ ہوں گے۔ دوسرے لوگ غمگین ہونگے لیکن شیعوں کو کوئی غم نہ ہوگا۔ ان کے جوتوں کے تسموں سے نور نکلے گا۔ ناقوں پر سوار ہوں گے۔ یہ ناقائیں ایسی رام ہوں گی بغیر کسی تکلیف کے چلتی رہیں گی۔ انکی گردنیں سرخ سونے کی یوں ہونگی کہ جو ریشم سے بھی نرم ہوگی۔ یہ سب اس وجہ سے کہ شیعان خدا کے نزدیک بہت احترام رکھتے ہیں۔

دوستانِ علیؑ کے لیے نعمات

عن علی بن الحسین عن أبیه عن جده أمیر المومنین صلوات الله علیهم اجمعین قال: قال لی رسول الله صلی الله علیه والہ وسلم: یا علی ما بین من یحبك وبین أن یری ما تقر به عیناه إلا أن یعاین الموت، ثم تلا: ربنا أخرجنا نعمل صالحا، فی ولایة علی غیر الذی کنا نعمل" فی عداوته فیقال لهم فی الجواب: "أولم نعمرکم ما یتذکر فیه من تذکر و جاءکم النذیر" وهو النبی صلی الله علیه والہ وسلم "فذوقوا فما للظالمین" لآل محمد "من نصیر" ولا ینجیهم منه ولا یحجبهم عنه۔ (بحار ج ۲۷ ص ۱۵۹، کنز جامع الفوائد ۲۵۴)

علی بن الحسین اپنے جد امجد امیر المومنین سے نقل فرماتے ہیں کہ رسول پاکؐ نے مجھے فرمایا: یا علیؑ! تمہارے دوستوں اور ان نعمتوں کے درمیان جو ان کی

آنکھوں کی روشنی کا سرمایہ ہوں گی، فاصلہ صرف موت کے اور کوئی نہیں۔ پھر یہ آیت پڑھی "پروردگار! ہمیں اس میدان سے لے جا "تاکہ شائستہ کام کریں، اور ولایت علیؑ کو قبول کریں۔ اور علیؑ سے دشمنی نہ کریں۔ تو ان کو جواب دیا جائیگا کیا ہم نے تمہیں اتنی عمر دی کہ اگر اس مدت میں ولایت علیؑ کو قبول کرتے تو کر سکتے تھے، کیا تمہیں ڈرانے والا (پیغمبر) روکنے والا نہ آیا تھا، پس اب چکھو کیونکہ تم نے خاندان محمدؐ پر ظلم کیا ہے۔ ان کا کوئی مددگار نہ ہوگا اور خدا ان کو عذاب سے رہائی نہ دے گا۔ اور عذاب ان سے کبھی بھی دور نہ ہوگا۔"

چار مقامات پر محبانِ علیؑ کی خوشحالی

عن المفيد رفع الحديث إلى أم سلمة قالت: قال رسول الله صلى الله عليه وآله وسلم لعلي عليه السلام: يا علي اخوانك يفرحون في أربعة مواطن: عند خروج انفسهم وأنا وأنت شاهدهم وعند المسائلة في قبورهم وعند العرض وعند الصراط.

(بحار ج ۲۷ ص ۱۶۴، والمختصر ۱۵)

شیخ مفید کی حدیث جو انہوں نے ام سلمہ سے لی ہے اس میں آیا ہے کہ ام سلمہ نے کہا کہ رسول خداؐ نے حضرت علیؑ سے فرمایا: یا علیؑ! تمہارے بھائی چار مقامات پر خوش ہوں گے۔ ۱۔ وقت موت کہ میں اور آپ ان کے اوپر شاہد ہوں گے۔ ۲۔ جو قبر میں سوال و جواب ہوگا۔ ۳۔ جب دربار توحید میں ہوں گے۔ ۴۔ اور اس وقت جب پل صراط سے گزریں گے۔

شیعانِ علیؑ کے دوستوں کے دوست بھی جنتی ہیں

عن الرضا عن آبائه عليهم السلام قال: قال رسول الله صلى الله عليه وآله وسلم: يا علي ان الله قد غفر لك ولأهلك ولشيعتك ومحبي شيعتك ومحبي محبي شيعتك، فأبشر فإنك الأنزع البطين، منزوع من الشرك بطين من العلم۔

(بحار ج ۲۷ ص ۷۹، عیون الاخبار ص ۲۱۱)

امام رضاؑ سے منقول ہے کہ رسول خداؐ نے فرمایا، یا علیؑ! خداوند کریم نے آپ، خاندان، اور آپ کے شیعوں، اور آپ کے شیعوں کے دوستوں کو اور شیعوں کے دوستوں کے دوستوں کو بھی معاف کر دیا ہے۔ آپ کو مبارک ہو کہ آپ شرک سے دور اور علم سے پُر ہیں۔

وعدہ گاہِ حوضِ کوثر

عن أبي مخنف عن يعقوب بن ميثم أنه وجد في كتاب أبيه إن علياً عليه السلام قال: سمعت رسول الله صلى الله عليه وآله وسلم يقول: قال الله عز وجل (ان الذين امنوا وعملوا الصالحات أولئك هم خير البرية) ثم التفت إلى علي عليه السلام، فقال: نعم أنت يا علي وشيعتك، وميعادك وميعادهم الحوض غداً محجلين مكحلين متوجين

(بحار ج ۲۷ ص ۱۳۰، المختصر ص ۱۲۶ و صاحب الکنز ص ۸۰۰)

ابومخنف، یعقوب بن میثم سے نقل کرتے ہیں کہ اس نے اپنے والد کی

کتاب میں لکھا پایا ہے کہ علیؑ نے فرمایا کہ رسول پاکؐ سے سنا کہ انھوں نے فرمایا:
"خدا فرماتا ہے۔ ان الذین آمنوا وعملوا الصالحات اولئک ھم خیر البریۃ۔
یعنی جو ایمان لائے اور عمل صالح کیے وہ بہترین خلق خدا ہیں۔ پھر علیؑ کی طرف رُخ
انور فرمایا اور فرمایا: یا علیؑ! آپ اور آپ کے شیعہ آپ اور انکی وعدہ گاہ حوض کوثر
ہے کہ نورانی چہروں اور سرمہ لگائی آنکھوں سے، سر پر تاج سجائے وارد
ہوں گے۔

شیعانِ علیؑ۔ مجسمۂ رضائے الٰہی

عن ابن عباس قال: لما نزلت هذه الآية «ان الذين آمنوا وعملوا الصالحات أولئك هم خير البرية» قال رسول الله صلى الله عليه وآله وسلم: هم أنت يا علي وشيعتك، تأتي أنت وشيعتك يوم القيامة راضيين مرضيين ويأتي أعداوك غضاباً مقمحين۔

(بحار ج ۳۵، ابن حجر فی الصواعق المحرقۃ ص ۱۵۹، وکشف الحق ج ۱ ص ۹۳، وتفسیر فرات ۲۱۹)

ابن عباس سے منقول ہے کہ کہا جب یہ آیت نازل ہوئی "ان الذین
آمنوا وعملوا الصالحت اولئک ھم خیر البریۃ" تو پیغمبر خدا نے فرمایا: یا علیؑ!
وہ آپ اور آپ کے شیعہ ہیں، جب آپ اور آپ کے شیعہ روز قیامت
ایسے حال میں وارد ہوں گے کہ خوش اور رضائے خدا کے مجسمے بنے ہوں گے
اور آپ کے دشمن ایسے آئیں گے کہ انتہائی پریشان ہونگے اور ان کے سر اوپر
کی طرف اُٹھے ہوئے ہوں گے۔

مومنوں کے لیے حضرت علیؑ کی دُعا

عن الصادق علیه السلام : کان سبب نزول هذه الاٰیة ان اُمیر المؤمنین علیه السلام کان جالساً بین یدی رسول الله صلی الله علیه واٰله وسلم فقال له : قل یا علی ، اللهم اجعل لی فی قلوب المؤمنین ودّا ، فأنزل الله تعالی : ان الذین اٰمنوا وعملوا الصالحات سیجعل لهم الرحمن ودّا ۔

(بحار ج ۳۵ ص ۳۵۴ وتفسیر القمی ۴۱۶)

امام جعفر صادقؑ سے نقل ہے کہ اس آیت کے نازل ہونے کا سبب یہ تھا کہ امیر المؤمنینؑ رسول خدا کے سامنے بیٹھے تھے پیغمبر اکرمؐ نے ان کو فرمایا: یا علیؑ! کہو خدایا! میری محبت مؤمنوں کے دلوں میں بٹھا دے ۔ پس خدا نے یہ آیت نازل فرمائی ۔ ان الذین آمنوا وعملوا الصالحات سیجعل لهم الرحمن ودّا ۔

دعائے علیؑ

عن کشف الغمة مما اُخرجه العز المحدث الحنبلی قوله تعالی : «سیجعل لهم الرحمن ودّا» قال ابن عباس : نزلت فی علی بن ابی طالب جعل الله له ودّا فی قلوب المؤمنین ، وروی الحافظ اُبوبکر بن مردویه عن البراء قال رسول الله صلی الله علیه واٰله وسلم لعلی بن اُبی طالب : یا علی ، قل : اللهم اجعل لی عندك عهداً ، واجعل لی عندك ودّاً ، واجعل لی فی صدور المؤمنین مودة ، فنزلت وقد اُورده بذلك من عدة

طوق۔ (کشف الغمہ ص ۹۲، تفسیر فرات ص ۸۸، بحار ج ۳۵ ص ۳۵۷)

کشف الغمہ میں اللہ کی آیت سیجعل لھم الرحمن ودًّا کے بارے لکھا ہے کہ ابن عباس نے فرمایا: یہ آیت علیؑ کی شان میں نازل ہوئی ہے۔ خدا نے ان کی محبت لوگوں کے دلوں میں بٹھا دی ہے۔ حافظ ابوبکر بن مردویہ، براء سے نقل کرتا ہے کہ رسول خداؐ نے حضرت علیؑ سے فرمایا: یا علیؑ! کہو بارِ خدایا! میرے لیے اپنے پاس وعدہ مقرر فرما، میرے لیے اپنے پاس کوئی حجت بنا اور میری محبت سینوں میں رکھ دے۔ پھر یہ آیت نازل ہوئی۔ یہ روایت کئی طریقوں سے نقل ہوئی ہے۔

مومن دل مشتاقِ علیؑ ہیں

عن زید بن علی أن علیاً علیه السلام أخبر رسول الله صلی الله علیه وآله وسلم أنه قال له رجل: إنی أحبك فی الله تعالی فقال: لعلك یا علی اصطنعت إلیه معروفاً. قال: لا والله ما اصطنعت إلیه معروفاً. فقال: الحمد لله الذی جعل قلوب المؤمنین تتوق إلیك بالمودة. فنزلت هذه الآیة.

(بحار ج ۳۵ ص ۳۵۵، عن مناقب ج ۱ ص ۳، ۵۷۲ و ۵۷ و فی روایات متعددة ودًّا فی محبة علی علیه السلام)

زید بن علی سے منقول ہے کہ علیؑ نے رسول خداؐ سے عرض کیا کہ ایک شخص نے مجھے کہا ہے کہ میں تمہیں خدا کے لیے دوست رکھتا ہوں۔ پیغمبر اکرمؐ نے فرمایا: یا علیؑ! شاید آپ نے اس سے کوئی نیکی کی ہے؟ کہا: نہیں۔ خدا کی قسم کوئی نیک کام اس کا میں نے نہیں کیا۔ پیغمبر اکرمؐ نے فرمایا کہ تعریف ہے اس خدا کی کہ مومنوں کے

دلوں کو آپ کی محبت کا مشتاق بنایا ہے پھر آیت مکمل ہوئی۔

دعائے علیؑ

عن جعفر بن محمد عن أبيه عن آبائه عليهم السلام قال: قال أمير المؤمنين عليه السلام: دخلت على رسول الله صلى الله عليه وآله وسلم، فقال: أصبحت والله يا علي، عنك راضياً وأصبح والله ربك عنك راضياً واصبح كل مؤمن ومؤمنة عنك راضين إلى أن تقوم الساعة، قال: قلت: يا رسول الله قد نعيت إلى نفسك فياليت نفسي المتوفاة قبل نفسك قال: أبى الله علمه إلا ما يريد، قال: فادع الله لي بدعوات يصيبني بعد وفاتك، قال: يا علي ادع لنفسك بما تحب و ترضى حتى أومن. فإن تامينى لك برد، قال: فدعا أمير المؤمنين عليه السلام: اللهم ثبت مودتي في قلوب المؤمنين والمؤمنات إلى يوم القيامة، فقال رسول الله صلى الله عليه وآله وسلم: آمين. فقال: يا أمير المؤمنين أدع فدعا بتثبيت مودة في قلوب المومنين والمؤمنات إلى يوم القيامة. حتى دعا ثلاث مرات، كلما دعا دعوة قال النبي صلى الله عليه وآله وسلم آمين. فهبط جبرائيل عليه السلام فقال: إن الذين آمنوا وعملوا الصالحات سيجعل لهم الرحمان ودًا، إلى آخر السورة. فقال النبي صلى الله عليه وآله وسلم: المتقون علي بن أبي طالب وشيعته۔

(بحار ج ۳۵ ص ۳۵۸ و تفسیر فرات ص ۸۸ و ۸۹)

امام جعفر بن محمد سے منقول ہے کہ حضرت امیر المومنینؑ نے فرمایا کہ ایک دفعہ میں رسول پاکؐ کے پاس پہنچا۔ تو انہوں نے فرمایا: یا علیؑ! میں آپ سے راضی ہوں۔ خدا آپ سے راضی ہو۔ اور قیامت تک ہر مومن مرد و عورت آپ پر راضی رہیں۔ علیؑ نے عرض کیا: یا رسول اللہؐ! یہ کیا اپنی موت کی خبر بھی دے رہے ہیں۔ کاش میں آپ سے پہلے مر جاتا۔ تو فرمایا: جو علم خدا کو ہے وہی ہوگا۔ علیؑ نے عرض کی کہ خدا سے یہ چاہیں کہ آپ کے بعد مجھے خدا محفوظ رکھے۔ یا علیؑ! جو آپ کو پسند ہے وہ خود ہی دعا کریں، تاکہ مطمئن ہو جائیں کیونکہ وہ اطمینان اور امان جو میں نے اللہ سے تمہارے لیے چاہی ہے وہ بھی قبول ہے۔ پس علیؑ نے دعا کی۔ خدایا! میری محبت لوگوں کے دلوں میں قیامت تک ثابت رکھ۔ تین مرتبہ یہ دعا کی۔ پیغمبرؐ ہر دفعہ آمین کہتے تھے تو یہ آیت نازل ہوئی۔
ان الذین آمنوا وعملوا الصالحات سیجعل لھم الرحمان ودًّا۔

دوست علیؑ کا مقام

وروی الشیخ الطوسی رحمۃ اللہ باسنادہ الی جابر بن عبداللہ قال: قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم لعلی: یا علی من احبک وتولاک اسکنہ اللہ معنا فی الجنۃ، ثم تلا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم: ان المتقین فی جنات و نھر فی مقعد صدق عند ملیک مقتدر

(بحار ج ۳۶ ص ۵۶ و کشف الغمۃ ج ۱ ص ۹۷)

شیخ طوسی اپنی سند سے جابر بن عبداللہ انصاری سے نقل فرماتے ہیں کہ ایک

پیغمبر خداؐ نے حضرت علیؑ سے فرمایا، یا علیؑ! جو آپ کا دوست ہوگا خدا اس کو بہشت میں ہمارے ساتھ سکونت دے گا، پھر رسول خداؐ نے یہ آیت تلاوت فرمائی۔ ان المتقین فی جنات ونهر فی مقعد صدق عند مليك مقتدر۔

علیؑ اور شیعان علیؑ دین کے قائم کرنے والے ہیں

عن ام سلمة قالت: قال رسول الله صلى الله عليه وآله وسلم لعلى: يا على إن الله تبارك وتعالى وهب لك حب المساكين والمستضعفين فى الارض. فرضيت بهم إخواناً ورضوا بك إماماً. فطوبى لك ولمن أحبك وصدق فيك، وويل لمن أبغضك وكذب عليك، يا على، أنا المدينة وأنت بابها وما توتى المدينة الامن بابها، يا على، أهل مودتك كل أواب حفيظ، وأهل ولايتك كل أشعث ذى طمرين، لو أقسم على الله عز وجل لأبر قسمه. يا على اخوانك فى أربعة أماكن فرحون: عند خروج أنفسهم وأنا وأنت شاهدهم، وعند المسائلة فى قبورهم، وعند العرض، وعند الصراط. يا على، حربك حربى وحربى حرب الله، من سالمك فقد سالمنى ومن سالمنى فقد سالم الله، يا على بشر شيعتك أن الله قد رضى الله عنهم ورضوا بك لهم قائداً ورضوا بك وليا، يا على، أنت مولى المؤمنين وقائد الغر المحجلين، وأنت أبو سبطى وأبو الائمة التسعة من صلب الحسين ومنا مهدى هذه الأمة، يا على شيعتك المنتجبون ولو لا أنت وشيعتك ما قام لله دين۔

(بحار ج ۳۶ ص ۳۴۷ - ۳۴۸ و کفایۃ الاثر ص ۳۵)

ام سلمہ فرماتی ہیں کہ رسول خدا نے علیؑ کو فرمایا: یا علیؑ! اللہ تعالیٰ نے آپ کو زمین میں مساکین و مستضعفین کی محبت بخشی ہے۔ آپ ان کو بھائی بنانے میں خوش ہو۔ اور وہ آپ کو امام جاننے پر خوش ہیں۔ پس جنت میں طوبیٰ آپ کا اور آپ کے محبوں کا اور ان کا جنہوں نے تیری تعریف کی۔ پس ہلاکت ہے ان لوگوں کی جو آپ سے بغض رکھیں اور آپ کو جھٹلائیں۔ یا علیؑ! میں شہر ہوں اور آپ دروازہ ہیں۔ اور شہر میں آنا ہو تو دروازے سے آتے ہیں۔ یا علیؑ! آپ کے ساتھ مروت کرنے والے وہ ہیں جنہوں نے گناہوں سے توبہ کی ہے۔ اور توبہ کو بھی محفوظ رکھا ہے۔ اور آپؑ کی ولایت رکھنے والے ایسے زاہد ہیں جن کو دنیا کی کوئی رغبت نہیں، اگر خدا کی قسم کھاتے ہیں اپنی قسم پر قائم رہتے ہیں۔ یا علیؑ! آپ کے یہ بھائی دوست چار مقامات پر بہت خوش ہوں گے ۱۔ روحوں کے قبض ہوتے وقت کیونکہ میں اور آپ ان کے ہاں شاہد ہوں گے۔ ۲۔ سوال و جواب قبر کے وقت ۳۔ اللہ کے دربار میں پیش ہوتے وقت۔ ۴۔ پل صراط پر۔ یا علیؑ! آپ کی جنگ میری جنگ ہے۔ اور میری جنگ خدا کی جنگ ہے۔ جس نے تجھ سے صلح کی میرے ساتھ صلح کی۔ اور میری صلح اللہ کی صلح ہے۔ یا علیؑ! اپنے شیعوں کو بشارت دے دو کہ اللہ ان سے راضی ہے اور وہ تجھے امام مان کر راضی ہیں۔ اور آپ ان کے ولی ہیں۔ یا علیؑ! آپ مومنوں کے سردار ہیں اور پیشانی چمکنے والوں کے قائد ہیں۔ اور آپ سبطین کے باپ ہیں حسینؑ کے صلب سے نو اماموں بیٹوں کے باپ ہیں۔ یا علیؑ! تیرے شیعہ کامیاب ہیں۔ اگر تیرے شیعہ نہ ہوتے تو اللہ کے دین کو قائم نہ کیا جا سکتا۔

☆

محبانِ علیؑ کا قافلۂ نور

روی ابن عساکر روی بسندہ عن امیر المؤمنین علی بن ابی طالب علیہ السلام قال: قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم: یا علی، إذا کان یوم القیامۃ یخرج قوم من قبورھم لباسھم النور، علی نجائب من نور، أزمتھا یواقیت حمر تزفھم الملائکۃ إلی المحشر، فقال علی: تبارک اللہ ما أکرم قومًا علی اللہ؟ قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم: یا علی هم أهل ولایتك وشیعتك ومحبوك یحبونك بحبی ویحبونی بحب اللہ، وهم الفائزون یوم القیامۃ۔

(احقاق ج ۱۷ ص ۲۶۳، مودۃ القربیٰ ص ۹۰، تاریخ دمشق ج ۲ ص ۳۴۸ و ۳۴۶، مناقب علی حیدر آبادی ص ۳۷)

ابن عساکر نے اپنی سند سے جناب امیر المؤمنینؑ سے روایت کی ہے کہ رسول پاک نے فرمایا: یا علیؑ! جب قیامت کا دن ہوگا تو ایک قوم قبروں سے اُٹھے گی۔ ان کا لباس نور، نوری اونٹوں پر سوار ہوں گے۔ فرشتے ان کو محشر کی طرف روانہ کریں گے۔ علیؑ نے فرمایا: یہ قوم کس قدر اللہ کے نزدیک محترم ہے۔ رسولِ پاکؐ نے فرمایا: یا علیؑ! وہ تیری ولایت کے قائل اور تیرے شیعہ اور تیرے محب ہوں گے۔ جو تجھ سے محبت میری وجہ سے کریں گے اور مجھ سے محبت خدا کی وجہ سے کریں گے۔ وہی قیامت کے دن کامیاب ہوں گے۔

شیعان علیؑ شجرہ نور کے پتے ہیں

عن الرضا عن آبائہ عن علی علیهم السلام قال: قال لی رسول الله صلی الله علیه وآله وسلم یا علی خلق الناس من شجر شتی، وخلقت أنا و أنت من شجرة واحدة أنا أصلها وأنت فرعها، والحسن والحسین أغصانها و شیعتنا أوراقها، فمن تعلق بغصن من أغصانها أدخله الله الجنة۔ (بحار ج ۳۷ ص ۳۸ عیون أخبار الرضا)

امام رضا اپنے آباء سے نقل فرماتے ہیں کہ رسول پاکؐ نے فرمایا: یا علیؑ! لوگوں کو مختلف شجروں سے پیدا کیا۔ لیکن میں اور آپ ایک شجرہ سے پیدا ہوئے ہیں، اس کی اصل میں ہوں۔ آپ اس کا تنا ہیں۔ حسین اور حسن اس کی شاخیں ہیں اور شیعان اس کے پتے ہیں۔ جو اس درخت کی شاخوں کے متعلق ہوگا خدا اس کو بہشت میں داخل کرے گا۔

علیؑ کے لیے بہشت میں سبقت کی نوید

عن زکریا عن أنس قال: اتکأ النبی علی علی علیه السلام فقال: یا علی، أما ترضی أن تکون أخی وأکون أخاك و تکون ولیی ووصیی وارثی، تدخل رابع أربعة الجنة، أنا وأنت والحسن والحسین وذریتنا خلف ظهورنا۔ ومن تبعنا من أمتنا علی ایمانهم وشمائلهم؟ قال: بلی یا رسول الله۔

(بحار ج ۳۷ ص ۴۱، امالی الشیخ ص ۲۱۱ و ۲۱۲)

زکریا، انس سے نقل کرتے ہیں کہ پیغمبر اکرمؐ نے حضرت علیؑ پر تکیہ کیا اور فرمایا: یا علیؑ! کیا آپ کو پسند نہیں کہ آپ میرے بھائی ہوں اور میں آپ کا بھائی ہوں۔ آپ میرے دوست، وصی اور وارث ہوں۔ ان چار شخصوں سے ایک ہو جو بہشت میں داخل ہوں گے اور وہ میں اور آپ اور حسنؑ حسینؑ ہیں۔ ہماری اولاد ہمارے پیچھے ہو گی۔ ہمارے پیرو امتی دائیں بائیں ہوں۔؟ علیؑ نے عرض کیوں نہیں اے میرے رسولِ خداؐ۔

علیؑ وارث علم غیب

وفی حدیث قال أبو جعفر علیه السلام: کان والله علی علیه السلام أمین الله علی خلقه، وغیبه ودینه الذی ارتضاه لنفسه ثم ان رسول الله صلی الله علیه وآله وسلم حضره الذی حضر فدعا علیاً فقال: یا علی، إنی أرید أن أئتمنك علی من ائتمننی الله علیه من غیبه وعلمه ومن خلقه ومن دینه الذی ارتضاه لنفسه ......

(کافی کتاب الحجۃ ص ۵ ج ۲)

ایک حدیث میں آیا ہے کہ امام باقرؑ نے فرمایا: خدا کی قسم! علیؑ لوگوں پر اللہ کی طرف سے اور اس کے غیب اور اس کے پسندیدہ دین پر امین ہیں۔ پیغمبر اکرمؐ نے وقت رحلت علیؑ کو بلایا اور فرمایا: یا علیؑ! میں چاہتا ہوں کہ خدا نے جو غیب، علم، دین مجھے دیا ہے میں تمہارے حوالے کروں۔ .... تا آخر حدیث

شیعانِ علیؑ کے لیے کوثر کے لعل و جواہر

عن سعید بن جبیر عن عبد اللہ بن عباس قال: لما نزل علی رسولہ
إنا أعطیناک الکوثر، قال لہ علی بن أبی طالب علیہ السلام:
ما ھو الکوثر، یارسول اللہ؟ قال: نھر أکرمنی اللہ، بہ
قال علی علیہ السلام: إن ھذا النھر شریف فانعتہ لنا یارسول
اللہ، قال: نعم یا علی، الکوثر نھر یجری تحت عرش اللہ تعالیٰ
ماؤہ أشد بیاضاً من اللبن وأحلی عن العسل وألین من الزبد
حصاہ الزبرجد والیاقوت والمرجان. حشیشہ الزعفران
ترابہ المسک الأذفر، قواعدہ تحت عرش اللہ عز وجل،
ثم ضرب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم یدہ علی
جنب أمیر المؤمنین علیہ السلام وقال: یا علی، ان ھذا النھر
لی ولک ولمحبیک من بعدی۔

(تفسیر برہان ج ۴ ص ۵۱۲، امالی ص ۲۶۷)

سعید بن جبیر، عبداللہ بن عباس سے نقل کرتے ہیں کہ کہا جب آیت إنا اعطیناک الکوثر پیغمبر اکرمؐ پر نازل ہوئی تو علی بن ابی طالبؑ نے حضرت رسولؐ سے عرض کیا کہ کوثر کیا ہے؟ پیغمبر اکرمؐ نے فرمایا: یہ ایک نہر ہے جو عرش خدا کے نیچے سے نکلتی ہے۔ جس کا پانی دودھ سے سفید اور شہد سے میٹھا اور مکھن سے زیادہ نرم ہے، اس کے اندر سنگریزہ زمرد، یاقوت اور مرجان ہیں۔ اس کے کنارے زعفران کے پودے ہیں۔ اس کی مٹی مشک کی خوشبو دیتی ہے۔ اس کی ابتدا عرش کے نیچے ہے۔ پھر رسول خداؐ نے اپنے ہاتھ

کو امیر المؤمنین کے پہلو پر رکھا اور فرمایا: یا علیؑ! یہ نہر میرے لیے اور آپ کے لیے اور اُن کے لیے ہے جو میرے بعد آپ سے محبت رکھیں گے۔

یا علیؑ! میں علم کا شہر ہوں اور آپ اس کے دروازہ

طویل حدیث فضائل

عن أبی بصیر عن أبی عبد اللہ عن آبائہ عن أمیر المؤمنین علیہ السلام قال، قال رسول اللہ صلّی اللہ علیہ وآلہ وسلّم یا علی، إن اللہ وھب لک حب المساکین والمستضعفین فی الارض ترضیت بھم إخوانا ورضوا بک إماما، فطوبی لمن أحبک وصدق علیک وویل لمن أبغضک وکذب علیک، یا علی أنت العالم بھذہ الأمۃ، من أحبک فاز ومن أبغضک ھلک. یا علی، أنا المدینۃ وأنت بابھا، فھل تؤتی المدینۃ إلا من بابھا؟ یا علی، اھل مودتک کل أواب حفیظ، وکل ذی طمر لو أقسم علی اللہ لبر قسمہ، یا علی إخوانک کل طاو زاک مجتھد یحب فیک ویبغض فیک، محتقر عند الخلق عظیم المنزلۃ عند اللہ، یا علی محبوک جیران اللہ فی دار الفردوس لا یتأسفون علی ما خلفوا من الدنیا، یا علی أنا ولی لمن والیت وأنا عدو لمن عادیت، یا علی من أحبک فقد أحبنی ومن أبغضک فقد أبغضنی، یا علی إخوانک الذبل الشفا تعرف الرھبانیۃ فی وجوھھم، یا علی إخوانک یفرحون فی ثلاثۃ مواطن

عند خروج أنفسهم وأنا شاهدهم، وأنت، وعند المسألة في قبورهم. وعند العرض، وعند الصراط إذ سئل سائر الخلق عن إيمانهم فلم يجيبوا، يا علي حربك حربي وسلمك سلمي وحربي حرب الله، من سالمك فقد سالم الله عزوجل، يا علي بشر إخوانك بأن الله قد رضي عنهم إذ رضيك لهم قائداً ورضوا بك ولياً. يا علي أنت أمير المؤمنين وقائد الغر المحجلين يا علي شيعتك المنتجبون ولولا أنت وشيعتك ما قام لله دين، ولولا من في الأرض منكم لما أنزلت السماء قطرها، يا علي لك كنز في الجنة وأنت ذو قرنيها، شيعتك تعرف بحزب الله، يا علي أنت وشيعتك القائمون بالقسط وخيرة الله من خلقه، يا علي أنا أول من ينفض التراب عن رأسه وأنت معي ثم سائر الخلق، يا علي أنت وشيعتك على الحوض تسقون من أحببتم وتمنعون من كرهتم، وأنتم الآمنون يوم الفزع الأكبر في ظل العرش يفزع الناس ولا تفزعون ويحزن الناس ولا تحزنون. فيكم نزلت هذه الآية: (إن الذين سبقت لهم منا الحسنى أولئك عنها مبعدون ۝ لا يسمعون حسيسها وهم فيما اشتهت أنفسهم خالدون ۝ لا يحزنهم الفزع الأكبر وتتلقاهم الملائكة هذا يومكم الذي كنتم توعدون)، يا علي، أنت وشيعتك تطلبون في الموقف وأنتم في الجنان تتنعمون، يا علي، إن الملائكة والخزان يشتاقون إليكم وإن حملة العرش والملائكة المقربين ليخصونكم بالدعاء

ويسألون الله لمجيئكم ويفرحون لمن قدم عليهم منهم كما يفرح الأهل بالغائب القادم بعد طول الغيبة، يا علي شيعتك الذين يخافون الله في السر وينصحونه في العلانية يا علي، شيعتك الذين يتنافسون في الدرجات لأنهم يلقون الله وما عليهم من ذنب، يا علي، إن أعمال شيعتك تعرض علي كل يوم جمعة فأفرح بصالح ما يبلغني من أعمالهم واستغفر لسيئاتهم، يا علي، ذكرك في التوراة وذكر شيعتك قبل أن يخلقوا بكل خير...... يا علي، إن أصحابك ذكرهم في السماء أعظم من ذكر أهل الأرض لهم بالخير فليفرحوا بذلك وليزدادوا اجتهادا، يا علي، أرواح شيعتك تصعد الى السماء في رقادهم فتنظر الملائكة إليها كما ينظر الناس الى الهلال شوقاً اليهم ولما يرون من منزلتهم عند الله عز وجل، يا علي، قل لأصحابك العارفين بك يتنزهون عن الأعمال التي تعرفها عدوهم، فما من يوم ولا ليلة الا ورحمة من الله تغشاهم فليجتنبوا الدنس يا علي اشتد غضب الله على من قلاهم وبرئ منك ومنهم واستبدل بك بهم، ومال إلى عدوك وتركك وشيعتك واختار الضلال ونصب الحرب لك ولشيعتك، وأبغضنا أهل البيت وابغض من والاك ونصرك واختارك وبذل مهجته وماله فينا، يا علي أقرأهم مني السلام من رآني منهم ومن لم يرني، وأعلمهم أنهم إخواني الذين أشتاق إليهم فليلقوا علمي إلى من يبلغ

القرون من بعدی ولیتمسکوا بحبل الله ولیعتصموا به و یجتهدوا فی العمل فإنا لا نخرجهم من هدی الی ضلالة واُخبرهم أن الله عنهم راض و أنهم یباهی بهم ملائکته وینظر إلیهم فی کل جمعة برحمة، ویأمر الملائکة أن یستغفروا لهم، یا علی، لا ترغب عن نصر قوم یبلغهم أو یسمعون أنی اُحبك فأحبوك لحبی ایاك ودانوا الله عزو جل بذلك واُعطوك صفو المودة من قلوبهم واختاروك علی الآباء والاخوة والاولاد، سلکوا طریقك، وقد حملوا علی المکاره فینا فأبوا الا نصرنا و بذل المهج فینا مع الأذی وسوء القول ....

(بحار ج ۳۹ ص ۳۰۶ - ۳۰۹)

ابو بصیر، امام جعفر صادقؑ سے اور وہ اپنے آباء کے ذریعے جناب امیرالمؤمنینؑ سے نقل فرماتے ہیں کہ رسول خداؐ نے مجھے فرمایا: یا علیؑ! اللہ تعالیٰ نے آپ کو مساکین اور زمین میں کمزور لوگوں کی محبت دی ہے۔ آپ ان کو بھائی بنانے میں خوش ہیں۔ اور وہ آپ کو امام ماننے میں خوش ہیں۔ پس طوبیٰ ہے جس نے آپ سے محبت کی اور آپ کی تصدیق کی اور ہلاکت ہے اس کے لیے جس نے تجھ سے بغض کیا اور تجھے جھٹلایا۔ یا علیؑ! آپ اس امت کے عالم ہیں۔ جس نے آپ سے محبت کی وہ کامیاب ہو گیا۔ جس نے بغض کیا ہلاک ہو گیا۔ یا علیؑ! میں شہر ہوں اور آپ دروازہ ہیں۔ اور شہر میں آنے والا دروازے سے آتا ہے۔ یا علیؑ! آپ سے محبت کرنے والے توبہ کر کے توبہ پر قائم ہیں اور دنیا سے زاہد ہیں۔ اگر خدا کی قسم کھالیں تو اس قسم کو بھی وفا کرتے ہیں۔

یا علیؑ! تیرے بھائی راز دان، پاک اور جد و جہد کرنے والے ہیں کہ جن کی دوستیاں بھی آپ کی وجہ سے ہیں اور دشمنیاں بھی آپ کی وجہ سے ہیں۔ وہ لوگوں کے نزدیک حقیر ہیں لیکن خدا کے نزدیک بڑا مقام رکھتے ہیں۔ یا علیؑ! آپ کے دوست جنت فردوس میں خدا کے ہمسایہ ہیں۔ دنیا جو ان سے نکل جائے افسوس نہیں کرتے۔ یا علیؑ! میں تو اس کا دوست ہوں جو آپ کا دوست ہے اور اس کا دشمن ہوں جو آپ کا دشمن ہے۔ یا علیؑ! جو آپ کو دوست رکھے گویا مجھے دوست رکھا ہے۔ جو آپ سے دشمنی کرے گا گویا مجھ سے دشمنی کرتا ہے۔ یا علیؑ! آپ کے بھائی وہ اشخاص ہیں کہ ذکر خدا کثرت سے کرنے کی وجہ سے منہ خشک ہو گئے ہیں اور رہبانیت ان کے چہروں سے نمودار ہوتی ہے۔ یا علیؑ! آپ کے بھائی چار مقامات پر بہت خوش ہوں گے۔ جب قبض روح ہو گی کیونکہ میں اور تم ان کے پاس موجود ہوں گے۔ سوال قبر کے وقت جب خدا کے سامنے پیش ہوں گے، پل صراط پر۔ دوسروں سے ان کے ایمان کے بارے میں سوال کیا جائے گا۔ اور وہ جواب نہ دے سکیں گے۔ یا علیؑ! آپ کے ساتھ جنگ میرے ساتھ جنگ ہے۔ آپ کے ساتھ صلح میرے ساتھ صلح ہے۔ اور میرے ساتھ جنگ خدا کے ساتھ جنگ ہے۔ جو میرے ساتھ صلح کر لیتا ہے گویا درحقیقت وہ خدا سے صلح کر رہا ہوتا ہے۔ یا علیؑ! اپنے بھائیوں کو خوشخبری دے دو کہ یقیناً خدا ان سے خوش ہے کیونکہ ان کے لیے آپ کی رہبری کو پسند فرماتا ہے۔ وہ آپ کی ولایت پر راضی ہیں۔ یا علیؑ! یا امیر المؤمنینؑ آپ کے شیعہ برگزیدہ ہیں۔ آپ اور آپ کے شیعہ نہ ہوتے تو خدا کا دین بھی قائم نہ ہوتا۔ اگر آپ زمین پر نہ ہوتے تو آسمان سے بارش کبھی نہ آتی۔ یا علیؑ! بہشت میں تمہارے پاس ایک خزانہ ہو گا جس کا ہر کنارہ آپکے

اختیار میں ہوگا۔ تیرے شیعہ خدا کا گروہ معروف ہے۔ یا علیؑ! آپ اور آپ کے شیعہ عدالت کا قیام کریں گے۔ آپ مخلوق سے برگزیدہ ہیں۔ یا علیؑ! میں پہلا شخص ہوں جو سر خاک سے اٹھاؤں گا۔ آپ بھی میرے ساتھ ہوں گے۔ پھر دوسرے لوگ قبروں سے اٹھیں گے۔ یا علیؑ! آپ اور آپ کے شیعہ حوض کوثر پر آئیں گے۔ جس کو چاہو گے سیراب کرو گے جس کو نہ چاہو گے اس کو کوثر نہ دو گے۔ آپ کو اس روز جب بڑی وحشت ہو گی، عرش خدا کے سایہ تلے جگہ ملے گی لوگ وحشت میں ہوں گے لیکن آپ کو وحشت نہ ہو گی۔ جب لوگ غمگین ہوں گے لیکن آپ غمگین نہ ہوں گے۔ یہ آیت آپ کیلئے نازل ہوئی۔ اِن الذین سبقت لھم منا الحسنیٰ اُولئک عنھا مبعدون ہ لا یسمعون حسیسھا وھم فیھا اشتھت انفسھم خالدون، لایحزنھم الفزع الاکبر وتتلقاھم الملائکۃ ھذا یومکم الذی کنتم توعدون۔ ترجمہ: وہ لوگ جن کو ہماری طرف اچھائی کا وعدہ دیا گیا ہے آگ سے دور رکھے جائیں گے اس کی آواز نہ سنیں گے۔ وہ جہاں ان کا دل چاہے گا ہمیشہ رہیں گے ان کو بڑی سے بڑی وحشت بھی پریشان نہ کرے گی۔ فرشتے ان کے استقبال کے لیے آئیں گے ان کو کہیں گے کہ آج وہ دن ہے جس دن کا تم سے وعدہ کیا گیا ہے، یا علیؑ! آپ اور آپ کے شیعوں کو موقف پر بلائیں گے اور آپ تمام بہشت میں ساری نعمتوں سے لذت اٹھائیں گے۔ یا علیؑ! فرشتے اور بہشت کے خازن تمہارے دیدار کے مشتاق ہوں گے عرش کے حامل اور مقرب فرشتے آپ کے لیے دعا کریں گے۔ اور آپ کے آنے کو خدا سے دعا کریں گے۔ اور ان میں سے ہر ایک کے آنے سے خوش ہوں گے۔ جس طرح مسافر اپنے گھر پہنچتا ہے تو گھر والے خوش ہوتے ہیں، یا علیؑ! آپ

کہ شیعہ وہ ہیں جو جنت کے درجات پر پہنچنے کے لیے ایک دوسرے سے رقابت کرتے ہیں۔ کیونکہ وہ خدا سے اس حال میں ملاقات کریں گے کہ اُن کے کاندھے پر کوئی گناہ نہیں ہے۔ یا علیؑ! آپ کے شیعوں کے اعمال ہر جمعہ کے دن میرے پاس آتے ہیں۔ میں ان کے اچھے کاموں سے خوش ہوتا ہوں اور ان کے گناہوں پر ان کے لیے طلب بخشش و رحمت کرتا ہوں۔ یا علیؑ! آپ کا نام تورات میں آیا ہے۔ اور تیرے شیعوں کے پیدا ہونے سے پہلے ان کو یاد کیا گیا ہے۔ یا علیؑ! اہل آسمان زمین والوں سے پہلے آپ کے دوستوں کو یاد کرتے ہیں۔ پس آپ کے دوست ان سے خوش ہوں اور زیادہ کوشش کریں۔ یا علیؑ! آپ کے شیعوں کی روح نیند میں آسمانوں کو جاتی ہے۔ فرشتے ان کو دیکھتے ہیں جیسے اوّل ماہ میں چاند کو دیکھا جاتا ہے۔ یہ فرشتوں کا شوق ہے کہ ان کو دیکھتے ہیں اور جو ان کا مقام دربار توحید میں ہے اس کی وجہ سے ملائکہ دیکھتے ہیں۔ یا علیؑ! آپ دوستوں کو جو آپ کو پہچانتے ہیں کہہ دو کہ وہ کام جو دشمن کام کرتے ہیں ان سے اجتناب کرو۔ کیونکہ رات یا دن ایسا نہیں کہ اللہ کی رحمت نے ان کو نہ لیا ہو۔ پس وہ آلودگی سے اجتناب کریں۔ یا علیؑ! خدا کا شدید غصہ اس پر ہوگا کہ جو ان کا دشمن ہو۔ اور آپ اور ان سے بیزاری کرے اور آپ کی اور ان کی جگہ دشمنوں کی طرف مائل ہو۔ آپ اور شیعوں کو چھوڑ دے، گمراہی کو چن لے۔ آپ کے شیعوں سے جنگ کرے۔ یا ہم اور ہمارے خاندان اور آپ کے یاروں، دوستوں سے جو آپ کو امام مانتے ہیں اور انہوں نے اپنے جان و مال اس راستہ پر لگائے ہیں۔ یا علیؑ! ان تمام کو خواہ مجھے دیکھا ہے یا نہیں دیکھا میرا سلام پہنچا دینا اور ان کو کہنا کہ وہ میرے بھائی ہیں۔ میں ان کے دیدار کا مشتاق ہوں۔ پس میرا علم میرے بعد آنے والوں کو پہنچا دینا۔ اللہ کی رسی کو

مضبوطی سے پکڑیں۔ اس کی پناہ لیں۔ اپنے عمل میں کوشش کریں کیونکہ ہم ان کو ہدایت سے دور نہیں جانے دیں گے اور گمراہ نہیں ہونے دیں گے۔ اور ان سے کہہ دو کہ خدا ان سے خوش ہے۔ اس کے فرشتے آپ پر فخر کرتے ہیں اور ہر جمعہ کو رحمت کی نظر سے ان کی زیارت کرتے ہیں۔ خدا ان فرشتوں کو حکم دیتا ہے کہ ان کے لیے گناہوں کی معافی مانگو۔ یا علیؑ! ان لوگوں سے رُخ نہ موڑنا۔ جن کی مدد کرنی ہے۔ یا انہوں نے سنا ہے کہ میں آپ کو دوست رکھتا ہوں اور وہ بھی آپ سے محبت میری وجہ سے کرتے ہیں۔ اور خدا سے نزدیک ہوتے ہیں۔ دل کی گہرائیوں سے آپ کو دوست رکھتے ہیں۔ آپ کو باپ، اولاد بھائی بہن سے زیادہ محبت رکھتے ہیں۔ آپ کی راہ میں چلتے ہیں، ہماری راہ میں تکلیفیں برداشت کیں اور ہماری مدد کی۔ مخالفوں کے آزار دینے کے باوجود ان کی بداخلاقی کے باوجود

دامنِ آلِ عباؑ وسیلۂ نجات ہے

عن الرضا عن آبائہ علیہم السّلام قال: قال رسول اللّٰہ صلّی اللّٰہ علیہ وآلہ وسلم: یا علی، إذا کان یوم القیامۃ أخذت بحجزۃ اللّٰہ وأخذت أنت بحجزتی وأخذ ولدك بحجزتك وأخذ شیعۃ ولدك بحجزتہم فتری أین یؤمر بنا۔

(البحار ج ۶۸ ص ۴ ۱۰ و صحیفۃ الرضاؑ ص ۵)

امام رضاؑ اپنے آباء سے نقل کرتے ہیں کہ رسول خداؐ نے فرمایا: یا علیؑ! قیامت کے دن میں خدا سے عرض کروں گا اور آپ میرے دامن کو پکڑے ہوئے ہونگے اور تیرے فرزند تیرے دامن کو پکڑے ہونگے اور تیرے شیعہ تیرے فرزندوں

کے دامن کو پکڑے ہوئے ہونگے تو اس وقت آپ دیکھیں گے کہ کہاں لے جاتے ہیں"۔

حوض کوثر وعدہ گاہ علیؑ

عن يعقوب بن ميثم أنه وجد كتب أبيه أن علياً عليه السلام قال: سمعت رسول الله صلى الله عليه وآله وسلم يقول: (ان الذين آمنوا وعملوا الصالحات أولئك هم خير البرية) ثم التفت الي، فقال: هم أنت يا علي و شيعتك، وميعادك وميعادهم الحوض تأتون غراً محجلين متوجين، قال يعقوب فحدثت به أبا جعفر عليه السلام فقال: هكذا هو عندنا كتاب علي عليه السلام۔

(بحار ج ۲۳ ص ۳۹۰ وکنز الفوائد ص ۴۰۰)

یعقوب بن میثم سے نقل ہوا ہے کہ اپنے آباء کی کتابوں میں موجود ہے کہ علیؑ نے کہا: میں نے پیغمبر اکرمؐ سے سنا کہ فرمایا: ان الذین آمنوا وعملوا الصالحات أولئك هم خير البرية۔ یہ تلاوت کر کے مجھے فرمایا: یا علیؑ! یہ آپ اور آپ کے شیعہ ہیں۔ آپ اور ان کی وعدہ گاہ حوض کوثر ہے۔ جب حوض کوثر پر آئیں گے تو ان کے چہرے نورانی سر پر تاج سجائے آئیں گے یعقوب کہتا ہے کہ یہ حدیث میں نے امام باقرؑ کو سنائی تو حضرت نے فرمایا۔ یہ حدیث ہمارے پاس کتاب علیؑ میں ایسے ہی موجود ہے۔

امتِ محمدیہؐ کے تین گروہ

فی کتاب المناقب لمحمد بن اُحمد بن شاذان باسناده الی الصادق عن آبائه عن علی علیه السّلام قال: قال رسول الله صلّی الله علیه وآله وسلم: یا علی، مثلك فی اُمتی مثل المسیح عیسی بن مریم، افترق قومه ثلاث فرقة، فرقة مؤمنون وهم الحواریون، وفرقة عادوه وهم الیهود، وفرقة غلوا فیه فخرجوا عن الایمان، وإن اُمتی ستفترق فیك ثلاث فرق، نفرقة شیعتك وهم المؤمنون، وفرقة عدوك وهم الشاكون، وفرقة تغلو فیك وهم الجاحدون، واُنت فی الجنة، یاعلی وشیعتك، ومحب شیعتك وعدوك والغالی فی النار۔ (بحار ج ۲۵ ص ۲۶۵، ایضاح دقائق النواصب ص ۳۳)

کتاب مناقب میں محمد بن احمد بن شاذان مولا علیؑ سے نقل کرتے ہیں کہ رسول خداؐ نے فرمایا: یا علیؑ! آپ کی مثال میری اُمت سے ایسے ہے جیسے عیسٰی بن مریم تھے۔ کہ اس کی قوم تین حصوں میں بٹ گئی۔ ایک فرقہ ایمان لایا جو حواری بنے۔ ایک فرقہ نے اس کے بارے غلو کیا وہ خارج ایمان ہو گئے۔ ایک فرقہ نے اس کے ساتھ دشمنی کی وہ یہودی ہو گئے۔ میری امت بھی آپ کے بارے میں تین فرقوں میں تقسیم ہو گی۔ ایک فرقہ شیعوں کا ہو گا جو ایمان لائیں گے۔ ایک فرقہ تمہارا دشمن ہو گا اور ایک فرقہ آپ کی شان میں غلو کرے گا۔ وہ بھی منکرین میں شمار ہوں گے۔

شان شیعان علیؑ

عن عبد الله بن شریك العامری عن عبد الله بن سنان عن أبی عبد الله علیه السلام قال: قال رسول الله صلی الله علیه وآله وسلم لعلی علیه السلام: یا علی یخرج یوم القیامة قوم من قبورهم بیاض وجوههم کبیاض الثلج، علیهم ثیاب بیاضها کبیاض اللبن، علیهم نعال الذهب شراکها من اللؤلؤ یتلألأ، فیؤتون بنوق من نور علیها رحائل الذهب مکللة بالدر والیاقوت، فیرکبون علیها حتی ینتهوا الی عرش الرحمن والناس فی الحساب یهتمون ویغتمون وهؤلاء یأکلون ویشربون فرحون، فقال أمیر المؤمنین علیه السلام: من هؤلاء یا رسول الله؟ قال: هم شیعتك وأنت امامهم وهو قول الله عز وجل: (یوم نحشر المتقین الی الرحمن وفدا) علی الرحائل و(نسوق المجرمین إلی جهنم وردا) وهم أعداؤك یساقون إلی النار بلا حساب۔

(بحار ج ۶۸ ص ۱۳۱ وکنز جامع الفوائد)

امام جعفر صادقؑ سے منقول ہے کہ رسول پاک نے حضرت علیؑ سے فرمایا: یا علیؑ! قیامت کے دن ایک قوم قبروں سے اس حال میں اُٹھے گی کہ ان کے چہرے ایسے سفید ہوں گے جیسے برف۔ ان کے اوپر ایسے سفید کپڑے ہوں گے جیسے دودھ ہوتا ہے۔ ان کے جوتے سنہری ہوں گے جنکے تسمے مروارید کے ہوں گے۔ ان کے لیے نوری اونٹ ہوں گے جن کے پالان

سنہری اور یاقوت سے مزین ہوں گے۔ ان پر سوار ہو کر آئیں گے اور عرش خدا کے سامنے آئیں گے۔ جبکہ اس وقت دوسرے لوگ حساب وکتاب میں غم واندوہ میں ہوں گے۔ یہ کھائیں اور پئیں گے اور خوش ہوں گے۔ امیرالمؤمنین نے پوچھا اے پیغمبر خدا! یہ کون ہوں گے؟ تو فرمایا کہ یہ تیرے شیعہ ہیں اور آپ ان کے پیشوا ہوں گے۔ یہ وہی حکم خدا ہے کہ فرمایا جب پرہیزگاروں کو سوار کر کے اللہ کی طرف گروہ گروہ بنا کر بھیجا جائے گا۔ اور گنہگاروں کو پیاس کی حالت میں جہنم میں ڈالا جائے گا۔ یہ تیرے دشمن ہوں گے جو بغیر حساب کے جہنم میں ڈالے جائیں گے۔

روز قیامت شیعوں کو ان کے باپ کے نام سے پکارا جائیگا

عن أبي زياد عن ابي هريرة قال: سمعت رسول الله صلى الله عليه وآله وسلم يقول لعلي عليه السلام: ألا أبشرك يا علي قال: بلى بأبي وأمي يا رسول الله، قال: أنا وأنت وفاطمة والحسن والحسين خلقنا من طينة واحدة وفضلت منها فضلة فخلق منها شيعتنا ومحبينا، فاذا كان يوم القيامة دعي الناس بأسماء أمهاتهم، ما خلا نحن وشيعتنا ومحبينا فإنهم يدعون بأسمائهم وأسماء آبائهم۔

(بحار ج ۶۷ ص ۱۲۷ وبشارۃ المصطفیٰ ص ۲۴)

ابو زیاد، ہریرہ سے نقل کرتا ہے کہ کہا میں نے رسول پاکؐ سے سنا کہ رسول خداؐ نے حضرت علیؑ سے فرمایا: یا علیؑ! کیا آپ کو خوشخبری دوں؟ علیؑ نے عرض کیا: بسم اللہ فرمائیں۔ تو فرمایا: میں اور آپ، فاطمہؑ حسنؑ حسینؑ ایک

مٹی سے پیدا ہوئے ہیں اس سے کچھ مٹی بچی تو شیعان اور محبان اس سے پیدا کیے گئے، پس قیامت کے دن دوسرے لوگ ماں کے نام سے پکارے جائیں گے صرف ہم اور ہمارے شیعہ ہوں گے جن کو اپنے والد کے نام سے پکارا جائے گا۔

مرنے کے بعد شہادت ولایت علیؑ

عن محمد بن علی عن أبیہ علی بن الحسین عن أبیہ الحسین عن أبیہ علی علیہ السلام إنہ قال: قال رسول اللّٰہ صلی اللّٰہ علیہ وآلہ وسلم: یا علی إن أول ما یسأل عنہ العبد بعد موتہ شہادۃ أن لا الٰہ الا اللّٰہ وأن محمداً رسول اللّٰہ وأنك ولی المؤمنین بما جعلہ اللّٰہ وجعلتہ لك، فمن أقر بذلك وکان یعتقدہ صار إلی النعیم الذی لازوال لہ۔

(البحارج ۷ ص ۲۷۳ وعیون اخبار الرضا ص ۲۷۰ و ۲۷۱)

محمد بن علی ...... حضرت علیؑ سے نقل کرتے ہیں کہ رسول پاکؐ نے فرمایا: یا علیؑ! پہلی چیز جو مرنے کے بعد بندے سے پوچھی جائے گی۔ خدا کی وحدت کی گواہی اور محمدؐ کی رسالت کی گواہی اور تیری ولایت کی گواہی۔ جو شخص انکا اقرار کرے گا ان کا معتقد ہو گا تو وہ خدا کی ان نعمات سے مستفید ہو گا جنکا اختتام نہ ہو گا۔

شیعان علیؑ زمین کے محافظ ہیں

رواہ القوم منہم العلامۃ أخطب خوارزم فی المناقب روی

جعفر بن محمد عن آبائه عن علی علیہ السلام اَن النبی صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم قال لہ : ان فی السماء حرساً وھم الملائکۃ وفی الاَرض حرساً وھم شیعتک یا علی ۔

(احقاق ج ۷ ص ۳۲۴ مناقب ص ۲۲۹)

علماء کے گروہ سے اخطب خوارزم اپنے مناقب میں جعفر بن محمد سے وہ حضرت علیؑ سے نقل فرماتے ہیں کہ پیغمبر اکرمؐ نے فرمایا: یا علیؑ! آسمان پر نگہبان ہیں جو کہ فرشتے ہیں اور زمین میں بھی محافظ ہیں اور وہ آپکے شیعہ ہیں۔

فقر شیعان علیؑ کا مقدر ہے

وفی روایۃ قال اُمیر المؤمنین علیہ السلام لرجل من شیعتہ ومحبیہ : اذھب واتخذ للفقر جلبابا فانی سمعت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم یقول : یا علی بن اَبی طالب، واللہ الفقر اُسرع اِلی محبینا من السیل اِلی بطن الوادی ۔

(لآلی الاَخبار ج ۳ ص ۳)

ایک روایت میں آیا ہے کہ امیر المؤمنین نے اپنے ایک شیعہ و دوست کو فرمایا کہ جاؤ اور نیازمندی والا لباس پہنو کیونکہ میں نے رسول پاکؐ سے سنا تھا کہ فرمایا: یا علیؑ! خدا کی قسم، فقر اور بے چارگی سیلاب سے بھی تیزی کے ساتھ تیرے دوستوں کی طرف آئے گی۔

غسل سے پہلے وضو اضافہ رزق کا سبب ہے

وقال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم : یا علی، اِن

الوضوء قبل الطعام وبعد شفاء فی الجسد ویمن فی الرزق۔

(لآلی الاخبار ج ۲ ص ۲۳۶)

پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: یا علیؑ! غذا سے پہلے وضو کرنا غذا کے بعد بدن کی شفاء کا موجب اور رزق کے اضافے کا سبب بنتا ہے۔

فصل ہفتم

محبّت علیؑ ـــــ ایمان کی نشانی

بغض علیؑ ـــــ کفر و نفاق کی نشانی

علیؑ کا دوست ہر حال میں خوش حال ہے

عن عمار بن یاسر قال: سمعت رسول اللہ صلی اللہ علیہ والہ وسلم یقول لعلی بن ابی طالب علیہ السلام: یا علی طوبی لمن احبک وصدق فیک وویل لمن ابغضک وکذب فیک۔

(بحار ج ۲۷ ص ۲۳۴ والمستدرک)

عمار یاسر سے منقول ہے کہ کہا میں نے رسول پاک سے سنا کہ آپ نے حضرت علیؑ سے فرمایا: یا علیؑ! وہ خوشحال ہے جو تیرا دوست ہے اور تیرے بارے سچی بات کرتا ہے۔ ہلاک ہے وہ جس کو آپ سے دشمنی ہے اور آپکے بارے جھوٹ بولتا ہے۔

ولائے علیؑ، حصولِ جنت کا واحد ذریعہ

ومن مناقب الخوارزمی عن علی علیہ السلام عن النبی صلی اللہ علیہ والہ وسلم قال: یا علی، لو ان عبداً عبد اللہ مثل ما قام نوح فی قومہ وکان لہ مثل احد ذھباً فانفقہ

فی سبیل اللّٰہ ومد فی عمرہ حتی حج الف عام علی قدمیہ ثم قتل بین الصفا والمروۃ مظلوماً، ثم لم یوالک یا علی لم یشم رائحۃ الجنۃ ولم یدخلھا۔

(بحار ج ۲۷ ص ۱۹۴، کشف الغمۃ ص ۳۰)

مناقب خوارزمی میں حضرت علیؑ سے منقول ہے کہ رسول پاک نے فرمایا: یا علیؑ! اگر کسی شخص نے نوحؑ کی زندگی کے برابر اللہ کی عبادت کی۔ اس کے پاس احد پہاڑ جیسا سونا ہو، اس کو اللہ کی راہ میں تقسیم کر دے۔ اپنی ہزار سالہ عمر میں ہزار حج پیادہ کیے ہوں۔ پھر صفا و مروہ کے درمیان مظلوم مارا جائے اگر آپ سے محبت نہیں رکھتا تو وہ نہ جنت میں داخل ہو سکتا ہے اور نہ اس کی خوشبو سونگھ سکتا ہے۔

علیؑ کا سیم وزر سے کلام اور دشمنوں کو انتباہ

عن عبد اللّٰہ بن أبی نجی إن علیاً علیہ السلام أتی یوم البصرۃ بذھب وفضۃ فقال: ابیضی واصفری وغری غیری، غری أھل الشام غداً إذا ظھروا علیک، فشق قولہ ذلک علی الناس، فذکر ذلک لہ، فأذن فی الناس فدخلوا علیہ فقال: إن خلیلی صلی اللّٰہ علیہ وآلہ وسلم قال: یا علی انک ستقدم علی اللّٰہ وشیعتک راضین مرضیین ویقدم علیہ عدوک غضاباً مقمحین، ثم جمع یدہ الی عنقہ یریھم الاقماح۔

(فضائل الخمسۃ ج ۲ ص ۹۴ ومجمع الزوائد للھیثمی ج ۹ ص ۱۳۱)

عبداللہ بن ابی نجی سے منقول ہے کہ جنگ بصرہ میں کچھ سونا اور چاندی مولا علیؑ کے پاس لائے۔ حضرت علیؑ نے اس سونے اور چاندی کو مخاطب کر کے کہا کہ زرد اور سفید ہو جاؤ۔ میرے علاوہ کسی کو دھوکا دینا۔ شام کے لوگوں کو فریب دینا جب کل وہ تمہیں حاصل کرلیں۔ یہ باتیں لوگوں پر مشکل گزریں اور حضرت کو بتایا تو علیؑ نے اعلان کیا کہ لوگ حاضر ہو جائیں۔ جب لوگ آ گئے تو فرمایا، کہ رسول خدا نے مجھے فرمایا تھا: یا علیؑ! آپ اور آپ کے شیعہ خدا کے پاس پہنچیں گے تو خوش اور راضی ہوں گے اور آپ کے دشمن غمگین اور پریشان ہوں گے۔ اور سروں کو اوپر اٹھائے ہوئے آئیں گے۔ حضرت نے اپنے ہاتھ میری گردن میں ڈالے تاکہ دشمنوں کی حالت کو ان کو دکھائیں۔

شیعہ، علیؑ کے ہمسائے ہوں گے

عن عمار بن یاسر قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم لعلی: یا علی إن اللہ قد زینک بزینۃ لم یزین العباد بزینۃ أحب إلی اللہ منہا، زینک بالزھد فی الدنیا وجعلک لاترزأ منہا شیئاً ولاترزأ منک شیئاً، ووھب لک حب المساکین فجعلک ترضی بھم أتباعا ویرضون بک إماماً، فطوبی لمن أحبک وصدق فیک، وویل لمن أبغضک وکذب علیک وأما من أحبک وصدق فیک فأولئک جیرانک فی دارک وشرکاؤک فی جنتک، وأما من أبغضک وکذب علیک فحق علی اللہ أن یوقفہ موقف الکذابین۔

(بحار ج ۴۰ ص ۲۸ و امالی الطوسی ص ۱۱۳)

عمار یاسر سے منقول ہے کہ رسول خدؐا نے فرمایا: یا علیؑ! خدا نے آپ کو ایک زینت سے آراستہ کیا ہے کہ کسی اور کو وہ زینت نہیں ہے۔ آپ کو دنیا میں زہد سے آراستہ کیا ہے اور اس طرح قرار دیا ہے کہ نہ آپ دنیا سے کوئی چیز لیتے ہیں اور نہ دنیا آپ سے لیتی ہے۔ آپ کو مساکین کی محبت عطا فرمائی ہے آپ ان کی پیروی پر خوش ہیں اور وہ آپ کی امامت پر خوش ہیں۔ خوشحال ہے وہ شخص کہ جو آپ کا دوست ہے اور تیرے بارے سچ کہے اور ہلاکت ہے آپ کے دشمن کیلئے کہ وہ آپ کو جھٹلاتا ہے۔ جو آپ کے دوست ہیں، وہ بہشت میں آپ کے ہمسائے اور آپ کے شریک ہوں گے۔ جو آپ کے دشمن ہیں اور آپ کو جھٹلاتے ہیں تو خدا کا وعدہ ہے انہیں کو جھوٹوں کی جگہ پر رکھے گا۔

علیؑ کے دوست پیغمبروں کے ہم مرتبہ

ما رواه جماعة من أعلام القوم منهم العلامة القندوزی فی ینابیع المودة قال رسول الله صلی الله علیه وآله وسلّم من أحبك یا علی كان مع النبیین فی درجتهم یوم القیامة ومن مات یبغضك فلا یبالی مات یهودیاً أو نصرانیاً۔

(احقاق ج ۷ ص ۲۱۵، ینابیع ص ۲۵۱ طبع اسلامبول، ترمذی فی المناقب ص ۱۱۷ طبع بمبئی)

علماء اہل سنت کے گروہ میں سے علامہ قندوزی فرماتے ہیں کہ رسول خدؐا نے فرمایا: یا علیؑ! جو آپ کا دوست ہے میرا دوست ہے، قیامت کے دن پیغمبروں کے ساتھ اور ان کے مرتبہ میں ہو گا۔ اور تجھ سے دشمنی کرے

گا تو وہ یا یہودی ہو کر مرے گا یا نصرانی ہو کر۔

دشمن علیؑ جہالت کی موت مرے گا

عن احمد بن المظفر العطار یرفعه عن النبی صلی اللّٰه علیه واٰله وسلم انه قال لعلی علیه السلام، یا علی، لا اُبالی بمن مات وهو یبغض لك، فمن مات علی بغضك مات یهودیاً او نصرانیاً۔ (بحار ج ۳۵ ص ۲۵۰)

احمد بن مظفر نے نبی اکرمؐ سے روایت نقل کی ہے کہ آپ نے فرمایا: یا علیؑ! وہ شخص جو تیرے ساتھ بغض رکھے اور مر جائے اس کی پرواہ نہ کی جائے اور جو تیرے ساتھ بغض رکھنے کی حالت میں مرا وہ یہودی یا نصرانی مرا۔

دشمن علیؑ جہالت کی موت مرے گا

عن الزهری عن انس قال: نظر النبی صلی اللّٰه علیه واٰله وسلم الی علی بن ابی طالب علیه السلام فقال: یا علی، من ابغضك اماته اللّٰه میتة جاهلیة وحاسبه بما عمل یوم القیامة۔

(بحار ج ۳۹ ص ۲۶۵)

زہری، انس سے نقل کرتے ہیں کہ پیغمبر اکرمؐ نے حضرت علیؑ سے فرمایا: یا علیؑ! جو آپ سے دشمنی کرے خدا اس کو جاہلیت کی موت مارے گا اور روز قیامت جو عمل کیا ہے اسکا حساب دے گا۔

دوستان علیؑ ہیں دوستان محمدؐ ہیں

عن ابی الحسن الثالث عن آبائہ علیہم السلام عن امیر المؤمنین علیہ السلام قال: قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم لی والاصمتا: یا علی محبک محبی ومبغضک مبغضی۔

(بحار ج ۳۹ ص ۲۷۲ وامالی الطوسی ص ۹۷۸)

ابوالحسن ثالث ...... علیؑ سے نقل کرتے ہیں کہ رسول خداؐ نے مجھے فرمایا: یا علیؑ! آپ کا دوست میرا دوست۔ آپ کا دشمن میرا دشمن۔ اس وقت حضرت علیؑ نے فرمایا: اگر میں نے پیغمبرؐ سے یہ نہ سنا ہو تو میرے دونوں کان بہرے ہو جائیں۔

دشمنِ علیؑ دشمنِ خدا ورسولؐ ہے

عن عبید اللہ بن عبد اللہ عن ابن عباس قال: قال النبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم لعلی: یا علی، أنت سید فی الدنیا سید فی الآخرۃ، من أحبک فقد أحبنی ومن أحبنی فقد احب اللہ، ومن أبغضک فقد أبغضنی ومن أبغضنی فقد أبغض اللہ عز وجل۔ (بحار ج ۳۹ ص ۲۷۲)

عبید اللہ بن عبد اللہ، ابن عباس سے نقل فرماتے ہیں کہ پیغمبر اکرمؐ نے حضرت علیؑ سے فرمایا: یا علیؑ! آپ دنیا اور آخرت میں تمام کے سردار ہیں۔ جو آپ کا دوست وہ میرا دوست۔ جو آپ کا دشمن وہ میرا دشمن ہے اور جو میرا دشمن ہوگا وہ خدا کا دشمن ہے۔

علیؑ کے اندر قل ھو اللہ کی شباہت ہے

عن محمد بن کثیر عن أبي جعفر علیه السّلام قال: قال رسول الله صلی الله علیه و آله وسلّم: یا علي، ان فیك مثلا من قول هو الله أحد، من قرأها مرة فقد قرأ ثلث القرآن ومن قرأها مرتین فقد قرأ ثلثي القرآن، ومن قرأها ثلاث مرات فكأنما قرأ القرآن كله، یا علي، من أحبك بقلبه كان له مثل أجر ثلث هذه الامة، ومن أحبك بقلبه ولسانه كان له مثل أجر ثلثي هذه الأمة، ومن أحبك بقلبه وأعانك بلسانه ونصرك بسیفه كان له مثل أجر هذه الأمة۔

(بحار ج ۳۹ ص ۲۸۸)

محمد بن کثیر امام محمد باقرؑ سے نقل کرتے ہیں کہ رسول خداؐ نے فرمایا: یا علیؑ! آپ کے اندر قل ھو اللہ کی شباہت ہے۔ جو اس قل ھو اللہ کو ایک دفعہ پڑھے ثلث قرآن پڑھا۔ جو دو دفعہ پڑھے تو دو تہائی قرآن پڑھنے کا ثواب مل جائے گا۔ اور جو تین دفعہ پڑھے تو اسے پورے قرآن کا ثواب ملے گا۔ یا علیؑ! جو آپ سے دل سے محبت رکھتا ہے تو اس کا اجر اس امت کے ثلث جیسا ہے اور جو دل سے محبت رکھے اور زبان سے اظہار کرے تو اس کا اجر امت کے دو تہائی کا ہے۔ جو دل سے محبت رکھے اور زبان سے مدد کرے اور تلوار سے آپ کی امداد کرے تو اسے کو پوری امت کے اعمال کا ثواب ملے گا۔

علیؑ سے دشمنی تمام اعمال کو ضائع کر دیتی ہے

رواہ جماعۃ من القوم منهم العلامۃ العینی الحیدر آبادی فی مناقب علی روی طریق الطبرانی عن ابن عمر قال: قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ والہ وسلم: من مات وھو یبغضک یا علی، مات میتۃ جاھلیۃ لم یحاسبہ اللہ بما عمل فی الاسلام۔

(احقاق ج ۱۷ ص ۴۰ و مناقب علی ص ۵۱)

علماء کے گروہ سے صرف عینی حیدر آبادی مناقب علی میں طبرانی کے طریق سے ابن عمر سے نقل ہے کہ رسول خدا نے فرمایا: یا علیؑ! جو شخص آپ سے دشمنی پر مر گیا تو جاہلیت کی موت مرا۔ جو اسلام میں کام کیے ان کا کوئی حساب نہ ہو گا۔

علیؑ باعث استحکام پشت رسولؐ

رواہ جماعۃ من أعلام القوم منهم العلامۃ السید عباس الموسوی المکی فی نزھۃ الجلیس، قال: وکتب النجاشی ملک الحبشۃ کتاباً إلی حضرۃ النبویۃ المحمدیۃ المصطفویۃ، فقال النبی صلی اللہ علیہ والہ وسلم لعلی علیہ السلام: یا علی، اجب واوجز فکتب: أما بعد، کانک فی الرقۃ علینا منا وکانا من الثقۃ بک منک، فانا لا نرجو منک شیئاً الا نلنا، ولا نخاف منک امراً الا امنا، وباللہ التوفیق، فقال النبی صلی اللہ علیہ والہ وسلم: الحمد للہ الذی جعل من أھل بیتی مثلک وشدّ ازری

بک - (احقاق ۷ اص ۲۸ و نزہۃ الجلیس ج اص ۳۵۴)

علامہ سید عباس موسوی مکی نے "نزہۃ الجلیس" میں لکھا ہے کہ حبشی بادشاہ نجاشی نے پیغمبر اکرمؐ کے نام خط لکھا، پیغمبر اکرمؐ نے حضرت علیؑ سے فرمایا: یا علیؑ! اس خط کا جواب لکھو اور بہت مختصر لکھو۔ علیؑ نے کہا: اما بعد گویا تو رحمدل اور دل سوزی میں ہم سے ہے اور ہمیں تیرے اوپر اطمینان اور اعتماد ہے .... کیونکہ جو ہمیں تیری طرف سے امیدیں تھیں وہ مل گئیں، آپ کی طرف سے امن اور سکون نصیب ہوا ہے۔ یہ توفیق خدا کی طرف سے ہے۔ پس پیغمبر اکرمؐ نے فرمایا! حمد ہے اس خدا کی کہ میرے خاندان میں تجھ جیسا قرار دیا اور میری پشت کو اسکے ذریعے محکم کیا۔

محبت علیؑ تقویٰ و ایمان کی علامت ہے

عن ابن نباتة قال: قال امیر المؤمنین ذات یوم علی منبر الکوفة .... ولقد کان حبیبی رسول الله صلی الله علیه واله وسلم کثیراً ما یقول: یا علی حبك تقوی و ایمان و بغضك کفر و نفاق، و أنا بیت الحکمة و أنت مفتاحه وکذب من زعم أنه یحبنی و یبغضك۔

(بحار ج ۳۹ ص ۳۴۱ و امالی الصدوق ص ۳۷)

ابن نباتہ سے منقول ہے کہ ایک دن کوفہ میں حضرت علیؑ منبر کے

اوپر بیٹھے اور فرمایا میرے دوست پیغمبر خدا بہت فرماتے تھے۔ یا علیؑ! آپ کی محبت تقویٰ اور ایمان کی نشانی ہے۔ اور آپ کی دشمنی کفر اور نفاق ہے۔ میں سرائے حکمت ہوں اور آپ اس کی چابی ہیں۔ جھوٹا ہے وہ شخص جو یہ کہے کہ میرے ساتھ دوستی ہو جبکہ آپ کے (علیؑ) ساتھ دشمنی ہو۔ یہ جھوٹا ہے۔

فصل ہشتم

محبّت علیؑ..... ولادت کے پاک ہونے

کی نشانی ہے۔

بغض علیؑ.... خبیث ولادت کی نشانی

ہے۔

محب علیؑ ہی حلال زادہ ہوتا ہے

روی عن النبی صلی اللہ علیہ والہ وسلم انہ قال لعلی بن ابی طالب علیہ السلام : یا علی ، لایحبک الامن طابت ولادتہ ولایبغضک الامن خبثت ولادتہ ولا یوالیک الا مؤمن ولا یعادیک الا کافر ۔

(بحار ج ۲۷ ص ۱۴۵ واحتجاج)

پیغمبر اکرمؐ سے منقول ہے کہ حضرت علیؑ سے فرمایا : یا علیؑ! آپ سے وہ محبت و دوستی رکھے گا جس کی ولادت پاک ہو۔ اور صرف تمہیں وہ دشمن رکھتا ہے جس کی ولادت میں خبث ہو۔ پس مؤمن آپ سے محبت کریں گے اور صرف کافر تیری دشمنی کریں گے۔

حلال زادے علیؑ کے ممنون ہوں

عن زید بن علی عن أبیہ عن جدہ عن أمیر المؤمنین علیہ

السّلام قال: قال رسول الله صلى الله عليه وآله وسلم يا علي، من أحبني وأحبك وأحب الأئمة من ولدك فليحمد الله على طيب مولده، فإنه لا يحبنا إلا من طابت ولادته ولا يبغضنا إلا من خبثت ولادته۔

(بحار ج ٢٧ ص ١٤٦، علل الشرائع ص ٥٨، معانی الأخبار ١٥١، امالی ص ٢٨٤)

زید بن علیؑ اپنے بابا سے اور وہ امیرالمؤمنینؑ سے نقل کرتے ہیں رسول خدا نے فرمایا: یا علیؑ! جو شخص مجھے اور آپ کو اور اماموں کو دوست رکھتا ہو تو وہ اپنی پاک ولادت کا شکر ادا کرے کیونکہ صرف ہمیں وہ دوست رکھتے ہیں کہ جو دنیا میں پاک آئے ہوں، اور ہم سے دشمنی صرف وہ رکھتا ہے جو ناپاک دنیا پر آئے ہوں۔

حرامزادے ہی دشمنانِ علیؑ ہوتے ہیں

عن جابر الجعفي عن ابراهيم القرشي قال: كنا عند أم سلمة رضي الله عنها فقالت: سمعت رسول الله صلى الله عليه وآله وسلم يقول لعلي عليه السلام: يا علي لا يبغضكم إلا ثلاثة: ولد زنا ومنافق ومن حملت به أمه وهي حائض۔

(بحار ج ٢٧ ص ١٥٠ و علل الشرائع ص ٥٨)

جابر جعفی، ابراہیم قرشی سے نقل کرتے ہیں کہا کہ ہم ام سلمہ کے پاس تھے کہ بی بی نے فرمایا کہ میں نے رسول پاکؐ سے سنا کہ علیؑ سے فرمایا: یا علیؑ! آپ اور آپکے خاندان سے سوائے زنازادے، منافق اور حیض کی حالت میں حمل ٹھہرنے والے کے علاوہ کوئی...... دشمنی نہیں رکھے گا۔

فصل نہم

علیؑ کو رسولِ پاکؐ کی مختلف وصیتیں

علیؑ اور جنت کا خزانہ

قال علی بن أبی طالب علیہ السلام: قال لی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم: یا علی، ألا أدلك علی کنز من کنوز الجنة قلت: بلی یا رسول اللہ، قال صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم: لا حول ولا قوة إلا باللہ۔

(بحار ج ۹۳ ص ۱۹۰ و طب الائمہ علیہم السلام ص ۳۹)

امیر المومنینؑ نے فرمایا کہ رسول پاکؐ نے مجھ سے فرمایا: یا علیؑ! کیا میں آپ کو جنت کا خزانہ بتاؤں؟ میں نے کہا فرمائیں تو آپ نے فرمایا: لاحول ولا قوة الا باللہ خزانہ ہے۔

علیؑ اور طریقۂ دعا

عن علی علیہ السلام، قلت: اللھم لا تحوجنی إلی أحد من خلقك، فقال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم: یا علی لا تقولن ھکذا فلیس من أحد إلا وھو محتاج الی الناس، قال: فقلت: کیف یا رسول اللہ؟ قال: قل اللھم لا تحوجنی إلی

شرار خلقك، قلت: يا رسول الله، ومن شرار خلقه؟ قال: الذين إذا اعطوا منعوا وإذا منعوا عابوا۔

(البحار ج ۹۳ ص ۳۲۵)

علیؑ سے منقول ہے کہ فرمایا کہ میں نے دعا میں کہا اے خداوند مجھے اپنی مخلوق کا محتاج نہ فرما۔ تو رسول خدا نے فرمایا: یا علیؑ! یہ دعا نہ کرو کیونکہ کوئی ایسا نہیں جو دوسروں کا محتاج نہ ہو۔ میں نے عرض کی کس طرح دعا مانگوں؟ فرمایا یوں کہو: "خداوندا مجھے شریر لوگوں کا محتاج نہ فرما" میں نے عرض کیا یا رسول اللہؐ! شریر لوگ کون ہیں؟ تو فرمایا: وہ لوگ ہیں جن کو کوئی نعمت ملتی ہے تو دوسروں سے وہ نعمت روک دیتے ہیں، اور جب خود نعمت سے محروم ہو جاتے ہیں تو اس میں عیب نکالتے رہتے ہیں۔

یا علیؑ! دعا سے حتمی مصیبت بھی ٹل جاتی ہے

عن عبد الله بن سنان عن أخيه محمد قال: قال جعفر بن محمد عليهما السلام: ما من أحد يخوف بالبلاء فتقدم فيه بالدعاء الا صرف الله عنه ذلك البلاء، أما علمت أن امير المؤمنين سلام الله عليه قال: إن رسول الله صلى الله عليه وآله وسلم قال: يا علي، قلت: لبيك يا رسول الله قال: إن الدعاء يرد البلاء وقد أبرم ابراماً۔

(بحار ج ۹۳ ص ۳۶۵ و طب الائمۃ ص ۱۶)

عبداللہ بن سنان اپنے بھائی محمد سے نقل کرتا ہے کہ اس نے کہا کہ جعفر بن محمد نے فرمایا کہ جو کسی مصیبت کے آنے سے خوف زدہ ہو جائے تو دعا کرے

اور خدا اس مصیبت کو دور کر دیتا ہے۔ کیا آپ نہیں جانتے کہ امیرالمؤمنین نے فرمایا کہ رسول خدا نے مجھے فرمایا: یا علیؑ! میں نے لبیک کہی تو فرمایا، دعا کرو کیونکہ دعا سے حتمی مصیبت ٹل جاتی ہے۔

عن محمد بن اسماعیل رفعه إلی أبی عبدالله علیه السلام قال: قال رسول الله صلی الله علیه وآله وسلم لعلی علیه السلام: یا علی أوصیك بخصال، الی أن قال: والسادسة الاخذ بسنتی فی صلاتی وصومی، فأما الصیام فثلاثة ایام فی الشهر الخمیس فی اول الشهر والأربعاء فی وسط الشهر والخمیس فی آخر الشهر. (بحار ج ۹۷ ص ۱۰۲، والمحاسن ص ۱۷)

محمد بن اسماعیل نے امام جعفر صادقؑ سے روایت کی کہ آپ نے فرمایا، رسول پاکؐ نے فرمایا: یا علیؑ! تجھے چند عادتوں کی وصیت کرتا ہوں۔ حتیٰ کہ فرمایا چھٹی چیز یہ کہ نماز و روزے میں میری سنت پر چلتی۔ روزے ہر ماہ کے اول جمعرات کو اس میں تین روزہ رکھو جمیس۔ یہ تو درمیان اور پھر خمیس۔

زیارت معصومین کا صلہ

عن محمد بن سنان عن محمد بن علی، رفعه قال: قال رسول الله صلی الله علیه واله وسلم. یا علی، من زارنی فی حیاتی أو بعد موتی أو زارك فی حیاتك أو بعد موتك أو زار ابنیك فی حیاتهما أو بعد موتهما ضمنت له یوم القیامة أن أخلصه من اهوالها وشدائدها حتی أصیره معی فی درجتی۔

(البحار ج ۱۰۰ ص ۱۴۲)

محمد بن سنان عن محمد بن علی ..... رسول اکرمؐ نے فرمایا: یا علیؑ! جس نے میری زیارت میری زندگی یا مرنے کے بعد کی۔ یا تیری زیارت زندگی میں یا مرنے کے بعد کی یا تیرے دونوں بیٹوں کی زندگی میں یا مرنے کے بعد زیارت کی تو میں ضامن ہوں کہ روز قیامت اس کو خوف اور سختی سے نجات دوں اور اس کو اپنے مرتبہ میں رکھوں۔

بیوی کی امور خانہ داری میں مدد کی فضیلت

عن جامع الأخبار عن علی علیه السلام قال: دخل علینا رسول الله صلّی الله علیه وآله وسلم وفاطمة جالسة عند القدر وأنا أنقي العدس، قال: یا أبا الحسن، قلت لبیك یا رسول الله قال: أسمع مني وما أقول إلا من أمر ربي، ما من رجل یعین امرأته في بیتها الا كان له بكل شعرة علی بدنه عبادة سنه، صیام نهارها وقیام لیلها، وأعطاه الله من الثواب مثل ما أعطاه الصابرین داود النبي ویعقوب وعیسی علیه السلام، یا علی، من كان في خدمة العیال في البیت ولم یأنف كتب الله اسمه في دیوان الشهدا، وكتب له بكل یوم ولیلة ثواب ألف شهید، وكتب له بكل قدم ثواب حجة وعمرة، وأعطاه الله بكل عرق في جسده مدینة في الجنة، یا علی. ساعة في خدمة البیت خیر من عبادة ألف سنة وألف حجة وألف عمرة، وخیر من عتق ألف رقبة وألف غزوة وألف مریض عاده وألف جمعة وألف

جنازة ، وألف جابع يشبعهم وألف عاريكسوهم وألف فرس يوجهه في سبيل الله ، وخيرله من ألف دينار يتصدق بها على المساكين وخيرله من أن يقرأ التوراة والانجيل والزبور والفرقان ، ومن ألف أسير أسر فاعتقهم وخيرله من ألف بدنة يعطى للمساكين ، ولا يخرج من الدنيا حتى يرى مكانه من الجنة ، يا علي ، من لم يأنف من خدمة العيال فهو كفارة للكبائر ويطفي غضب الرب ومهور الحور العين وتزيد في الحسنات والدرجات ، يا علي ، لا يخدم العيال الا صديق أو شهيد أو رجل يريد الله به خير الدنيا والآخرة ۔

(البحار ج ۱۰۴ ص ۱۳۲ ، جامع الأخبار ص ۱۰۲)

جامع الاخبار میں علیؑ سے منقول ہے کہ رسول پاکؐ ہمارے گھر تشریف لائے جس وقت فاطمہؑ ہانڈی کے پاس بیٹھی تھیں۔ اور میں دال صاف کر رہا تھا۔ فرمایا: یا ابا الحسن میں نے لبیک کہا تو فرمایا مجھ سے سنو اور جو کچھ میں کہہ رہا ہوں یہ امر ربی ہے۔ جب کوئی شخص گھر میں اپنی بیوی کی مدد کرے تو اس کے بدن کے بالوں میں ہر ایک بال کے بدلے ایک سال کی عبادت لکھی جاتی ہے۔ اس سال میں دن کو روزی اور رات کو نماز کا قیام اسکو اللہ ثواب اتنا دے گا جو صابرین کو عطا ہوا۔ داؤد نبی، یعقوب، عیسیٰ علیہ السلام۔ یا علیؑ! جو اپنی بیوی کی مدد کرے گھر میں اور اس کو عار شمار نہ کرے خدا اس کا نام شہداء میں لکھ دیتا ہے۔ اور رات کے بدلے ایک ہزار شہید کا ثواب عطا فرماتا ہے اور ہر قدم کے بدلے ثواب حج و عمرہ اس کے لیے مقرر کرتا ہے۔ ہر پسینہ کے قطرے

کے بدلے بہشت میں ایک شہر عطا فرماتا ہے۔ یا علیؑ! ایک لحظہ گھر میں خدمت کرنا ہزار سال کی عبادت، ہزار حج و عمرہ سے بہتر ہے اور ہزار غلام کو آزاد کرنے، ہزار بھوکے کو سیر کرانے اور بے لباس کو ہزار لباس پہنانے، راہ خدا میں ایک ہزار گھوڑا نذر، ہزار جنگ، ہزار بیمار کی عیادت سے، ہزار نماز جمعہ، ہزار تشییع جنازہ سے بہتر ہے۔ اسی طرح ہزار مسکینوں کو صدقہ دینے اور ہزار قیدی کو آزاد کرانے، توراۃ انجیل، زبور اور قرآن پڑھنے سے، ہزار اونٹ مسکینوں پر خرچ کرنے سے بہتر ہے۔ ایسا شخص دنیا سے تب اٹھے گا کہ جنت میں مقام بن جاتا ہے۔ یا علیؑ! جو شخص بیوی کے ساتھ تعاون کو اپنے لیے عار نہ سمجھے تو یہ گناہان کبیرہ کا کفارہ ہے۔ اور پروردگار کے غصے کو خاموش کرنے کا سبب ہے۔ حوروں کا حق مہر ہے، اس کی نیکیوں اور درجات میں اضافہ ہوگا۔ یا علیؑ! سوائے سچے لوگوں، شہداء، نیک لوگوں کے دوسرا شخص عیال کی خدمت نہیں کرتا۔

مفسد عالم اور جاہل عابد دشمنان رسول ہیں

طرائف الحکم عن أبی عبد اللہ البرقی باسنادہ الی امیرالمؤمنین علیہ السلام أنہ قال: قطع ظھری رجلان من الدنیا رجل علیم اللسان فاسق ورجل جاھل ناسک، ھذا یصد بلسانہ عن فسقہ وھذا بنسکہ عن جھلہ، فاتقوا الفاسق من العلماء والجاھل من المتعبدین، اولئک فتنۃ کل مفتون فانی سمعت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم یقول: یا علی ھلاک أمتی علی یدی کل منافق علیم اللسان۔

(سبائک الذھب ص ۱۱۷)

ابو عبداللہ برقی اپنی سند سے امیرالمومنین سے نقل فرماتے ہیں کہ فرمایا دو شخصوں نے دُنیا میں میری پشت توڑ دی۔ مفسد عالم اور جاہل عابد۔ یہ اپنی زبان سے فاسق لوگوں کو راہ خدا سے روکتا ہے اور اپنی جاہلانہ عبادت سے لوگوں کو منحرف کرتا ہے۔ پس مفسد عالم اور جاہل عابد سے بچ کر رہیں یہ دونوں فتنہ برپا کرنے والے ہیں۔ کیونکہ میں نے رسول خدا سے سنا کہ فرمایا: یا علیؑ! میری امت کی نابودی منافق عالم کے ہاتھوں ہو گی۔

رواه جماعة منهم العلامة محمود عمر الزمخشري في ربيع الأبرار قال الخدري: شهد رسول الله صلى الله عليه وآله وسلم جنازة رجل من الأنصار فقال: أعليه دين؟ قالوا: نعم فرجع فقال علي عليه السلام: أنا ضامن يا رسول الله. فقال: يا علي فك الله رقبتك كما فككت عن أخيك المسلم، ما من رجل يفك عن رجل دينه إلا فك الله رهانه يوم القيامة.

(احقاق ج ۷ ص ۵۸، ربیع الأبرار ص ۵۲ شیخ عبدالقادر حنبلی فی الغنیۃ ج ۲ ص ۱۳۵ ریاض النضرۃ ج ۲ ص ۲۲۸ و سنن الکبری البیہقی ج ۶ ص ۷۳۸)

علامہ محمود بن عمر الزمخشری نے ربیع الابرار میں روایت کی ہے کہ خدری نے کہا۔ رسول پاکؐ ایک انصاری کے جنازے پر حاضر ہوئے اور آپ نے پوچھا کیا اس پر کوئی قرضہ ہے؟ انہوں نے کہا۔ ہاں، تو آپؐ واپس آئے تو علیؑ نے عرض کیا کہ میں ضامن ہوں تو حضرت نے فرمایا: یا علیؑ! جس طرح آپ نے ایک بھائی کی گردن کو آزاد کرایا، خدا تیری گردن کو بھی آزاد کرے گا۔

جو شخص کسی کا قرضہ ادا کرے وہ بروز قیامت اس کی گروی چیز کو آزاد کرے گا۔

پیغمبرؐ خیر خواہ علیؑ

العلامة المولى علي المتقي الهندي في كنز العمال روى من طريق أبي نعيم في فضائل الصحابة عن علي: مرضت مرة فعادني رسول الله صلى الله عليه وآله وسلم فدخل وأنا مضطجع، فأتى الى جنبي فسجاني بثوبه، فلما رآني قد ضعفت قام إلى المسجد يصلي، فلما قضى صلاته جاء فرفع الثوب عني ثم قال: قم يا علي، قد برأت، فقمت فكأني ما اشتكيت، فقال: ما سألت ربي شيئاً إلا أعطاني، وما سألت الله شيئاً إلا سألت لك۔

(احقاق ج ۷ ص ۴۲ کنز العمال ج ۱۵ ص ۹۸ ایضاً ج ۱۲ ص ۲۲۱ و ایضاً ج ۱۵ ص ۱۳۲)

علامہ مولی علی المتقی الہندی کنز العمال میں فرماتے ہیں کہ حضرت علیؑ کا فرمان ہے کہ میں ایک دفعہ بیمار ہو گیا۔ عیادت کے لیے رسول پاکؐ نے آنا تھا وہ تشریف لائے میں بستر پر سو رہا تھا وہ میرے پاس آئے اور چادر گرا دی۔ جب دیکھا کہ میں کمزور ہوں، اٹھے اور نماز کے لیے مسجد تشریف لے گئے۔ نماز ادا کر کے واپس آئے اور چادر مجھ سے اٹھائی اور فرمایا: یا علیؑ! اٹھو آپ کو شفا مل گئی ہے۔ میں اٹھا اور احساس کیا گویا کہ کوئی درد بیماری نہ تھی پس پیغمبر اکرمؐ نے فرمایا: میں نے پروردگار سے اس قسم کی کوئی چیز نہیں چاہی مگر آپ کے لیے بھی چاہی ہے۔

یا علیؑ فقر بندے کے پاس امانت خدا ہے

عن عبید البصری یرفعه إلی أبی عبد الله علیه السلام أنه قال: قال رسول الله صلی الله علیه وآله وسلم: یا علی، إن الله جعل الفقر أمانة عند خلقه، فمن ستره کان کالصائم القائم، ومن أفشاه الی من یقدر علی قضاء حاجته فلم یفعل فقد قتله، أما أنه ما قتله بسیف ولا رمح ولکن بما أنکا من قلبه. (بحار ج ۷۳ ص ۴۹ جامع الأخبار ص ۱۲۸، ۱۳۰)

عبید البصری مرفوعہ سند سے حضرت امام جعفر صادقؑ سے نقل کرتے ہیں کہ رسول پاکؐ نے فرمایا: یا علیؑ! خدا نے فقر کو بندوں کے پاس امانت رکھا ہے جس نے اس کو چھپائے رکھا تو وہ ایسے ہے جیسے صائم النہار اور قائم اللیل۔ جس نے اس کو ظاہر کیا اس شخص کے پاس جو اس کی حاجت پوری کر سکتا ہے اور اس نے حاجت پوری نہیں کی تو گویا اس نے اس کو قتل کر دیا جان لو کہ اس کو تلوار یا نیزے سے قتل نہیں کیا بلکہ اس کے دل پر زخم لگایا جس کی وجہ سے وہ قتل ہو گیا۔

یا علیؑ! حاجت امانت خدا ہے

عن ادریس بن عبد الله عن أبی عبد الله علیه السلام قال: قال النبی صلی الله علیه وآله وسلم یا علی، الحاجة أمانة الله عند خلقه، فمن کتمها علی نفسه أعطاه الله ثواب من صلی، ومن کشفها الی من یقدر أن یفرج عنه ولم یفعل فقد قتله، أما أنه لم

يقتله بسيف ولا سنان ولا سهم ولكن قتله بما نكا من قلبه ۔ (بحار ج ۷۲ ص ۱۰ و الکافی ج ۲ ص ۲۶۱)

ادریس بن عبداللہ امام جعفر صادقؑ سے بیان کرتے ہیں کہ پیغمبر اکرمؐ نے فرمایا! یا علیؑ! حاجت لوگوں کے پاس اللہ کی امانت ہے۔ جس نے اس کو چھپایا تو خدا نے اس کو نماز جیسا ثواب عطا فرمایا۔ اور جس نے اس کو اس شخص کے سامنے کھول دیا کہ میری حاجت پوری ہو اور وہ حاجت پوری نہ کرے تو اس نے قتل کیا لیکن اس کو قتل تلوار یا نیزے سے یا تیر سے نہیں کیا بلکہ اس کے دل میں زخم کر کے قتل کیا۔

علیؑ کو دیہات کی سکونت سے منع

اوصی النبی صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم لعلی علیہ السلام: یا علی، لا تسکن الرستاق، فإن شیوخهم جهلة وشبابهم عرمة، ونسوانهم کشفه، والعالم بینهم کالجیفة بین الکلاب

(بحار ج ۸۶ ص ۱۵۶ و جامع الاخبار ص ۱۶۳)

نبی اکرمؐ نے حضرت علیؑ کو وصیت فرمائی۔ یا علیؑ! دیہات میں سکونت نہ رکھنا کیونکہ ان کے بوڑھے نادان اور ان کے جوان سخت، انکی عورتیں بے حجاب اور ان کا عالم ایسے مردار کی طرح جس پر کتے جھپٹ رہے ہوں۔

یا علیؑ سورۂ یٰسین پڑھا دو

وقال النبی صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم، یا علی! اقرأ یٰس فإن فی قراءة یٰس عشر برکات ما قرأها جائع الا اشبع، ولا ظامی

الا ادى، ولا عار الا كسى، ولا غرب إلا تزوج، ولا خائف إلا أمن، ولا مريض إلا برى، ولا محبوس إلا أخرج، ولا مسافر إلا أعين على سفره، ولا قرأها رجل ضلت له ضالة الا ردها الله عليه، ولا مسجون إلا أخرج، ولا مدين إلا أدى دينه، ولا قرأت عند ميت الا خفف عنه تلك الساعة۔

(بحار ج ۸۱ ص ۲۴۰ دعوات الراوندی)

نبیؐ نے فرمایا یا علیؑ! سورۂ یٰس پڑھا کرو، جو سورہ یٰسین پڑھے گا اس میں دس برکتیں ہیں۔ بھوکا پڑھے گا تو سیر ہو گا، پیاسا پڑھے گا تو پانی ملے گا، برہنہ پڑھے گا تو کپڑے ملیں گے۔ کنوارہ پڑھے گا تو شادی ہو گی، خائف پڑھے گا تو امن ملے گا، مریض پڑھے گا تو شفایاب ہو گا۔ قیدی پڑھے گا تو چھٹکارا ملے گا مسافر پڑھے گا تو دسترخوان پر امداد ہو گی، گمشدہ کے لیے پڑھی جائے تو وہ واپس آئے گا، قیدی پڑھے گا تو زندان سے آزادی ملے گی، مقروض پڑھے گا تو قرضے ادا ہوں گے اور جب کسی مردہ پر پڑھی جائے تو اس کا بوجھ اسی وقت ہلکا ہو جاتا ہے۔

بیمار کا مقام

وقال رسول الله صلی الله علیه وآله وسلم: یا علی، أنین المریض تسبیح وصیاحة تهلیل ونومه علی الفراش عبادة وتقلبه جنبًا الی جنب فکأنما یجاهد عدو الله ویمشی فی الناس وما علیه ذنب۔ (بحار ج ۸۱ ص ۱۸۹)

رسول خدا نے فرمایا: یا علیؑ! بیمار کا نالہ کرنا تسبیح ہے۔ اس کا فریاد کرنا

تہلیل ہے اور اس کا بستر پر سونا عبادت ہے۔ جب ایک پہلو سے دوسرے پہلو کو جاتا ہے تو گویا اللہ کے دشمن سے جہاد کرتا ہے۔ اور جب لوگوں میں چلتا ہے تو اس کے اوپر گناہ نہیں ہوتا۔"

غسل جمعہ کی اہمیت

عن أبی البختری عن جعفر عن أبیه عن جده علیهم السلام عن النبی صلی الله علیه وآله وسلم أنه قال لعلی علیه السلام فی وصیته له : یا علی، علی الناس کل سبعة أیام الغسل فاغتسل فی کل جمعة ولو أنك تشتری الماء بقوت یومك وتطویه، فإنه لیس شیء من التطوع أعظم منه۔

(بحار ج ۸۱ ص ۱۲۹ وجمال الأسبوع)

ابی البختری امام جعفر صادقؑ سے اور وہ اپنے آباء کے ذریعے پیغمبر سے فرماتے ہیں کہ حضرت پیغمبر اکرمؐ نے ایک وصیت میں علیؑ سے فرمایا! یا علیؑ! لوگوں پر ہے کہ ہفتہ میں ایک بار غسل کریں۔ اسی بنا پر ہر جمعہ کو غسل کرو اگرچہ خوراک یومیہ کی رقم سے پانی خریدے اور خود بھوکا رہے کیونکہ اس سے بڑا کوئی مستحب عمل نہیں۔

فضیلت تہجد

وفی وصیة النبی صلی الله علیه وآله وسلم لعلی علیه السلام:

یا علی ثلاث فرحات للمؤمن فی الدنیا منها التهجد فی آخر اللیل یا علی ثلاث کفارات منها التهجد باللیل والناس نیام۔ (بحار ج ۸۳ ص ۱۲۶)

ایک وصیت میں پیغمبر اکرمؐ نے علیؑ سے فرمایا: یا علیؑ: تین چیزیں اس دُنیا میں مومن کے لیے خوشی کا باعث ہیں۔ یہ تینوں چیزیں گناہوں کا کفارہ ہیں۔ کہ ان میں سے ایک رات کو تہجد پڑھنا جب لوگ سوئے ہوئے ہوں۔

یا علیؑ مجھے آپ کیلئے وہی پسند ہے جو اپنے لیے پسند ہے

قال البغوی عن علماء العامة فی شرح السنة بعد ما روی باسناده عن الحارث عن علی علیه السلام: قال لی رسول الله صلی الله علیه واٰله وسلم: یا علی، اُحب لك ما اُحب لنفسی واُکره لك ما اُکره لنفسی، لا تقرأ وأنت راکع ولا أنت راکع ولا أنت ساجد، ولا تصل وأنت عاقص شعرك فانه کفل الشیطان، ولا تقع بین السجدتین۔

(بحار ج ۸۵ ص ۱۸۹)

شرح السنہ میں بغوی از علماء سنی اپنی سند کے ساتھ علیؑ سے نقل کرتے ہیں کہ رسول پاکؐ نے مجھے فرمایا: یا علیؑ! میں آپ کے لیے وہی پسند کرتا ہوں، جو اپنے لیے پسند کرتا ہوں، اور آپ کے لیے بھی وہی ناپسند کرتا ہوں جو اپنے لیے ناپسند کرتا ہوں، رکوع اور سجود میں قرآن نہ پڑھو۔ اور جب اپنے بالوں کو بافت کیا ہو تو اس وقت نماز نہ پڑھا کرو کیونکہ شیطان یہاں حصہ لیتا ہے اور دونوں سجدوں کے درمیان اپنے پیروں پر مت بیٹھو۔

آیت الکرسی کی فضیلت

عن الحسین بن علوان عن الصادق عن أبیه علیهم السلام قال:

قال رسول الله صلى الله علیه وآلہ وسلم لعلي علیه السلام:
یاعلی، علیك بتلاوة آیة الکرسی فی دبر صلاة المکتوبة فإنه لا یحافظ علیها إلا نبی أو صدیق أو شهید۔

(بحار ج ۸۶ ص ۲۶۴ قرب الاسناد ص ۵۶)

حسین بن علوان امام جعفر صادق سے نقل فرماتے ہیں کہ رسول خدا نے فرمایا: یا علیؑ! آپ پر ہے کہ ہر نماز واجب کے بعد آیت الکرسی پڑھو، کیونکہ سوائے پیغمبروں، صدیقوں اور شہداء کے اس کو مداومت کوئی نہیں کرتا۔

تفسیر مقالید

ومن خط الشهید قدس سرہٗ قال: روی عن امیر المؤمنین علیه السلام، قال: سألت النبی صلی الله علیه وآله وسلم عن تفسیر المقالید فقال: یا علی، لقد سألت عظیماً، المقالید هو أن تقول عشراً إذا أصبحت وعشراً، إذا أمسیت (لا اله الا الله والله أکبر سبحان الله والحمد لله استغفر الله لا حول ولا قوة الا بالله هو الاول والآخر والظاهر والباطن له الملك وله الحمد، یحیی ویمیت وهو حی لا یموت، بیده الخیر وهو علی کل شی قدیر) من قالها عشراً إذا أصبح و عشراً اذا أمسی أعطاه الله خصالاً ستاً أولهن یحرسه من إبلیس وجنوده فلا یکون لهم علیه سلطان، والثانیة یعطی قنطاراً فی الجنة، أثقل فی میزانه من جبل أحد والثالثة یرفع الله له درجة لا ینالها الا الابرار، والرابعة یزوجه الله من

الحور العین ، والخامسة یشہدہ اثنی عشر ملکاً یکتبونها فی رق منشور یشہدون لہ بہا یوم القیامۃ ، والسادسۃ کان کمن قرأ التوراۃ والانجیل والزبور والفرقان وکمن حج واعتمر فقبل اللہ حجتہ وعمرتہ وإن مات من یومہ أو لیلتہ أو شہرہ طبع بطابع الشہداء ، فہذا تفسیر المقالید۔

(بحار ج ۸۶ ص ۲۸۱)

خط شہید سے امیر المؤمنین سے مروی ہے کہ میں نے رسول پاک سے تفسیر مقالید پوچھی، تو فرمایا: یا علی! آپ نے بڑا سوال پوچھا ہے المقالید ہیں تو دس مرتبہ کہے جب صبح ہو تو دس مرتبہ اور شام ہو تو دس مرتبہ "لا الہ الا اللہ واللہ اکبر سبحان اللہ والحمد للہ استغفر اللہ لاحول ولا قوۃ الا باللہ ھو الاول والآخر والظاھر والباطن لہ الملک ولہ الحمد، یحیی ویمیت وھو حی لا یموت ، بیدہ الخیر وھو علی کل شی ءٍ قدیر" جو شخص صبح و شام دس دس مرتبہ پڑھے گا خدا اس کو چھ خصلتیں عطا فرمائے گا، پہلی خصلت کہ اس کو ابلیس سے محفوظ رکھے گا اور اس کے لشکر سے کوئی اس پر مسلط نہ ہو سکے گا۔ دوسری خصلت اس کو جنت میں کوہِ اُحد سے وزنی نعمت دے گا، تیسری خصلت یہ ہے نیکو کار لوگوں کے درجے تک پہنچ جائے گا، چوتھی یہ کہ اس کی شادی حوروں سے کر دے گا۔ پانچویں خصلت یہ کہ ۱۲ فرشتے اس کے گواہی دیں گے اور اس کو کھلے صفحوں پر لکھیں گے اور یوم قیامت اس کی گواہی دیں گے، چھٹی خصلت یہ ہے کہ جیسے تورات، انجیل، زبور، فرقان کی تلاوت کی ہو جیسے حج اور عمرہ کیا ہو۔ اور اللہ اس کے حج اور عمرہ کو قبول کرے گا۔ اگر وہ اسی دن یا اسی رات یا اسی ماہ مر جاتا ہے تو اس کو شہیدوں کے نشان دیے جائیں گے اور یہ ہے تفسیر مقالید۔

بہشت کے کمرے اور کلام پاک

عن أبي بصير عن الصادق عن أبيه عن آبائه عن علي عليه السلام قال: قال رسول الله صلى الله عليه وآله وسلم: إن في الجنة غرفاً يرى ظاهرها من باطنها من ظاهرها، يسكنها من أمتي من أطاب الكلام وأطعم الطعام وأفشى السلام و صلى بالليل والناس نيام، ثم قال صلى الله عليه وآله وسلم يا علي، أوتدري ما أطابة الكلام؟ من قال إذا أصبح و أمسى: سبحان الله والحمد لله ولا إله إلا الله والله أكبر عشر مرات۔ (بحار ج ۸۶ ص ۲۵۲ وامالی الصدوق ص ۱۹۸ ومعانی الاخبار ص ۲۵۰)

ابو بصیر امام جعفر صادقؑ سے...... علیؑ سے منقول ہے کہ رسول پاک نے فرمایا: بہشت میں ایسے کمرے ہیں کہ ان کا اندرون باہر سے اور ان کا بیرون اندر سے نظر آتا ہے۔ اس میں میری امت کے وہ افراد سکونت رکھیں گے جن کی کلام پاک و طیب ہو گی۔ اور کھانا غریبوں کو کھلاتے ہوں گے۔ سلام ظاہر کرتے ہیں رات کو جب لوگ سو رہے ہوتے ہیں۔ تو وہ نمازیں پڑھتے ہیں۔ فرمایا: یا علیؑ! کیا جانتے ہیں کہ کلام پاک کیا ہے؟ کلام پاک یہ ہے کہ آدمی صبح و شام دس مرتبہ پڑھے سبحان اللہ والحمد للہ ولا الہ الا اللہ واللہ اکبر۔

یا علیؑ نماز شب ضرور پڑھنا

عن أعلام الدين وروضة المتقين قال رسول الله صلى الله عليه وآله وسلم في وصيته لأمير المؤمنين عليه السلام و

علیک یا علی، بصلاۃ اللیل، وکرر ذلک ثلاث دفعات۔

(بحار ج ۸۷ ص ۱۵۷ و دعائم الاسلام ج ۱ ص ۱۴۴)

کتاب اعلام الدین اور روضۃ المتقین سے منقول ہے کہ رسول خدا نے وصیت میں مولا امیرالمومنینؑ کو فرمایا: یا علیؑ! نماز شب ضرور پڑھنا۔ یہ جملہ تین مرتبہ دہرایا۔

دعائے سحر

وقال النبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم لعلی علیہ السلام فی وصیتہ: یا علی، صل من اللیل ولو قدر حلب شاۃ وبالأسحار فادع فإن عند ذلک لا ترد دعوۃ، قال اللہ تبارک وتعالیٰ:" والمستغفرین بالأسحار"

(بحار ج ۸۷ ص ۱۶۷ و مکارم الاخلاق ص ۳۴۰)

نبیؐ نے علیؑ کو فرمایا: یا علیؑ! نماز شب پڑھو اگرچہ بکری کے دودھ دوہنے جیسا وقت لگے اور سحر کو دعا مانگ کیونکہ اس وقت دعا رد نہیں ہوتی۔ خدا نے فرمایا ہے کہ وہ سحر کے وقت خدا سے دعا مانگتے ہیں۔

طلوع آفتاب سے قبل فریاد زمین

وفی کلام لرسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم قال لعلی علیہ السلام: یا علی إن من صلی الغداۃ فی جماعۃ فکانما قام اللیل کلہ راکعاً وساجداً، یا علی، أما علمت أن الأرض تعج إلی اللہ من نوم العالم علیہا قبل طلوع الشمس؟ (بحار ج ۸۸ ص ۱۷)

رسول خدؐا کا کلام ہے جو علیؑ سے فرمایا کہ یا علیؑ! جس نے نماز باجماعت ادا کی تو گویا اس نے ساری رات رکوع و سجود میں گذار دی۔ یا علیؑ! کیا تو نہیں جانتا کہ زمین سورج کے طلوع ہونے سے پہلے سونے والے کے خلاف داد و فریاد کرتی ہے۔

آداب جماعت میں سے ایک ادب

وعن علی علیہ السّلام أنہ قال: قال لی رسول اللہ صلّی اللہ علیہ وآلہ وسلم: یا علی، لاتقومن فی العیکل، قلت: وما العیکل یارسول اللہ؟ قال: تصلی خلف الصفوف وحدک۔

(بحار ج ۸۸ ص ۱۱۳ و دعائم الاسلام ج ۱ ص ۱۵۵)

حضرت علیؑ سے نقل ہے کہ نبیؐ نے فرمایا: یا علی! نماز کے دوران عیکل پر نہ کھڑے ہوں۔ میں نے پوچھا عیکل کیا ہے؟ فرمایا یہ کہ صرف صفوں کے پیچھے نماز پڑھے۔

رازِ رسولؐ اور باغیانِ اُمت

عن علی بن حسین علیہ السلام قال، قال علی علیہ السّلام انہ کان لرسول اللہ سرّ قلّ ما عثر علیہ وکان یقول وأنا أقول: لعنۃ اللہ وملائکتہ وأنبیائہ ورسلہ وصالحی خلقہ علی مفشی سر رسول اللہ صلّی اللہ علیہ وآلہ وسلم: الی غیر ثقۃ ..... فاکتموا سر رسول اللہ صلّی اللہ علیہ وآلہ وسلم، سمعتہ یقول: یا علی بن ابی طالب انی واللہ ما احدثک الا علی ما سمعتہ آذنای ووعی قلبی

ونظری بصری ۔ إن لم یکن من الله فمن رسوله یعنی جبریل علیه السّلام ، فإیاك یا علی أن تضیع سری ، فإنی قد دعوت الله أن یذیق من أضاع سری هذا حرّ جهنم ، ثم قال: یا علی إن کثیراً من الناس وإن قل تعبدهم إذا عملوا ما أقول کانوا فی أشد العناء ، وأفضل الاجتهاد ، ولولا طغاة هذه الأمة لبیّنت هذا السرّ ، ولکنی علمت إن الدین اذا یضیع فأحببت أن لاینتهی ذلك الا إلی ثقة .....

(بحار ج ۹۱ ص ۲۶۷ و ۲۶۸)

علی بن حسینؑ سے امیر المؤمنین فرماتے ہیں کہ رسول پاک کا ایک راز تھا جس سے بہت کم لوگ آگاہ تھے۔ وہ ہمیشہ کہتے تھے اور میں بھی کہتا ہوں کہ اس پر خدا کی لعنت ہے اور اس کے ملائکہ ، انبیاء ، رسولوں ، نیک لوگوں کی لعنت ہے ، جو رسولؐ کا راز غیر ثقہ شخص کو فاش کرے۔ پس رسول کے راز کو پوشیدہ رکھیں میں نے رسولِ پاک سے سُنا کہ فرماتے تھے: یا علیؑ! خدا کی قسم! جو میرے کانوں نے سُنا ، دل نے درک کیا ، آنکھوں نے دیکھا وہی آپ سے کہتا ہوں اگر یہ کہتا ہوں تو کلام خدا نہیں بلکہ کلام جبرائیلؑ ہے۔ بنا بریں یا علیؑ! میرے راز فاش کرنے سے پرہیز کرو۔ میں نے خدا سے چاہا ہے کہ جو میرے اس راز کو آشکار کرے خدا اس کو دوزخ کی آگ کی حرارت چکھائے۔ پھر فرمایا: یا علیؑ! اکثر لوگوں کا خلوص جو میں کہتا ہوں وہ نہیں کم ہے لیکن پھر بھی سختیاں ، رنج اور پوری جد و جہد کرتے ہیں اگر اس امت میں باغی نہ ہوتے تو میں اس راز کو ظاہر کر دیتا لیکن جانتا ہوں کہ اس صورت میں دین تباہ ہو جاتا۔ اس لیے چاہتا ہوں کہ یہ راز صرف ان لوگوں تک محدود رہے جو مورد اطمینان ہیں۔

آیت الکرسی اور تکمیل حاجت

قال النبی صلّی اللّٰہ علیہ وآلہٖ وسلّم لعلی: یا علی، اذا خرجت من منزلك ترید حاجة فاقرأ آیة الکرسی فإن حاجتك تقضی إن شاء اللّٰہ۔

(بحار ج ۹۵ ص ۱۵۹ و مکارم الأخلاق ص ۳۹۸)

نبی اکرمؐ نے حضرت علیؑ سے فرمایا: یا علیؑ! جب گھر سے کسی مقصد کے لیے نکلتے ہو تو آیت الکرسی پڑھا کرو۔ کیونکہ آیت الکرسی پڑھنے سے آپکی حاجت پوری ہو گی۔

غصّہ پی جاؤ

یا علی، من کظم غیظاً وھو یقدر علی امضائہ اعقبہ اللّٰہ یوم القیامة أمنا وإیماناً یجد طعمه۔

(روضة المتقین ج ۱۲ ص ۴، من لا یحضر ص ۵۷۲)

یا علیؑ! جو شخص اپنا غصّہ پی جائے حالانکہ غصہ کرسکتا تھا۔ تو خدا قیامت کے دن اس کو امن دے گا اور ایمان بھی دے گا جس کا ذائقہ وہ چکھے گا۔

نیک وصیّت

یا علی من لم یحسن وصیته عند موته کان نقصاً فی مروته ولم یملك الشفاعة۔

یا علیؑ! جو شخص وقت موت نیک وصیّت نہ کرے اس کی مروّت کم ہو جاتی

ہے۔اس کی شفاعت نہ ہو گی۔

بڑا جہاد

یا علی اُفضل الجہاد من اُصبح لا یھم بظلم اُحد (ص ۵)

یا علیؑ! بڑا اور بہترین جہاد یہ ہے کہ (انسان) صبح اٹھے اور کسی پر ظلم کرنے کے درپے نہ ہو۔

یا علی من خاف الناس لسانہ فھو من اھل النار۔

یا علیؑ! جس شخص کی زبان سے لوگ ڈرتے ہوں وہ جہنمی ہے۔

بُرے لوگ

یا علی شر الناس من اکرمہ الناس اُتقاء فحشہ۔

(دررِوی شرہ واصول کافی)

یا علیؑ! بُرے لوگ وہ ہیں کہ جن کے ڈر سے ان کا احترام کرتے ہیں۔

بدتر شخص

یا علی شر الناس من باع آخرتہ بدنیاہ وشر من ذلک من باع آخرتہ بدنیا غیرہ۔

یا علیؑ! وہ بُرا شخص ہے کہ جو اپنی آخرت کو دُنیا کے بدلے بیچ ڈالے اور اس سے بدتر شخص وہ ہے جو آخرت کو دوسرے لوگوں کی دنیا کی خاطر بیچ ڈالے۔

قبولیت معذرت

یا علی من لم یقبل العذر من متنصل صادقاً کان أو کاذباً لم ینل شفاعتی۔

یا علیؑ! جو کسی کی معذرت قبول نہ کرے خواہ وہ سچا ہو یا جھوٹا تو وہ میری شفاعت سے محروم ہو گا۔

دروغ مصلحت آمیز بہ از راستی فتنہ انگیز

یا علی إن اللہ عز وجل أحب الکذب فی الصلاح وأبغض الصدق فی الفساد۔

یا علیؑ! خدا اس جھوٹ کو اچھا سمجھتا ہے جس میں اصلاح ہو اور اس سچ کو دشمن جانتا ہے جس کے کہنے سے فساد ہو۔

اخلاقی رذائل

یا علی من ترک الخمر لغیر اللہ سقاہ اللہ من الرحیق المختوم! فقال علی لغیر اللہ؟ قال: نعم واللہ صیانۃ لنفسہ فیشکرہ اللہ علی ذلک۔ (ص ۸)

یا علیؑ! جو شخص شراب کے پینے کو غیر خدا کی رضا کے لیے چھوڑ دے تو خدا اس کو بہشتی مہر لگا کر شراب پلائے گا۔ حضرت علیؑ نے سوال کیا، غیر خدا سے کیا مراد ہے؟ فرمایا! خدا کی قسم۔ اگر شراب کو اپنی جان کے تحفظ کے لیے بھی چھوڑے خدا اس کے اس چھوڑنے کی قدر کرتا ہے۔

شرابی بت پرست ہے

یا علی شارب الخمر کعابد وثن (فی الوثن)

یا علیؑ! شراب پینے والا سزا کے ضمن میں بت پرست کی طرح ہے۔

شرابی اور کفر کی موت

یا علی شارب الخمر لا یقبل اللہ عز وجل صلاتہ اربعین یوماً فإن مات فی الاربعین مات کافراً۔

یا علیؑ! شرابی کی چالیس دن تک نماز قبول نہیں اگر چالیسویں دن مر گیا تو کافر کی موت مرا۔

ہر نشہ آور شے حرام ہے

یا علی کل مسکر حرام وما اسکر کثیرہ فالجرعۃ منہ حرام۔

یا علیؑ ہر نشہ آور چیز حرام ہے جس چیز کا زیادہ پینا نشہ آور ہے اس کا ایک گھونٹ بھی حرام ہے۔

شراب خوری کلید گناہ

یا علی جعلت الذنوب کلھا فی بیت وجعل مفتاحھا شرب الخمر۔

یا علیؑ! تمام گناہ ایک گھر میں جمع ہیں جس کی چابی شراب خوری ہے۔

٭

شراب خور خدا سے بے خبر

یا علی یأتی علی شارب الخمر ساعة لا یعرف فیھا ربه عز وجل۔

یا علیؑ! شراب خور پر کئی لمحے ایسے بھی آتے ہیں کہ پروردگار تک کو نہیں پہچانتا۔

حکومت کا وقت معین ہے

یا علی إن إزالة الجبال الرواسی أھون من إزالة ملك مؤجل لم تنقض أیامه۔

یا علیؑ! بہت بڑے مضبوط پہاڑوں کو ختم کر دینا آسان ہے لیکن حکومت کو ختم کرنا جس کا وقت پورا نہ ہو مشکل ہے۔

اس محفل میں مت جاؤ...

یا علی من لم تنتفع بدینه ولا دنیا فلا خیر لك فی مجالسته

یا علیؑ! جس شخص کی محفل میں جانے سے دین یا دنیا کا فائدہ نہ ہو اس میں خیر نہیں ہے۔

یا علی لا ینبغی للعاقل أن یکون ظاعنا إلا فی ثلاث مرمة لمعاش أو تزود لمعاد أو لذة فی غیر محرم۔

یا علیؑ! عقل مند کے لیے ہے صرف تین چیزوں کے لیے سفر کرے۔ طلب معاش۔ طلب آخرت۔ لذت حلال۔

مکارم اخلاق

يا علي ثلاث من مكارم الأخلاق في الدنيا والآخرة ان تعفو عمن ظلمك وتصل من قطعك وتحلم عمن جهل عليك۔

یا علیؑ! تین چیزیں دنیا و آخرت میں مکارم اخلاق ہیں۔ جو ظلم کرے اس کو معاف کر دیں۔ جو قطع کرے اس سے صلہ رحمی کریں۔ جو آپ سے نادانی کرے آپ اس سے بردباری سے کام لیں۔

يا علي بادر بأربع قبل أربع شبابك قبل هرمك وصحتك قبل سقمك وغناك قبل فقرك وحياتك قبل موتك۔

یا علیؑ! چار چیزوں کو چار چیزوں سے پہلے غنیمت سمجھو۔ جوانی کو بڑھاپے سے پہلے۔ سلامتی قبل از بیماری، محتاج ہونے سے پہلے تونگری، موت سے پہلے زندگی۔

مستجاب دعائیں

يا علي أربعة لا ترد لهم دعوة: امام عادل ووالد لولده والرجل يدعو لأخيه بظهر الغيب والمظلوم يقول الله عز وجل وعزتي وجلالي لانتصرن لك ولو بعد حين۔

یا علیؑ! چار لوگوں کی دعا قبول ہوتی ہے۔ امام عادل، باپ کی دعا بیٹے کے لیے۔ مومن بھائی کی دعا اس کی غیبت میں اور مظلوم کی دعا۔

يا علي لا وليمة إلا في خمس عرس أو عذار أو وكار أو ركاز فالعرس التزويج والخرس النفاس بالولد والعذار الختان

والوکار فی بناء الدار وشرائہا والرکاز الرجل یقدم من مکۃ ۔

(ص ۳۴، خصال ص ۶۹)

یا علیؑ! پانچ چیزوں کا ولیمہ ہے۔ شادی کا، فرزند کی ولادت کا، ختنہ کرنے کا، اپنا گھر بنانے یا خریدنے کا، اور مکہ سفر حج سے واپسی پر۔

خصائل مومن

یا علی! ینبغی أن یکون فی المؤمن ثمان خصال وقار عند الھزاھز وصبر عند البلاء وشکر عند الرخاء وقنوع بما رزقہ اللہ عز وجل لا یظلم الأعداء ولا یتحامل علی الأصدقاء بدنہ منہ فی تعب والناس منہ فی راحۃ ۔

یا علیؑ! مومن کو چاہیے کہ اس میں دس خصلتیں ہوں سختیوں میں بردبار ہو۔ شر پسند عناصر مصیبتوں میں صابر ہو۔ آرام کے وقت شکر گزار ہو۔ روزی پر قناعت کرے دشمنوں پر بھی ظلم نہ کرے۔ دوستوں کو تکلیف نہ دے۔ وہ اپنے خاندان کی طرف سے رنجیدہ ہو لیکن لوگ اس کی طرف سے آرام میں ہوں۔

فحش بکنے والے پر جنت حرام ہے

یا علی حرم اللہ الجنۃ علی کل فاحش بذی لایبالی ما قال ولا ما قیل لہ :

(ص ۶۸)

یا علیؑ! اللہ نے گالی فحش بکنے والے پر جنت کو حرام قرار دیا ہے

تعمیر بہشت کے لیے میٹریل

یا علی خلق اللہ عزوجل الجنۃ من لبنتین، لبنۃ من ذھب ولبنۃ من فضۃ وجعل حیطانھا الیاقوت وسقفھا الزبرجد وحصاھا اللؤلؤ وترابھا الزعفران والمسك الاذفر، ثم قال لھا تکلمی فقالت: لا الہ الا اللہ الحی القیوم قد سعد من یدخلنی قال اللہ جل جلالہ وعزتی وجلالی لا یدخلھا مدمن خمر ولا نمام ولا دیوث ولا شرطی ولا مخنث ولا نباش ولا عشار ولا قاطع رحم ولا قدری۔ (ص ۴۹)

یا علیؑ! خدا نے بہشت کو دو قسم کی اینٹوں سے بنایا ہے، ایک سونے کی اور ایک چاندی کی، اس کی دیواریں یاقوت کی، چھت زبرجد کی، سنگریزے مروارید کے، مٹی زعفران، مشک، اور خوشبوی کی اور اس سے کہا کہ بول، بہشت نے کہا سوائے خدائے زندہ کے کوئی معبود نہیں، جو مجھ میں آئے گا نیک بخت ہے خدا نے فرمایا کہ مجھے اپنی عزت وجلال کی قسم شرابی، چغل خور، دیوث، ظالم کا ظالم نمائندہ عورت جیسا شخص (مخنث) قبر اکھاڑنے والا، چور سا جگا ٹیکس وصول کرنے والا اور جو یہ عقیدہ رکھتا ہے کہ خدا کا بندوں کے کاموں میں کوئی دخل نہیں۔ مجھ میں وارد نہ ہوگا۔

خوشحال شخص

یا علی طوبی لمن طال عمرہ وحسن عملہ۔ (من لا یحضر ص ۵۱۳)

یا علیؑ! خوشحال ہے وہ شخص جس کی عمر لمبی ہو اور اعمال نیک ہوں۔

بداخلاقی کی توبہ نہیں

یا علی لکل ذنب توبۃ الا سوء الخلق، فان صاحبہ کلما خرج من ذنب دخل ذنب آخر۔

یا علیؑ! ہر گناہ کی توبہ ہے لیکن بداخلاقی کی توبہ نہیں کیونکہ بداخلاق شخص ایک گناہ سے باہر آتا ہے تو دوسرے میں پڑ جاتا ہے۔

عذاب میں تعجیل کا مستحق

یا علی اربعۃ اسرع شیء عقوبۃ، رجل احسنت الیہ فکافاک بالاحسان الیہ اساءۃ، ورجل لا تبغی علیہ وھو یبغی علیک ورجل عاھدتہ علی امر فوفیت لہ وغدر بک و رجل وصل قرابتہ فقطعوہ، (روضۃ ج ۱۲ ص ۴۸)

یا علیؑ! چار شخصوں کو عذاب و سزا جلدی آتے ہیں۔ جس پر آپ نے احسان کیا اور اس نے برائی کر دی۔ جس پر آپ نے ظلم کرنا جائز نہ سمجھا اور اس نے ظلم کیا۔ جس کے ساتھ کسی کام کا وعدہ کیا تو آپ نے وعدہ وفائی کی لیکن اس نے آپ کے ساتھ کئی حیلے بہانے کیے۔ جس نے اپنے خاندان سے مربوط ہونے کی کوشش کی جبکہ خاندان والوں نے اس کو کاٹ دیا۔

تنگ دلی میں سکون نہیں

یا علی من استولی علیہ الضجر رحلت عنہ الراحۃ۔

یا علیؑ! جس کا دل تنگ ہو آرام و سکون ختم ہو جاتا ہے۔

ذاتی توہین کے مرتکب

یا علی ثمانیة اِن اُھینوا فلا یلوموا الاّ انفسھم، الذاھب اِلی مائدة لم یدع الیھا، والمتأمر علی رب البیت، وطالب الخیر من اعدائه، وطالب الفضل من اللئام، والداخل بین اثنین فی سر لم یدخلاه فیه، والمستخف بالسلطان الجالس فی مجلس لیس له باھل، والمقبل بالحدیث علی من لا یسمع منه۔ (ص ۸۴ من لا یحضر ص ۵۱۳)

یا علیؑ! آٹھ آدمی ہیں جن کی توہین ہو تو ان کا اپنا قصور ہے اپنی سرزنش کریں۔ جو شخص بغیر دعوت کے کسی کے دستر خوان پر کھانے کے لیے پہنچ جائے۔ جو شخص گھر والوں کو حکم دے۔ جو شخص دشمن سے اچھائی چاہے۔ جو شخص بخیل سے اضافی (رقم) مانگے۔ جو دو آدمیوں کی گفتگو میں دخل دے۔ جو شخص ایسی جگہ بیٹھے جو اس کے شایان شان نہیں۔ جو شخص کسی ایسے شخص سے بات کرے جو اس کی بات نہیں سنتا۔

کفرِ عملی

یا علی کفر باللہ العظیم من ھذه الامة عشرة: القتات والساحر والدیوث وناکح المرأة حرامًا فی دبرھا وناکح البھیمة ومن نکح ذات محرم والساعی فی الفتنة وبایع السلاح من اھل الحرب ومانع الزکاة ومن وجد سعة فمات و لم یحج

یا علیؑ! اس امت کے دس اشخاص نے خدائے بزرگ کا کفر کیا ہے۔ چغل خور، جادوگر، دیوث۔ حرام عورت سے پشت سے بدفعلی کرنے والا۔ حیوان سے بدفعلی کرنے والا، محرم عورت سے زنا کرنے والا، فتنے کی کوشش کرنے والا۔ جنگ کرنے والے کو اسلحہ بیچنے والا۔ زکوٰۃ کا منکر، جو استطاعت کے باوجود حج نہ کرنے والا۔

واجب اور مستحب اعمال و آداب

یا علی اثنتا عشرة خصلة ینبغی للرجل المسلم أن یتعلمها علی المائدة أربع منها فریضة وأربع منها سنة، واربع منها أدب فأما الفریضة فالمعرفة لما یأکل، والتسمیه، والشکر والرضا، وأما السنة فالجلوس علی الرجل الیسری والأکل بثلاث أصابع، وأن یأکل مما یلیه، ومص الأصابع وأما الأدب، فتصغیر اللقمة، والمضغ الشدید، وقلة النظر فی وجوه الناس، وغسل الیدین۔

یا علیؑ! یہ بارہ آداب مسلمان کو دسترخوان پر یاد رکھنے چاہئیں۔ ان میں سے چار واجب ہیں، چار مستحب ہیں اور چار آداب ہیں۔ چار واجب یہ ہیں: غذا کا پہچاننا، بسم اللہ پڑھنا، شکر کرنا، راضی ہونا۔ جو چار مستحب ہیں وہ یہ ہیں: بائیں پاؤں پر بیٹھنا، تین انگلیوں سے کھانا، اپنے سامنے نزدیک والی غذا کو کھانا، انگلیوں کو چاٹنا۔ اور جو چار اداب ہیں وہ یہ ہیں: چھوٹے لقمے اٹھانا، خوب چبانا، لوگوں کے منہ کو نہ دیکھنا، ہاتھوں کا دھونا۔

نصائح

یا علی لا تمزح فیذهب بهاؤك ولا تکذب فیذهب نورك، و ایاك وخصلتین الضجر والکسل، فإنك إن ضجرت لم تصبر علی حق، وإن کسلت لم تؤد حقاً۔

(یا علیؑ! زیادہ مذاق نہ کرو ورنہ آپ کی اہمیت نہ رہے گی، جھوٹ نہ بولو ورنہ آپ کا نور زائل ہو جائے گا۔ دو عادتوں سے پرہیز کرو۔ تھکاوٹ اور سستی سے، اگر تھکاوٹ کا اظہار کیا تو اپنے حق پر صابر نہ ہو سکو گے۔ گر سستی کی تو کوئی حق ادا نہ کر سکو گے۔

مناہی

یا علی کره الله عز وجل لأمتی العبث فی الصلاة والمن فی الصدقة واتیان المساجد جنباً والضحك بین القبور والتطلع فی الدور والنظر إلی فروج النساء لأنه یورث العمی۔

یا علیؑ! اللہ نے میری امت کے لیے نماز میں کھیلنا، صدقہ میں احسان جتلانا، جنابت میں مسجد آنا۔ قبرستان میں ہنسنا، لوگوں کے گھروں میں دیکھنا، عورت کی شرمگاہ کو دیکھنا کیونکہ اس سے بینائی ختم ہو جاتی ہے ناپسند کرتا ہے۔

خوف خدا

یا علی من خاف الله عز وجل خاف منه کل شیء، ومن لم یخف الله عز وجل أخافه الله من کل شیء۔

یا علیؑ! جو خدا سے ڈرتا ہے ہر چیز اس سے ڈرتی ہے۔ جو خدا سے نہیں ڈرتا وہ ہر چیز سے ڈرتا ہے۔

بے جا تفاخر

یا علی آفۃ الحسب الافتخار۔ (ص ۷۰)

یا علیؑ! اپنے آپ پر فخر کرنا حسب و نسب کے لیے آفت ہے۔

عدم قبولیت نماز

یا علی ثمانیۃ لا یقبل اللہ منھم الصلاۃ العبد الابق حتی یرجع إلی مولاہ، والناشز وزوجھا علیھا ساخط و مانع الزکوۃ وتارک الوضوء والجاریۃ المدرکۃ تصلی بغیر خمار وإمام قوم یصلی بھم وھم لہ کارھون والسکران والزبین وھو الذی یدافع البول والغائط۔

یا علیؑ! آٹھ اشخاص کی نماز قبول نہیں ہوتی۔ بھاگا ہوا جب تک کہ وہ اپنے مالک کے پاس نہ آجائے، نافرمان عورت کہ جس پر شوہر ناراض ہو منکرِ زکوٰۃ تارک الصلوٰۃ۔ لڑکی جو حد بلوغ کو پہنچ جائے اور بغیر چادر کے نماز پڑھے، تارک وضو۔ جو ایسے لوگوں کو نماز پڑھائے جو اس کو اچھا نہیں سمجھتے۔ جو مست ہو۔ جو نماز میں اپنے پیشاب و پاخانہ کو زبردستی روکے رکھے۔

بہشت میں گھر

یا علی اربع من کن فیہ بنی اللہ تعالیٰ لہ بیتاً فی الجنۃ: من آوی

الیتیم ورحم الضعیف واشفق علی والدیہ، ورفق بمملوکہ

(ص ۷۳)

یا علیؑ! جس میں یہ چار چیزیں ہونگی اس کا بہشت میں اپنا گھر ہوگا۔ جو یتیم کو جگہ دے، جو کمزور پر رحم کرے، جو والدین سے محبت کرے، اپنے غلام سے نرمی برتے۔

بہترین شخص

یا علی ثلاث من لقی اللہ عز وجل بہن فہو من افضل الناس: من اتی اللہ بما افترض علیہ فہو من اعبد الناس، ومن ورع عن محارم اللہ عز وجل فہو من اورع الناس ومن قنع بما رزقہ اللہ فہو من اغنی الناس۔

یا علیؑ! ان تین چیزوں کے ساتھ جو شخص اللہ سے ملاقات کرے گا وہ بہترین شخص ہوگا۔ جو اپنے واجبات کو ادا کرتا ہے، وہ سب سے زیادہ عبادت کرنے والا ہے۔ جو محرمات الٰہی سے پرہیز کرتا ہے، وہ سب لوگوں سے زیادہ پرہیز کرنے والا ہے۔ جو خدا کی دی ہوئی روزی پر قناعت کرے وہ لوگوں سے زیادہ توانگر ہے۔

ہدایات

یا علی ثلاث لا تطیقہا ھذہ الامۃ: المواساۃ للاخ فی مالہ وانصاف الناس من نفسہ وذکر اللہ علی کل حال ولیس ھو سبحان اللہ والحمد للہ ولا الہ الا اللہ واللہ اکبر ولکن اذا

وردعلی ما یحرم علیه خاف الله عزوجل عندہ وترکہ۔

(ص ۸۳ و ۸۴)

یا علیؑ! تین چیزیں ایسی ہیں کہ اس امت کی برداشت میں نہیں۔ برادر دینی کو اپنے مال میں برابر کا شریک سمجھا جائے، جو عوام کے حق میں انصاف کیا جائے ہر حال میں یاد خدا کی جائے۔ اور ذکر خدا صرف یہ کہنا ہی نہیں کہ سبحان اللہ والحمد للہ ولا الہ الا اللہ واللہ اکبر، بلکہ ذکر خدا یہ ہے کہ جب حرام سامنے آئے تو خدا سے ڈرے۔ اور اسے چھوڑ دے۔

تین اشخاص

یا علی ثلاثة إن أنصفتهم ظلموك السفلة وأهلك وخادمك۔

یا علیؑ! تین شخص ایسے ہیں کہ اگرچہ آپ ان سے انصاف اختیار کریں تو وہ پھر بھی آپ پر ستم کریں گے۔ پست فطرت، خاندان والے۔ آپ کے نوکر۔

سات امور

یاعلی سبعة من کن فیه فقد استکمل حقیقة الایمان و ابواب الجنة مفتحة له، من أسبغ وضوئه وأحسن صلاته وأدی زکاة ماله، وکف غضبه وسجن لسانه، واستغفر لذنبه، وأدی النصیحة لأهل بیت نبیه۔

یا علیؑ! جس میں یہ سات چیزیں ہوں اس نے حقیقت ایمان کو پالیا ہے اور جنت کے دروازے اس کے لیے کھلے ہیں جو صحیح وضو کرے، صحیح نماز پڑھے۔ مال کی زکوٰۃ دے۔ غصے کو پی جائے۔ زبان کو کنٹرول کرے، گناہوں

کی معافی مانگے، خاندان پیغمبر کے لیے خیر خواہی کرے۔

تین لعنتی

یاعلی لعن اللہ ثلاثۃ: آکل زادہ وحدہ، وراکب الفلاۃ وحدہ والنائم فی بیت وحدہ۔

یاعلیؑ! خدا نے تین شخصوں پر لعنت کی ہے۔ جو اکیلا کھانا کھاتا ہے، اکیلا سفر کرتا ہے اور اکیلے گھر میں سوتا ہے۔

پاگل پن کے تین اسباب

یاعلی ثلاثۃ یتخوف منھن الجنون: التغوط بین القبور، والمشی فی خف واحد ورجل ینام وحدہ۔

یاعلیؑ! تین عادتیں ایسی ہیں جن سے ڈر رہتا ہے کہ شاید انسان انکی وجہ سے پاگل ہو جائے۔ قبروں کے درمیان پاخانہ کرنا۔ ایک جوتا پہن کر چلنا، اکیلا سونا۔

یاعلی ثلاث یحسن فیھن الکذب: المکیدۃ فی الحرب وعدتک زوجتک، والاصلاح بین الناس۔

یاعلیؑ! تین مقامات پر جھوٹ بولنا نیکی ہے۔ جنگ میں نئے رنگ اور کرتب دکھانے، ہمسر کو وعدہ دینے، اور لوگوں کی اصلاح کرنے میں۔

حقیقت ایمان

یاعلی ثلاث من حقائق الایمان: الانفاق من الاقتار، والصافك

الناس من نفسك وبذل العلم للمتعلم۔

یا علیؑ! تین چیزیں ایمان کی حقیقت ہیں صحت کے وقت انفاق کرنا، لوگوں سے انصاف سے برتاؤ کرنا، اور طالب علموں کو علم سکھانا۔

تکمیل عمل کی ضروریات

یا علی، ثلاث من لم تکن فیہ لم یتم عملہ، ورع یحجزہ عن معاصی اللہ وخلق یداری بہ الناس، وحلم یرد بہ جھل الجاھل۔

یا علیؑ! یہ تین چیزیں جس میں نہ ہوں اس کا عمل مکمل نہیں ہے۔ تقویٰ جو نافرمانی خدا سے روکے۔ اخلاق جس سے لوگوں کے ساتھ نرمی سے پیش آئے ایسا حلم کہ جاہل کی نادانی کو اس سے روک سکے۔

مومن کے لیے باعث شادمانی

یا علی، ثلاث فرحات للمؤمن فی الدنیا: لقاء الاخوان، و تفطیر الصائم، والتھجد فی آخر اللیل، (ص ۱۱۴)

یا علیؑ! تین چیزیں اس دنیا میں مومن کے لیے خوشی کا باعث ہیں مومنین کی زیارت کو جانا، روزہ دار کو افطاری کرانا، اور آخر شب میں عبادت کرنا۔

تین چیزوں سے منع

یا علی اُنھاک عن ثلاث خصال الحسد والحرص والکبر (ص ۱۱۵)

یا علیؑ! میں آپ کو تین چیزوں سے منع کرتا ہوں۔ حسد، حرص اور

تکبرے۔

علامات شقاوت

یا علی أربع خصال من الشقاوة : جمود العین وقساوة القلب وبعد الأمل وحب البقاء۔ (ص ۱۳۶)

یا علیؑ! چار چیزیں شقی ہونے کی نشانیاں ہیں۔ آنکھ خشک ہو، لمبی امیدیں ہوں، سخت ہو۔ اور زندہ رہنے سے بہت محبت ہو۔

تین، تین، تین

یا علی ثلاث درجات وثلاث کفارات وثلاث مهلکات وثلاث منجیات : فأما الدرجات فأسباغ الوضوء فی السبرات، وانتظار الصلاة بعد الصلاة والمشی باللیل والنهار الی الجماعات، واما الکفارات فإفشأ السلام، وإطعام الطعام، والتهجد باللیل والناس نیام وأما المهلکات فشح مطاع وهوی متبع واعجاب المرء بنفسه، وأما المنجیات فخوف الله فی السر والعلانیة والقصد فی الغنی والفقر، وکلمة العدل فی الرضا والسخط

(ص ۱۲۷)

یا علیؑ! تین چیزیں درجات بلند کرتی ہیں۔ تین چیزیں کفارہ ہیں اور تین چیزیں تباہ کرنے والی ہیں اور تین چیزیں نجات دینے والی ہیں۔ تین چیزیں درجہ بلند کرنے والی ہیں۔ سرد ہوا میں مکمل وضو کرنا، ہر نماز کے بعد دوسری نماز کا انتظار کرنا، دن رات نماز جماعت میں شرکت کرنا۔ جو تین چیزیں کفارہ ہیں وہ یہ ہیں: کھل کر

سلام کرنا، مسکینوں کو کھانا کھلانا، آخر رات جب لوگ سوئے ہوئے ہوں تو جاگ کر عبادت کرنا۔ جو تین چیزیں عبادت کرتی ہیں۔ وہ بخل، ہوا پرستی، خود بینی اور تکبر۔ جو تین چیزیں نجات دیتی ہیں: ظاہر یا چھپتے ہوئے ہر حال میں خدا سے ڈرنا فقر و تونگری دونوں زمانوں میں درمیانہ روی اختیار کرنا۔ اور غصہ دونوں حالتوں میں عدالت سے بات کرنا۔

رضاعت و بلوغ

یا علی لا رضاع بعد فطام ولا یتم بعد احتلام۔ (ص ۱۳۶)

یا علیؑ! جس بچے کا دودھ بڑھایا جائے وہ رضاعت پذیر نہیں اور جو بچہ حد بلوغ کو پہنچ جائے وہ یتیم نہیں۔

یا علی للمؤمن ثلاث علامات الصلاۃ والزکاۃ والصیام۔

یا علیؑ! مؤمن کی تین نشانیاں ہیں۔ نماز، زکوٰۃ، روزہ۔

سفر در سفر امید بخش

یا علی سر سنتین بر والدیک، سر سنۃ صل رحمک سر میلا عد مریضاً، سر ملین شیع جنازۃ سر ثلاثۃ أمیال أجب دعوۃ سر أربعۃ أمیال زر أخا فی اللہ، سر خمسۃ أمیال أجب الملھوف، سر ستۃ أمیال أنصر المظلوم وعلیک بالاستغفار۔ (ص ۱۳۶)

یا علیؑ! والدین کے ساتھ نیکی کے لیے دو سال کا سفر کرو، صلہ رحمی کے لیے ایک سال کا سفر کرو، عیادت مریض کے لیے ایک رات کا سفر کرو۔

برائے تسبیح جنازہ دو میل کا سفر کرو۔ مومن کی دعوت کے لیے تین رات کا سفر کرو۔ مومن کی زیارت کے لیے چار میل کا سفر کرو۔ کسی کی امداد کے لیے پانچ رات کا سفر کرو۔ کسی مظلوم کی مدد کے لیے چھ میل کا سفر کرو۔ اور ہر سفر میں خدا سے بخشش کی امید رکھیں۔

باعثِ نسیان

یا علی تسعة أشیاء تورث النسیان : أكل التفاح الحامض وأكل الكزبرة والجبن، وسؤر الفارة وقراءة كتابة القبور والمشي بین امرأتین وطرح القملة، والحجامة فی النقرة، و البول فی الماء الراكد، (ص ۱۵۰)

یا علیؑ! نو چیزیں نسیان کا موجب بنتی ہیں: ترش سیب کھانا، دھنیا کھانا، پنیر کھانا، چوہے کا کٹا ہوا کھانا، قبر پر لکھا ہوا پڑھنا۔ دو عورتوں کے درمیان سے گزرنا۔ جوں کو پھینک دینا۔ چاندی کے برتن میں حجامت کرنا اور کھڑے پانی میں پیشاب کرنا۔

زیبائش حیات

یا علی العیش فی ثلاثة دار قوراء، وجاریة حسناء، وفرس قباء۔

یا علیؑ! زندگی تین چیزوں میں ہے۔ گھر وسیع ہو۔ عورت خوب صورت و خوب سیرت ہو۔ گھوڑا (سواری) اچھا ہو۔

عجز کا صلہ

یا علی واللہ لو اُن الوضیع فی قعر بئر لبعث اللہ عز وجل إلیہ ریحاً ترفعہ فوق الأخیار فی دولۃ الأشرار۔

یا علیؑ! خدا کی قسم۔ اگر عاجزی کرنے والا کنویں کی تہہ میں ہو تو خدا اس کی طرف ہوا کو بھیجے گا تاکہ اس کو اشرار کی حکومت میں نیک لوگوں میں قرار دے۔

مستحق لعنت شخص

یا علی من انتمی إلی غیر موالیہ فعلیہ لعنۃ اللہ ومن منع أجیراً اجرہ فعلیہ لعنۃ اللہ ومن أحدث حدثاً أو آوی محدثاً فعلیہ لعنۃ اللہ فقیل یا رسول اللہ القتل وما ذلك الحدث، قال: القتل۔

یا علیؑ! جو شخص غیر اماموں کی طرف منسوب ہو تو اس پر خدا کی لعنت ہے۔ جو شخص مزدور کی مزدوری نہ دے اس پر اللہ کی لعنت ہے۔ جو شخص واردات کرے یا واردات کرنے والے کو پناہ دے تو اس پر خدا کی لعنت ہے۔ کہا گیا یا رسول اللہؐ! واردات کیا ہے۔ فرمایا قتل کرنا۔

مسلمان اور مہاجر کی تعریف

یا علی المؤمن من آمنہ المسلمون علی اموالھم ودمائھم والمسلم من سلم المسلمون من یدہ ولسانہ، والمھاجر من ھجر السیئات۔ (ص ۱۵)

یا علیؑ! مومن وہ ہے کہ مسلمان اس سے جان و مال کے لحاظ سے مامون ہوں۔ مسلمان وہ ہے جس کی زبان یا ہاتھ سے باقی سالم ہوں اور مہاجر وہ ہے کہ جو گناہوں سے دوری اختیار کرتا ہے۔

ایمان کے محکم رستے

یا علی اُوثق عری الایمان الحب فی اللہ والبغض فی اللہ۔
یا علیؑ! ایمان کے محکم رستے فی سبیل اللہ دوستی اور دشمنی ہیں۔

بیوی کا مطیع جہنمی ہے

یا علی من اُطاع امرأته اکبه اللہ عزوجل علی وجهه فی النار، فقال علی علیه السلام: وما تلک الطاعة؟ قال: یأذن لها فی الذهاب إلی الحمامات والعرسات والنائحات ولبس الثیاب الرقاق۔

یا علیؑ! جو اپنی بیوی کی اطاعت کرے۔ خدا اس کو منہ کے بل جہنم میں ڈالے گا۔ حضرت علیؑ نے پوچھا، وہ اطاعت کیا ہے؟ فرمایا: اس کو اجازت دیدے کہ وہ حمام، عروسی، نوحہ خوانی پر نازک لباس پہن کر جائے۔

تقوی۔ معیار فضیلت

یا علی ان اللہ تبارک وتعالی قد اُذهب بالإسلام نخوة الجاهلیة وتفاخرها بآبائها، الا أن الناس من آدم و آدم من تراب واکرمهم عند اللہ اُتقاهم۔

یا علیؑ! خدا نے اسلام کے ذریعے غرور و تکبر، جاہلیت اور اپنے اباء پر فخر کرنے کو ختم کر دیا ہے۔ جان لو کہ تمام لوگ آدم سے ہیں اور آدمؑ مٹی سے پیدا ہوئے۔ خدا کے نزدیک محترم پرہیزگار ہے۔

حرام قیمت اور کمائی

یا علی من السحت ثمن المیتة، وثمن الکلب، وثمن الخمر، و مھر الزانیة، والرشوة فی الحکم، واُجر الکاھن۔

یا علیؑ! مردار، کتا، شراب، زانیہ، رشوۃ اور کاہن کی قیمت اور کمائی حرام ہے۔

علم کا بے جا استعمال کرنیوالا جہنمی ہے

یا علی من تعلم علماً لیماری بہ السفھاء اُو یجادل بہ العلماء، اُو لیدعو الناس الی نفسہ فھو من اھل النار۔

یا علیؑ! جو شخص علم سیکھے کہ اس کے ذریعے بے عقلوں سے جھگڑا کرے گا یا دانشمندوں سے بحث کرے گا اور عوام کو اپنی طرف کھینچے گا وہ اہل جہنم ہے۔

مرنے والے کے بارے میں سوال

یا علی اِذا مات العبد قال الناس ما خلف وقالت الملائکة ما قدم۔ (ص ۱۷۵)

یا علیؑ! ہر وہ شخص جو مر جائے تو لوگ کہتے ہیں کہ کتنے محل بنائے جبکہ

فرشتے کہتے ہیں اس طرف کیا بھیجا ہے۔

یاعلی الدنیا سجن المؤمن وجنۃ الکافر۔

یاعلیؑ! دنیا مومن کے لیے زندان اور کافر کے لیے بہشت ہے۔

اچانک موت

یاعلی موت الفجاۃ راحۃ المؤمن وحسرۃ للکافر (ص ۱۸۵)

یاعلیؑ! اچانک موت مومن کی راحت کا باعث ہے اور کافر کی حسرت کا سبب ہے۔

دُنیا کو وحیِ خداوندی

یاعلی اُوحی اللّٰہ تبارک وتعالیٰ إلی الدنیا اُخدمی من خدمنی واتعبی من خدمک۔

یاعلیؑ! خدا نے دنیا کو وحی کی ہے کہ ہر وُہ شخص جو میری خدمت کرتا ہے اس کی خدمت کرو اور جو شخص تمہاری خدمت کرتا ہے اس کو رنج میں ڈال دو۔

یاعلی إن الدنیا لو عدلت عند اللّٰہ تبارک وتعالی جناح بعوضۃ لما سقی الکافر منہا شربۃ من ماء (ص ۷۵)

یاعلیؑ! اگر دُنیا خدا کے نزدیک مچھر کے پر کے برابر بھی اہمیت رکھتی ہو تو کافر کو ذرا بھی دنیا سے نہ ملتا۔

تمنّا در روزِ قیامت

یاعلی ما اُحد من الاوّلین والآخرین إلا و ہو یتمنی یوم

القیامة أنه لو یعط من الدنیا الا قوتا (ص ۱۸۶)

یا علیؑ! گذشتگان اور آئندہ والوں میں بروز قیامت ہر شخص کی یہ تمنا ہوگی کہ دنیا صرف قوت لایموت ہوتی۔

یا علی شر الناس من اتهم الله فی قضائه۔ (ص ۱۸۹)

یا علیؑ! بدترین شخص وہ ہے جو خدا کو قضا و قدر میں متہم کرے۔

بیمار کی اہمیت

یا علی انین المؤمن تسبیح وصیاحه تهلیل، ونومه علی الفراش عبادة وتقلبه من جنب الی جنب جهاد فی سبیل الله، فإن عوفی مشی فی الناس وما علیه من ذنب۔ (ص ۱۹۰)

یا علیؑ! بیمار مومن کا نالہ تسبیح ہے، اس کی فریاد تہلیل ہے۔ اس کا بستر پر سونا عبادت، پہلو سے پہلو تبدیل کرنا راہِ خدا میں جہاد۔ اگر صحت مل گئی اور لوگوں میں چلنے پھرنے کے قابل ہوگیا تو اس کا کوئی گناہ باقی نہ ہوگا۔

بکرے کے پائے کا ہدیہ

یا علی لو اهدی إلی کراع لقبلته ولو دعیت إلی کراع لاجبت۔

یا علیؑ! اگر مجھے گوسفند کے پائے ہدیہ کیے جائیں تو قبول کروں گا اور اگر مجھے گوسفند کے پائے کھانے کو دیے جائیں تو قبول کروں گا۔

مودّت بنیاد اسلام ہے

یا علی الاسلام عریان فلباسه الحیاء، وزینته الوقار و مروته العمل الصالح، وعماده الورع، ولکل شیٔ اساس الاسلام حبنا اهل البیت (ص ۱۹۱ و ۱۹۲)

یا علیؑ! اسلام عریان ہے اس کا لباس حیا ہے اس کی زینت وفائے عہد، اس کی مروّت شائستہ کام تکیہ گاہ تقویٰ ہے، ہر چیز کی بنیاد ہوتی ہے اور بنیادِ اسلام خاندان اہل بیتؑ سے محبت ہے۔

یا علی سوء الخلق شوم وطاعة المرأة ندامة۔

یا علیؑ! بدخلق شوم ہے اور عورت کی اطاعت سے پشیمانی ہو گی۔

یا علی إن کان الشوم فی شیء ففی لسان المرأة۔

اگر کوئی شئے شوم ہو تو وہ بھی عورت کی زبان پر ہو گی۔

نجات پانے والے

یا علی نجی المخففون۔

یا علیؑ! ہلکے وزن والے نجات پا جائیں گے۔

تہمت کی سزا

یا علی من کذب علی متعمداً فلیتبوا مقعده من النار (ص ۱۹۲)

یا علیؑ! جو شخص جان بوجھ کر مجھ پر جھوٹ بولے تو اس نے اپنی جگہ جہنم میں پکی کر لی۔

آدابِ نسواں

یا علی لیس علی النساء جمعة، ولا جماعة ولا أذان ولا إقامة ولا عیادة مریض، ولا اتباع جنازة، ولا هرولة بین الصفا والمروة ولا استلام الحجر ولا حلق ولا تولی القضاء، ولا تستشار، ولا تذبح إلا عند الضرورة، ولا تجهر بالتلبیة، ولا تقیم عند قبر، ولا تسمع الخطبة، ولا تتولی التزویج بنفسها ولا تخرج من بیت زوجها إلا باذنه، فإن خرجت بغیر إذنه لعنها الله وجبرئیل و میکائیل، ولا تعطی من بیت زوجها شیئاً الا باذنه، ولا تبیت و زوجها علیها ساخط وإن کان ظالماً لها۔ (ص ۱۹۱)

یا علیؑ! عورت پر جمعہ نماز، نماز با جماعت، اذان، اقامۃ، عیادت مریض، اتباعِ جنازہ، صفا و مروہ کے درمیان ھرولہ، حجر اسود کا چھونا، حلق، قضاوت، مسورہ، ذبیحہ الضروری، بالجہر تلبیہ نہیں ہے اور نہ قبر پر رک سکتی ہے۔ نہ خطبہ سن سکتی ہے۔ نہ شادی کا خود بند و بست کر سکتی ہے۔ اپنے شوہر کے گھر سے بغیر اجازت کے نہیں جا سکتی۔ اگر بغیر اجازت گئی تو جبرائیلؑ میکائیلؑ اور خدا اس پر لعنت کرتے ہیں۔ اپنے شوہر کی اجازت کے بغیر کوئی چیز بخشش نہیں کر سکتی۔ شوہر ناراض ہو تو رات کو عورت کا سونا بھی جائز نہیں اگرچہ شوہر نے اس پر ظلم کیا ہو۔

مقوّیِ حافظہ

یا علی ثلاثة یزدن فی الحفظ و یذهبن البلغم: اللبان و

السواك وقرائة القرآن ۔

یا علیؑ: تین چیزیں حافظے کو زیادہ کرتی ہیں اور بلغم کو ختم کرتی ہیں۔ دودھ پینا، مسواک کرنا، اور قرآن پڑھنا۔

مسواک کے فوائد

یا علی السواک من السنة ومطهرة للفم، ويجلو البصر، ويرضي الرحمن، ويبيض الأسنان، ويذهب بالحفر، ويشد اللثة ويشهي الطعام، ويذهب بالبلغم، ويزيد في الحفظ ويضاعف الحسنات، وتفرح به الملائكة (ص ۲۱۵)

یا علیؑ! مسواک کرنا سنت ہے۔ منہ کو صاف کرتا ہے۔ آنکھوں کو پُر نور کرتا ہے۔ خدا کی خوشنودی کا باعث ہے۔ دانتوں کو سفید کرتا ہے، جراثیم کو ختم کرتا ہے۔ مسوڑوں کو مضبوط کرتا ہے۔ بھوک میں اضافہ کرتا ہے۔ بلغم کو ختم کرتا ہے۔ حافظہ کو زیادہ کرتا ہے۔ نیکیوں کو دوگنا کرتا ہے اور فرشتے اس کام پر خوش ہوتے ہیں۔

سونے کی چار حالتیں

یا علی النوم أربعة: نوم الانبياء عليهم السّلام على أقفيتهم ونوم المؤمنين على ايمانهم، ونوم الكفار والمنافقين على أيسارهم ونوم الشياطين على وجوههم۔

یا علیؑ! سونا چار قسم کا ہے۔ پیغمبروں کا سونا جو پشت کے بل سوتے ہیں مومنوں کا سونا جو دائیں جانب سوتے ہیں۔ کافروں اور منافقوں کا سونا، جو

بائیں طرف سوتے ہیں۔ شیطانوں کا سونا جو منہ کے بل الٹے سوتے ہیں۔

نسل محمدؐ صلب علیؑ سے

یا علی ما بعث اللہ عز وجل نبیاً الا وجعل ذریتہ من صلبہ وجعل ذریتی من صلبک، ولولاک ما کانت لی ذریۃ

(ص ۲۱۶)

یا علیؑ! خدا نے کسی پیغمبر کو مبعوث نہیں کیا مگر یہ کہ اس کی نسل اس کی صلب سے قرار دی لیکن میری نسل آپ کے صلب سے قرار دی۔ اگر آپ نہ ہوتے تو میری نسل نہ ہوتی۔

یا علی أربعہ من قواصم الظھر: امام یعصی اللہ عز وجل ویطاع أمرہ وزوجۃ یحفظھا زوجھا وھی تخونہ، وفقر لا یجد صاحبہ مداویا، وجار سوء فی دار مقام۔

یا علیؑ! چار چیزیں آدمی کی کمر توڑ دیتی ہیں۔ امام جو معصیت کار ہو اور لوگ اس کے فرمان بردار ہوں۔ عورت جس کی شوہر حفاظت کرے۔ اور وہ شوہر کی امانت میں خیانت کرے۔

یا علی أعجب الناس ایماناً واعظمھم یقیناً قوم یکونون فی آخر الزمان لم یلحقوا النبی وحجب عنھم الحجۃ فآمنوا بسواد علی بیاض۔

یا علیؑ! ایمان کے لحاظ سے زیادہ حیران کن اور یقین کے لحاظ سے بزرگ ترین وہ اشخاص ہیں جو آخری زمانہ میں ہوں گے۔ انہوں نے پیغمبرؐ کو درک نہیں کیا حجت بھی ان سے غائب ہو گی۔ لیکن وہ کاغذوں پر لکھے

ہوئے پر ایمان لانے والے ہیں۔

سنگدلی کے اسباب

یا علی ثلاثة یقسین القلب: استماع اللھو، وطلب الصید واتیان باب السلطان۔

یا علیؑ! تین چیزیں سنگدلی کا باعث ہیں۔ لہو ولعب کا سننا، شکار کے پیچھے بھاگنا، بادشاہ کے گھر میں آنا۔

یا علی لا تصل فی جلد ما لا تشرب لبنه ولا تأکل لحمه، ولا تصل فی ذات الجیش ولا فی ذات الصلاصل ولا فی ضجنان

(ص ۲۲۶)

یا علیؑ! اس حیوان کے چمڑے پر نماز نہیں پڑھ سکتے جس کا گوشت اور دودھ حرام ہو۔ نیز ذات الجیش، ذات الصلاصل اور ضجنان پر نماز مت پڑھا کریں۔

بعض حلال وحرام کی پہچان

یا علی کل من البیض ما اختلف طرفاہ، ومن السمك ما کان له قشر، ومن الطیر ما دف، واترك منه ما صف، وکل من طیر الماء ما کانت له قانصة أو صیصیة۔

یا علیؑ! پرندوں کے انڈوں سے وہ انڈا کھاؤ جس کے طرفین ایک جیسی نہ ہوں۔ مچھلیوں میں سے وہ مچھلی کھاؤ جس کے اوپر چھلکے ہوں۔ پرندوں سے وہ پرندہ کھاؤ جو پرواز کے دوران پروں کو ہلاتا رہے۔ وہ پرندہ حلال نہیں

جو دوران پرواز پروں کو کھول کر ہلاتا نہیں۔ دریائی پرندوں سے وہ پرندہ کھاؤ جس کا چینہ دان ہو۔ اور پاؤں کے ناخن ہوں۔

یا علی کل ذی ناب من السباع ومخلب من الطیر فحرام اکلہ لا تاکلہ۔ (ص ۲۲۵)

یا علیؑ! ناخنوں والے درندے اور چنگال والے پرندے کا گوشت کھانا حرام ہے۔

میوہ چوری پر قطع ید نہیں اور اپنوں سے قسم نہیں

یا علی لا قطع فی ثمر ولا کثر۔

کھجور اور میوہ کی چوری پر چور کا ہاتھ نہیں کاٹا جاتا۔

قصاص میں احتیاط

یا علی لا یقتل والد بولدہ۔

یا علیؑ! باپ کو بیٹے کے سامنے قصاص کے طور پر قتل نہیں کیا جاتا۔

غافل کی دعا قبول نہیں ہوتی

یا علی لا یقبل اللہ دعا قلب ساہ۔

یا علیؑ! خدا وہ دعا کبھی قبول نہیں فرماتا جو غافل دل سے نکلے۔

عالم کی افضلیت

یا علی نوم العالم افضل من عبادۃ العابد۔ (ص ۲۲۷)

یا علیؑ! عالم کا سونا عابد کی عبادت سے بہتر ہے۔

عالم کی دو رکعت نماز

یا علی رکعتین یصلیھا العالم أفضل من ألف رکعۃ یصلیھا العابد۔

عالم کی دو رکعت نماز عابد کی ہزار رکعت سے افضل ہے۔

یا علی لا تصوم المرأۃ تطوعاً إلا بإذن زوجھا ولا یصوم العبد تطوعاً الا بإذن مولاہ ولا یصوم الضیف تطوعاً إلا باذن صاحبہ۔

یا علیؑ! عورت بغیر شوہر کی اجازت کے نوکر بغیر مالک کی اجازت کے۔ مہمان بغیر میزبان کی اجازت کے..... روزہ نہیں رکھ سکتا۔

یا علی صوم یوم الفطر حرام وصوم یوم الأضحیٰ حرام وصوم الوصال حرام صوم الصمت حرام وصوم نذر المعصیۃ حرام وصوم الدھر حرام۔

یا علیؑ! عید الفطر کا روزہ، عید قربان کا روزہ، روزۂ وصل، روزۂ سکوت، روزۂ نذر معصیت اور سارے سال کا روزہ حرام ہے۔

زنا کے نقصانات

یا علی فی الزنا ست خصال: ثلاث منھا فی الدنیا وثلاث منھا فی الآخرۃ، فاما التی فی الدنیا فیذھب بالبھاء و تعجل الفناء ویقطع الرزق، واُما التی فی الآخرۃ فسوء الحساب وسخط الرحمن وخلود فی النار۔ (ص ۲۲۸)

یا علیؑ! زنا کے چھ نقصانات ہیں۔ تین دنیا میں اور تین آخرت میں متحقق ہوں گے۔ جو دنیا میں نقصان ہیں۔ آبرو ختم ہو جائے گی۔ تباہی قریب ہو جائے گی۔ روزی ختم ہو جائے گی۔ اور آخرت کے نقصان یہ ہیں۔ سختی حساب۔ غیض و غضب خدا۔ اور ہمیشہ کے لیے دوزخ۔

سود لینا قبیح ترین گناہ ہے

یا علی الربا سبعون جزءاً فأیسرها مثل أن ینکح الرجل أمه بیت الله الحرام۔

یا علیؑ! سود کے ستر جز ہیں۔ ان میں سے آسان ترین یہ ہے کہ کوئی شخص اپنی ماں سے کعبہ میں زنا کرے۔

سود۔ ستر زنا در بیت اللہ

یا علی درهم ربا أعظم عند الله عز وجل من سبعین زنیة کلها بذات محرم فی بیت الله الحرام۔

یا علیؑ! سود کا ایک درہم خدا کے نزدیک ستر زنا سے زیادہ ہے کہ وہ تمام زنا بیت اللہ میں کسی محرم کے ساتھ کیے ہوں۔

زکوٰۃ نہ دینے والا مسلمان نہیں

یا علی من منع قیراطاً من زکوٰۃ ماله فلیس بمؤمن ولا بمسلم ولا کرامة۔

یا علیؑ! جو شخص ایک روپیہ بھی زکوٰۃ نہ دے وہ مسلمان نہیں اور اس کی

کوئی اہمیت نہیں۔

تارک زکوٰۃ کی حسرت

یا علی تارك الزكاة يسئل الله الرجعه إلى الدنيا و ذلك قول الله عز وجل: (حتى اذا جاء أحدهم الموت قال رب ارجعون الخ) (ص ۲۲۸)

یا علیؑ! تارک زکوٰۃ، وقتِ موت یہی کہے گا کہ میرے اللہ مجھے دنیا میں واپس بھیج اور یہ وہی فرمان خدا ہے۔ حتی اذا جاء هم الموت قال رب ارجعون۔

مستطیع حج نہ کرے تو کافر ہے

یا علی تارك الحج وهو مستطيع كافر، يقول الله تبارك و تعالى (ولله على الناس حج البيت من استطاع اليه سبيلا و من كفر فان الله غني عن العالمين)

یا علیؑ! جو مستطیع ہو اور حج نہ کرے کافر ہے کیونکہ خدا فرماتا ہے کہ جسے استطاعت ہو اس پر حج بیت اللہ واجب ہے اور جو شخص منکر ہو تو جان لے کہ خداوند عالم تمام لوگوں سے بے نیاز ہے۔

حج میں تاخیر کا نقصان

یا علی من سوف الحج حتی یموت بعثه الله یوم القیامة یهودیاً أو نصرانیاً (ص ۲۲۹)

یا علیؑ! جو شخص حج میں تاخیر کرے حتیٰ کہ مر جائے خدا اس کو روز قیامت یہودی یا نصرانی کر کے اٹھائے گا۔

صدقہ کی اہمیت

یا علی الصدقة ترد القضاء الذی قد أبرم إبراماً۔

یا علیؑ! صدقہ مقدراتِ حتمی کو بھی ٹال دیتا ہے۔

صلہ رحمی

یا علی صلة الرحم تزید فی العمر۔

یا علیؑ! صلہ رحمی عمر کو زیادہ کرتی ہے۔

نمک کی اہمیت

یا علی افتتح بالملح واختتم بالملح فإن فیه شفاء من اثنین وسبعین داء۔

یا علیؑ! اپنی غذا نمک سے شروع کرو اور نمک پر ہی ختم کرو۔ کیونکہ یہ بہتر ۷۲ مرضوں کی دوا ہے۔

عقل حصولِ بہشت کا ذریعہ

یا علی العقل ما اکتسب به الجنة وطلب به رضی الرحمن (ص ۲۳۳)

یا علیؑ! عقل ایسی چیز ہے کہ اس کے ذریعے بہشت حاصل کی جاتی اور اس کے ذریعے خوشنودی خدا حاصل ہوتی ہے۔

یا علی إن أول خلق خلقه الله عز وجل العقل فقال له :
أقبل فأقبل . ثم قال له ، أدبر فأدبر ، فقال : وعزتی و
جلالی ما خلقت خلقاً هو أحب إلی منک بک آخذ و بک
أعطی وبک أثیب وبک أعاقب ۔

یا علیؑ! خدا نے سب سے پہلے عقل کو پیدا کیا عقل کو پیدا کرنے کے بعد پوچھا! میری طرف آ عقل آئی تو فرمایا: چلی جا۔ وہ چلی گئی۔ پس فرمایا: مجھے اپنی عزت وجلال کی قسم کہ مجھے تجھ سے پیاری کوئی شے نہیں۔ تیری وجہ سے کچھ لوں گا اور دوں گا۔ اور تیری وجہ سے انعام دوں گا اور عذاب کروں گا۔

عقل سب سے قیمتی مال ہے

عن أبی عبد الله علیه السلام قال : قال رسول الله صلی الله
علیه وآله وسلم : یا علی لا فقر أشد من الجهل ولا مال
أعود من العقل ۔ (ص ۲۴۳)

یا علیؑ! جہل سے زیادہ کوئی فقر (غربت) نہیں، اور عقل سے زیادہ کوئی مال فائدہ مند نہیں۔

اقربأ کے لیے صدقہ

یا علی لا صدقة وذو رحم محتاج ۔

یا علیؑ! جب قریبی رشتہ دار محتاج ہو تو پھر صدقہ کہیں اور دینے کی گنجائش نہیں۔

٭

خضاب کی اہمیت اور فوائد

یاعلی درھم فی الخضاب خیر من الف درھم ینفق فی سبیل الله، وفیه اربعه عشر خصلة، یطرد الریح من الاذنین ویجلو البصر، ویلین الخیاشیم، ویطیب النکھة ویشد اللثة، ویذھب بالضنی، ویقل وسوسة الشیطان و تفرح به الملائکة، ویستبشر به المؤمن ویغیظ به الکافر وھو زینة وطیب، ویستحی منه منکر ونکیر، وھو برائة له فی قبره۔ (ص ۲۴۴ و ۲۴۵)

یاعلیؑ! خضاب کے لیے ایک درہم خرچ کرنا راہ خدا میں ہزار درہم خرچ کرنے سے بہتر ہے۔ اس خضاب میں چودہ خصلتیں ہیں۔

۱۔ ہوا کو کانوں سے دُور کرتا ہے۔ ۲۔ آنکھوں کو نور دیتا ہے۔ ۳۔ ناک کے اندرونی حصہ کو نرم کرتا ہے۔ ۴۔ منہ میں خوشبو پیدا کرتا ہے۔ ۵۔ مسوڑوں کو مضبوط کرتا ہے۔ ۶۔ کمزوری کو ختم کرتا ہے۔ ۷۔ شیطانی وسوسے کم ہو جاتے ہیں۔ ۸۔ فرشتے خوش ہوتے ہیں۔ ۹۔ کافروں کو غصہ آتا ہے۔ ۱۰۔ زینت۔ ۱۱۔ اور خوشبو دیتا ہے۔ ۱۲۔ نکیر و منکر اس سے شرم کرتے ہیں۔ ۱۳۔ قبر میں نجات کا سبب بنتا ہے۔

...... کوئی خیر نہیں

یاعلی لاخیر فی القول الامع الفعل، ولا فی المنظر الامع المخبر ولا فی المال الامع الجود ولا فی الصدق الامع الوفاء ولا فی

الفقة الا مع الورع ، ولا فی الصدقة الا مع النية ، ولا فی الحیاة الا مع الصحة ، ولا فی الوطن الا مع الأمن والسرور۔

یا علیؑ! صرف زبانی باتوں میں بغیر عمل کے کوئی فائدہ نہیں، پہلی نظر تجربہ سے فائدہ مند ہے۔ دولت بغیر بخشش کے بہتر ہے۔ وعدہ کی سچائی بغیر ایفائے عہد کے ناممکن ہے۔ علم بغیر تقویٰ کے فائدہ مند نہیں۔ صدقہ بغیر نیت کے کوئی چیز نہیں۔ زندگی بغیر سلامتی بدن کے بے فائدہ ہے۔ جس وطن میں امن اور خوشی نہ ہو کوئی چیز نہیں۔

گوسفند کے اجزائے حرام

یا علی حرم من الشاة سبعة أشیاء: الدم والمذاکیر والمثانة والنخاع والغدد والطحال والمرارة ۔

یا علیؑ! سات چیزیں گوسفند کی حرام ہیں۔ خون، آلات تناسل، مثانہ، غدود، تلی، پتا ۔

بغیر بحث کے لو...

یا علی لا تماکس فی أربعة أشیاء فی شراء الأضحیه والکفن والنسمه والکری إلی مکة ۔

یا علیؑ! چار چیزوں کے لینے پر جرح و بحث نہ کرو۔ قربانی، کفن، غلام، مکہ کا کرایہ۔

اخلاق رسولؐ سے مشابہت

یا علی ألا أخبرکم بأشبهکم بي خلقاً؟ قال یا رسول الله قال:

احسنکم خلقاً واعظمکم حلماً وابرکم بقرابته واشدکم من نفسه انصافاً۔

یا علیؑ! آپ کو نہ بتاؤں کہ جو اخلاق میں میرے مشابہ ہے، علیؑ نے عرض کیا۔ فرمائیے تو پیغمبر اکرمؐ نے فرمایا: جو شخص سب سے زیادہ خوش اخلاق اور بردبار ہے۔ اپنے رشتہ داروں کے لیے سب سے زیادہ نیک اور تمام لوگوں سے اس کا انصاف زیادہ ہو۔

غرق ہونے سے حفاظت

یا علی أمان لأمتی من الغرق إذا ھم رکبوا السفن فقرأوا بسم اللہ الرحمن الرحیم وما قدروا اللہ حق قدرہ والارض جمیعاً قبضتہ یوم القیمۃ والسموات مطویات بیمینہ سبحانہ وتعالی عما یشرکون، بسم اللہ مجریھا ومرسیھا إن ربی لغفور رحیم۔

یا علیؑ! میری امت کشتی پر سوار ہوتے وقت یہ آیت پڑھے گی تو غرق ہونے (حادثہ) سے بچ جائے گی۔ ما قدروا اللہ حق قدرہ والارض جمیعا بسم اللہ مجریھا ومرسیھا ان ربی لغفور رحیم۔

خانہ بربادی سے تحفظ

یا علی أمان لأمتی من الھدم "إن اللہ یمسک السموٰت والارض أن تزولا ولئن زالتا أن أمسکھما من أحد من بعدہ انہ کان حلیماً غفوراً" (سورۂ فاطر۔ ۴۸)

یا علیؑ! میری امت کے لوگ اس آیت کے پڑھنے سے گھروں کی بربادی سے محفوظ رہیں گے۔ ان اللہ یمسک السموات والارض الخ۔

چوری سے تحفظ

یا علی اُمان لامتی من السرق (قل اُدعو اللہ او اُدعوا الرحمٰن ایا ما تدعوا فلہ الاسماء الحسنیٰ) الی آخر السورۃ (سورہ اسراء ۱۱۰)

یا علیؑ! میری امت ان آیات کے پڑھنے سے چوری سے محفوظ رہے گی۔

قل اُدعو اللہ الرحمن ایا ما تدعوا فلہ الاسماء الحسنیٰ۔ (تا آخر سورۃ)

غم سے نجات کی دُعا

یا علی امان لامتی من الھم "لاحول ولا قوۃ الا باللہ العلی العظیم لا ملجا ولا منجا من اللہ الا الیہ" (ص ۲۴۸)

یا علیؑ! میری امت یہ دعا پڑھنے سے غم و اندوہ سے بچی رہے گی۔

لاحول ولا قوۃ الا باللہ العلی العظیم۔ لا ملجاً ولا منجا من اللہ الا الیہ" (ص ۲۴۸)

یا علی اُمان لاُمتی من الحرق "ان ولیی اللہ الذی نزل الکتاب وھو یتولی الصالحین"

(سورہ اعراف - ۱۹۶) "وما قدروا اللہ حق قدرہ ..." تا آخر آیہ

یا علیؑ! میری امت یہ آیات پڑھنے سے جلنے سے محفوظ رہی گے۔ ان ولیی اللہ الذی نزل الکتاب وھو یتولی الصالحین۔ تا آخر۔

درندوں سے تحفظ

یا علی من خاف (من) السباع فلیقرأ" لقد جائکم رسول
من أنفسکم عزیز علیہ ما عنتم" إلی آخر سورۃ ۔

(سورہ توبہ ۔ ۱۲۸)

یا علیؑ! جو شخص درندوں سے ڈرتا ہے ۔ یہ آیت پڑھے ۔ لقد جائکم رسول
من انفسکم عزیز علیہ ما عنتم" (الی آخر)

سرکش رام ہو

یا علی من استصعبت علیہ دابتہ فلیقرأ فی أذنہا الیمنی "
ولا أسلم من فی السموات والارض طوعاً و کرھاً و إلیہ
یرجعون o (سورہ آل عمران ۔ ۸۳)

یا علیؑ! جس کی سواری سرکش ہے اس کے دائیں کان میں یہ آیت پڑھے ۔ ولا
اسلم من فی السمٰوات والارض طوعاً و کرھاً والیہ یرجعون ۔

علاج شکم

یا علی من کان فی بطنہ ماء اصفر فلیکتب علی بطنہ آیۃ
الکرسی ولیشربہ فإنہ یبرء بأذن اللہ عز وجل ۔

یا علیؑ! جس کے پیٹ میں زرد پانی ہو تو یہ پڑھے ۔
ان ربکم اللہ الذی خلق السمٰوات والارض ۔

(سورہ اعراف ۔ ۵۴)

دفعیہ جادو

یا علی من خاف ساحراً أو شیطاناً فلیقرأ: ان ربکم اللہ الذی خلق السمٰوات والارض (سورہ اعراف - ۵۴)

یا علیؑ! جو شخص جادوگر یا شیطان سے ڈرتا ہے. یہ آیت پڑھے۔
ان ربکم اللہ الذی خلق السمٰوات والارض۔ (سورہ اعراف - ۵۴)

اولاد کے حقوق اور والدین

یا علی حق الولد علی والدہ أن یحسن اسمہ وأدبہ، ویضعہ موضعاً صالحاً، وحق الوالد علی ولدہ أن لا یسمیہ باسمہ ولا یمشی بین یدیہ، ولا یجلس أمامہ، ولا یدخل معہ فی الحمام۔ (ص ۲۴۹)

یا علیؑ! بیٹے کا حق باپ پر یہ ہے کہ اس کا نام اچھا رکھے، اس کی اچھی تربیت کرے۔ اچھے ماحول میں رکھے۔ اور باپ کا حق بیٹے پر یہ ہے کہ والد کو نام سے نہ پکارے، اس سے آگے نہ چلے، اس کے برابر نہ بیٹھے اور اس کے ساتھ حمام میں نہ جائے۔

موجب وسواس

یا علی ثلاثۃ من الوسواس أکل الطین وتقلیم الأظفار بالأسنان وأکل اللحیۃ۔

یا علیؑ! تین چیزیں وسوسے کا موجب ہیں. مٹی کا کھانا، دانتوں

سے ناخن چبانا، اور داڑھی کو چھبانا۔

لعنتی والدین

یا علی لعن اللّٰہ والدین حملا ولدھما علی عقوقھما۔

یا علیؑ! خدا لعنت کرے ایسے والدین پر جو اس کا سبب بنیں کہ بیٹا عاق ہو جائے۔

والدین سے آزار

یا علی یلزم الوالدین من عقوق ولدھما ما یلزم الولدلھما من عقوقھما۔

یا علیؑ! جس طرح والدین اولاد کی طرف سے پریشانیاں دیکھتے ہیں ممکن ہے کہ اولاد بھی والدین سے کوئی آزار دیکھے۔

لائق رحمت والدین

یا علی رحم اللّٰہ والدین حملاً ولدھما علی برھما۔

یا علیؑ! خدا رحمت کرے ان والدین پر جو بیٹے کے نیک ہونے کا سبب بنتے ہیں۔

والدین کو دُکھ

یا علی من اُحزن ولدیہ فقد عقھما۔

یا علیؑ! جو شخص والدین کو غمگین کرے اس نے والدین کو دکھ پہنچایا ہے۔

دفاع بر غیبت

یا علی من اغتیب عندہ اخوہ المسلم فاستطاع نصرہ فلم ینصرہ خذلہ اللہ فی الدنیا والآخرۃ۔

یا علیؑ! جو شخص اپنے مسلمان بھائی کی غیبت سُنے اگر دفاع کی قدرت رکھتا ہو اور دفاع نہ کرے تو خدا اس کی دنیا و آخرت میں مدد نہیں کرے گا۔

یتیم کے اخراجات

یا علی من کفی یتیماً فی نفقتہ بمالہ حتی یستغنی وجبت لہ الجنۃ البتۃ۔

یا علیؑ! جو شخص کسی یتیم بچے کے اخراجات اپنے ذمہ لے اور اس کو بے نیاز کر دے تو جنت یقیناً اس کے لیے واجب ہے۔

یتیم پروری کی فضیلت

یا علی من مسح یدہ علی رأس یتیم ترحماً لہ، اعطاہ اللہ عزوجل بکل شعرۃ نوراً یوم القیمہ۔

یا علیؑ! جس نے یتیم کے سر پر ہاتھ رکھا شفقت کرے تو اللہ تعالیٰ ہر بال کے بدلے قیامت کے دن ایک نور عطا فرمائے گا۔

تقابل

یا علی لا فقر اشد من الجھل، ولا مال اعود من العقل، ولا

وحشة أوحش من العجب، ولاعقل كالتدبير، ولا ورع كالكف عن محارم الله تعالیٰ، ولاحسب کحسن الخلق، ولاعبادة مثل التفکر۔

یا علیؑ! کوئی فقر جہالت سے بدتر، کوئی مال، عقل سے فائدہ مند، کوئی خوف و ہراس خود پسندی سے بدتر، کوئی عقل، تدبیر جیسا، کوئی متقی، محرمات الٰہی سے خودداری کرنے والا جیسا، کوئی اچھا کردار، خوش اخلاق جیسا نہیں،

گم کردہ راہِ بہشت

یا علی من نسی الصلاۃ علی فقد أخطا طریق الجنۃ (ص ۲۵۲)

یا علیؑ! جو شخص نماز کو بھول جائے گویا اس نے بہشت کی راہ گم کردی ہے۔

آفات....

یا علی آفۃ الحدیث الکذب، وآفۃ العلم النسیان، وآفۃ العبادۃ الفترۃ، وآفۃ الجمال الخیلا، وآفۃ العلم الحسد۔

(ص ۲۵۰ و ۲۵۱)

یا علیؑ! جھوٹ کلام کی آفت، فراموش علم کی آفت، سستی، عبادت کی آفت، خود پسندی زیبائی کی آفت اور حسد علم کی آفت ہے۔

چار ضیاع

یاعلی أربعۃ یذھبن ضیاعاً الأکل علی الشبع والسراج فی القمر والزرع فی سبخۃ والصنیعۃ عند غیر أھلھا۔

یا علیؑ! چار کام ضائع ہو جاتے ہیں۔ سیر ہونے کی صورت میں کھانا کھانا، چاند کے ساتھ چراغ جلانا، سخت زمین میں زراعت کرنا، ایسے شخص سے اچھائی کرنا، جو اس کا اہل نہیں۔

آداب نماز

یا علی ایاك ونقرة الغراب وفریشة الاسد۔

یا علیؑ! نماز میں کوے کی طرح زمین پر چونچ نہ مارو، اور حالت سجدہ میں شیر کی طرح ہاتھوں کو زمین پر نہ پھیلاؤ۔

احتراز کیجئے

یا علی لأن أدخل یدی فی فم التنین الی المرفق أحب إلی من أسأل من لم یکن ثم کان۔

یا علیؑ! اگر اپنے ہاتھ کو اژدہا کے منہ میں دے دوں تو یہ اس سے بہتر ہے کہ کسی ایسے شخص سے سوال کروں جس کو ابھی کچھ نصیب نہیں ہوا ہے۔

خدا کے لیے ناگوار

یا علی إن أعتی الناس علی عزوجل القاتل غیر قاتله، و الضارب غیر ضاربه، ومن تولی غیر موالیه کفر بما أنزل الله عزوجل علی محمد صلی الله علیه واله وسلم۔

یا علیؑ! لوگوں پر ظلم کرنے والا خدا پر سخت تر ہے۔ جو قاتل کے علاوہ کسی کو بے گناہ قتل کر دے جس نے اس کو ضرب نہیں لگائی اس کو ضرب

رکھے، جو شخص اللہ کے پیغمبروں کو دوست رکھنے کی بجائے دوسروں کو دوست رکھے۔ قرآن محمدؐ پر نازل کیا ہے اس کو نہ مانے تو کافر ہے۔

عقیق کی فضیلت

یا علی تختم بالیمین فانها فضیلة من الله عز وجل للمقربین قال: بم اتختم یا رسول الله؟ قال بالعقیق الأحمر، فإنه أول اقر لله تعالى بالربوبیة، ولي بالنبوة ولك بالوصیة، ولولدك بالامامة، ولشیعتك بالجنة ولأعدائك بالنار۔

(ص ۲۵۴، بحار ج ۲۷ ص ۲۸۰ تفصیلہ موجود)

یا علیؑ! انگوٹھی دائیں ہاتھ میں پہنو کہ یہ مقربان الٰہی کی فضیلت ہے۔ حضرت علیؑ نے پوچھا: اے رسول اسلام! کونسی انگوٹھی پہنی جائے تو فرمایا: عقیق سرخ کیونکہ یہ وہ پہلا پہاڑ ہے کہ جسنے ربوبیت خدا اور میری نبوت، اور تیری امامت ووصایت اور تیری اولاد کی امامت، اور شیعوں کے بہشتی ہونے اور تیرے دشمنوں کے دوزخی ہونے کا اقرار کیا۔

عقیق سرخ باعث تقرب الٰہی

عن سلمان الفارسی عن النبی صلی الله علیه وآله وسلم قال: یا علی تختم بالعقیق تکن من المقربین، قال: یا علی: یا رسول الله وما المقربون؟ قال: جبرائیل ومیکائیل، قال: فبم أتختم یا رسول الله؟ قال: بالعقیق الأحمر۔

(بحار ج ۴۲ ص ۶۱ و ق ص ۶۹ مثلہ)

یا علیؑ! عقیق کی انگوٹھی پہنو گے تو مقربین سے ہو جاؤ گے۔ علیؑ نے پوچھا: یا رسول اللہؐ! مقربان خدا کون ہیں؟ فرمایا: جبرائیلؑ و میکائیلؑ۔ پھر پوچھا کونسا عقیق پہنو۔ فرمایا: عقیق سرخ۔

صفات مؤمنین

عن ابن نباتة قال: سمعت أمیر المؤمنین علیه السلام یقول، سألت رسول الله عن صفة المؤمن فنکس رأسه ثم رفعه فقال: فی المؤمنین عشرون خصلة، فمن لم یکن فیه لم یکمل ایمانه، یا علی إن المؤمنین هم الحاضرون الصلاة والمسارعون إلی الزکاة والمطعمون المساکین، الماسحون رأس الیتیم، المطهرون أطهارهم، المتزرون علی اوساطهم الذین إن حدثوا لم یکذبوا وإذا وعدوا لم یخلفوا وإذا ائتمنوا لم یخونوا، وإذا تکلموا صدقوا، رهبان اللیل اسد بالنهار، صائمون النهار، قائمون اللیل، لا یؤذون جاراً ولا یتأذی بهم جار، الذین مشیهم علی الارض هون وخطاهم إلی بیوت الأرامل وعلی أثر الجنائز جعلنا الله وإیاکم من المتقین۔

(مسند الامام علی ج ا ص ۲۰۹ بحار ج ۷۶ ص ۲۷۶، امالی الصدوق ص ۳۲۶ ح ۱۶ مجلس ۸۱)

ابن نباتہ سے منقول ہے کہ پیغمبر اکرمؐ سے حضرت علیؑ نے صفات کا سوال کیا تو حضرت نے سر بلند کر کے فرمایا: مؤمنوں میں ۲۰ خصلتیں ہوتی ہیں۔

جس میں یہ خصلتیں مکمل نہ ہوں وہ مؤمن کامل نہیں۔ **یا علیؑ!** مؤمن وہ ہیں کہ جو نماز جماعت میں حاضر ہوتے ہیں۔ زکوٰۃ جلدی دیتے ہیں۔ مسکینوں کو کھانا کھلاتے ہیں۔ یتیم کے سر پر شفقت کا ہاتھ پھیرتے ہیں۔ خود اپنے میلے کپڑوں کو دھوتے ہیں۔ عبادت کے لیے کمر بستہ ہوتے ہیں۔ مؤمن وہ ہیں کہ بات کریں تو جھوٹ نہیں بولتے۔ اگر وعدہ کریں تو وعدہ خلافی نہیں کرتے۔ اگر امانتیں اُنکے پاس رکھیں تو خیانت نہیں کرتے۔ دن کو شیر کی طرح ہیں۔ دن کو روزہ رکھتے ہیں۔ رات کو عبادت میں گذارتے ہیں۔ ہمسایہ کو تکلیف نہیں دیتے۔ اصلاً انکی طرف سے کسی ہمسایہ کو تکلیف نہیں ہوتی چلیں تو انکساری سے چلتے ہیں۔ بیوہ عورتوں کی راہ خدا میں خدمت کرتے ہیں۔ خدایا ہمیں پرہیز گار بنا۔

روغن زیتون کے فوائد

قال النبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم لعلی علیہ السلام فی وصیتہ: یا علی کل الزیت وادھن بہ، فانہ من اکل الزیت وادھن بہ لم یقربہ الشیطان اربعین صباحاً۔

(مکارم الاخلاق طبرسی ج ۱ ص ۱۹۰)

پیغمبر اکرمؐ نے فرمایا: یا علیؑ! زیتون کا تیل کھاؤ اور اس کی بدن پر مالش کرو۔ کیونکہ جو اسے کھاتا ہے بدن پر رگڑتا ہے تو شیطان چالیس روز تک اس کے پاس نہیں آسکتا۔

نماز وصدقہ میں احتیاط

قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ والہ وسلم فی وصیتہ لعلی: یا علی

کرہ اللہ عزوجل لاُمتی العبث فی الصلاۃ والمن فی الصدقۃ۔

(آثار الصادقین ج ۱ص ۴۹۵ جامع احادیث الشیعۃ ج ۱ ص ۴۲۲)

یا علیؑ! خدا نے میری امت کو نماز میں کھیلنے اور صدقہ میں احسان جتلانے کو ناپسند کیا ہے۔

حضرت علیؑ کا صدقہ دینے کا ایک انداز

عن العیاشی عن الباقر والصادق علیہما السلام قال: کان لعلی بن اُبی طالب علیہ السلام اُربعۃ دراھم لم یملک غیرھا فتصدق بدرھم لیلاً وبدرھم نھاراً وبدرھم سراً وبدرھم علانیۃ، فبلغ ذلک النبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم فقال: یاعلی، ما حملک علی ما صنعت؟ قال انجاز موعد اللہ فاُنزل اللہ تعالیٰ۔ الذین ینفقون اُموالھم باللیل والنہار سرا وعلانیۃ فلھم اُجرھم عند ربھم۔

(تفسیر صافی طبع قدیم ص ۷۳)

عیاشی، امام محمد باقرؑ اور جعفر صادقؑ سے نقل کرتے ہیں کہ علی بن ابی طالبؑ کے پاس صرف چار درہم تھے ایک درہم دن کو ایک رات کو ایک چھپ کر اور ایک ظاہری طور پر صدقہ دے دیا۔ یہ بات پیغمبر اکرمؐ تک پہنچی۔ تو فرمایا: یا علیؑ! یہ کیونکر کیا: تاکہ جو خدا نے وعدہ کیا ہے اس کو حاصل کر سکوں۔ اس وقت یہ آیت نازل ہوئی۔

الذین ینفقون اُموالھم باللیل والنہار وسراً وعلانیۃ فلھم اُجرھم عند ربھم۔

غمِ عیال کی فضیلت

عن المسیب قال: خرج أمیر المؤمنین علیه السلام یوماً من البیت فاستقبله سلمان فقال علیه السلام له: کیف اصبحت یا أبا عبد الله؟ قال: أصبحت فی غموم أربعة، فقال علیه السلام له: وما هن؟ قال غم العیال یطلبون الخبز والشهوات والخالق یطلب الطاعة، والشیطان یأمر بالمعصیة، وملک الموت یطلب الروح، فقال علیه السلام: أبشر یا اباعبدالله فإن لك بکل خصلة درجات، وإنی کنت دخلت علی رسول الله صلی الله علیه وآله وسلم، قال: کیف أصبحت یا علی؟ فقلت: أصبحت ولیس فی یدی شیٔ غیر الماء، وأنا مغتم لحال فرخی الحسن والحسین، فقال: یا علی غم العیال ستر من النار، وطاعة الخالق أمان من العذاب، والصبر علی الطاعة جهاد وافضل من عبادة ستین سنة، وغم الموت کفارة الذنوب، واعلم یا علی إن أرزاق العباد علی الله سبحانه وغمك لهم لا یضرك ولا ینفع غیر انك توجر علیه وان أغم الغم غم العیال۔

(آثار الصادقین ج ۱۰ ص ۲۷۵ وسفینۃ البحار ج ۲ ص ۳)

مسیب سے روایت ہے کہ حضرت علیؑ ایک دن گھر سے نکلے، راستہ میں سلمان مل گئے۔ حضرت نے سلمان سے کہا، آج تمہاری کیسی صبح ہوئی اے عبداللہ؟ سلمان نے کہا چار غموں میں۔ حضرت نے پوچھا وہ کونسے تو سلمان نے کہا غمِ

عیال کہ وہ روٹی اور ضروریاتِ زندگی مانگتے ہیں۔ اور خالق اطاعت چاہتا ہے شیطان معصیت کرواتا ہے۔ ملک الموت روح مانگتا ہے۔ حضرت نے فرمایا: بشارت ہو آپ کو اے مسلمان! کہ آپ کی اس ہر خصلت پر تو آپ کے کئی درجے ہیں۔ میں ایک دفعہ رسول اکرمؐ کے پاس گیا۔ انہوں نے یہی فرمایا: کیسے صبح کی یا علیؑ؛ میں نے کہا، میرے پاس سوائے پانی کے کچھ نہیں۔ میں اپنے بیٹوں حسنؑ اور حسینؑ کے لیے غمگین ہوں تو انہوں نے فرمایا یا علیؑ! عیال کا غم جہنم کی ڈھال ہے۔ خالق کی اطاعت عذاب سے امان ہے۔ اطاعت پر صبر کرنا جہاد ہے اور ساٹھ سال کی عبادت سے افضل ہے۔ موت کا غم گناہوں کا کفارہ ہے۔

یہ جان لو یا علیؑ! رزق اللہ نے دینا ہے، تیرا اپنے عیال کے لیے غم کرنا تجھے نقصان یا نفع نہیں دیتا صرف تیرا اجر ہے۔ تمام غموں سے زیادہ غم عیال کا غم ہوتا ہے۔

آدابِ مشاورت

عن رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم لعلی: یا علی، لاتشاور جباناً فإنہ یضیق علیك المخرج، ولا تشاور البخیل فإنہ یقصر بك عن غایتك، ولا تشاور حریصاً فإنہ یزین لك شرھا، واعلم یا علی إن الجبن والحرص غریزۃ واحدۃ یجمعھا سوء الظن۔

۱ آثار الصادقین ج ۲ ص ۴۴۴ و من لایحضرہ ج ۴ ص ۴۰۹

رسول اللہ نے فرمایا: یا علیؑ! بزدل سے مشورہ نہ کرنا وہ آپ پر نکلنے کا

راستہ تنگ کرے گا اور بخیل سے بھی مشورہ نہ کرنا کیونکہ وہ آپ کو اپنی منزل تک پہنچنے سے روک دے گا اور حریص سے بھی مشورہ نہ کرنا کیونکہ وہ بری چیز کو بھی مزین کر کے دکھائے گا۔ یہ جان لو یا علیؑ! بزدل، اور حریص دونوں ایک ہی غریزہ ہیں جن کو سوء ظن ایک جگہ اکٹھا کر دیتا ہے۔

مسواک کی اہمیت

عن المحاسن البرقی قال النبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم فی وصیتہ لعلی علیہ السلام، یا علی علیک بالسواک عند کل وضوء۔ (مکارم الاخلاق ص ۱۱۵، ہامش ج ۱۷ ص ۸۴ والمقنع ج ۱ ص ۳۲ و ۱۱۳ و ۵۶۱ و ۴۴۷ وکافی ج ۸ ص ۷۰ و ۳۳)

محاسن سے منقول ہے کہ رسول پاک نے اپنی وصیت میں علیؑ سے فرمایا: یا علیؑ! آپ ہر نماز کے وقت مسواک کیا کریں۔

اسباب نجات

فی وصیۃ النبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم: یا علی ثلاث منجیات: خوف اللہ فی السر والعلانیۃ، والقصد فی الغنی والفقر، وکلمۃ العدل الرضا والسخط۔

(آثار الصادقین ج ۲ ص ۱۹۰، وسائل ج ۶ ص ۱۷۳)

نبی اکرمؐ کی وصیت میں ہے کہ آپ نے فرمایا: یا علیؑ! تین چیزیں بندے کو نجات دیتی ہیں۔ خدا سے ظاہری اور مخفی خوف۔ بے نیازی اور فقر میں درمیانہ رویہ اختیار کرنا۔ اور غصہ و غضب کی حالت میں بھی منصفانہ کلام کرنا۔

ظلم سے احتراز بڑا جہاد

عن محاسن البرقی قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم فی وصیتہ لعلی علیہ السلام : یا علی، أفضل الجھاد من اصبح لایھم بظلم أحد ۔

(آثار الصادقین ج ۲ ص ۵۱۴ وسائل ج ۶ ص ۲۲۳ محاسن ج ۶ ص ۲۹۲)

محاسن برقی سے روایت ہے کہ رسول پاک نے اپنی وصیت میں حضرت علیؑ سے فرمایا : یا علیؑ ! بڑا جہاد یہ ہے کہ انسان صبح اٹھے تو کسی پر ظلم کا کوئی ارادہ نہ ہو ۔

حضرت علیؑ کو رسول معظمؐ کی چھ نصیحتیں

عن عمر بن ثابت عن أبی جعفر علیہ السلام قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم لعلی علیہ السلام ، یا علی أوصیک فی نفسک بخصال فاحفظھا ، ثم قال : اللھم أعنہ، أما أولی فالصدق ولا تخرجن من فیک کذبۃ أبداً ، والثانیۃ الورع حتی لا تجترئ علی خیانۃ ابداً والثالثۃ الخوف من اللہ عزوجل حتی کأنک تراہ ، والرابعۃ کثرۃ البکاء من خشیۃ اللہ عزوجل یبنی لک بکل دمعۃ بیت الجنۃ والخامسۃ بذل مالک ودمک دون دینک ، والسادسۃ الأخذ بسنتی فی صلاتی وصیامی وصدقتی ۔

(من لا یحضر ج ۴ ص ۱۸۸ و ۸۹)

عمر بن ثابت امام محمد باقرؑ سے نقل کرتے ہیں کہ رسول پاکؐ نے علیؑ سے فرمایا: یا علیؑ! میں آپ کو آپکے اپنے بارے میں چند چیزوں کی وصیت کرتا ہوں۔ ان کو یاد رکھنا۔ پھر فرمایا: میرے اللہ علیؑ کی مدد فرمانا۔ فرمایا پہلی چیز: سچائی ہے آپ کے منہ سے کبھی جھوٹ نہ نکلے۔ دوم ایسا تقویٰ ہو کہ کبھی خیانت نہ کرنا۔ سوم، خدا سے ایسے خوف کرو جیسے وہ تمہیں دیکھ رہا ہے۔ چہارم، خوف خدا سے زیادہ گریہ کرو۔ کیونکہ اس گریہ کے ایک ایک آنسو کے بدلے جنت میں گھر بنتا ہے۔ پنجم، اپنے دین کے سامنے مال و جان کو قربان کر دے۔ ششم، نماز، روزہ، صدقہ میں میری سنت پر عمل کرنا۔

عالم کی تین علامات

قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ و الہ وسلم لعلی: یا علی للعالم ثلاث علامات، صدق الکلام و اجتناب الحرام والتواضع لناس الانام۔

(مواعظ العددیۃ ص ۶۷ الفصل الثالث)

رسول خداؐ نے حضرت علیؑ سے فرمایا: یا علیؑ! عالم کی تین نشانیاں ہیں سچی کلام ہو گی۔ حرام سے اجتناب ہو گا۔ اور تمام لوگوں کے لیے تواضع ہو گی۔

مسواک و خلال

عن النبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم قال: یا علی علیک بالسواک فان فی السواک مطھرۃ للفم و مرضاۃ للرب و مجلاۃ للعین

والخلال یحببك إلی الملائكة ، فإن الملائكة تتأذی بریح من لا یستخل بعد الطعام ۔ (بحار ج ۸۶ ص ۱۳۹ و تحف العقول ص ۱۵)

پیغمبرؐ سے نقل ہے کہ فرمایا یا علیؑ! مسواک کرتے رہنا کیونکہ مسواک سے منہ پاک ہوتا ہے۔ پروردگار خوش ہوتا ہے۔ آنکھوں میں نور زیادہ ہوتا ہے اور خلال کرنا آپ کو فرشتوں کے نزدیک محبوب بنا دے گا۔ کیونکہ جو شخص کھانے کے بعد خلال نہ کرے تو فرشتوں کو اس کے منہ کی بو اذیت پہنچاتی ہے۔

کافر اور قبض روح

عن السکونی عن أبی عبد اللہ علیہ السلام قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم : یا علی إن ملك الموت إذا نزل لقبض روح الکافر نزل ومعہ سفود من نار فینزع روحہ فیصیح جھنم ۔ (بحار ج ۶ ص ۵۰ والمصدر ۳ ص ۲۵۳)

پیغمبر اکرمؐ نے فرمایا : یا علیؑ! فرشتہ موت جب کافر کی جان لینے آتا ہے تو اس کے پاس آگ کا گرز ہوتا ہے۔ اس کی جان اتنی سختی سے لیتا ہے کہ دوزخ کی چیخیں نکل جاتی ہیں۔

سانپ کو کب مارنا چاہیے

عن النبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم : فی وصیتہ لعلی علیہ السلام قال : إذا رأیت حیۃ فی رحلك فلا تقتلھا حتی تخرج علیھا ثلاثا فإن رأیتھا الرابعۃ فاقتلھا فإنھا کافرۃ یا علی اذا رأیت حیۃ فی طریق فاقتلھا فإنی اشترطت علی الجن

أن لا یظهروا فی صورة الحیات۔

(بحار ج ۶۴ ص ۲۷۲ وتحف العقول ص ۱۲)

یا علیؑ! جب آپ اپنے بار ہیں سانپ دیکھیں تو اسے نہ مارنا۔ اس کو تین بار تنگ کرنا۔ اگر چوتھی بار اس کو دیکھیں تو قتل کر دینا کہ وہ کافر ہے۔ یا علیؑ! جب آپ سانپ کو راستے میں دیکھیں تو اس کو مار دینا کیونکہ میں نے جنوں سے شرط کی تھی کہ سانپ کی شکل میں ظاہر نہ ہوں۔

نمونہ از خروارے

روی أن رسول الله صلی الله علیه وآله وسلم قال: لا یکمل المؤمن ایمانه حتی یحتوی علی مائة وثلاث خصال، فعل وعمل ونیة وباطن وظاهر، فقال أمیر المؤمنین علیه السلام یا رسول الله صلی الله علیه وآله وسلم، ما المائة وثلاث خصال؟ فقال: یا علی من صفات المؤمن أن یکون جوال الفکر جهوری الذکر، کثیراً علمه، عظیماً حلمه، جمیل المنازعة، کریم المراجعة، أوسع الناس صدراً وأذلهم نفساً۔

(بحار ج ۶۷ ص ۳۱۰)

پیغمبر اکرمؐ نے فرمایا: مؤمن کا ایمان کامل نہیں ہوتا جب تک کہ اس میں ایک سو تین خصلتیں نہ ہوں۔ اور یہ خصلتیں اسکے فعل، عمل، نیت، ظاہر اور باطن سے تشکیل پاتی ہیں۔ امیر المؤمنینؑ نے عرض کیا! یا رسول اللہؐ! وہ ایک سو تین خصلتیں کونسی ہیں۔ فرمایا: یا علیؑ! مومن کی صفات سے ہے کہ گہری سوچ رکھتا ہوگا۔ ذکر خدا ظاہری کرتا ہوگا۔ علم زیادہ اور بردباری بہت زیادہ ہوگی۔

خوبصورت مناظرہ کرتا ہوگا۔ اس کا بول چال اور رفتار رویہ بزرگوارانہ ہوگا سب سے تحمل کرنے والا ہوگا اور تواضع سب سے زیادہ ہوگی تا آخر روایت

گوشت اور ہمسائے

عن دارم بن قبیصة عن الرضا عن آبائه عن علی علیه السلام قال: قال النبی صلّی الله علیه وآله وسلّم، یا علی، اذا طبخت شیئاً فأکثر المرقة فإنها احد اللحمین واُغرف للجیران فإن لم یصیبوا من اللحم یصیبوا من المرق۔

(بحار ج ۶۶ ص ۷۹ وعیون الأخبار ج ۲ ص ۸۳)

دارم بن قبیص، امام رضاؑ سے نقل کرتے ہیں کہ نبی اکرمؐ نے حضرت علیؑ سے فرمایا: یا علیؑ! جب کوئی چیز (گوشت) پکاؤ تو شوربہ زیادہ بناؤ کیونکہ شوربہ خود گوشت کی طرح ہے اور پڑوسیوں کو زیادہ ملے گا۔ اور اگر ان کو گوشت نہ مل سکا تو کم از کم گوشت کا شوربہ تو مل جائیگا۔

کھجور کھانا خوشنودی رسول خدا کا باعث ہے

محمد بن سنان عن طلحة بن زید عن ابی عبد الله علیه السّلام قال: قال رسول الله صلی الله علیه واله وسلّم لعلی علیه السّلام یا علی أنه لیعجبنی الرجل أن یکون تمریاً۔

(بحار ج ۶۶ ص ۱۳۳ والمحاسن ص ۵۳۱)

محمد بن سنان، طلحہ بن زید سے اور وہ امام صادقؑ سے نقل کرتے ہیں کہ رسول خداؐ نے فرمایا: یا علیؑ! جو کھجور کھانے کا شوقین ہو مجھے اس سے

خوشی ہوتی ہے۔

ناشپاتی کے فوائد

عن دارم بن قبیصة عن الرضا عن آبائه علیهم السلام عن علی علیه السلام قال: دخلت علی رسول الله صلی الله علیه وآله وسلم یوماً وفی یده سفرجل فجعل یأکل ویطعمنی ویقول: کل یا علی، فانها هدیة الجبار إلی والیك، قال: فوجدت فیها کل لذة، فقال لی: یا علی من أکل السفرجل ثلاثة أیام علی الریق صفا ذهنه، وامتلأ جوفه حلماً و وقی من کید ابلیس وجنوده۔

(بحار ج ۶۶ ص ۶۷ و ۱۶۸ و عیون الأخبار ج ۲ ص ۷۳)

دارم بن قبیص، امام رضا سے نقل کرتے ہیں کہ فرمایا: ایک روز میں پیغمبر اکرمؐ کے پاس گیا تو دیکھا حضرت کے پاس ایک ناشپاتی تھی۔ وہ خود بھی کھائی اور مجھے بھی دی اور فرمایا یا علیؑ! یہ میرے اور آپ کے لیے اللہ کی طرف سے تحفہ ہے علیؑ فرماتے ہیں: میں نے اس کا ذائقہ بہت لذیذ پایا۔ اس وقت پیغمبر اکرمؐ نے مجھے فرمایا: یا علیؑ! جو شخص تین روز ناشپاتی سے ناشتہ کرے، ذہن روشن ہو جائے گا۔ اس کے اندر بردباری اور علم و عقل پیدا ہو جائے گی۔ اور ابلیس اور اس کے لشکر کی سازشوں سے محفوظ رہے گا۔

کدو کھانے سے عقل زیادہ دماغ تازہ

عن موسی بن جعفر عن أبیه عن جده قال: کان فیما أوصی

به رسول الله صلی الله علیه وآله وسلم علیاً علیه السلام أن قال: یا علی علیك بالدباء فکله فانه یزید فی العقل والدماغ۔ (بحار ج ۶۶ ص ۲۲۷ والمحاسن ص ۵۳۰)

جناب موسیٰ بن جعفر سے منقول ہے کہ جن چیزوں کی رسول پاکؐ نے حضرت علیؑ کو وصیت فرمائی تھی ان میں سے ایک یہ تھی۔ یا علیؑ! کدو ضرور کھانا کیونکہ کدو سے عقل زیادہ اور دماغ تازہ ہو جاتا ہے۔

وضو اور خورد و نوش

عن معاویه بن عمار عن أبی عبد الله عن آبائه علیهم السّلام قال: قال رسول الله صلی الله علیه وآله وسلم: یا علی إن الوضوٗ قبل الطعام وبعده شفاء فی الجسد ویمن فی الرزق۔

(بحار ج ۶۶ ص ۳۵۶)

معاویہ بن عمار، امام جعفر صادقؑ سے نقل کرتے ہیں کہ رسول خداؐ نے فرمایا: یا علیؑ! غذا سے پہلے وضو کرنا اور غذا کے بعد وضو کرنا جسم کی صحت اور روزی میں برکت کا باعث ہے۔

بسم اللہ اور خورد و نوش

عن أبی الحسن موسی علیه السلام قال فی وصیته رسول الله صلی الله علیه وسلم لعلی علیه السلام: یا علی، إذا اکلت فقل: بسم الله، وإذا فرغت فقل: الحمد لله، فإن حافظیك لا یبرحان یکتبان لك الحسنات حتی تبعده عنك۔

(بحار ج ۶۶ ص ۳۷۱ والمحاسن ص ۴۳۱ والمکارم)

حضرت ابوالحسن موسیٰ علیہ السلام سے منقول ہے کہ رسول خدا نے حضرت علیؑ کو تاکید کی کہ یا علیؑ! غذا کھاتے وقت پہلے بسم اللہ پڑھیں، جب کھالیں تو الحمد للہ پڑھیں کیونکہ دو محافظ فرشتے بسم اللہ کہنے سے نیکیاں لکھنا شروع کر دیتے ہیں اور دسترخوان کے بند ہونے تک لکھتے رہتے ہیں۔

نمک کے فوائد

عن موسی بن جعفر عن أبیه عن جده قال: کان فیما أوصی به رسول الله علیاً علیه السلام ان قال: یا علی افتتح طعامك بالملح فإن فیه شفاء من سبعین داء، منها الجنون والجذام و البرص ووجع الحلق والأضراس ووجع البطن۔

(بحار ج ۶۶ ص ۳۹۸ والمحاسن ص ۵۹۳)

امام موسیٰ کاظمؑ سے منقول ہے کہ رسول پاک نے فرمایا! یا علیؑ! غذا کی ابتداء نمک سے کرو، کیونکہ نمک میں ستر دردوں کے لیے شفا ہے کہ ان میں دیوانگی، جذام، برص، حلق کا درد، دانت کا درد، اور پیٹ کا درد بھی شامل ہیں۔

خوشی اور غم لازم و ملزوم ہیں

روی علی بن ابراهیم عن الصادق علیه السّلام قال: قال رسول الله صلی الله علیه وآله وسلم لعلی: یا علی ما من دار فیها فرحة الا تبعها ترحة، وما منهم الا وله فرج الا اهل النار، إذا عملت سیئة فأتبعها بحسنة تمحها سریعاً

وعليك بصنائع الخير فانها تدفع مصارع السوء۔

(بحار ج ۶۹ ص ۳۵۷، وتفسير القمی ص ۴۱۳ ومثلہ فی البحار ۷۷، ص ۱۱۶)

علی بن ابراہیم، امام جعفر صادقؑ سے نقل فرماتے ہیں کہ رسول خدا نے حضرت علیؑ سے فرمایا: یا علیؑ! کسی گھر میں جب خوشی آتی ہے تو اس کے بعد مستی ضرور آتی ہے اور کوئی پریشانی ایسی نہیں جس کے بعد خوشی نہ ہو۔ صرف دوزخیوں کے غم و اندوہ کے بعد خوشی نہیں۔ جب بھی گناہ سرزد ہو جائے تو اس کے فوراً بعد کوئی کار خیر کرو۔ تاکہ وہ گناہ جلد مٹ جائے۔ آپ ہمیشہ نیک کام کریں کیونکہ نیک کاموں سے برائیوں کا دروازہ گر جاتا ہے۔

پسندیدہ خصائل

عن محمد بن إسماعيل رفعه إلى أبي عبد الله عليه السلام قال: قال رسول الله صلى الله عليه وآله وسلم أوصيك يا علي في نفسك بخصال فاحفظها. اللهم أعنه. الأولى الصدق فلا تخرج من فيك كذب أبداً، والثانية الورع فلا تجترء على خيانة أبداً والثالثة الخوف من الله كأنك تراه، والرابعة البكاء لله يبنى لك بكل دمعة بيت في الجنة، والخامسة بذلك مالك ودمك دون دينك، والسادسة الأخذ بسنتي في صلاتي وصومي وصدقتي الخ۔

(بحار ج ۶۹ ص ۳۹۱ و ۳۹۲ والمحاسن ص ۱۷)

محمد بن اسماعیل مرفوعاً امام جعفر صادقؑ سے نقل کرتے ہیں کہ رسول پاکؐ نے علیؑ کو وصیت کی یا علیؑ! میں آپ کو نفس کے بارے چند خصلتوں کی نصیحت

کرتا ہوں ان پر عمل کرنا۔ اوّل سچ بولنا۔ جھوٹ تمہاری زبان سے نہ نکلے۔ دوم: ایسے پرہیزگار ہو کہ اپنے آپ کی خیانت نہ کرو۔ سوم: خدا کا ایسا خوف ہو جیسے کہ وہ دیکھ رہا ہے۔ چہارم: خوف خدا میں گریہ کرو۔ اس کے ایک قطرہ سے بہشت میں گھر بنتا ہے۔ پنجم: اپنے مال اور جان کو دین پر قربان کرو۔ ششم: نماز، روزہ، صدقہ میں میری سنت پر عمل کرنا۔

مومن کا وقتِ موت مقرر نہیں

قال رسول اللّٰہ صلی اللّٰہ علیہ وآلہ وسلم: یا علی من کرامۃ المؤمن علی اللّٰہ أنہ لم یجعل لأجلہ وقتاً حتی یھم بالبقۃ فاذا ھم بالبقۃ قبضۃ إلیہ۔ (بحار ج ۷۳ ص ۳۵۲)

رسول خدا نے فرمایا: یا علیؑ! خدا کے نزدیک مومن کی کرامات سے ایک یہ ہے کہ اس کی موت کے لیے وقت مقرر نہیں کیا تاکہ مرتکب گناہ نہ ہو اگر مرتکب گناہ ہوا تو اللہ اس کی جان لے لے گا۔

اصلاح ظاہر و باطن

عن الحارث الھمدانی عن امیر المؤمنین علیہ السّلام قال: قال رسول اللّٰہ صلی اللّٰہ علیہ وآلہ وسلم: یا علی ما من عبد إلا ولہ جوانی وبرّانی یعنی سریرۃ وعلانیۃ، فمن أصلح جوانیہ أصلح اللّٰہ عزوجل برّانیہ، ومن أفسد جوانیۃ أفسد اللّٰہ برّانیہ وما من أحد إلا لہ صیت فی أھل السماء وصیت فی أھل الأرض، فاذا احسن صیتہ فی أھل السماء وضع

ذلك له فی أهل الأرض، فإذا سار صيته فی أهل السماء وضع ذلك له فی الأرض۔

(بحار ج ۱۷ ص ۳۶۵ و امالی الطوسی ج ۲ ص ۷۳)

حارث ہمدانی امیر المؤمنینؑ سے نقل کرتا ہے کہ رسول خداؐ نے فرمایا: یا علیؑ! ہر شخص کا ایک ظاہر اور ایک باطن ہے، جو شخص اپنے باطن کی اصلاح کرلے خدا اس کے ظاہر کی اصلاح کر دیتا ہے۔ جو شخص اپنے باطن کو تباہ کر دے خدا اس کے ظاہر کو بھی تباہ کر دے گا۔ کوئی ایسا شخص نہیں جس کی آسمان اور زمین میں شہرت نہ ہو۔ اگر اہل آسمان میں اس کی شہرت اچھی ہو تو اہل زمین میں وہی قرار دیتا ہے اور جس کی شہرت آسمان میں اچھی نہ ہو تو وہی اہل زمین میں قرار دیتا ہے۔

عن عمرو بن جميع عن أبی عبد الله عليه السلام قال: قال رسول الله صلی الله عليه وآله وسلم: يا علی إن هذا الدين متين فأوغل فيه برفق ولا تبغض إلی نفسك عبادة ربك إن المنبت يعنی المفرط لا ظهرا أبقی ولا أرضا قطع، فأعمل عمل من يرجو أن يموت هرما، واحذر حذر من يتخوف أن يموت غدا۔ (بحار ج ۱۷ ص ۲۱۴، الکافی ص ۸۷)

عمرو بن جمیع، امام جعفر صادقؑ سے نقل کرتا ہے کہ رسول پاکؐ نے فرمایا: یا علیؑ! یہ دین متین ہے۔ اس میں آرام سے داخل ہوں۔ اپنے پروردگار کی عبادت کو منفور قرار نہ دیں۔ کیونکہ عبادت میں افراط ہو تو نہ طاقت ہوتی اس کے اپنے لیے اور نہ راستے کو طے کر سکتا ہے۔ پس عبادات میں ایسے ہو کہ یہ امید ہو کہ بڑھاپے میں موت مروں گا۔ اور گناہوں سے اتنے

بچو کہ گویا کل ہیں نے مرنا ہے۔

نورِ قرآن، الف رحمت

وفی الدعوات الراوندی عن أمیر المؤمنین علیہ السلام
قال: دعانی النبی صلّی اللہ علیہ وآلہ وسلّم فقال: یاعلی
إذا أخذت مضجعک فعلیک بالاستغفار والصلاۃ علی وقل
(سبحان اللہ والحمد للہ ولا إلہ الا اللہ واللہ اکبر، ولا
حول ولا قوۃ الا باللہ العلی العظیم) وأکثر من قراءۃ قل
ھو اللہ أحد فإنھا نور القرآن وعلیک بقراءۃ آیۃ الکرسی
فإن فی کل حرف منھا الف برکۃ والف رحمۃ۔

دعوات راوندی ہیں امیر المؤمنینؑ سے منقول ہے کہ آپ نے فرمایا: پیغمبر اکرمؐ نے مجھے بلایا اور فرمایا: یا علیؑ جب سونے کے لیے بستر پر جاؤ تو خدا سے معافی مانگو، مجھ پر درود پڑھو اور کہو سبحان اللہ والحمد للہ ولا الہ الا اللہ واللہ اکبر لا حول ولا قوۃ الا باللہ العلی العظیم۔ قل ھو اللہ احد کو زیادہ پڑھو کہ یہ قرآن کا نور ہے۔ اور آیت الکرسی کو ضرور پڑھنا کیونکہ اس کے ہر حرف ہیں ہزار برکت و ہزار رحمت ہے۔

آدابِ سفر

عن أبی الحسن موسی عن أبیہ عن جدہ قال: وفی وصیۃ
رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم لعلی علیہ السلام یاعلی
لاتخرج فی سفر وحدک، فإن الشیطان مع الواحد وھو من

الاثنين أبعد، يا علي إن الرجل إذا سافر وحده فهو غاو، والاثنان غاويان والثلاثة النفر، وروى بعضهم سفر۔

(بحار ج ٨٦ ص ٢٢٨ والمحاسن ص ٣٥٦)

حضرت امام موسیٰ کاظمؑ سے منقول ہے کہ رسول پاکؐ نے وصیت میں فرمایا: یا علیؑ! اکیلے سفر نہ کرنا کیونکہ شیطان ایک نفر کے ساتھ ہوتا ہے اور دو آدمیوں سے دور ہوتا ہے۔ یا علیؑ! اگر کوئی اکیلے سفر کرے تو گمراہ ہے اگر دو آدمی ہوں تو دونوں گمراہ ہیں۔ سفر ہمیشہ تین شخص اکٹھا کریں۔

کسی شہر میں داخلے کی دعاء

عن أبي الحسن موسى ابن جعفر عليه السلام عن أبيه عن جده قال: كان في وصية رسول الله صلى الله عليه وآله وسلم لعلي عليه السلام: يا علي إذا أردت مدينة أو قرية فقل حين تعاينها: (اللهم إني أسألك خيرها وأعوذ بك من شرها، اللهم أطعمنا من جناها، وأعذنا من وباها، وحببنا الى أهلها، وحبب صالحي أهلها إلينا)

(بحار ج ٧٦ ص ٢٤٨ والمحاسن ص ٣٤٧)

امام موسیٰ کاظمؑ سے منقول ہے کہ رسول خداؐ نے وصیت میں فرمایا! یا علیؑ! جب کسی شہر یا گاؤں میں وارد ہو تو جب وہ شہر یا گاؤں آپ کے سامنے ظاہر ہو تو کہہ دینا خدا وندا میں تجھ سے اس مقام کی خیر چاہتا ہوں۔ مجھے اس شہر کے شر سے محفوظ فرما۔ خدایا مجھے اس کے مخلوقات سے مستفید فرما یہاں کی وبا سے ہمیں محفوظ رکھ۔ یہاں کے لوگوں میں ہمیں محبوب بنا۔ یہاں کے

شائستہ لوگوں کے دلوں میں ہماری محبت قائم فرما۔

دعائے برکت

وبهذا الإسناد قال: قال رسول الله صلى الله عليه وآله وسلم يا علي إذا نزلت منزلاً فقل: اللّٰهم أنزلني منزلاً مباركاً وأنت خير المنزلين۔

(بحار ج ۷۶ ص ۲۴۸ والمحاسن ص ۳۷۴)

اس سند سے رسول خدا سے نقل ہے کہ فرمایا: یا علیؑ: جہاں اترو یہ کہو بارخدایا مجھے یہاں اترنا مبارک فرما تو بہترین برکت اتارنے والا ہے۔

قال رسول الله صلى الله عليه وآله وسلم: يا علي انهاك عن ثلاث خصال عظام: الحسد والحرص والكذب۔

(روضۃ الواعظین ص ۴۹)

رسول پاکؐ نے فرمایا: یا علیؑ! تین چیزوں سے میں روکتا ہوں۔ حسد۔ حرص۔ جھوٹ۔

رات کے سفر کیلئے اور صبح برکت کیلئے

عن عبد العظيم الحسني عن أبي جعفر الثاني عن آبائه عن أمير المؤمنين عليه السلام قال، بعثني رسول الله صلى الله عليه وآله وسلم على اليمن فقال وهو يوصيني: يا علي ما حار من استخار ولا ندم من استشار، يا علي عليك بالدلجة فان الأرض تطوى بالليل ما لا تطوى بالنهار، يا علي اغد على

اسم اللہ، فإن اللہ تعالٰی بارک لامتی فی بکورھا۔

(بحارج ۷۵ ص ۱۰۰)

عبد العظیم، ابوجعفر دوم سے وہ اپنے آباء کے ذریعے حضرت امیرالمؤمنینؑ سے نقل فرماتے ہیں کہ مجھے رسول خداؐ نے جب یمن بھیجنا چاہا تو یہ فرمایا کہ یا علیؑ جو شخص خدا سے ہر چیز طلب کرے پریشان نہیں ہوتا۔ اور جو دوسروں سے مشورہ کرے تو پشیمان نہیں ہوتا۔ یا علیؑ! ہمیشہ رات کو سفر کرو کیونکہ رات سفر کو دن کے مقابلے میں کوتاہ کر دیتی ہے۔ یا علیؑ! صبح خدا کا نام لے کر اٹھو کیونکہ میری امت کو صبح میں برکت دی گئی ہے۔

مناظرہ اور نیت

وفی رسالۃ الغیبۃ للشھید الثانی عن علی علیہ السلام عن النبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم أنہ قال یوماً: یا علی لا تناظر رجلاً حتی تنظر فی سریرتہ حسنہ فإن اللہ عز وجل لم یکن لیخذل ولیہ، وإن کانت سریرتہ ردیئۃ فقد یکفیہ مساویہ، (بحارج ۷۵ ص ۳۶۵)

شہید دوم کے رسالہ میں امیرالمؤمنینؑ، رسول پاکؐ سے فرماتے ہیں کہ ایک دن حضرتؐ نے فرمایا: یا علیؑ! جب تک کسی کی نیت سے آگاہی نہ ہو تب تک اس سے مناظرہ نہ کرو۔ اگر اس کی نیت اچھی ہے تو خدا کبھی اپنے دوست چھوڑ نہیں دیتا اور اگر اس کی نیت نہ ہو تو اس کی پستی اس کے لیے کافی ہے۔

جانشین نبی ہر زبان اور ہر کتاب سے واقف ہوتا ہے

روی عن الامام علی بن موسی الرضا علیہ السلام بعد وروده بالکوفة إن رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم لما کان وقت وفاتہ دعا علیاً وأوصاہ ودفع إلیہ الصحیفة التی کان فیھا الأسماء التی خص اللہ بھا الأنبیاء والأوصیاء ثم قال: یا علی أدن منی، فغطی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم رأس علی علیہ السلام بملاءة ثم قال لہ: أخرج لسانک، فأخرجہ فختمہ بخاتمہ، ثم قال: یا علی اجعل لسانی فی فیک فمصہ و ابلغ عنی کل ما تجد فی فیک، ففعل علی، فقال لہ: إن اللہ قد فہمک ما فہمنی وبصرک ما بصرنی، وأعطاک من العلم ما أعطانی إلا النبوة، فإنہ لا نبی بعدی، ثم کذلک امام بعد إمام فلما مضی موسی علمت کل لسان وکل کتاب۔

(بحار ج ۴۹ ص ۸۰ و ۸۱ والخرائج ج ۲ ص ۲۰۴ و ۲۰۶)

امام رضاؑ سے منقول ہے کہ حضرت کوفہ میں وارد ہوئے تو فرمایا کہ جب رسول پاکؐ کا آخری وقت تھا تو آپ نے حضرت علیؑ کو بلایا اور وصیت کی اور وہ صحیفہ کہ جس میں انبیاء اور اوصیاء کے نام تھے ان کو دیا۔ پھر فرمایا: یا علیؑ! میرے نزدیک آؤ۔ اس وقت رسول پاکؐ نے علیؑ کے سر پر کپڑا ڈال کر چھپا لیا۔ اور فرمایا۔ اب زبان نکالو۔ علیؑ نے زبان نکالی پیغمبر اکرمؐ نے فرمایا: یا علیؑ! اب میری زبان اپنے منہ میں رکھو اور اس کو چوسو! اور جو چیز میرے منہ میں ہے چوس لو۔ علیؑ نے ایسا ہی کیا۔ پھر پیغمبر اکرمؐ نے فرمایا کہ جو خدا نے مجھے دیا تھا وہ میں

نے تجھے دیدیا۔ جس چیز سے مجھے آگاہ فرمایا گیا آپ کو بھی آگاہ فرمادیا گیا۔ جو علوم مجھے عنایت فرمائے گئے تھے آپ کو بھی عطا فرمائے گئے۔ صرف آپکو نبوت نہیں دی کیونکہ میرے بعد نبوت نہ ہوگی۔ (اس وقت امام رضاؑ نے فرمایا) اسی طرح ہر امام کے بعد دوسرا امام آتا ہے کہ موسیٰ بن جعفر دنیا سے چلے گئے اور میں ہر زبان اور ہر کتاب سے آگاہ ہوگیا۔

تمت بالخیر

فہرست کتب ادارہ منہاج الصالحین

(سرپرست مولانا ریاض حسین جعفری)

تلاش حق	120/-	جام غدیر	150/-
ذکر حسین	100/-	زندہ تحریریں	100/-
برزخ چند قدم پر	125/-	شاہکار رسالت	60/-
اسلامی معلومات	100/-	محشر خاموش	130/-
محمدؐ تا محمدؐ	100/-	اسلام اور کائنات	200/-
محمدؐ تا علیؑ	100/-	غریب ربذہ	120/-
سورج بادلوں کی اوٹ میں	120/-	فطرت	125/-
شہید اسلام	100/-	ذکر المصائب	250/-
قیام عاشورہ	50/-	جستجوئے حق	50/-
قرآن اور اہلبیتؑ	100/-	خطبات محسن (دو جلد)	250/-
دینی معلومات (دو جلد)	125/-	صدائے محسن	125/-
نوجوان پوچھتے ہیں شادی کس سے کریں؟	35/-	افکار محسن	100/-
ظالم حاکم اور صحابی امام	15/-	جام کوثر	100/-
توضیح عزاء	225/-	نسیم المجالس (دو جلد)	250/-
تفسیر سورہ فاتحہ	100/-	اولی الامر کون؟	135/-
مشعل ہدایت	100/-	ریاض المجالس	125/-
اسم اعظم	125/-	نصیر المجالس	125/-
سوگنامہ آل محمدؐ	225/-	گلزار خطابت	135/-
افکار شریعتی	225/-	معیار مودت	135/-
سیرت آل محمدؐ	125/-	خطبات شیخ الجامعہ	135/-
مناظرے	135/-	بہشت	250/-
آسان مسائل (چار جلد)	240/-	نصائح	135/-
تاریخ جنت البقیع	100/-	جنت	150/-
عمدۃ المجالس	100/-	توحید	135/-
حقوق زوجین	35/-	ولایت	175/-
ارشادات امیر المومنین	20/-	آفتاب ولایت	150/-
صدائے مظلوم	50/-	آرزوئے جبرئیل	135/-
معجزات بتولؑ	35/-	سیدۃ العرب	135/-
لڑکا سونا لڑکی چاندی	35/-	تہذیب آل محمدؐ	150/-
اسلامی پہیلیاں	35/-	توضیح المسائل	150/-

فکر حسین اور ہم	15/-	عصر ظہور	200/-
پیام عاشورہ	40/-	جدید فقہی مسائل	100/-
معصومین کی کہانیاں	35/-	مکہ سے کربلا تک	135/-
ارشادات مرتضیٰ و مصطفیٰ	35/-	موعظہ مباہلہ	60/-
آزادی مسلم	10/-	مہدی حدیث کی روشنی میں	60/-
فقہ اہلبیتؑ	55/-	احادیث قدسیہ	165/-
صحیفہ پنجتن	100/-	اسلامی اصول تجارت	135/-
حرف اساس	100/-	یا علیؑ سنو میری باتیں	150/-
حسین میرا	100/-	آل محمدؐ پر درود	135/-
موت کے بعد کیا ہوگا؟	150/-	راہ خدا	165/-
تہذیب نفس یا اخلاق عملی	150/-	اصول دین	130/-
اصول عقائد	135/-	سردار کربلا	300/-
صحیفۂ زہراؑ	135/-	مکتب امامت و خلافت (دو جلدیں)	500/-
سیرت امام رضاؑ	135/-	بحر المصائب	165/-
اجر عظیم	85/-	فلسفہ غیبت مہدیؑ	135/-
خواہشات پر کنٹرول کیسے ہو؟	100/-	وظائف المومنین	65/-
راز زندگی	120/-	امالی شیخ صدوق (دو جلدیں)	425/-
علیؑ سے دشمنی کیوں؟	85/-	معجزات آل محمدؐ (چار جلد)	800/-
عملیات رزق	185/-	تفسیر نور الثقلین (پانچ جلدیں)	1500/-
جادو شکن	175/-	غم نامہ کربلا (لہوف کا ترجمہ)	125/-
خصائص امیر المومنینؑ	145/-	مناقب اہلبیتؑ (چار جلدیں)	765/-
مولائے کائنات کے فیصلے	185/-	جمال منتظر	250/-
پھر وہ شیعہ ہوگیا	250/-	آفتاب عدالت	150/-
آل رسول سے بغض کیوں؟	145/-	نہج البلاغہ	175/-
16 معجزے	25/-	فضائل الشیعہ	65/-
12 معجزے	20/-	محب اہلبیت کون؟	65/-
تحفۃ الواعظین	زیر طبع	مسافرہ شام	135/-
1001 فضائل علیؑ	زیر طبع	ولایت امام اور علم غیب	135/-
		تفسیر سورہ حدید	150/-

ملنے کا پتہ: ادارہ منہاج الصالحین الحمد مارکیٹ فرسٹ فلور دوکان نمبر 20

غزنی سٹریٹ اردو بازار لاہور۔ فون 7225252

۞	فکر حسینؑ اور ہم	15
۞	پیامِ عاشورہ	40
۞	معصومین کی کہانیاں	35
۞	ارشاداتِ مصطفیؐ و مرتضیٰ	35
۞	آزادیِ مسلم	10
۞	فقہ اہل بیتؑ	55
۞	صحیفۂ پنجتن	100
۞	حرف احساس	100
۞	حسینؑ میرا	100
۞	جامِ غدیر	150
۞	زندہ تحریریں	100
۞	شاہکار رسالتؐ	60
۞	محشر خاموش	130
۞	اسلام اور کائنات	200
۞	غریب رہنما	120
۞	فطرت	125
۞	جستجوئے حق	50